الشريعة (اردو)
تصنیف
الامام ابو بکر محمد بن الحسین الآجری
المتوفی سنة ٣٦٠ھ
مترجم
ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
پروگریسو بکس

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری کی شہرہ آفاق کتاب الشریعۃ کی احادیث

پہلی مرتبہ آسان سلیس اردو ترجمہ مع تخریج

(الآجری)

الشریعۃ

بدری

تصنیف

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری

المتوفی سنۃ ۳۶۰ھ

جلد دوم

مترجم

ابوالعلا محمد محی الدین جہانگیر

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ

اردو بازار ○ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

الشریعۃ (الآجری)

جلد دوم

تصنیف

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری

المتوفی سنۃ ۳۶۰ھ

مترجم

ابوالعلا محمد محی الدین جہانگیر

بار اول	مارچ 2018
پرنٹرز	آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	600/-
ناشر	چوہدری غلام رسول ۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	/= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست

کتاب: میزان پر ایمان رکھنا' یہ کہ وہ حق ہے اور اس کے ذریعہ نیکیوں اور گناہوں کا وزن کیا جائے گا

کتاب: اس بات پر ایمان رکھنا اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ جنت اور جہنم مخلوق ہیں' جنت کی نعمتیں کبھی اہلِ جنت سے ختم نہیں ہوں گی اور جہنم کا عذاب کبھی اہلِ جہنم سے منقطع نہیں ہوگا

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم والصلوٰة والسلام
علیٰ حبیبه الکریم و علیٰ اٰله و اصحابه اجمعین

695- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: نا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ:

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّمَاءِ، وَعِلْمُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، لَا يَخْلُو مِنْ عِلْمِهِ مَكَانٌ

امام ابوداؤد نے امام احمد بن حنبل کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے اور اُس کا علم ہر جگہ کے بارے میں ہے، کوئی جگہ بھی اُس کے علم سے خالی نہیں ہے''۔

امام مالک کی وضاحت

696- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ:

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّمَاءِ وَعِلْمُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ لَا يَخْلُو مِنْهُ مَكَانٌ

فَقُلْتُ: مَنْ أَخْبَرَكَ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ سُرَيْجِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: امام مالک فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے اور اُس کا علم ہر جگہ کے بارے میں ہے، کوئی بھی جگہ اُس سے خالی نہیں ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: امام مالک کے حوالے سے یہ روایت آپ کو کس نے بیان کی ہے؟ اُنہوں نے بتایا: میں نے یہ روایت سریج بن نعمان کی زبانی عبداللہ بن نافع سے منقول ہونے کے طور پر سنی ہے۔

697- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا النَّضْرُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خالد بن معدان بیان کرتے ہیں:

الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ}؟

قَالَ: عِلْمُهُ

میں نے سفیان ثوری سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''تم لوگ جہاں کہیں بھی ہوتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے''۔

سفیان ثوری نے فرمایا: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔

698- وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: نَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: نَا نُوحُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: نَا بُكَيْرُ بْنُ مَعْرُوفٍ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنِ الضَّحَّاكِ:

{مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ} [المجادلة: 7]

قَالَ: هُوَ عَلَى الْعَرْشِ، وَعِلْمُهُ مَعَهُمْ

امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ ضحاک کا یہ بیان نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جب بھی تین آدمی سرگوشی میں بات کریں تو اُن کے ساتھ چوتھا وہ ہوتا ہے''۔

ضحاک فرماتے ہیں: وہ عرش پر ہے لیکن اُس کا علم اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَفِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ آيَاتٌ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي السَّمَاءِ عَلَى عَرْشِهِ، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایسی آیات موجود ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں اپنے عرش پر ہے اور اُس کا علم اُس کی پوری مخلوق کو گھیرے ہوئے ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ

''کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو جو (پروردگار) آسمان میں ہے کہ وہ تم لوگوں کو زمین میں دھنسا دے یوں کہ وہ

فِي السَّمَاءِ اَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ} [الملك: 17]

(زمین) لرزنے لگے یا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ جو ذات آسمان میں ہے وہ تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے تو عنقریب تم جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے؟"

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ} [فاطر: 10]

"پاکیزہ کلمات اُسی کی طرف بلند ہوتے ہیں اور نیک عمل اُس کی طرف اُٹھتا ہے"۔

وَقَالَ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى} [الاعلى: 1]

"تم اپنے بلند و برتر پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا تھا:

{اِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ} [آل عمران: 55]

"میں تمہیں وفات دوں گا اور تمہیں اپنی طرف اُٹھالوں گا"۔

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا} [النساء: 157]

"اُن لوگوں نے یقینی طور پر اُسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی طرف اُٹھالیا اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا} [الطلاق: 12]

"تا کہ تم لوگ یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے علم کے اعتبار سے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے"۔

بَابُ ذِكْرِ السُّنَنِ الَّتِي دَلَّتِ الْعُقَلَاءَ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَرْشِهِ فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتِهِ وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ، لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

باب: اُن روایات کا تذکرہ جو عقلمندوں کی راہنمائی اس بات کی طرف کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سات آسمان کے اوپر موجود اپنے عرش پر ہے اور اُس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے، زمین اور آسمان میں کوئی بھی چیز اُس سے مخفی نہیں ہے

699- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى قَالَ: نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام مالک نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَمَّا قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ؛ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

"جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے بارے میں فیصلہ کر لیا تو اُس نے اپنے پاس موجود کتاب میں یہ لکھا جو عرش کے اوپر ہے' (اس میں یہ لکھا) میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی ہے"۔

700 - وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَمَّا قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

"جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا تو اُس نے عرش کے اوپر اپنے پاس موجود ایک تحریر میں یہ طے کیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی ہے"۔

699- رواه البخاري: 7453، ومسلم: 2107، وأحمد 466/2، وابن حبان: 6143، والبيهقي في الأسماء والصفات: 395.

700- انظر السابق۔

701- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: نا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ قَالَ: نا شَبَابَةُ يَعْنِي ابْنَ سَوَّارٍ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَمَّا قَضَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: اِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا تو اُس نے عرش کے اوپر اپنے پاس موجود ایک تحریر میں یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی ہے''۔

انوارِ الٰہیہ کی عظمت

702- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: نا اَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَقَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ، يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُ بِهِ، يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النَّارُ لَوْ كَشَفَهَا لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ مَنْ اَدْرَكَ بَصَرُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبیدہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے چار باتیں بیان کیں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے' وہ ترازو کے پلڑے کو بلند کرتا ہے اور جھکاتا ہے' رات کا عمل دن ہونے سے پہلے ہی اُس کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا ہے اور دن کا عمل رات ہونے سے پہلے ہی اُس کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا ہے' اُس کا حجاب نور ہے' اگر اُس حجاب کو ہٹا دیا جائے تو اُس کی ذات کے انوار ہر اُس چیز کو جلا دیں جو بصارت کے ذریعہ اُس کو دیکھے''۔

701- انظر السابق۔

702- رواہ مسلم: 179، وأحمد 395/4، وابن ماجه: 195، وابن حبان: 266۔

703- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أنا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعٍ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے‘ آپ نے چار باتیں بیان کیں‘ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ، لَوْ كَشَفَهَا لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ شَيْءٍ أَدْرَكَهُ بَصَرُهُ

”اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے‘ وہ ترازو کو پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے‘ رات کا عمل دن ہونے سے پہلے اُس کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا ہے اور دن کا عمل رات ہونے سے پہلے پیش ہو جاتا ہے‘ اُس کا حجاب نور ہے‘ اگر وہ اُس کو ہٹا دے تو اُس کی ذات کے انوار ہر اُس چیز کو جلا دیں جس کی بصارت اُن انوار کو دیکھے“۔

704- أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ، إِنَّ خَوْلَةَ لَتَشْتَكِي زَوْجَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْفَى عَلَيَّ أَحْيَانًا

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس کی سماعت تمام آوازوں کو گھیرے ہوئے ہے“۔

خولہ نام کی عورت نے اپنے شوہر کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے شکایت کی‘ اُس کی کچھ باتیں ہم تک بھی نہیں

703- انظر السابق.

704- رواه أحمد 46/6، والنسائي: 3460، والحاكم 481/2.

بَعْضُ مَا تَقُولُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ} [المجادلة: 1] الْآيَةَ

پہنچ رہی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی:

''اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کی بات سن لی جو تمہارے ساتھ اپنے شوہر کے بارے میں بحث کررہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کررہی ہے''۔

705- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ: أنا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَبَارَكَ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ كُلَّهَا، إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتُنَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعُ بَعْضَ كَلَامِهَا وَيَخْفَى عَلَيَّ بَعْضٌ، إِذْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا} [المجادلة: 1]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جس کی سماعت تمام آوازوں کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے' ایک عورت سرگوشی میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات کررہی تھی' اُس کے کلام کا کچھ حصہ مجھے سنائی دے رہا تھا اور کچھ حصہ سمجھ نہیں آرہا تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی:

''اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کی بات سن لی جو تمہارے ساتھ اپنے شوہر کے بارے میں بات کررہی تھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کررہی ہے''۔

قَالَ يَحْيَى: كَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ

یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: اعمش نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

706- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: نا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ

احنف بن قیس نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ کھلے میدان میں بیٹھا ہوا تھا' اُن میں نبی اکرم ﷺ بھی تشریف فرما تھے' وہاں

705- انظر السابق۔

706- رواہ أبو داؤد: 4723، والترمذی: 2317، وابن ماجہ: 193، وخرجہ الألبانی فی الضعیفۃ: 1247۔

بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا بِالْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ لَهُمْ: هَلْ تَدْرُونَ مَا اسْمُ هَذِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، اسْمُ هَذِهِ: السَّحَابُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالْمُزْنُ، قَالُوا: وَالْمُزْنُ قَالَ: وَالْعَنَانُ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: فَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا إِحْدَى، وَإِمَّا اثْنَتَانِ، وَإِمَّا ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً إِلَى السَّمَاءِ، وَالسَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذَلِكَ، حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ: فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ، مَا بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ ذَلِكَ

707- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيُّ قَالَ: أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ

سے ایک بادل گزرا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھ کر لوگوں سے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ اس کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس کا نام "سحاب" (یعنی بادل) ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اور ایک نام "مزن" ہے! لوگوں نے عرض کیا: ایک نام مزن بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور ایک نام عنایہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان اکہتر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تہتر سال کی مسافت کا فاصلہ ہے جو آسمان تک ہے' پھر اُس کے اوپر ایک اور آسمان ہے (اور دونوں آسمانوں کے درمیان بھی اتنا فاصلہ ہے) یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات آسمان شمار کروائے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے جس کے اوپر اور نیچے والے حصہ کے درمیان اُتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان ہے' پھر اُس کے اوپر آٹھ پہاڑی بکرے (کی شکل کے فرشتے) ہیں جن کے پاؤں اور گھٹنوں کے درمیان اُتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے' پھر ان سب سے اوپر اللہ تعالیٰ ہے"۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

احنف بن قیس نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

707- انظر السابق۔

حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا بِالْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ اِلَيْهَا.

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم کچھ لوگ بطحاء (میدان) میں بیٹھے ہوئے تھے' اُن میں نبی اکرم ﷺ بھی تشریف فرما تھا' ایک بادل گزرا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کی طرف دیکھا.... اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

708- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَنَا اَبِي قَالَ: نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّتْ سَحَابَةٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ قُلْنَا: السَّحَابُ قَالَ: اَوِ الْمُزْنُ؟ قُلْنَا: اَوِ الْمُزْنُ قَالَ: اَوِ الْعَنَانُ؟ قُلْنَا: اَوِ الْعَنَانُ قَالَ: فَهَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: اِحْدَى وَسَبْعُونَ، اَوِ اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ، اَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ، وَالَّتِي فَوْقَهَا مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ عَلَى نَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ الْبَحْرُ، اَسْفَلُهُ مِنْ اَعْلَاهُ، مِثْلَ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ

احنف بن قیس نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے بادل گزرا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ سحاب ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا مزن ہے! ہم نے عرض کی: یا مزن ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا عنان ہے! ہم نے عرض کی: یا عنان ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اکہتر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تہتر سال کا فاصلہ ہے' پھر جو اُس کے اوپر آسمان ہے اُن (دونوں آسمانوں) کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے یہاں تک کہ اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے سات آسمان گنوائے' پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے جس کے اوپر اور نیچے والے حصہ کا فاصلہ اتنا ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے' پھر اُن کے اوپر آٹھ پہاڑی بکرے (کی شکل کے فرشتے) ہیں جن کے پاؤں اور گھٹنوں کے درمیان اُتنا فاصلہ ہے جتنا

708- انظر السابق۔

فَوْقَهُ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ، وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ الْعَرْشُ فَوْقَ ذَلِكَ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ الْعَرْشِ

ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے' پھر اُس کے اوپر عرش ہے اور اللہ تعالیٰ اُس عرش کے بھی اوپر ہے۔

709- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَوَى عَلَى عَرْشِهِ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا، فَكَانَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ الْقَلَمُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَكْتُبَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَإِنَّمَا يَجْرِي النَّاسُ فِي أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش پر استویٰ کیا' یہ اُس کے کسی بھی چیز کو پیدا کرنے سے پہلے کی بات ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُسے یہ حکم دیا کہ قیامت تک جو کچھ بھی ہوگا وہ اُسے نوٹ کر لے' تو لوگوں کا معاملہ ایک ایسی چیز کے حوالے سے جاری ہوا جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے (یعنی جو کچھ تقدیر میں طے ہو چکا ہے)۔

710- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: نا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جُهِدَتِ الْأَنْعَامُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' اسی دوران ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! جانور پریشانی کا شکار ہو چکے ہیں' بال بچے بھوکے ہیں' زمینیں ہلاک ہو رہی ہیں' جانور ہلاک ہو رہے ہیں' آپ ہمارے لیے بارش کے نزول کی دعا کیجئے کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ سے سفارش

709- سبق تخریجه برقم:193.

710- رواه أبو داؤد:4726، وابن أبي عاصم في السنة:575، وضعفه الألباني في تخريج أحاديث السنة.

وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ، فَاسْتَسْقِ لَنَا، فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَنَسْتَشْفِعُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَدْرِي مَا تَقُولُ؟ وَسَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ، وَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ شَأْنُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَفَوْقَ سَمَاوَاتِهِ، وَهُوَ عَلَى عَرْشِهِ، وَإِنَّهُ لَهَكَذَا مِثْلُ الْقُبَّةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ

کرواناچاہتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں اللہ کے نام کی سفارش پیش کرتے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: کیاتم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے سبحان اللہ کہنا شروع کیا' آپ مسلسل سبحان اللہ کہتے رہے یہاں تک کہ اس کے آثار آپ کے ساتھیوں کے چہرے پر محسوس ہونے لگے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! کسی کے سامنے اللہ تعالیٰ کو شفاعت کیلئے پیش نہیں کیا جاسکتا' اللہ کی شان اس سے بلند و برتر ہے' تمہارا ستیاناس ہو! اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں کے اوپر ہے اور وہ عرش سے بھی اوپر ہے اور وہ عرش ایک قبہ کی مانند ہے جو یوں چرچراتا ہے جس طرح سوار کی وجہ سے پالان چرچراتا ہے۔

وحی کے نزول کی عظمت

711 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ قَالَ: نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَكَرِيَّا، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:

إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْوَحْيِ: أَخَذَتِ السَّمَاءَ مِنْهُ رِعْدَةٌ أَوْ قَالَ رَجْفَةٌ

''جب اللہ تعالیٰ وحی کا کلام کرتا ہے تو آسمان پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے (راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) شدید کپکپی

711- رواه ابن أبي عاصم في السنة 5/5، والبيهقي في الصفات 326/1، وضعفه الألباني في تخريج أحاديث السنة.

شَدِيدَةٌ، خَوْفًا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا سَمِعَ ذٰلِكَ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ صُعِقُوا وَخَرُّوا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سُجَّدًا، فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيُكَلِّمُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَا أَرَادَ مِنْ وَحْيِهِ، فَيَمْضِي بِهِ جِبْرِيلُ عَلَى مَلَائِكَتِهِ سَمَاءً سَمَاءً، كُلَّمَا مَرَّ بِسَمَاءٍ سَأَلَهُ مَلَائِكَتُهَا: مَاذَا قَالَ رَبُّنَا يَا جِبْرِيلُ؟ فَيَقُولُ: قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، فَيَمْضِي جِبْرِيلُ الْوَحْيَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

طاری ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ہوتی ہے' جب آسمان والے اُس وحی کو سنتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کی حالت میں گر جاتے ہیں' پھر سب سے پہلے حضرت جبریل علیہ السلام سر اُٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ وہ کلام کرتا ہے جس کو وحی کرنے کا اُس نے ارادہ کیا ہوتا ہے' پھر حضرت جبریل اُسے لے کر ایک ایک آسمان کے فرشتوں کے پاس آتے ہیں' وہ جب بھی کسی آسمان کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہاں کے فرشتے اُن سے سوال کرتے ہیں کہ اے جبریل! تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو وہ فرماتے ہیں: اُس نے حق ارشاد فرمایا ہے اور وہ بلند و برتر ہے اور کبریائی والا ہے۔ پھر حضرت جبریل اُس وحی کو لے کر وہاں جاتے ہیں جہاں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حکم دیا ہوتا ہے خواہ وہ (وحی) آسمان کے بارے میں ہو یا زمین کے بارے میں ہے۔

712 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِذَا تَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا قَالَ: فَيُصْعَقُونَ، فَلَا يَزَالُونَ

''جب اللہ تعالیٰ وحی کے بارے میں کلام کرتا ہے تو اہلِ آسمان کو یوں آواز محسوس ہوتی ہے جیسے گھنٹی ہے' جس طرح کسی زنجیر کو کسی پتھر پر مارا جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ فرشتے اس سے

712- رواه أبو داود: 4738، وخرجه الألباني في صحيح أبي داود.

كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا جَاءَهُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالَ: فَيَقُولُونَ: يَا جِبْرِيلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالَ: الْحَقَّ، فَيُنَادُونَ: الْحَقَّ، الْحَقَّ

بیہوش ہو جاتے ہیں اور مسلسل اسی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ حضرت جبریل علیہ السلام اُن کے پاس آتے ہیں' جب حضرت جبریل اُن کے پاس آتے ہیں تو اُن کے دلوں سے خوف کم ہوتا ہے' وہ کہتے ہیں: اے جبریل! تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ فرماتے ہیں: حق (فرمایا ہے)' تو فرشتے بھی کہتے ہیں: حق! حق۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَهَذِهِ السُّنَنُ قَدِ اتَّفَقَتْ مَعَانِيهَا وَيُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَكُلُّهَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَرْشِهِ، فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ، وَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُهُ بِكُلِّ شَيْءٍ، وَإِنَّهُ سَمِيعٌ، بَصِيرٌ، عَلِيمٌ، خَبِيرٌ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ وہ روایات ہیں جن کا مفہوم متفق ہے' یہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں اور یہ سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے جو تمام آسمانوں کے اوپر ہے اور اُس نے اپنے علم کے اعتبار سے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے' وہ دیکھنے والا ہے' سننے والا ہے' علم رکھنے والا ہے' خبر رکھنے والا ہے۔

وَقَدْ قَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى}

[الاعلى: 1]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے بلند و برتر پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو''۔

وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ دُعَاءَهُ يَقُولُ:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

''میں بلند و برتر اور بہت زیادہ عطا کرنے والے اپنے پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں''۔

وَكَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ إِذَا قَرَءُوا {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى} [الاعلى: 1] قَالُوا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، مِنْهُمْ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

صحابہ کرام کی ایک جماعت کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب وہ لوگ سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے: ''ہمارا بلند و برتر پروردگار ہر عیب سے پاک ہے''۔ ان صحابہ کرام میں حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

[illegible] النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] أن يقولوا في السجود: سُبْحَانَ رَبِّيَ الأعلى ثلاثا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو اس بات کی تعلیم دی ہے کہ وہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھا کریں (یعنی پاک ہے میرا پروردگار جو بلند و برتر ہے)۔

وَهٰذَا كُلُّهُ مِمَّا يُقَوِّي مَا قُلْنَا: أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ الْعَلِيَّ الْأَعْلَى: عَلَى عَرْشِهِ، فَوْقَ السَّمَاوَاتِ الْعُلَا، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ، خِلَافَ مَا قَالَتْهُ الْحُلُولِيَّةُ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ مَذْهَبِهِمْ

تو یہ تمام روایات اُس بات کی تقویت دیتی ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے وہ اپنے عرش پر ہے جو تمام آسمانوں کے اوپر ہے اور اُس کا علم ہر چیز کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے' یہ اُس چیز کے خلاف ہے جو حلولیہ فرقہ کے لوگوں نے بیان کی ہے' ہم اُن کے بُرے مسلک سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

713- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ قَالَ: نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: نا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ أَبُو حَفْصٍ الْيَمَامِيُّ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ دُعَاءَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کے آغاز میں یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا:

إِلَّا بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ

"میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو بلند و برتر ہے اور بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے"۔

وَلَهُ طُرُقٌ

اس روایت کے کئی طرق ہیں۔

714- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو میں نے سنا کہ اُنہوں نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تو یہ کہا:

713- رواه أحمد 54/4، والحاكم 498/1.

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَأَ {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى} [الاعلى: 1]
فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

"ہر عیب سے پاک ہے میرا پروردگار، جو اعلیٰ (بلند و برتر) ہے"۔

715- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: نا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ: {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى} [الاعلى: 1] فَيَقُولُ:
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تو یہ کہتے تھے:
"میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو اعلیٰ (بلند و برتر) ہے"۔

716- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا عَمِّي قَالَ: نا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: نا زُهَيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَجَدَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
طلحہ بن یزید نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی جب آپ سجدہ میں گئے تو یہ پڑھا: سبحان ربی الاعلیٰ (میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو بلند و برتر ہے)۔

717- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ قَرَأَ {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى} [الاعلى: 1] فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ہشام بن عروہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تو یہ کہا:

716- رواہ أحمد 400/5 وصححہ الألبانی فی الارواء 335/1.

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

"میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو بلند و برتر ہے"۔

718- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ الْغَافِقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي إِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ایاس بن عامر بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

{فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ} [الواقعة: 74]

"تو تم اپنے پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو جو عظمت والا ہے"۔

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ:

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کلمات اپنے رکوع میں شامل کر لو۔ جب یہ آیت نازل ہوئی:

{سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى} [الاعلى: 1]

"تم اپنے بلند و برتر پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو"۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنے سجود میں شامل کر لو"۔

719- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا دَاوُدُ بْنُ مِخْرَاقٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

718- رواه أحمد 55/4، وأبو داؤد: 869، وابن ماجه: 887، وأبو يعلى: 1738، والحاكم 225/1، والطيالسي: 1000، وابن حبان: 1898۔

719- رواه أبو داؤد: 886، والترمذي: 261، وابن ماجه: 890، وخرجه الألباني في ضعيف ابن ماجه: 187، والبيهقي 86/2۔

إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا. فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ، وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، ثَلَاثًا، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ، فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ

''جب کوئی شخص رکوع کرے تو وہ رکوع میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم پڑھے' جب وہ ایسا کرلے گا تو اُس کا رکوع مکمل ہو جائے گا اور یہ اُس کی کم از کم مقدار ہے اور جب وہ سجدہ میں جائے تو سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھے' جب وہ اسے پڑھ لے گا تو اُس کا سجدہ مکمل ہو جائے گا اور یہ اُس کی کم از کم مقدار ہے''۔

حلولیہ کا ایک استدلال اور اُس کا جواب

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَمِمَّا يَحْتَجُّ بِهِ الْحُلُولِيَّةُ مِمَّا يُلَبِّسُونَ بِهِ عَلَى مَنْ لَا عِلْمَ مَعَهُ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ} [الحديد: 3]

(امام آجری فرماتے ہیں:) حلولیہ فرقہ کے لوگ اس چیز سے استدلال کرتے ہیں اور ناواقف مسلمانوں کو اس غلط فہمی کا شکار کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''وہ سب سے پہلے ہے اور سب سے بعد میں ہے اور وہ ظاہر ہے اور باطن ہے''۔

وَقَدْ فَسَّرَ أَهْلُ الْعِلْمِ هَذِهِ الْآيَةَ: هُوَ الْأَوَّلُ: قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ حَيَاةٍ وَمَوْتٍ، وَالْآخِرُ: بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ، بَعْدَ الْخَلْقِ، وَهُوَ الظَّاهِرُ: فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ يَعْنِي مَا فِي السَّمَاوَاتِ، وَهُوَ الْبَاطِنُ: دُونَ كُلِّ شَيْءٍ يَعْلَمُ مَا تَحْتَ الْأَرَضِينَ. وَدَلَّ عَلَى هَذَا آخِرُ الْآيَةِ

اہلِ علم نے اس آیت کی یہ تفسیر بیان کی ہے کہ اُس کا سب سے پہلے ہونا یہ ہے کہ حیات اور موت کے حوالے سے وہ ہر چیز سے پہلے ہے اور سب سے بعد میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ساری مخلوق کے بعد ہے وہ ہر چیز کے بعد ہے' اُس کے ظاہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر چیز کے اوپر ہے' یعنی جو کچھ بھی آسمانوں' میں ہے' اور باطن ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر چیز کے نیچے ہے' اُس کے بارے میں جانتا ہے' یعنی وہ تمام زمینوں کے نیچے جو کچھ بھی ہے اُس کے بارے میں بھی جانتا ہے۔ اور اس مفہوم پر آیت کا آخری حصہ دلالت کرتا ہے:

{وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ} [الحديد: 3]

''اور وہ ہر چیز کے بارے میں علم رکھتا ہے''۔

كَذَا فَسَّرَهُ مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ وَمُقَاتِلُ

مقاتل بن حیان اور مقاتل بن سلیمان نے اس کی یہی تفسیر

بْنُ سُلَيْمَانَ وَيُثْبِتُ ذَلِكَ السُّنَّةُ

بیان کی ہے اور سنت بھی یہی مفہوم واضح کرتی ہے۔

720- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: نَا جَرِيرٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ

''اے اللہ! تُو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں تھا' تُو سب سے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہیں ہوگا' تُو ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ نہیں ہے' تُو باطن ہے تیرے سے نیچے کچھ نہیں ہے''۔

حلولیہ کا ایک اور استدلال' اور اُس کا جواب

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَمِمَّا يُلْبِسُونَ بِهِ عَلَى مَنْ لَا عِلْمَ مَعَهُ احْتَجُّوا بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ}

وَبِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌ} [الزخرف: 84]

وَهَذَا كُلُّهُ إِنَّمَا يَطْلُبُونَ بِهِ الْفِتْنَةَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

{فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اُس فرقہ کے لوگ لاعلم لوگوں کو جس حوالے سے غلط فہمی کا شکار کرتے ہیں اُن میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کرتے ہیں:

''وہی اللہ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے''۔

اور وہ اس آیت سے بھی استدلال کرتے ہیں:

''وہی وہ ذات ہے جو آسمان میں معبود ہے اور جو زمین میں معبود ہے''۔

ان سب کے ذریعہ وہ لوگ آزمائش کا ارادہ کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ اس میں سے متشابہ کی پیروی کرتے ہیں تا کہ وہ فتنہ

720- رواہ النسائی 106/5، رواہ مسلم: 2713، وأبو داؤد: 5051، والترمذی: 3397، وابن ماجہ: 2873۔

الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ} [آل عمران: 7]

تلاش کریں اور اس کی تاویل تلاش کریں' حالانکہ اس کی تاویل کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

وَعِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ

اہلِ حق سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہ ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ}

''وہی اللہ ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور پوشیدہ اور ظاہری چیزوں کے بارے میں علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم کماتے ہو اُس کے بارے میں جانتا ہے''۔

فَهُوَ كَمَا قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: مِمَّا جَاءَتْ بِهِ السُّنَنُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَرْشِهِ، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِجَمِيعِ خَلْقِهِ. {يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ} [البقرة: 77]. {يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ} [الانبياء: 110]

تو اس کا وہی مفہوم ہے جو اہلِ علم نے بیان کیا ہے جس بارے میں احادیث بھی منقول ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور اُس کا علم اُس کی پوری مخلوق کو محیط ہے' لوگ جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں وہ اُن کے بارے میں علم رکھتا ہے' وہ بلند آواز میں کہی ہوئی بات کو بھی جانتا ہے اور جو چیز وہ چھپاتے ہیں اُس کو بھی جانتا ہے۔

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

{وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌ} [الزخرف: 84]

''وہی وہ ذات ہے جو آسمان میں معبود ہے اور زمین میں معبود ہے''۔

فَمَعْنَاهُ: أَنَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ إِلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ، وَإِلَهُ مَنْ فِي الْأَرْضِ. إِلَهٌ يُعْبَدُ فِي السَّمَاوَاتِ، وَإِلَهٌ يُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ. هَكَذَا فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ

تو اس کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کا بھی معبود ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور اُن کا بھی معبود ہے جو زمین میں ہے اور وہ ایک ایسا معبود ہے جس کی آسمانوں میں عبادت کی جاتی ہے اور ایسا معبود ہے جس کی زمین میں عبادت کی جاتی ہے' علماء نے اس کی یہی تفسیر بیان کی ہے۔

721- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: نا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

خارجہ بن مصعب نے سعید کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

{وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ} [الزخرف: 84]

''وہی وہ ذات ہے جو آسمان میں معبود ہے اور جو زمین میں معبود ہے''۔

قَالَ: هُوَ إِلَهٌ يُعْبَدُ فِي السَّمَاءِ، وَإِلَهٌ يُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ

قتادہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک ایسا معبود ہے جس کی آسمان میں عبادت کی جاتی ہے اور ایک ایسا معبود ہے جس کی زمین میں عبادت کی جاتی ہے۔

اس بحث سے متعلق اختتامی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فِيمَا ذَكَرْتُهُ وَبَيَّنْتُهُ مُقْنِعٌ لِأَهْلِ الْحَقِّ إِشْفَاقًا عَلَيْهِمْ، لِئَلَّا يُدَاخِلَ قُلُوبَهُمْ مِنْ تَلْبِيسِ أَهْلِ الْبَاطِلِ مِمَّنْ يَمِيلُ بِقَبِيحِ مَذْهَبِهِ السُّوءِ إِلَى اسْتِمَاعِ الْغِنَاءِ مِنَ الْغِلْمَانِ الْمُرْدِ يَتَلَذَّذُ بِالنَّظَرِ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُحِبُّ الِاسْتِمَاعَ مِنَ الرَّجُلِ الْكَبِيرِ، وَيَرْقُصُ وَيَزْفِنُ، قَدْ ظَفِرَ بِهِ الشَّيْطَانُ فَهُوَ يَلْعَبُ بِهِ مُخَالِفًا لِلْحَقِّ، لَا يَرْجِعُ فِي فِعْلِهِ إِلَى كِتَابٍ وَلَا إِلَى سُنَّةٍ، وَلَا إِلَى قَوْلِ الصَّحَابَةِ، وَلَا مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَلَا قَوْلِ إِمَامٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَمَا يُخْفُونَ مِنَ الْبَلَاءِ مِمَّا لَا يَحْسُنُ ذِكْرُهُ أَقْبَحُ، وَيَدَّعُونَ أَنَّ هَذَا دِينٌ يَدِينُونَ بِهِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اور جو کچھ بیان کیا ہے اُس میں اہلِ حق کی ضرورت پوری ہوجاتی ہے اور وہ اُن لوگوں کے حوالے سے اندیشہ کی وجہ سے نقل کیا ہے تاکہ اہلِ باطل اُن کے دلوں میں غلط فہمی داخل نہ کردیں جس کے نتیجہ میں وہ لوگ اُن کے بُرے مسلک کی طرف مائل ہوجائیں اور پھر اُس کے نتیجہ میں وہ کمسن بچوں کے گانے سنیں' اُن بچوں کو دیکھ کر لذت حاصل کریں حالانکہ وہ لوگ بڑے شخص سے گانا سننے کو پسند نہیں کرتے' وہ رقص کرتے ہیں تو شیطان اس طرح اُن پر فتح حاصل کرلیتا ہے اور وہ اُن کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے جو حق کے برخلاف ہوتا ہے' وہ اپنے فعل میں نہ کتاب کی طرف رجوع کرتے ہیں نہ سنت کی طرف' نہ صحابہ کرام کے قول کی طرف' نہ اُن کی پیروی کرنے والے افراد کی طرف' نہ مسلمانوں کے آئمہ میں سے کسی امام کے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ وہ ایسی آزمائشوں کو پوشیدہ رکھتے ہیں جن کا ذکر اچھا نہیں ہے اور وہ اُس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں کہ یہ ایک ایسا دین

نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ قَبِيحِ مَا هُمْ عَلَيْهِ، وَنَسْأَلُهُ التَّوْفِيقَ إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ، إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ

ہے جس کو اُنہوں نے اختیار کیا ہے' تو وہ لوگ جن بُرے طریقوں پر کاربند ہیں ہم اُن کی قباحت سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کی اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہیں' بے شک وہ سننے والا ہے اور قریب ہے۔

722- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: وَذَكَرَ الْجَهْمِيَّةَ فَقَالَ: هُمْ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ زَنَادِقَةٌ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ، وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن صباح بزار بیان کرتے ہیں: یزید بن ہارون نے جہمیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' یہ لوگ زندیق ہیں' ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو' باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالتَّصْدِيقِ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

کتاب: اس بات پر ایمان رکھنا اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُودُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہر حال میں لائقِ حمد ہے اور اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر' جو نبی ہیں اور اُن کی آل پر درود و سلام نازل کرے!

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ مَنِ ادَّعَى أَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ زَعَمَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى فَقَدْ كَفَرَ. يُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ

اما بعد! جو شخص اس بات کا دعویٰ کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے اور پھر وہ یہ گمان رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام نہیں کیا تو ایسا شخص کافر ہوتا ہے' اُس سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ہے ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: لِمَ؟ قِيلَ: لِأَنَّهُ رَدَّ الْقُرْآنَ وَجَحَدَهُ، وَرَدَّ السُّنَّةَ، وَخَالَفَ جَمِيعَ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَزَاغَ عَنِ الْحَقِّ، وَكَانَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اگر کوئی قائل یہ کہے کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: کیونکہ اُس شخص نے قرآن کو مسترد کیا ہے اور اُس کا انکار کیا ہے اور سنت کو مسترد کیا ہے اور وہ مسلمانوں کے تمام علماء کے برخلاف گیا ہے اور حق کے راستہ سے بھٹک گیا ہے اور یہ اُن افراد میں سے ایک ہو گیا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

{وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا} [النساء: 115]

''اور جس شخص کے سامنے ہدایت واضح ہو چکی ہے' اس کے بعد جو رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے علاوہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جدھر اس نے خود رُخ کیا ہے اور ہم اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے''۔

وَأَمَّا الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْقُرْآنِ: فَإِنَّ

جہاں تک ان لوگوں کے خلاف قرآن کی حجت کا تعلق ہے تو وہ

اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ قَالَ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ:
{وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا}
[النساء: 164]

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا ہے:
''اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے ساتھ (کسی واسطے کے بغیر) کلام کیا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَعْرَافِ:
{وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ}
[الاعراف: 143]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں ارشاد فرمایا ہے:
''اور جب موسیٰ ہمارے (مقرر کردہ) وقت پر آیا اور اس کے پروردگار نے اس کے ساتھ کلام کیا' تو اس نے کہا: اے میرے پروردگار! تو مجھے (اپنا جلوہ) دکھا تاکہ میں تجھے دیکھ لوں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:
{إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي} [الاعراف: 144]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک میں نے تمام لوگوں میں سے تمہیں اپنی رسالت اور کلام کے حوالے سے منتخب کیا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ طه:
{فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى، وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي} إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ میں ارشاد فرمایا ہے:
''جب وہ اس (آگ) کے پاس آیا تو پکار کر کہا گیا: اے موسیٰ! بے شک میں تمہارا پروردگار ہوں' تو تم اپنے جوتے اتار دو! تم طویٰ کی مقدس وادی میں ہو' میں نے تمہیں منتخب کیا ہے' تو جو وحی کی جا رہی ہے اسے پوری توجہ سے سنو! بے شک میں ہی اللہ ہوں' میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو تم میری عبادت کرو اور میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النَّمْلِ:
{فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَا مُوسَى إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [النمل: 9]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النمل میں ارشاد فرمایا ہے:
''پھر جب وہ اس (آگ) کے پاس آیا تو پکار کر کہا گیا جو آگ میں ہے اور جو اس کے اردگرد ہے' اس میں برکت رکھی گئی ہے اور اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْقَصَصِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ القصص میں ارشاد فرمایا ہے:

{فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ}

''جب وہ وہاں آیا تو وادی کے دائیں کنارے میں، بابرکت مقام میں موجود ایک درخت سے پکار کر کہا گیا: اے موسیٰ! بے شک میں ہی اللہ ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ وَالنَّازِعَاتِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النازعات میں ارشاد فرمایا ہے:

{هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى}

''کیا تمہارے پاس موسیٰ کی خبر پہنچی ہے' جب طویٰ کی مقدس وادی میں اس کے پروردگار نے اس کو پکار کر (اس کو ساتھ کلام کیا)''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى فَقَدْ رَدَّ نَصَّ الْقُرْآنِ وَكَفَرَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا تو وہ قرآن کی نص کو مسترد کرتا ہے اور عظیم اللہ کا انکار کرتا ہے۔

فَإِنْ قَالَ مِنْهُمْ قَائِلٌ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ كَلَامًا فِي الشَّجَرَةِ، فَكَلَّمَ بِهِ مُوسَى قِيلَ لَهُ: هَذَا هُوَ الْكُفْرُ، لِأَنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ الْكَلَامَ مَخْلُوقٌ، تَعَالَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذَلِكَ وَيَزْعُمُ أَنَّ مَخْلُوقًا يَدَّعِي الرُّبُوبِيَّةَ، وَهَذَا مِنْ أَقْبَحِ الْقَوْلِ وَأَسْمَجِهِ

اگر اُن لوگوں میں سے کوئی شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے درخت میں کلام کو پیدا کیا تھا اور پھر اُس کے ذریعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا' تو اُس سے کہا جائے گا: یہ بھی کفر ہے' کیونکہ ایسا شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام مخلوق ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کے طور پر سامنے آیا ہے اور ایسا شخص یہ گمان کرتا ہے کہ کوئی مخلوق' رب ہونے کا دعویٰ کر سکتی ہے اور یہ زیادہ قبیح اور نامناسب قول ہے۔

وَقِيلَ لَهُ: يَا مُلْحِدُ، هَلْ يَجُوزُ لِغَيْرِ اللَّهِ أَنْ يَقُولَ: إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ؟ نَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ يَكُونَ قَائِلٌ هَذَا مُسْلِمًا، هَكَذَا كَافِرٌ يُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَ وَرَجَعَ عَنْ مَذْهَبِهِ السُّوءِ وَإِلَّا قَتَلَهُ الْإِمَامُ، فَإِنْ لَمْ يَقْتُلْهُ الْإِمَامُ وَلَمْ يَسْتَتِبْهُ وَعُلِمَ مِنْهُ أَنَّ هَذَا

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اے ملحد! کیا غیر اللہ کیلئے یہ کہنا جائز ہے کہ میں اللہ ہوں؟ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ کوئی مسلمان اس بات کا قائل ہو' ایسا شخص تو کافر ہوگا جس سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کر لے اور اپنے بُرے مسلک سے توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ حاکم وقت اُسے قتل کروا دے گا' اور اگر حاکم وقت اُسے قتل نہیں کرواتا ہے اور اُس سے توبہ بھی نہیں کرواتا' اور اُس

مَذْهَبُهُ هُجِرَ وَلَمْ يُكَلَّمْ، وَلَمْ يُسَلَّمْ عَلَيْهِ وَلَمْ يُصَلِّ خَلْفَهُ، وَلَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُ، وَلَمْ يُزَوِّجْهُ الْمُسْلِمُ كَرِيمَتَهُ

کے بارے میں یہ پتا ہوتا ہے کہ یہ شخص یہ مسلک رکھتا ہے تو اُس سے لاتعلقی اختیار کی جائے گی اس سے کلام نہیں کیا جائے گا' اُسے سلام نہیں کیا جائے گا' اُس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جائے گی' اُس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی' کوئی مسلمان اپنی کسی عزیزہ کے ساتھ اُس کی شادی نہیں کرے گا۔

723- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: نا أَبُو طَالِبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَمَّنْ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى؟ فَقَالَ: يُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهُ.

فضل بن زیاد نے ابوطالب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اس بات کا قائل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا۔ تو امام احمد نے فرمایا: ایسے شخص سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اُس کی گردن اُڑا دی جائے گی۔

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ بِعَيْنِهَا يَقُولُ: مَنْ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى، فَهُوَ كَافِرٌ يُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهُ

امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو اس مسئلہ کے بارے میں بعینہٖ یہی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا' تو وہ شخص کافر ہوگا' اُس سے توبہ کروائی جائے گی (اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے) ورنہ اُس کی گردن اُڑا دی جائے گی۔

724- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: مَنْ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى فَيُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ

اسحاق بن منصور کوسج بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے یہ بات کی ہے: عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا' اُس سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اُسے قتل کروا دیا جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَأَمَّا السُّنَنُ الَّتِي جَاءَتْ بِبَيَانِ مَا دَلَّ بِهِ الْقُرْآنُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا رَسُولٌ مِنْ خَلْقِهِ، تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يَقُولُ الْمُلْحِدُ الَّذِي قَدْ لَعِبَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہاں تک اُن احادیث کا تعلق ہے جو اُس چیز کو بیان کرنے کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا اور اُس وقت اُن دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی پیغام رساں نہیں تھا' تو اللہ تعالیٰ اس چیز سے بلند و برتر ہے' جو ملحد شخص اُس کے بارے میں بیان کرتا ہے جس کے ساتھ شیطان کھلواڑ کرتا ہے۔

725- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَقْرٍ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ح

ابو عباس عبداللہ بن صقر سکری نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن وہب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے (وہ روایت آگے آ رہی ہے)۔

726- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، وَأَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْمِصْرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا رَبِّ أَرِنَا آدَمَ الَّذِي أَخْرَجَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَأَرَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيكَ مِنْ

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو ہمیں حضرت آدم دکھا جنہوں نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حضرت آدم دکھا دیئے' حضرت موسیٰ نے کہا: آپ ہی ہمارے جدامجد حضرت آدم ہیں؟ حضرت آدم نے کہا: جی ہاں! حضرت موسیٰ نے کہا: آپ ہی وہ ہیں جن کے اندر اللہ تعالیٰ

رُوحِهِ، وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، وَأَمَرَ مَلَائِكَتَهُ فَسَجَدُوا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى قَالَ: أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ أَنْتَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا وَجَدْتَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَلِمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ قَدْ سَبَقَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

نے اپنی روح کو پھونکا تھا اور آپ کو تمام اسماء کا علم عطا کیا تھا اور اُس نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو اُنہوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا تھا۔ حضرت آدم نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت موسیٰ نے کہا: پھر آپ کو کس چیز نے اس بات کی ترغیب دی کہ آپ ہمیں اور خود کو جنت سے نکلوا دیں؟ حضرت آدم نے اُن سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں موسیٰ ہوں۔ حضرت آدم نے دریافت کیا: آپ وہ نبی ہیں جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے آپ ہی وہ ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حجاب کے پیچھے سے کلام کیا تھا اور آپ کے رب نے اپنے اور آپ کے درمیان مخلوق میں سے کسی کو قاصد نہیں بنایا تھا؟ حضرت موسیٰ نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت آدم نے دریافت کیا: پھر آپ نے اللہ کی کتاب میں یہ بات نہیں پائی کہ یہ سب کچھ میری تخلیق سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں طے ہو چکا تھا۔ حضرت موسیٰ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت آدم نے کہا: پھر آپ کسی ایسی چیز کے حوالے سے مجھے کیسے ملامت کر سکتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے ہی تقدیر میں طے کر دیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

727- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ قَالَ: أَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا

727- سبق تخریجه برقم:392.

حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَفَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ، فَأَخْرَجْتَ وَلَدَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي بَعَثَكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَّمَكَ، وَآتَاكَ التَّوْرَاةَ، وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا؟ أَنَا أَقْدَمُ أَمِ الذِّكْرُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ نے کہا: آپ ہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح کو پھونکا اور آپ کو اپنے فرشتوں سے سجدہ کروایا' آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا' آپ کے ساتھ یہ کیا اور وہ کیا' اور آپ نے اپنی اولاد کو جنت سے باہر نکلوا دیا۔ تو حضرت آدم نے فرمایا: آپ ہی وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رسالت عطا کی' آپ کے ساتھ کلام کیا' آپ کو تورات دی' آپ کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کی' میں پہلے (پیدا ہوا) ہوں یا ذکر (لوح محفوظ) پہلے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

728- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ أَبُونَا أَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ وَأَشْقَيْتَنَا قَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ يَعْنِي التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ،

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ نے کہا: اے حضرت آدم! آپ ہمارے جدامجد ہیں' آپ نے ہمیں رسوائی کا شکار کیا اور ہمیں جنت سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم نے اُن سے کہا: آپ ہی وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ

728- سبق تخریجہ برقم:394۔

أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

نے اپنے کلام کیلئے منتخب کیا تھا اور اپنے دستِ قدرت سے آپ کیلئے تورات تحریر کی تھی اور آپ نے تورات پڑھی ہے تو کیا آپ نے اُس میں یہ بات نہیں پائی کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا فیصلہ مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے کر لیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

729- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى: أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، ثُمَّ أَخْرَجَكَ مِنْهَا؟ قَالَ آدَمُ لِمُوسَى: أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا وَكَلَّمَكَ تَكْلِيمًا وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہو گئی' حضرت موسیٰ نے کہا: آپ ہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت کے ذریعہ پیدا کیا' آپ میں اپنی روح کو پھونکا' آپ کو جنت میں ٹھہرایا' اُس نے فرشتوں کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا اور پھر اُس نے آپ کو وہاں سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ سے کہا: آپ ہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کیلئے منتخب کیا اور آپ کے ساتھ سرگوشی میں کلام کیا' اللہ تعالیٰ نے آپ پر تورات نازل کی۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

کس نبی کو کس حوالے سے منتخب کیا گیا؟

730- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْخُلَّةِ، وَاصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكَلَامِ، وَاصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّؤْيَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل ہونے کے طور پر، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم ہونے کے طور پر اور حضرت محمد ﷺ کو اپنے دیدار کے حوالے سے منتخب کیا۔

731- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفَى إِبْرَاهِيمَ بِالْخُلَّةِ، وَاصْطَفَى مُوسَى بِالْكَلَامِ، وَاصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّؤْيَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوستی کیلئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام کیلئے اور حضرت محمد ﷺ کو دیدار کیلئے منتخب کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حالت کا بیان

732- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

730- رواه ابن خزيمة: 272، وأحمد وابن أبي عاصم في السنة وصححه الألباني.

731- انظر السابق۔

732- رواه الترمذي: 1734، والحاكم 379/2، وابن الجوزي في الموضوعات 192/1۔

مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَوْمَ كَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ وَكُمَّةُ صُوفٍ، وَكِسَاءُ صُوفٍ، وَعَصَى رَاعٍ، وَنَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ غَيْرِ ذَكِيٍّ

''جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا' اُس دن حضرت موسیٰ نے اُون کا بنا ہوا جبہ پہنا ہوا تھا' اُون کی پوستین پہنی ہوئی تھی' اُون کی چادر لی ہوئی تھی اور چرواہے کا عصا تھا' اُن کے جوتے ایسے گدھے کے چمڑے کے تھے جسے ذبح نہیں کیا گیا تھا (یا جس کی دباغت نہیں کی گئی تھی)''۔

ہزاروں زبانوں کی قوت

733 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عِيسَى الرَّقَاشِيِّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا كَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الطُّورِ كَلَّمَهُ بِغَيْرِ الْكَلَامِ الَّذِي كَلَّمَهُ بِهِ يَوْمَ نَادَاهُ؟ فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا رَبِّ هَذَا كَلَامُكَ الَّذِي كَلَّمْتَنِي بِهِ قَالَ يَا مُوسَى إِنَّمَا كَلَّمْتُكَ بِقُوَّةِ عَشَرَةِ آلَافِ لِسَانٍ، وَلِي

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا' یعنی کوہِ طور سے اُن کے ساتھ کلام کیا' یعنی وہ کلام کہ جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ اُس دن کیا تھا جب اُنہیں پکارا تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! کیا یہ تیرا کلام ہے جس کے ذریعہ تُو نے میرے ساتھ کلام کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے

733- رواه ابن الجوزي في الموضوعات 113/1.

قُوَّةَ الْأَلْسِنَةِ كُلِّهَا، وَأَنَا أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ

موسیٰ! میں نے تمہارے ساتھ دس ہزار زبانوں کی قوت کے ساتھ کلام کیا ہے اور میرے پاس تمام زبانوں کی قوت موجود ہے میں اس سے بھی زیادہ قوت رکھتا ہوں"۔

734- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: إِنَّمَا كَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِقَدْرِ مَا يُطِيقُ مُوسَى مِنْ كَلَامِهِ، وَلَوْ تَكَلَّمَ بِكَلَامِهِ كُلِّهِ لَمْ يُطِقْهُ شَيْءٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن معاویہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اُتنا کلام کیا تھا جس کلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام طاقت رکھتے تھے اگر اللہ تعالیٰ اپنے پورے کلام کے ساتھ کلام کرے تو اس کی طاقت کوئی بھی چیز نہیں رکھتی۔

735- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: ثنا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا شَبَّهْتَ صَوْتَ رَبِّكَ تَعَالَى حِينَ كَلَّمَكَ قَالَ: شِبْهُ صَوْتِ الرَّعْدِ حِينَ لَا يَتَرَجَّعُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں:

بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: آپ کے پروردگار نے جب آپ کے ساتھ کلام کیا تو اُس کی آواز کس کے ساتھ ملتی جلتی تھی؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: بجلی کی آواز کے ساتھ مشابہت رکھتی تھی جب وہ واپس نہ آئے۔

736- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْمَرْوَزِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پریشانی زیادہ ہوگئی تو اُن کے پروردگار نے اُن سے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ! پروردگار انہیں مسلسل قریب کرتا رہا یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنی پشت درخت کے

قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يَقُولُ: لَمَّا اشْتَدَّ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَرْبُهُ قَالَ لَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ادْنُ مِنِّي فَلَمْ يَزَلْ يُدْنِيهِ حَتَّى شَدَّ ظَهْرَهُ بِجِذْعِ الشَّجَرَةِ فَاسْتَقَرَّ وَذَهَبَتْ عَنْهُ الرِّعْدَةُ، وَجَمَعَ يَدَيْهِ فِي الْعِصِيِّ، وَخَضَعَ بِرَأْسِهِ وَعُنُقِهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِنِّي قَدْ أَقَمْتُكَ الْيَوْمَ مَقَامًا لَا يَنْبَغِي لِبَشَرٍ مِنْ بَعْدِكَ أَنْ يَقُومَ مَقَامَكَ، أَدْنَيْتُكَ مِنِّي حَتَّى سَمِعْتَ كَلَامِي وَكُنْتَ بِأَقْرَبِ الْأَمْكِنَةِ مِنِّي قَالَ: وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

تنے کے ساتھ لگا لی اور ٹھہر گئے' اور اُن کی پریشانی ختم ہوگئی' اُنہوں نے دونوں ہاتھ عصا میں جمع کیے' اپنے سر اور گردن کو جھکا لیا کیونکہ پروردگار نے اُن سے فرمایا: آج میں نے تمہیں ایک ایسے مقام پر کھڑا کیا ہے کہ تمہارے بعد کوئی بندہ اس مقام پر کھڑا نہیں ہو سکے گا' میں نے تمہیں اپنے اتنا قریب کیا کہ تم میرا کلام سن سکتے ہو اور تم اس وقت مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہو۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد اُنہوں نے پوری حدیث روایت کی ہے۔

ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات

737- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ جَلَّ سُبْحَانَهُ نَاجَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِائَةِ أَلْفٍ وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ كَلِمَةٍ، وَصَايَا كُلُّهَا، فَكَانَ فِيمَا نَاجَاهُ أَنْ قَالَ

''اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کے ذریعہ کلام کیا تھا جو سب احکام پر مشتمل تھا' اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ جو کلام کیا تھا اُس میں یہ بات بھی تھی کہ اللہ

737- رواہ البیہقی فی شعب الایمان 345/7' وعزاہ الہیثمی فی مجمع الزوائد 203/8۔

لَهُ: يَا مُوسَى إِنَّهُ لَمْ يَتَصَنَّعِ الْمُتَصَنِّعُونَ إِلَيَّ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا، وَلَمْ يَتَقَرَّبِ الْمُتَقَرِّبُونَ إِلَيَّ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَعَبَّدْ لِيَ الْمُتَعَبِّدُونَ بِمِثْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خِيفَتِي قَالَ مُوسَى: يَا إِلَهَ الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا، وَيَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّينِ، وَيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ: وَمَا أَعْدَدْتَ لَهُمْ وَمَاذَا جَزَيْتَهُمْ؟ قَالَ: أَمَّا الزَّاهِدُونَ فِي الدُّنْيَا فَإِنِّي أُبِيحُهُمْ جَنَّتِي يَتَبَوَّءُونَ فِيهَا حَيْثُ شَاءُوا، وَأَمَّا الْوَرِعُونَ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ عَبْدٌ إِلَّا نَاقَشْتُهُ الْحِسَابَ، وَفَتَّشْتُهُ عَمَّا فِي يَدَيْهِ إِلَّا الْوَرِعِينَ، وَإِنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ وَإِنِّي أُجِلُّهُمْ وَأُكْرِمُهُمْ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَأَمَّا الْبَكَّاءُونَ مِنْ خِيفَتِي فَأُولَئِكَ لَهُمُ الرَّفِيقُ الرَّفِيعُ الْأَعْلَى لَا يُشَارَكُونَ فِيهِ

تعالیٰ نے اُن سے فرمایا: اے موسیٰ! کام کرنے والوں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کی مانند ہو اور قرب حاصل کرنے والوں نے کسی ایسی چیز کے ذریعہ قرب حاصل نہیں کیا جو اُن چیزوں سے بچاؤ کی مانند ہو جنہیں میں نے اُن پر حرام قرار دیا ہے' اور میری عبادت کرنے والوں نے میری عبادت اُس طرح نہیں کی جو میرے خوف کی وجہ سے ڈرنے کی مانند ہو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے تمام مخلوق کے پروردگار! اے قیامت کے دن کے مالک! اے جلال اور اکرام والے! تُو نے اُن لوگوں کیلئے کیا تیار کیا ہے اور تُو اُن کو کیا جزاء دے گا؟ تو پروردگار نے فرمایا: جہاں تک دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والوں کا تعلق ہے تو میں نے اُن کیلئے اپنی جنت کو مباح قرار دے دیا ہے' وہ اُس میں جہاں چاہیں گے ٹھہریں گے' جہاں تک میری حرام کردہ چیزوں سے بچنے والوں کا تعلق ہے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو میں ہر بندہ سے حساب لوں گا اور اُس نے جو کچھ کیا ہے اُس کے حوالے سے اُس سے تفتیش کروں گا لیکن بچنے والے لوگوں کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ مجھے اُن سے حیاء آئے گی' میں اُن کی عزت اور احترام کروں گا اور کسی حساب کے بغیر اُنہیں جنت میں داخل کر دوں گا' جہاں تک میرے خوف سے رونے والے لوگوں کا تعلق ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جو رفیقِ اعلیٰ میں ہوں گے وہاں ان کے ساتھ اور کوئی شراکت دار نہیں ہوگا۔

738- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي قَاسِمٌ الْعُمَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن محمد بن حبیب بن ابوحبیب نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: شَهِدْتُ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْقَسْرِيَّ وَهُوَ يَخْطُبُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ وَذَلِكَ يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ: ارْجِعُوا فَضَحُّوا يَقْبَلُ اللهُ مِنْكُمْ، فَإِنِّي مُضَحٍّ بِالْجَعْدِ بْنِ دِرْهَمٍ إِنَّهُ زَعَمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى تَكْلِيمًا، وَلَمْ يَتَّخِذْ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا. تَعَالَى اللهُ عَمَّا يَقُولُ الْجَعْدُ بْنُ دِرْهَمٍ عُلُوًّا كَبِيرًا ثُمَّ نَزَلَ فَذَبَحَهُ

میں خالد بن عبداللہ قسری کے پاس موجود تھا' وہ خطبہ دے رہے تھے' جب وہ خطبہ دے کر فارغ ہوئے' یہ قربانی کے دن کی بات ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور قربانی کرو' اللہ تعالیٰ تمہاری قربانی قبول کرے! میں نے جعد بن درہم کو ذبح کرنا ہے کیونکہ وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا اور اُس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بھی نہیں بنایا تھا' تو اللہ تعالیٰ اس بات سے بلند و برتر ہے جو جعد بن درہم کہتا ہے۔ پھر وہ منبر سے نیچے اُترے اور اُنہوں نے اُس شخص کو ذبح کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فِيمَا ذَكَرْتُهُ مِنْ هَذَا الْبَابِ مَقْنَعٌ لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ جَلَّ اسْمُهُ وَعَنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآثَارِ الْمَذْكُورَةِ أَنَّ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ كَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ تَكْلِيمًا، وَالْكَلَامُ مِنَ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِلَا رَسُولٍ بَيْنَهُمَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے یہ اُس شخص کیلئے کافی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی بات سمجھ آ جائے اور اللہ کے رسول کی بات سمجھ آ جائے اور جو آیات ذکر ہوئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا' تو یہ کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا جو ان دونوں کے درمیان میں کسی قاصد کے بغیر تھا۔

بَابُ الْإِيمَانِ وَالتَّصْدِيقِ بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: الْإِيمَانُ بِهَذَا وَاجِبٌ، وَلَا يَسَعُ الْمُسْلِمُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس بات پر ایمان رکھنا واجب ہے اور کسی بھی عقلمند مسلمان کیلئے اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ یہ کہے

الْعَاقِلُ اَنْ يَقُولَ: كَيْفَ يَنْزِلُ؟ وَلَا يَرُدُّ هَذَا اِلَّا الْمُعْتَزِلَةُ وَاَمَّا اَهْلُ الْحَقِّ فَيَقُولُونَ: الْاِيمَانُ بِهِ وَاجِبٌ بِلَا كَيْفٍ، لِاَنَّ الْاَخْبَارَ قَدْ صَحَّتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ وَالَّذِينَ نَقَلُوا اِلَيْنَا هَذِهِ الْاَخْبَارَ هُمُ الَّذِينَ نَقَلُوا اِلَيْنَا الْاَحْكَامَ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، وَعِلْمَ الصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَالصِّيَامِ، وَالْحَجِّ، وَالْجِهَادِ، فَكَمَا قَبِلَ الْعُلَمَاءُ عَنْهُمْ ذَلِكَ كَذَلِكَ قَبِلُوا مِنْهُمْ هَذِهِ السُّنَنَ، وَقَالُوا: مَنْ رَدَّهَا فَهُوَ ضَالٌّ خَبِيثٌ، يَحْذَرُونَهُ وَيُحَذِّرُونَ مِنْهُ

کہ وہ کیسے نازل ہوتا ہے؟ اس کے بارے میں صرف معتزلہ تردّد کا شکار ہوتے ہیں جہاں تک اہلِ حق کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ کسی بھی کیفیت کے بیان کے بغیر اس پر ایمان رکھنا واجب ہے کیونکہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر یہ روایات منقول ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور یہ روایات ہم تک اُن حضرات نے نقل کی ہیں جنھوں نے ہم تک حلال اور حرام سے تعلق رکھنے والے احکام نقل کیے ہیں' نماز' زکوٰۃ' روزہ' حج اور جہاد کے بارے میں علم نقل کیا ہے اور علماء نے جس طرح ان باتوں کو قبول کیا ہے اُسی طرح اُن روایات کو بھی قبول کیا ہے (جن میں اللہ تعالیٰ کے نزول کا ذکر ہے)۔ علماء فرماتے ہیں: جو شخص ان روایات کو مسترد کرتا ہے وہ گمراہ اور خبیث ہے۔ علماء نے اس اعتقاد سے بچنے کی بھی تلقین کی ہے اور ایسے شخص سے بچنے کی بھی تلقین کی ہے۔

739- حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نا اَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ قَالَ عَبَّادٌ يَعْنِي ابْنَ الْعَوَّامِ: قَدِمَ عَلَيْنَا شَرِيكٌ وَاسِطَ فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّ عِنْدَنَا قَوْمًا يُنْكِرُونَ هَذِهِ الْاَحَادِيثَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَقَالَ شَرِيكٌ: اِنَّمَا جَاءَنَا بِهَذِهِ الْاَحَادِيثِ مَنْ جَاءَ بِالسُّنَنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةِ، وَالصِّيَامِ، وَالزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَاِنَّمَا عَرَفْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهَذِهِ الْاَحَادِيثِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عباد بن عوام بیان کرتے ہیں: شریک ہمارے پاس واسط میں تشریف لائے' ہم نے اُن سے کہا: ہمارے ہاں کچھ لوگ ہیں جو ان احادیث کا انکار کرتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرنے کا ذکر ہے۔ تو شریک نے کہا: یہ روایات ہم تک اُن لوگوں کے حوالے سے نقل ہوئی ہیں جنھوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نماز' روزے' زکوٰۃ اور حج کے بارے میں روایات نقل کی ہیں اور ہم نے ان روایات کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کی ہے۔

740- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَ: نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَلَيْسَ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اتِّبَاعُهَا بِفَرْضِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْمَسْأَلَةُ بِكَيْفَ فِي شَيْءٍ قَدْ ثَبَتَتْ فِيهِ السُّنَّةُ مَا لَا يَسَعُ عَالِمًا، وَاللَّهُ أَعْلَمُ

ربیع بن سلیمان بیان کرتے ہیں: امام شافعی فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کی پیروی کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ بات ہے اور کسی بھی چیز کے بارے میں اُس کی کیفیت کے حوالے سے سوال کرنا' ایک ایسی چیز جس کے بارے میں سنت منقول ہو' کسی عالم کیلئے اس کی گنجائش نہیں ہے (کہ وہ اُس کی کیفیت کے بارے میں سوال کرے) باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

741- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: قُلْتُ لِأَحْمَدَ يَعْنِي ابْنَ حَنْبَلٍ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا، أَلَيْسَ تَقُولُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ؟ وَيَرَاهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَعْنِي رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ؟ وَلَا تُقَبِّحُوا الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى وَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ. وَإِنَّ مُوسَى لَطَمَ مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ أَحْمَدُ: كُلُّ هَذَا صَحِيحٌ . قَالَ إِسْحَاقُ: هَذَا صَحِيحٌ، وَلَا يَدْفَعُهُ إِلَّا مُبْتَدِعٌ أَوْ ضَعِيفُ الرَّأْيِ

اسحاق بن منصور کوسج بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے دریافت کیا: کیا ہمارا پروردگار ہر رات میں جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے' اُس وقت آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے؟ ان احادیث کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ اور اہلِ جنت اُس کا دیدار کریں گے' یعنی اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے اور یہ کہ تم چہرے کو قبیح نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے اور یہ کہ جہنم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی تو پروردگار نے اپنا قدم اُس پر رکھ دیا اور یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کو طمانچہ رسید کیا تھا (ان تمام روایات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟) تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ تمام روایات درست ہیں۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں: یہ درست ہیں اور ان روایات کو صرف کوئی بدعتی شخص یا کمزور رائے رکھنے والا شخص ہی قبول نہیں کرے گا۔

742- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

الْحُلْوَانِيُّ بِطَرَسُوسَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ: إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ الزَّائِغُونَ فِي الدِّينِ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةُ الْأَمْرِ بَعْدَهُ سُنَنًا الْأَخْذُ بِهَا اتِّبَاعٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاسْتِكْمَالٌ لِطَاعَةِ اللّٰهِ، وَقُوَّةٌ عَلَى دِينِ اللّٰهِ تَعَالَى، لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ تَغْيِيرُهَا وَلَا تَبْدِيلُهَا، وَلَا النَّظَرُ فِي شَيْءٍ خَالَفَهَا، مَنِ اهْتَدَى بِهَا فَهُوَ مُهْتَدٍ، وَمَنِ اسْتَنْصَرَ بِهَا فَهُوَ مَنْصُورٌ، وَمَنْ تَرَكَهَا اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، وَوَلَّاهُ اللّٰهُ مَا تَوَلَّى، وَأَصْلَاهُ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:
میں نے امام مالک کو سنا جب اُن کے سامنے دین میں بھٹکے ہوئے لوگوں کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے طریقہ مقرر کیا' آپ کے بعد مسلمانوں کے آئمہ نے طریقہ مقرر کیا تو اُس کو اختیار کرنا اللہ کی کتاب کی پیروی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تکمیل کرنے کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں قوت حاصل کرنے کے مترادف ہے' مخلوق میں سے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اُسے متغیر یا تبدیل کر دے' یا جو چیز اُس کے برخلاف ہو اُس کے بارے میں غور وفکر کرے' جو شخص ان کے ذریعہ ہدایت حاصل کرے گا وہ ہدایت پانے والا ہوگا' جو ان کے ذریعہ مدد حاصل کرے گا وہ مدد پانے والا ہوگا' جو شخص انہیں ترک کر دے گا وہ اہلِ ایمان کے راستہ کے علاوہ کی پیروی کرے گا اور وہ جس طرف رُخ کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُسی طرف پھیر دے گا اور اُسے جہنم میں پہنچا دے گا اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةٌ كَثِيرَةٌ بِسُنَنٍ ثَابِتَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے ایک بڑی جماعت نے نقل کی ہے اور یہ (مسئلہ) ایسی احادیث سے ثابت ہے جو اہلِ علم کے نزدیک مستند ہیں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: مَنْ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قِيلَ: رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ كَذَلِكَ، وَرَوَاهُ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نبی اکرم ﷺ سے اس کو کس نے روایت کیا ہے؟ تو اُسے جواب دیا جائے گا: اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے' اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' اسے حضرت عبداللہ بن

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ كَذٰلِكَ وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ كَذٰلِكَ، وَرَوَاهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذٰلِكَ، وَرَوَاهُ رِفَاعَةُ الْجُهَنِيُّ كَذٰلِكَ، وَرَوَاهُ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ كَذٰلِكَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ رَوَوْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرُهُمْ بِمَعْنًى وَاحِدٍ، وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْهُمْ بِالْاَسَانِيدِ الصِّحَاحِ الَّتِي لَا يَدْفَعُهَا الْعُلَمَاءُ

مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی طرح نقل کیا ہے' حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے اسی طرح نقل کیا ہے' اسی طرح حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' اسی طرح حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' اسی طرح حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے' ان کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی روایت کیا ہے اور ان سب کا مفہوم ایک ہی ہے۔ ان حضرات کے حوالے سے ہم مستند اسناد کے ساتھ یہ روایات ذکر کریں گے' ایسی اسناد جنہیں علماء نے پرے نہیں کیا ہے۔

743 - اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْمِصْرِيُّ قَالَ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ، وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَاَسْتَجِيبَ لَهُ؟ وَمَنْ يَسْاَلُنِي فَاُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهُ.

''ہر رات میں ہمارا پروردگار آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اُس وقت جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے عطا کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں''۔

744 - وَاَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

743- رواه البخاري:7494، ومسلم:758، وأبو داؤد:1315، والترمذي:446، ومالك 214/1، وابن حبان:920.

حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالْأَغَرُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ

''ہر رات میں جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا پروردگار آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں' کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے عطا کروں''۔

745- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ، حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

''ہر رات میں جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے' اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں' ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے''۔

745- انظر:743.

فَبِذَلِكَ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ آخِرَ اللَّيْلِ

راوی بیان کرتے ہیں: اسی لیے (پرانے بزرگ) رات کے آخری حصہ (میں عبادت کرنے کو) مستحب سمجھتے تھے۔

746- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ، فَيَقُولُ: مَنْ يَسْأَلُنِي أُعْطِهِ، وَمَنْ يَدْعُنِي أَسْتَجِبْ لَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرْنِي أَغْفِرْ لَهُ

''رات کا جب آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا پروردگار ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے عطا کروں' کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں''۔

فَلِذَلِكَ يُفَضِّلُونَ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ عَلَى أَوَّلِهِ

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہی وجہ ہے کہ پہلے لوگ رات کے آخری حصہ کی نماز کو اُس کے ابتدائی حصہ کی نماز پر فضیلت دیتے تھے۔

747- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَصْرٍ قَاضِي حَلَبَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت منقول ہے' یہ مختلف اسناد سے منقول ہے' یہ

746- انظر: 743.

747- رواہ مسلم: 758' وابن حبان: 921' وأحمد 383/2.

صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

دونوں حضرات بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْهِلُ، حَتَّى إِذَا كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ نَزَلَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوبَ عَلَيْهِ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ

''اللہ تعالیٰ انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب نصف رات ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اُس کی مغفرت کردی جائے کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اُس کی دعا مستجاب ہو کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اُس کی توبہ قبول کروں۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

748- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: ثنا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَهِدَا بِهِ عَلَى نَبِيِّهِمَا أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُولُ أَوْ قَالَ: سَمِعْتُهُمَا يَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں کہ اُن دونوں حضرات نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
(یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ هَبَطَ اللَّهُ

''جب ایک تہائی رات رخصت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ

748- انظر السابق.

عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ؟

دنیا کی طرف اُترتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کیا کوئی مانگنے والا ہے کیا کوئی دعا کرنے والا ہے"۔

749- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَغَرِّ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا: شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق نے اغر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ ان دونوں حضرات نے گواہی دے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ مِنْ ذَنْبٍ؟

"بے شک اللہ تعالیٰ ٹھہرا رہتا ہے یہاں تک کہ جب ایک تہائی رات ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کیا کوئی گناہ کی مغفرت طلب کرنے والا ہے"۔

قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ؟ قَالَ: نَعَمْ

راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک صاحب نے اُن سے کہا (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

750- وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ: نا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ قَالَ: أَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اغر ابومسلم نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر

749- انظر: 747.

750- انظر: 747.

هُرَيْرَةَ: أَنَّهُمَا شَهِدَا بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِمَا:

یہ بات بیان کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ يُتَابُ عَلَيْهِ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى؟

''اللہ تعالیٰ ٹھہرا رہتا ہے یہاں تک کہ جب ایک تہائی رات رخصت ہوجاتی ہے تو وہ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اُس کی مغفرت ہو جائے' کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اُس کی توبہ قبول ہو' کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اُسے دیا جائے''۔

751 - أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

752 - وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ: نا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

753 - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ قَالَ: نا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مکہ سے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ واپس آ رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

753- رواه أحمد 16/4، وابن ماجه: 1367، وابن خزيمة 312/1، والبزار: 3543، والدارمي 347/1، وصححه الألباني في الإرواء 98/2.

بْنُ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رِفَاعَةُ بْنُ عَرَابَةَ الْجُهَنِيُّ قَالَ: صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ قَالَ: ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي غَيْرِي، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي أُعْطِيهِ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي أَسْتَجِيبُ لَهُ؟ مَنْ ذَا يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ

''جب نصف رات گزر جاتی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنی (عبادت) کے علاوہ اور کچھ طلب نہیں کرتا ہوں' کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے تاکہ میں اُسے عطا کروں' کون ہے جو مجھ سے دعا کرتا ہے تاکہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں تاکہ میں اُس کی مغفرت کروں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) یہ صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

754- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا مَضَى نِصْفُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ أَوْ قَالَ: ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا يَقُولُ: لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي أَحَدًا غَيْرِي،

''جب نصف رات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنی (عبادت) کے علاوہ

754- انظر السابق۔

مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ. مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ. حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ وَقَالَ مَرَّةً: حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ

اور کچھ طلب نہیں کرتا ہوں' کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تا کہ میں اُس کی مغفرت کروں' کون ہے جو مجھ سے دعا کرتا ہوں تا کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے تا کہ میں اُس کو عطا کروں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)''۔

755- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

756- قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: هٰكَذَا قَالَ لَنَا: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَيَقْصُرُ مِنَ الْإِسْنَادِ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ فَحَدَّثَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَقْبَلْنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے یہاں تک کہ جب ہم کدید کے مقام پر پہنچے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) قدید کے مقام پر پہنچے تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے اجازت لی کہ وہ اپنے اہلِ خانہ کے پاس چلے جائیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اجازت دے دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور ارشاد فرمایا: یہ اچھا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

755- انظر: 753.

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيدِ أَوْ قَالَ: بِقُدَيْدٍ جَعَلَ رِجَالٌ مِنَّا يَسْتَأْذِنُونَ عَلَى أَهْلِيهِمْ فَيَأْذَنُ لَهُمْ. فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ خَيْرًا. وَقَالَ:

إِذَا مَضَى نِصْفُ اللَّيْلِ أَوْ قَالَ: ثُلُثُهُ يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي غَيْرِي، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ

"جب نصف رات گزر جاتی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنی (عبادت) کے علاوہ کچھ اور طلب نہیں کرتا ہوں' کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تاکہ میں اُس کی مغفرت کر دوں' کون ہے جو مجھ سے دعا کرتا ہے تاکہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے تاکہ میں اُس کو عطا کروں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) یہ صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے"۔

757- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ رَوَّادٌ: ابْنُ عَرَابَةَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

758- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الطَّرِيقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

758- رواه أحمد 1/446، وابن خزيمة: 134.

فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَفْتَحُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ ثُلُثَ اللَّيْلِ الْبَاقِي، ثُمَّ يَهْبِطُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ،

''جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے کھولتا ہے' پھر آسمانِ دنیا کی طرف اُترتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیتا ہے''۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ يَدَهُ:

علی بن منذر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اپنا ایک ہاتھ پھیلا دیتا ہے (اور فرماتا ہے:)

أَلَا عَبْدٌ يَسْأَلُنِي أُعْطِيَهُ؟ قَالَ: فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

''کیا کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اُسے عطا کروں''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایسا اُس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی۔

759 - وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أنا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَفْتَحُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ ثُلُثَ اللَّيْلِ الْبَاقِي، ثُمَّ يَهْبِطُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَبْسُطُ يَدَهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ: أَلَا

''جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے کھولتا ہے اور پھر آسمانِ دنیا کی طرف نیچے اُتر کر اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی ایسا بندہ ہے جو مجھ

759- انظر السابق.

عَبْدٌ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

سے مانگے تاکہ میں اُسے عطا کروں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے"۔

760- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن جبیر نے اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ ؟

"اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف اُترتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے تاکہ میں اُسے اُس کے مانگنے کے مطابق عطا کروں' کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے تاکہ میں اُس کی مغفرت کروں"۔

761- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ إِلَى آخِرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے۔ (اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق روایت نقل کی ہے)

762- وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

760- رواه النسائي في الكبرى 125/6، وأحمد 81/4، والدارمي 347/1، وابن خزيمة في التوحيد: 133۔

762- وعزاه الهيثمي في المجمع 153/10۔

قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حَيْثُ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ. فَيَقُولُ: أَلَا عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ أَلَا ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ يَدْعُونِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مُقَتَّرٌ عَلَيْهِ رِزْقُهُ يَدْعُونِي فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مَظْلُومٌ يَدْعُونِي فَأَنْصُرَهُ؟ أَلَا عَانٍ يَدْعُونِي فَأَفُكَّ عَنْهُ؟ قَالَ: فَيَكُونُ كَذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ

"ہر رات میں جب آخری ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو ہمارا پروردگار آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کیا میرے بندوں میں سے کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مجھ سے دعا مانگے تاکہ میں اُسے قبول کروں' کیا اپنے اوپر ظلم کرنے والا کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اُس کی مغفرت کر دوں' کیا کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جس کا رزق تنگ ہو اور وہ مجھ سے دعا کرے تو میں اُسے رزق عطا کر دوں' کیا کوئی مظلوم نہیں ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اُس کی مدد کروں' کیا کوئی پریشان حال (یا قیدی) نہیں ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اُسے چھٹکارا دلا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایسا اُس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

763 - أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن بیلمانی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ہر رات میں تمہارا پروردگار آسمان کی طرف نزول کرتا ہے' اور ہر آسمان میں اُس کیلئے کرسی مخصوص ہے' جب اللہ تعالیٰ کسی آسمان کی طرف نزول کرتا ہے تو وہاں کے رہنے والے اُس

الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ: مَا مِنْ لَيْلَةٍ إِلَّا يَنْزِلُ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ. فَمَا مِنْ سَمَاءٍ إِلَّا وَلَهُ فِيهَا كُرْسِيٌّ. فَإِذَا نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ خَرَّ أَهْلُهَا سُجَّدًا حَتَّى يَرْجِعَ. فَإِذَا أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا: أَطَّتْ وَتَرَعَّدَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَهُوَ بَاسِطٌ يَدَيْهِ يَدْعُو عِبَادَهُ: يَا عِبَادِي مَنْ يَدْعُنِي أُجِبْهُ؟ وَمَنْ يَتُبْ إِلَيَّ أَتُبْ عَلَيْهِ؟ وَمَنْ يَسْتَغْفِرْنِي أَغْفِرْ لَهُ؟ وَمَنْ يَسْأَلْنِي أُعْطِهِ؟ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ مُعْدَمٍ وَلَا ظَلُومٍ. أَوْ كَمَا قَالَ

کے واپس جانے تک سجدہ میں گرے رہتے ہیں' جب اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے وہ چرچراتا ہے اور کپکپاتا ہے' اللہ تعالیٰ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اپنے بندوں کو پکارتا ہے: اے میرے بندو! کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اُس کو قبول کروں' کون میری بارگاہ میں توبہ کرتا ہے کہ میں اُس کی توبہ قبول کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں' کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُس کو عطا کروں' کون ایسی ذات کو قرض دے گا کہ فقیر نہیں ہے اور ظلم بھی نہیں کرے گی یا جس طرح بھی اُنہوں نے بیان کیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فِيمَا ذَكَرْتُهُ كِفَايَةٌ لِمَنْ أَخَذَ بِالسُّنَنِ، وَتَلَقَّاهَا بِأَحْسَنِ قَبُولٍ، فَلَمْ يُعَارِضْهَا بِكَيْفَ وَلِمَ؟ وَاتَّبَعَ وَلَمْ يَبْتَدِعْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اُس میں اُس شخص کیلئے کفایت ہے جو سنت کو اختیار کرتا ہے اور اُسے اچھے طریقہ سے قبول کرتا ہے' اور ''یہ کیسے ہوگا؟'' کہہ کر اُس کا مقابلہ نہیں کرتا' اور ''کیوں!'' کہہ کر اُس کا مقابلہ نہیں کرتا' وہ پیروی کرتا ہے بدعت اختیار نہیں کرتا۔

سنت کو تھام لینا' نجات کا باعث ہے

764- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ: نا الْحُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ: أَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَنَا عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ: الِاعْتِصَامُ بِالسُّنَنِ نَجَاةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یونس بن یزید نے ابن شہاب کا یہ قول نقل کیا ہے:

اہلِ علم میں سے چند حضرات کے حوالے سے ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے تھے: سنت کو مضبوطی سے تھامنا ہی نجات ہے۔

765- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: نا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُدْرِكٍ الْقَاصُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، وَالثَّوْرِيَّ، وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، وَاللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ: عَنِ الْأَحَادِيثِ الَّتِي فِيهَا الصِّفَاتُ؟ فَكُلُّهُمْ قَالَ: أَمِرُّوهَا كَمَا جَاءَتْ بِلَا تَفْسِيرٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں:

میں نے امام اوزاعی، سفیان ثوری، امام مالک اور لیث بن سعد سے ایسی احادیث کے بارے میں دریافت کیا جن میں صفات کا ذکر ہے تو اُن سب حضرات نے یہی جواب دیا کہ یہ جیسے منقول ہیں انہیں من وعن قبول کر لیا جائے گا، اس کی کوئی وضاحت نہیں کی جائے گی۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ بِلَا كَيْفٍ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت کے مطابق پیدا کیا ہے اور اس کی کیفیت بیان نہیں کی جا سکتی

766- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: نا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص کسی کو مارنے لگے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے"۔

767- وَأَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: نا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

766- رواه البخاري: 2559، ومسلم: 2612، وأحمد 2/244، وابن حبان: 5605، والحميدي: 1121.

767- انظر السابق.

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا تُقَبِّحُوا الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

''چہرے کو قبیح نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

768- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونِ الْخَيَّاطُ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الزِّنَادِ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

إِذَا ضَرَبْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

''جب تم مارو تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

وَقَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا تَقُلْ: قَبَّحَ اللَّهُ وَجْهَكَ، وَلَا وَجْهَ مَنْ أَشْبَهَ وَجْهَكَ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

ابن عجلان نے سعید نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تم یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے! کیونکہ تمہارے چہرے سے زیادہ اچھا چہرہ کوئی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

769- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

769- رواه أحمد 449/2، وابن أبي عاصم في السنة: 519، وابن خزيمة: 36، والبيهقي في الصفات 17/2۔

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

"جب کوئی شخص مارنے لگے تو چہرے سے اجتناب کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے"۔

770- وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا تُقَبِّحُوا الْوَجْهَ، فَإِنَّ ابْنَ آدَمَ خُلِقَ عَلَى صُورَةِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ

"تم لوگ چہرے کو قبیح نہ کہو کیونکہ ابن آدم کو رحمٰن کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذِهِ مِنَ السُّنَنِ الَّتِي يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْإِيمَانُ بِهَا، وَلَا يُقَالُ فِيهَا: كَيْفَ؟ وَلِمَ؟ بَلْ تُسْتَقْبَلُ بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصْدِيقِ، وَتَرْكِ النَّظَرِ، كَمَا قَالَ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ روایات ہیں مسلمانوں کیلئے جن پر ایمان رکھنا واجب ہے، ان کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ کیسے ہوگا؟ یا کیوں ہوگا؟ بلکہ آپ تسلیم کر کے اور تصدیق کر کے ان کا سامنا کریں گے اور غور وفکر کو ترک کر دیں گے جیسا کہ پہلے زمانہ کے مسلمانوں کے ائمہ کا طریقہ کار رہا ہے۔

771- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ: نَا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنِ الْأَحَادِيثِ الَّتِي يَرُدُّهَا الْجَهْمِيَّةُ فِي

ابوبکر مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے اُن روایات کے بارے میں دریافت کیا جو صفات واقعہ معراج، دیدارِ باری تعالیٰ اور عرش کے واقعہ کے بارے میں ہیں جنہیں جہمیہ فرقہ کے لوگ مسترد کر دیتے ہیں، تو امام احمد بن حنبل نے

الصِّفَاتِ وَالْإِسْرَاءِ وَالرُّؤْيَةِ وَقِصَّةِ الْعَرْشِ؟ فَصَحَّحَهَا وَقَالَ: قَدْ تَلَقَّتْهَا الْعُلَمَاءُ بِالْقَبُولِ، تُسَلَّمُ الْأَخْبَارُ كَمَا جَاءَتْ

اُن روایات کو درست قرار دیا اور فرمایا: علماء نے ان کو قبول کیا ہے اور یہ جس طرح منقول ہوئی ہیں اسی طرح انہیں تسلیم کیا جائے گا۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ: وَأَرْسَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ يَسْتَأْذِنَانِهِ أَنْ يُحَدِّثَا بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الَّتِي تَرُدُّهَا الْجَهْمِيَّةُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: حَدِّثُوا بِهَا، قَدْ تَلَقَّتْهَا الْعُلَمَاءُ بِالْقَبُولِ، وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: تُسَلَّمُ الْأَخْبَارُ كَمَا جَاءَتْ

امام ابوبکر مروزی بیان کرتے ہیں: امام ابوبکر بن ابوشیبہ اور عثمان بن ابوشیبہ نے امام احمد بن حنبل کی طرف پیغام بھیج کر اُن سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اُن احادیث کو روایت کریں جنہیں جہمیہ فرقہ کے لوگ مسترد کرتے ہیں' تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: تم ان احادیث کو بیان کرو! کیونکہ علماء نے ان روایات کو قبول کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: روایات کو اُسی طرح تسلیم کیا جائے گا جس طرح یہ منقول ہوئی ہیں۔

ابوعبداللہ زبیری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدْ سُئِلَ عَنْ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَا قِيلَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: نُؤْمِنُ بِهَذِهِ الْأَخْبَارِ الَّتِي جَاءَتْ، كَمَا جَاءَتْ، وَنُؤْمِنُ بِهَا إِيمَانًا، وَلَا نَقُولُ: كَيْفَ؟ وَلَكِنْ نَنْتَهِي فِي ذَلِكَ إِلَى حَيْثُ انْتُهِيَ لَنَا، فَنَقُولُ مِنْ ذَلِكَ مَا جَاءَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ كَمَا جَاءَتْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے ابوعبداللہ زبیری کو سنا' اُن سے اس حدیث کا مفہوم دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے وہی کہا جو اس بارے میں کہا گیا ہے' پھر ابوعبداللہ زبیری نے فرمایا: ہم ان روایات پر ایمان رکھتے ہیں جو منقول ہوئی ہیں اور اُسی طرح رکھتے ہیں جس طرح یہ منقول ہیں' ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں' ہم ان کے بارے میں یہ نہیں کہتے کہ یہ کیسے ہوگا؟ بلکہ ہم وہاں جا کر رُک جائیں گے جہاں یہ رُک جاتی ہیں اور ہم ان کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ جس طرح بھی منقول ہوئی ہیں' ویسی ہی ہیں۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ قُلُوبَ الْخَلَائِقِ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ بِلَا كَيْفٍ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ مخلوق کے دل، پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں اور اس کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی

772- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ جَلَّ وَعَزَّ، كَقَلْبٍ وَاحِدٍ، يَصْرِفُ كَيْفَ شَاءَ.

”تمام اولادِ آدم کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں اور وہ سب ایک دل کی مانند ہیں، وہ (یعنی رحمٰن) جیسے چاہتا ہے اُنہیں پھیر دیتا ہے“۔

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ اصْرِفْ قَلْبِي لِطَاعَتِكَ

”اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! تُو میرے دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے“۔

773- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدَكَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ إِلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

772- رواہ مسلم: 2654، وأحمد 168/2، وابن حبان: 902، والبیہقی فی الصفات: 147۔

آخرہ

نبی اکرم ﷺ کی دعا

774- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدْهَمَ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُولُ:

مقاتل بن حیان نے شہر بن حوشب کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جب آپ کے ہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کیا دعا مانگتے تھے؟ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

نبی اکرم ﷺ یہ کہا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

''اے دلوں کو تبدیل کرنے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا''۔

قُلْتُ: أَتَخْشَى عَلَيْنَا؟ فَقَالَ:

میں نے عرض کی: کیا آپ کو ہمارے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ، مَا شَاءَ أَزَاغَ، وَمَا شَاءَ أَقَامَ

''تمام دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جس کو چاہتا ہے اُسے ٹیڑھا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے درست رکھتا ہے''۔

775- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا الْخَيَّاطَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم خیاط بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بصری کو بے شمار مرتبہ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا، وہ خاتون کہتی ہیں: میں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ

774- رواه أحمد 315/6، والترمذي: 3768، وابن أبي عاصم في السنة: 223.

الْحَسَنَ مَا لَا أُحْصِيهِ يَذْكُرُ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا وَهُوَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، إِذَا شَاءَ أَنْ يُقِيمَهُ أَقَامَهُ، وَإِذَا شَاءَ أَنْ يُزِيغَهُ أَزَاغَهُ

"ہر دل تمام جہانوں کے پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے جب وہ اُسے ٹھیک رکھنا چاہتا ہے تو ٹھیک رکھتا ہے اور جب وہ اُسے ٹیڑھا کرنا چاہتا ہے تو اُسے ٹیڑھا کر دیتا ہے"۔

776- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ،

"اے دلوں کو پھیرنے والی ذات! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا"۔

فَيُقَالُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتَخْشَى عَلَيْنَا وَقَدْ آمَنَّا بِكَ، وَآمَنَّا بِمَا جِئْتَ بِهِ؟ فَقَالَ:

آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے بارے میں اندیشہ ہے؟ جبکہ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ آپ لے کر آئے ہیں اُس پر بھی ایمان لائے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ قُلُوبَ الْخَلَائِقِ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنْ شَاءَ هَكَذَا، وَإِنْ شَاءَ هَكَذَا

"تمام مخلوق کے دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں اگر وہ چاہے تو اس طرح کر دے اور اگر وہ چاہے تو اس طرح کر دے"۔

776- رواه أحمد 182/4، والترمذي: 2141، وابن أبي عاصم في السنة: 225.

777- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَنَّادٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ:

اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ،

فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: تَخَافُ عَلَيْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ أَجَبْنَاكَ، وَصَدَّقْنَاكَ فِيمَا جِئْتَ بِهِ؟ فَقَالَ:

نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ يُقَلِّبُهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے حوالے سے اندیشہ ہے حالانکہ ہم نے آپ کی دعوت کو قبول کیا اور جو کچھ آپ لے کر آئے اُس کی تصدیق کی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمام دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جنہیں وہ پلٹ بھی دیتا ہے''۔

778- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

777- رواه ابن ماجه: 3834، وصححه الألباني في صحيح ابن ماجه: 3092.

778- رواه أحمد 91/6، ورواه ابن أبي عاصم في السنة: 224، والنسائي في الكبرى 414/4.

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ،

''اے دلوں کو پھیرنے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا''۔

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوَتَخَافُ؟ قَالَ:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو اندیشہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَا يُؤْمِنُنِي، وَإِنَّمَا قُلُوبُ الْعِبَادِ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ، إِذَا شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَ قَلْبَ عَبْدٍ قَلَّبَهُ

''میں کیسے بے خوف رہ سکتا ہوں جبکہ تمام بندوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں' وہ جب کسی بندے کے دل کو پھیرنا چاہے تو اسے پھیر دیتا ہے''۔

779- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا وَهُوَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، إِذَا شَاءَ أَنْ يُقِيمَهُ أَقَامَهُ، وَإِذَا شَاءَ أَنْ يُزِيغَهُ أَزَاغَهُ

''ہر دل' تمام جہانوں کے پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے' اگر وہ اُسے ٹھیک رکھنا چاہے تو ٹھیک رکھتا ہے اور اگر اُسے ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے''۔

قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے

779- رواه أحمد 182/4، وابن ماجه: 199، والحاكم 525/1۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

تھے:

''اے دلوں کو پھیرنے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا''۔

780- وَحَدَّثَنَا الصَّنْدَلِيُّ جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ: أَمَا سَمِعْتَ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے بشر بن حارث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ کیا تم نے وہ نہیں سنا جو نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے؟

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ؟

''اے دلوں کو پھیرنے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا''۔

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اور آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

قَلْبُ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

''انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے''۔

ثُمَّ قَالَ بِشْرٌ: هَؤُلَاءِ الْجَهْمِيَّةُ يَتَعَاظَمُونَ هَذَا

پھر بشر بن حارث نے یہ بات بیان کی کہ جہمیہ فرقہ کے لوگ ہیں جو ان باتوں کو بڑا سمجھتے ہیں (یعنی انہیں ناممکن سمجھتے ہیں)۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ كُلَّهَا عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر، تمام زمینوں کو ایک انگلی پر، تمام پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور تحت الثریٰ کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر تھام لے گا

781- أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

780- انظر السابق۔

781- رواہ البخاری:4811، ومسلم:2786، والترمذی:3238، وأحمد1/429، وابن حبان:7325۔

عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ كُلَّهَا عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، تَصْدِيقًا لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک یہودی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر' تمام زمینوں کو ایک انگلی پر' تمام پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا' پھر اُنہیں ہلائے گا اور فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے' آپ اس کی تصدیق کے طور پر (ہنسے تھے)۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

{وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ}

''اُن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اُس کے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے''۔

ایک یہودی عالم کا قول

782- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: أَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَنْصُورٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

یہودیوں کا ایک عالم' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت محمد! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:)

782- انظر السابق۔

عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَوْ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَجْعَلُ السَّمَاوَاتِ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْاَرَضِينَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى اِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ: اَنَا الْمَلِكُ قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ

یارسول اللہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' تمام زمینوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' تمام پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' پانی اور تحت الثریٰ کو ایک انگلی پر رکھے گا اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا' پھر اُنہوں ہلائے گا اور فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ تو اُس یہودی عالم کی بات کی تصدیق کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

783- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ قَالَ: نَا مَنْصُورٌ، وَسُلَيْمَانُ يَعْنِي الْاَعْمَشَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: اَنْ يَهُودِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْاَرَضِينَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلَى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ: اَنَا الْمَلِكُ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک یہودی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' تمام زمینوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

783- انظر: 781.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ:

{وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ}

''اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر نہیں کی اور تمام روئے زمین قیامت کے دن اُس کے قبضہ میں ہوگی (یا اُس کی مٹھی میں ہوگی) اور آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے''۔

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: زَادَ فِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصْدِيقًا

یحییٰ بن سعید القطان بیان کرتے ہیں: فضیل بن عیاض نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: (اُس یہودی کی بات کی) تصدیق کے طور پر نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے۔

784- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ: أُرَاهُ قَالَ: يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ يَضَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ أُرَاهُ قَالَ مَرَّتَيْنِ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' (راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بات ذکر کی تھی کہ وہ یہودی تھا یا عیسائی تھا) اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام آسمانوں اور زمین کو ایک انگلی پر رکھے گا' تمام پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' پانی اور تحت الثریٰ کو ایک انگلی پر رکھے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے تھے کہ وہ دو مرتبہ ایسا کرے گا تو نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

784- انظر: 781.

قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ:

{وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ}

[الانعام: 91]

''اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر نہیں کی''۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبِضُ الْأَرْضَ بِيَدِهِ، وَيَطْوِي السَّمَاوَاتِ بِيَمِينِهِ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے دستِ مبارک کے قبضہ میں لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا

785- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

يَقْبِضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَرْضَ، وَيَطْوِي السَّمَاوَاتِ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟

''اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''۔

زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

786- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى بْنِ مَاسَرْجِسَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل

785- رواه البخاري:4812، ومسلم:2148، وأحمد2/374، وأبو يعلى:5850.

حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَقْبِضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ مُلُوكُ الْاَرْضِ ؟

''اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں' زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''۔

بَابُ الْاِيمَانِ بِاَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ بِيَمِينِهِ، فَيُرَبِّيهَا لِلْمُؤْمِنِ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ صدقہ کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے اور پھر بندۂ مومن کیلئے اُسے بڑھاتا ہے

787- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ، وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً، فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَكُونَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ، كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، اَوْ فَصِيلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی شخص حلال کمائی میں سے صدقہ کرتا ہے' ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز کو ہی قبول کرتا ہے تو رحمٰن اُسے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے خواہ وہ کوئی کھجور ہی کیوں نہ ہو' پھر وہ (کھجور یا صدقہ کی ہوئی چیز) رحمٰن کی ہتھیلی میں بڑھنا شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ سے زیادہ بڑی ہو جاتی ہے' بالکل اُسی طرح جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے (یہاں متن کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)''۔

787- رواه البخاری: 1410، ومسلم: 1014، والترمذی: 661، وابن ماجه: 1842، ومالك 995/2، وأحمد 418/2، وابن حبان: 270، والدارمی 395/1۔

صدقہ کے اجر وثواب میں اضافہ ہونا

788- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً، فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ، حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ، فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی شخص حلال کمائی میں سے صدقہ کرتا ہے' ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز کو ہی قبول کرتا ہے' تو رحمٰن اُسے اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے خواہ وہ کوئی کھجور ہی کیوں نہ ہو تو وہ رحمٰن کی ہتھیلی میں بڑھنا شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے زیادہ بڑی ہو جاتی ہے' رحمٰن اُسے یوں بڑھاتا ہے جیسے کوئی شخص جانور کے بچہ کو پالتا پوستا ہے''۔ (متن کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

789- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی شخص پاکیزہ کمائی میں سے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے'

788- انظر السابق.

789- رواه ابن المبارك في الزهد:648، وابن خزيمة:2425، وابن حبان:3316.

مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا طَيِّبًا اِلَّا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَأْخُذُهَا بِيَمِينِهِ، فَيُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيلَهُ حَتّٰى تَبْلُغَ التَّمْرَةُ مِثْلَ اُحُدٍ

ویسے اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے اور اُس آدمی کیلئے اُسے بڑھانا شروع کر دیتا ہے جس طرح کوئی آدمی جانور کے بچہ کو پالتا پوستا ہے' (متن کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) یہاں تک کہ ایک کھجور بھی اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے"۔

بَابُ الْاِيمَانِ بِاَنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدَيْنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں اور اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں

790- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: نَا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ الْقَلَمُ، فَاَخَذَهُ بِيَمِينِهِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ قَالَ: فَكَتَبَ الدُّنْيَا وَمَا يَكُونُ فِيهَا مِنْ عَمَلٍ مَعْمُولٍ، بِرٌّ اَوْ فُجُورٌ، رَطْبٌ اَوْ يَابِسٌ، فَاَحْصَاهُ فِي الذِّكْرِ، ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ: {هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ، اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} [الجاثية: 29]

"بے شک اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو سب سے پہلے پیدا کیا وہ قلم ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے دائیں میں لیا' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں' تو قلم نے وہ لکھ دیا دنیا میں جو بھی عمل ہونا ہے خواہ اُس کا تعلق نیکی سے ہو یا گناہ سے ہو' تری سے ہو یا خشکی سے ہو' اللہ تعالیٰ نے اُن سب چیزوں کو اپنے پاس ذکر (یعنی لوحِ محفوظ) میں نوٹ کر لیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کر لو:

"یہ تمہاری تحریر ہے جو تمہارے سامنے حق کے مطابق بیان کرتی ہے اور تم لوگ جو عمل کرتے تھے ہم نے اُس کا نسخہ نقل کیا تھا"۔

فَهَلْ تَكُونُ النُّسْخَةُ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟

تو نسخہ نقل صرف اُس صورت میں ہوسکتا ہے جب اُس تحریر کے حوالے سے فارغ ہوا جاچکا ہو (یعنی وہ پوری ہو چکی ہو)۔

791- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد بن جبر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

أَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمُ، فَأَخَذَهُ بِيَمِينِهِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ

"اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا کی وہ قلم ہے' اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیا' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں"...... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث آخر تک نقل کی ہے۔

792- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ الثَّقَفِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَلَغَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتا چلا ہے:

الْمُقْسِطُونَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ

"انصاف کرنے والے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے منبروں پر' رحمٰن کے دائیں طرف ہوں گے' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو حکم دیتے ہوئے (یعنی

792- رواه مسلم: 1827، وأحمد 160/2، والنسائي 221/8، وابن حبان: 4484، والبيهقي 87/10، والحاكم 88/4، والبغوي: 2470۔

يَعْدِلُونَ بِحُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وُلُّوا

فیصلہ دیتے ہوئے) اور اپنے اہلِ خانہ کے بارے میں اور جس چیز کے وہ نگران ہوتے تھے ان (سب) کے بارے میں عدل سے کام لیتے تھے“۔

پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں

793- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَّامٍ أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ:

ثُمَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَدَيْهِ فَأَخْرَجَ فِيهِمَا مَنْ هُوَ خَالِقٌ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. ثُمَّ قَبَضَ يَدَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ: اخْتَرْ يَا آدَمُ قَالَ: اخْتَرْتُ يَمِينَكَ يَا رَبِّ، وَكِلْتَا يَدَيْكَ يَمِينٌ فَبَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا ذُرِّيَّتُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَبِّ؟ قَالَ: هُمْ مَنْ قَضَيْتُ أَنْ أَخْلُقَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید مقبری نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ منقول ہے:

”پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور پھر اُن کی پشت پر دونوں ہاتھ پھیرے تو اُن ہاتھوں میں وہ تمام مخلوق نکال لی جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک اُن کی اولاد میں پیدا کرنا تھا' پھر رحمٰن نے اُنہیں اپنی مٹھی میں لیا اور فرمایا: اے آدم! تم اختیار کرو! اُنہوں نے عرض کی: میں تیرے دائیں ہاتھ کو اختیار کرتا ہوں' اے میرے پروردگار! ویسے تیرے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں۔ رحمٰن نے اُسے پھیلایا تو اُس میں اُن کی وہ اولاد موجود تھی جو اہلِ جنت میں سے ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ ہیں جن کے بارے میں' میں نے فیصلہ دیا ہے کہ میں نے تمہاری ذریت میں سے قیامت تک جن لوگوں کو اہلِ جنت میں سے پیدا کرنا ہے“۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

793- رواه الترمذي:3368.

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ وَخَطَّ التَّوْرَاةَ لِمُوسَى بِيَدِهِ، وَخَلَقَ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهِ، وَقَدْ قِيلَ: الْعَرْشُ، وَالْقَلَمُ، وَقَالَ لِسَائِرِ الْخَلْقِ: كُنْ فَكَانَ، فَسُبْحَانَهُ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے تورات کو اپنے ہاتھ سے تحریر کیا اور جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور ایک قول کے مطابق عرش اور قلم کو بھی اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور باقی ساری مخلوق سے یہ فرمایا: تم ہو جاؤ! تو وہ ہوگئی' تو اُس کی ذات ہر عیب سے پاک ہے

794- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يَسْجُدُوا لَهُ، فَسَجَدُوا لَهُ {إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ} [الكهف: 50]

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا اور اُس نے ان میں اپنی روح کو پھونکا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ اُن کو سجدہ کریں تو اُن سب نے ان کو سجدہ کیا صرف شیطان نے نہیں کیا کیونکہ وہ جن تھا' اُس نے اپنے پروردگار کے حکم کی نافرمانی کی''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: يُقَالُ لِلْجَهْمِيِّ الَّذِي يُنْكِرُ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہمی شخص سے کہا جائے گا جو اس بات کا انکار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے

794- رواه مسلم: 854، رواه مالك 108/1، وأبو داؤد: 1046، والترمذي: 491، وابن حبان: 2772.

بِيَدِهِ كَفَرْتَ بِالْقُرْآنِ، وَرَدَدْتَ السُّنَّةَ، وَخَالَفْتَ الْأُمَّةَ.

فَأَمَّا الْقُرْآنُ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يَسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدِيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ} [ص: 75]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْحِجْرِ:

{وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ، فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ، فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ، إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ} [الحجر: 29]

فَحَسَدَ إِبْلِيسُ آدَمَ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَهُ بِيَدِهِ، وَلَمْ يَخْلُقْ إِبْلِيسَ بِيَدِهِ.

وَلَمَّا الْتَقَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاحْتَجَّا، فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُوسَى لِآدَمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُ: أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ خَلَقَكَ اللهُ تَعَالَى بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ؟

ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا تھا: تم قرآن کا انکار کرتے ہو اور سنت کو مسترد کرتے ہو اور اُمت کی مخالفت کرتے ہو؟

جہاں تک قرآن کا تعلق ہے تو جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ حکم دیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو اُن سب نے سجدہ کیا صرف شیطان نے نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"تمہیں کس چیز نے اس بات سے روکا کہ تم اُس کو سجدہ کرو جسے میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے' کیا تم نے تکبر کیا ہے' یا تم (اپنے زعم میں) بلند مرتبہ افراد میں سے ایک ہو"۔

اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجر میں ارشاد فرمایا ہے:

"اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا: میں بودار سیاہ گارے کی بجتی ہوئی مٹی سے بشر پیدا کرنے لگا ہوں جب میں اس کی تکمیل کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے لیے سجدے میں چلے جانا تو سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے، اُس نے اس بات سے انکار کر دیا کہ وہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو"۔

تو حضرت آدم علیہ السلام سے ابلیس کو حسد ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا تھا اور ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا تھا۔

(اسی طرح حدیث میں مذکور ہے کہ) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور ان دونوں حضرات کے درمیان بحث ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے یہ دلیل پیش کی کہ آپ ہمارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں' آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ

فَاحْتَجَّ مُوسَى عَلَى آدَمَ بِالْكَرَامَةِ الَّتِي خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا آدَمَ مِمَّا لَمْ يَخُصَّ غَيْرَهُ بِهَا مِنْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَهُ بِيَدِهِ وَأَمَرَ مَلَائِكَتَهُ فَسَجَدُوا لَهُ. فَمَنْ أَنْكَرَ هَذَا فَقَدْ كَفَرَ

کے ذریعہ پیدا کیا تھا اور آپ میں اپنی روح کو پھونکا تھا اور فرشتوں کو حکم دیا تھا تو اُنہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے خلاف عزت افزائی کے حوالے سے استدلال کیا جس کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خاص کیا تھا اور یہ خصوصیت اُن کے علاوہ دوسروں کو عطا نہیں کی تھی اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا تھا اور اپنے فرشتوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اُنہیں سجدہ کریں' تو جو شخص اس کا انکار کرتا ہے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

ثُمَّ احْتَجَّ آدَمُ عَلَى مُوسَى: فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ. وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

پھر حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف دلیل دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ آپ وہ موسیٰ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کیلئے منتخب کیا تھا اور اپنے ہاتھ کے ذریعہ آپ کو تورات تحریر کر کے دی تھی....... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

795- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدَمُ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، وَأَمَرَكَ أَنْ تَسْكُنَ الْجَنَّةَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا: اے حضرت آدم! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو فرشتوں نے

795- رواه البخاري: 6614، والحميدي: 1116، وابن أبي عاصم في السنة: 153۔

بِطُولِهِ

آپ کو سجدہ کیا' اُس نے آپ کو حکم دیا تو آپ جنت میں ٹھہرے رہے".......اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

796- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ؟ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی بحث ہوگئی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ آدم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا' اُس نے آپ میں اپنی روح کو پھونکا اور اُس نے آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا' اُس نے فرشتوں کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا"........اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

797- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ حضرت آدم ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح کو پھونکا' آپ کو جنت میں ٹھہرایا' اُس نے فرشتوں کو حکم دیا تو

796- رواہ مسلم: 2652۔

لَكَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اُنہوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا"...... اُس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے۔

فَهَذَا حُجَّةُ مُوسَى عَلَى آدَمَ: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَهُ بِيَدِهِ،

تو یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت آدم علیہ السلام کے خلاف دلیل تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا ہے۔

وَأَمَّا حُجَّةُ آدَمَ عَلَى مُوسَى بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَطَّ لَهُ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ

جہاں تک حضرت آدم علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف دلیل کا تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے اپنے ہاتھ کے ذریعہ تورات تحریر کی تھی (تو اُس کے بارے میں روایات کی سند درج ذیل ہے:)

798- فَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قَالَ: نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا أَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ: يَا مُوسَى، اصْطَفَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

"حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے حضرت آدم! آپ ہمارے جدامجد ہیں' آپ نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے کلام کیلئے منتخب کیا اور تمہارے لیے اپنے ہاتھ سے تورات تحریر کی' تم ایک ایسے معاملہ کے حوالے سے مجھے ملامت کر رہے ہو؟ جسے اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے تقدیر میں طے کر دیا تھا؟ نبی

798- رواه البخاري:6614، ومسلم:2652، وأبو داؤد:4701، وابن ماجه:80، وأحمد2/248، وابن حبان:6179.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو حضرت آدم' حضرت موسیٰ پر غالب آ گئے' حضرت آدم' حضرت موسیٰ پر غالب آ گئے۔

799- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ: أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا، وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، وَقَرَأْتَ التَّوْرَاةَ فَهَلْ تَجِدُ فِيهَا أَنَّهُ قَضَى عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے حضرت آدم! آپ ہمارے جد امجد ہیں' آپ نے ہمیں رسوائی کا شکار کیا اور ہمیں جنت سے نکلوا دیا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: تم وہ موسیٰ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے کلام کیلئے منتخب کیا' تمہارے لیے اپنے ہاتھ کے ذریعہ تورات تحریر کی' کیا تم نے تورات پڑھی ہے اور کیا اُس میں یہ بات پائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میرے بارے میں یہ فیصلہ دے دیا تھا؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے''۔

قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً:

ابن عبدہ بیان کرتے ہیں: سفیان نامی راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ؟ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً

''اُس نے تمہارے لیے اپنے ہاتھ سے تورات تحریر کی' کیا تم ایسے معاملہ کے حوالے سے مجھے ملامت کر رہے ہو؟ جسے اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے تقدیر میں طے کر دیا تھا''۔

حضرت ابن عباس کی بیان کردہ تفسیر

800- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّرْقُفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيعِ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

{فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ} [البقرة: 37]

''تو آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھ لیے تو اُن کے پروردگار نے اُس کی توبہ قبول کی' بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے''۔

قَالَ: اَيْ رَبِّ، اَلَمْ تَخْلُقْنِي بِيَدِكَ؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: اَيْ رَبِّ، اَلَمْ تَنْفُخْ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: اَيْ رَبِّ اَلَمْ تَسْبِقْ رَحْمَتُكَ اِلَيَّ قَبْلَ غَضَبِكَ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ اَيْ رَبِّ، اَلَمْ تُسْكِنِّي جَنَّتَكَ؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: اَيْ رَبِّ اَرَاَيْتَ اِنْ تُبْتُ وَاَصْلَحْتُ، اَرَاجِعِي اَنْتَ اِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

(اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے میرے اندر اپنی روح کو نہیں پھونکا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تیری رحمت تیرے غضب پر سبقت نہیں لے گئی ہے؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے مجھے اپنی جنت میں نہیں ٹھہرایا؟ پروردگار جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس بارے میں تیرا کیا حکم ہے کہ اگر میں توبہ کرلوں اور ٹھیک ہوجاؤں تو کیا تُو مجھے دوبارہ جنت میں بھیج

دے گا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں۔

801- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو صَالِحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ بِيَدِهِ: آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْعَرْشَ، وَالْقَلَمَ، وَجَنَّاتِ عَدْنٍ، ثُمَّ قَالَ لِسَائِرِ الْخَلْقِ: كُنْ فَكَانَ

''اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا کی ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کو' عرش کو' قلم کو اور جنات عدن کو' پھر باقی ساری مخلوق کے بارے میں اُس نے فرمایا: تم ہو جاؤ! تو وہ ہو گئی''۔

802- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَمَسَّ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ: غَرَسَ الْجَنَّةَ بِيَدِهِ، وَجَعَلَ تُرَابَهَا الْوَرْسَ وَالزَّعْفَرَانَ، وَجِبَالَهَا الْمِسْكَ، وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَكَتَبَ التَّوْرَاةَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حکیم بن جابر بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: تمہارے پروردگار نے کبھی کسی چیز کو نہیں چھوا' صرف تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے' اُس نے جنت میں اپنے ہاتھ سے پودے لگائے اور اُس کی مٹی کو ورس اور زعفران بنایا اور اُس کے پہاڑوں کو مشک کا بنایا (یعنی اُس نے جنت کو اپنے ہاتھ سے بنایا) اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے تورات (اپنے ہاتھ سے) تحریر کی۔

803- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأُسْوَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ، يُحَدِّثُ: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَمَسَّ بِيَدِهِ شَيْئًا إِلَّا ثَلَاثَةً: آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالتَّوْرَاةُ فَإِنَّهُ كَتَبَهَا لِمُوسَى بِيَدِهِ، وَطُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ غَرَسَهَا اللهُ بِيَدِهِ، لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ غُرْفَةٌ إِلَّا فِيهَا مِنْهَا فَنَنٌ، وَهِيَ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ} [الرعد: 29]

804- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، : أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَمَسَّ بِيَدِهِ إِلَّا ثَلَاثَةً: خَلَقَ آدَمَ بِيَدِهِ، وَكَتَبَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، وَغَرَسَ الْجَنَّةَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: تَكَلَّمِي: فَقَالَتْ: {قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ} [المؤمنون: 1]

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن کعب بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ صرف تین چیزوں کو چھوا ہے: حضرت آدم علیہ السلام کو' تورات کو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے لکھا تھا اور جنت میں موجود طوبیٰ نامی درخت کو' جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ بویا تھا' جنت میں موجود ہر بالا خانہ میں اُس درخت کا کوئی گچھا ہوگا' یہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن کیلئے ''طوبیٰ'' ہوگا اور بہترین ٹھکانہ ہوگا''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب احبار نے یہ بات بیان کی ہے:

اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ صرف تین چیزوں کو چھوا ہے' اُس نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا' اُس نے تورات اپنے ہاتھ سے لکھی اور اُس نے جنت میں درخت اپنے ہاتھ سے لگائے' پھر اُس نے فرمایا: تم کلام کرو! تو اُس جنت نے کہا:

''ایمان والے کامیاب ہو گئے''۔

بَابُ الْاِيمَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، لَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ} [البقرة: 255] الْآيَةُ

وَاَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ زندہ ہے' بذاتِ خود قائم ہے' اُسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند آتی ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے بھی ہمیں یہ بات بتائی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے''۔ (اس حدیث کی اسناد درج ذیل ہیں:)

سونا' اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے

805- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ، وَلٰكِنَّهُ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَيُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے پانچ کلمات ارشاد فرمائے' آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے' وہ ترازو کو اوپر نیچے کرتا رہتا ہے' رات کا عمل دن ہونے سے پہلے اُس کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے اور دن کا عمل رات ہونے سے پہلے اُس کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے' اُس کا حجاب آگ ہے (راوی کو شک

805- رواه مسلم: 179، وابن ماجه: 195، وأحمد 4/395، والطيالسي: 491، وابن حبان: 266، وابن خزيمة في التوحيد: 19.

اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النَّارُ أَوْ قَالَ النُّورُ لَوْ كَشَفَهَا لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ

ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نور ہے' اگر وہ اُس حجاب کو ہٹا دے تو اُس کی ذات کے انوار' وہاں تک مخلوق کو جلا دیں جہاں تک اُس کی مخلوق میں اُس کی نظر جاتی ہے''۔

806- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے چار باتیں ارشاد فرمائیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَرْفَعُ الْقِسْطَ، وَيَخْفِضُ بِهِ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ، أَوِ النَّارُ، لَوْ كَشَفَهَا لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ مَنْ أَدْرَكَهُ بَصَرُهُ

''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے' وہ ترازو کو اوپر نیچے کرتا رہتا ہے' رات کا عمل دن ہونے سے پہلے اُس کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے اور دن کا عمل رات ہونے سے پہلے پہنچ جاتا ہے' اُس کا حجاب نور ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نار ہے' اگر وہ اُس حجاب کو ہٹا دے تو اُس کی ذات کے انوار ہر اُس چیز کو جلا دیں جہاں تک اُس کی بصارت پہنچتی ہے''۔

807- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے چار باتیں ذکر کیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

806- انظر السابق۔

الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَقَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

"بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے"....... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

808- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَقَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے، آپ نے چار باتیں ارشاد فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے"....... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

809- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ فَانْقَبَضَ مِنِّي، حَتَّى انْتَسَبْتُ لَهُ فَعَرَفَنِي فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اُحَدِّثُ بِشَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ

ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اُنہیں مجھ سے اجنبیت محسوس ہوئی، میں نے اُن کے سامنے اپنا نسب بیان کیا تو وہ مجھے پہچان گئے اور بولے: اللہ کی قسم! میں صرف وہ چیز بیان کروں گا جو اللہ کی کتاب میں موجود ہوگی، حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پروردگار کے قریب ہوئے یہاں تک کہ اُنہوں نے قلموں کے چلنے کی آواز سنی تو بولے: اے جبریل! کیا تمہارا پروردگار سوتا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام

وَجَلَّ: إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ دَنَا مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى سَمِعَ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ. فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ، هَلْ يَنَامُ رَبُّكَ؟ قَالَ جِبْرِيلُ: يَا رَبِّ يَسْأَلُكَ هَلْ تَنَامُ؟. فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ أَعْطِهِ قَارُورَتَيْنِ فَلْيُمْسِكْهُمَا اللَّيْلَةَ وَلَا يَنَامُ. فَأَعْطَاهُ فَنَامَ. فَاصْطَفَقَتِ الْقَارُورَتَانِ فَانْكَسَرَتَا فَقَالَ يَا رَبِّ قَدِ انْكَسَرَتِ الْقَارُورَتَانِ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَنَامَ. وَلَوْ نِمْتُ لَزَالَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ.

نے کہا: اے میرے پروردگار! یہ تجھ سے سوال کر رہے ہیں کہ کیا تو سوتا ہے؟ تو پروردگار نے فرمایا: جبریل! تم اسے دو شیشیاں دو' یہ رات بھر اُن دونوں کو پکڑ کر کھڑا رہے اور نہ سوئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے وہ اُنہیں دیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام سو گئے تو دونوں شیشیاں اُن کے ہاتھ سے نیچے گریں اور ٹوٹ گئیں' اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! دونوں شیشیاں ٹوٹ گئی ہیں' تو پروردگار نے فرمایا: اے جبریل! میری شان کے لائق نہیں ہے کہ میں سو جاؤں کیونکہ اگر میں سو گیا تو آسمان اور زمین اپنی جگہ سے زائل ہو جائیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِمَّنْ لَا يُؤْمِنُ بِجَمِيعِ مَا ذَكَرْنَا. وَإِنَّمَا لَا يُؤْمِنُ بِمَا ذَكَرْنَاهُ الْجَهْمِيَّةُ الَّذِينَ خَالَفُوا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ. وَسُنَّةَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَخَالَفُوا أَئِمَّةَ الْمُسْلِمِينَ. فَيَنْبَغِي لِكُلِّ مُسْلِمٍ عَقَلَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْذَرَهُمْ عَلَى دِينِهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں! جو شخص ان تمام باتوں پر ایمان نہیں رکھتا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس پر جہمیہ فرقہ کے لوگ ایمان نہیں رکھتے جو کتاب وسنت اور صحابہ کرام کے طریقہ کے برخلاف نظریات رکھتے ہیں' مسلمانوں کے ائمہ کے برخلاف نظریات رکھتے ہیں' تو جس بھی مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو تو اُس کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنے دین کو ان لوگوں سے بچا کے رکھے۔

810- قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: إِنَّا لَنَسْتَطِيعُ أَنْ نَحْكِيَ كَلَامَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى. وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَحْكِيَ كَلَامَ الْجَهْمِيَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: ہم یہ تو کر سکتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا کلام نقل کر دیں لیکن یہ نہیں کر سکتے کہ جہمیہ فرقہ کے لوگوں کا کلام نقل کریں۔

بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ مَذَاهِبِ أَقْوَامٍ يُكَذِّبُونَ بِشَرَائِعَ مِمَّا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ التَّصْدِيقُ بِهَا

811- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ: قَامَ فِينَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَقْوَامٌ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالدَّجَّالِ وَيُكَذِّبُونَ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ وَيُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا امْتُحِشُوا

باب: ایسے فرقوں کے نظریات سے بچاؤ کی تلقین جو اُن شرعی اُمور کو جھٹلاتے ہیں جن کی تصدیق کرنا مسلمانوں پر لازم ہے

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن مہران بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان خطاب کرنے کیلئے کھڑے ہوئے' اُنہوں نے فرمایا:

''اے لوگو! عنقریب اس اُمت میں ایسی اقوام پیدا ہوں گی جو سنگسار کرنے کو جھٹلائیں گی' جو دجال کو جھٹلائیں گی' جو حوضِ کوثر کو جھٹلائیں گی' جو شفاعت کو جھٹلائیں گی' جو قبر کے عذاب کو جھٹلائیں گی اور اس بات کو جھٹلائیں گی کہ کچھ لوگوں کو آگ میں جل کر سیاہ ہوجانے کے بعد جہنم سے نکال دیا جائے گا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی

812- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

سَيَكُونُ بَعْدَنَا قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ: وَيُكَذِّبُونَ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ، وَيُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

"ہمارے بعد ایسی قوم آئے گی جو سنگسار کرنے کو جھٹلائے گی' جو حوضِ کوثر کو جھٹلائے گی' جو شفاعت کو جھٹلائے گی' جو قبر کے عذاب کو جھٹلائے گی اور اس بات کو جھٹلائے گی کہ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال دیا جائے گا"۔

813- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: أَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: نا جَرِيرٌ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ، وَرَجَمْتُ أَنَا، وَسَيَجِيءُ قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ وَبِالْحَوْضِ وَبِالشَّفَاعَةِ، وَبِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَبِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

"اللہ کے رسول نے سنگسار کروایا تھا' حضرت ابوبکر نے سنگسار کروایا تھا' میں نے بھی سنگسار کروایا ہے' عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو سنگسار کرنے کو' حوضِ کوثر کو' شفاعت کو' قبر کے عذاب کو اور کچھ لوگوں کے جہنم سے نکالے جانے کو جھٹلائیں گے"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطاب

814- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن مہران بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

813- رواہ البخاری: 6829، والترمذی: 1431۔

مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ:

أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ فَلَا تُخْدَعُنَّ عَنْهُ، وَإِنَّ آيَةَ ذَلِكَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَجَمَ، وَأَنَّا قَدْ رَجَمْنَا، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ قَوْمٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالدَّجَّالِ، وَيُكَذِّبُونَ بِطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَيُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا امْتُحِشُوا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک سنگسار کرنا حق ہے' تم اُس کے حوالے سے کسی دھوکہ کا شکار نہ ہونا' اس کی نشانی یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سنگسار کروایا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سنگسار کروایا' ہم نے بھی سنگسار کروایا' عنقریب اس اُمت میں ایسی قوم آئے گی جو سنگسار کرنے کو جھٹلائے گی' دجال کو جھٹلائے گی' سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے کو جھٹلائے گی' قبر کے عذاب کو جھٹلائے گی' شفاعت کو جھٹلائے گی اور اس بات کو جھٹلائے گی کہ کچھ لوگوں کے آگ میں جل کر سیاہ ہو جانے کے بعد' اُنہیں جہنم سے نکال دیا جائے گا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ ظَهَرَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ جَمِيعُ مَا قَالَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَنْبَغِي لِلْعُقَلَاءِ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَحْذَرُوا مِمَّنْ مَذْهَبُهُ التَّكْذِيبُ بِمَا قَالَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس اُمت میں وہ قوم ظاہر ہوئی جس نے اُن تمام باتوں کو جھٹلایا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھیں' تو لوگوں میں سے عقلمند لوگوں کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ اُن لوگوں سے بچنے کی کوشش کریں جن کا مسلک یہ ہے کہ اُن باتوں کو جھٹلایا جائے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہیں۔

وَسَنَذْكُرُ فِي كُلِّ خَصْلَةٍ مِمَّا ذَكَرَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُنَنًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيَّنُ أَنَّ الْإِيمَانَ بِهَا وَاجِبٌ، فَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَا، وَيُصَدِّقْ بِهَا ضَلَّ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَقَدْ صَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِينَ الْعُقَلَاءَ الْعُلَمَاءَ. عَنِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جن باتوں کا ذکر کیا ہے' ہم اُن میں سے ہر ایک خصلت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول احادیث ذکر کریں گے تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ ان پر ایمان رکھنا واجب ہے اور جو شخص ان پر ایمان نہیں رکھتا اور ان کی تصدیق نہیں کرتا وہ حق کے راستہ سے بھٹک جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے عقل رکھنے والے' علم رکھنے والے' اہلِ ایمان کو ان باتوں کی تکذیب

التَّكْذِيبِ بِمَا ذَكَرْنَاهُ.

سے بچا کے رکھا ہے جو ہم نے ذکر کی ہیں۔

رجم کے بارے میں روایات

فَأَمَّا الرَّجْمُ: فَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَا يَخْتَلِفُ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ

جہاں تک سنگسار کرنے کا تعلق ہے تو اللہ کے رسول ﷺ نے سنگسار کروایا' اس بارے میں اہلِ علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

815- أَنَّهُ رَجَمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ اعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا

نبی اکرم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنگسار کروایا تھا جب اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا تھا۔

816- وَقَدْ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً غَامِدِيَّةً اعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزِّنَا فَرَجَمَهَا.

نبی اکرم ﷺ نے غامدیہ خاتون کو سنگسار کروایا تھا جب اُس نے آپ ﷺ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے سنگسار کروا دیا تھا۔

817- وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَيْسٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. وَقَدْ ذَكَرَ لَهُ رَجُلٌ: أَنَّ امْرَأَتَهُ زَنَتْ فِي قِصَّةٍ لَهُ طَوِيلَةٍ. فَقَالَ: يَا أُنَيْسُ، اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا. فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا. فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

نبی اکرم ﷺ نے اپنے ایک صحابی حضرت انیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا جب آپ ﷺ کے سامنے ایک صاحب نے یہ بات ذکر کی کہ اُس کی بیوی نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' یہ ایک طویل واقعہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انیس! تم اُس عورت کے پاس جاؤ' اگر وہ اعتراف کر لے تو اُسے سنگسار کر دینا۔ اُس عورت نے اعتراف کر لیا تو حضرت انیس رضی اللہ عنہ نے اُسے سنگسار کروا دیا تھا۔

818- وَقَدْ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيَّيْنِ زَنَيَا.

نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو بھی سنگسار کروایا تھا جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔

815- رواہ البخاری:6815 ومسلم:1692 وأحمد 453/2 وأبو داؤد:4450 وابن حبان:4438 والحاکم 362/4۔

816- رواہ مسلم:1695 وأبو داؤد:4441 والترمذی:1435 وأحمد 429/4۔

817- رواہ البخاری:6827 ومسلم:1697۔

818- رواہ البخاری:6841 ومسلم:1699۔

819- وَقَدْ رَجَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَدْ رَجَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سنگسار کروایا تھا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنگسار کروایا تھا۔

820- وَقَدْ رَجَمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَرَاحَةَ، وَكَانَتْ قَدْ زَنَتْ وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَجَلَدَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ السَّبْتِ وَقَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے شراحہ نامی خاتون کو سنگسار کروایا تھا جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن اُس خاتون کو کوڑے لگوائے تھے اور ہفتہ کے دن اُسے سنگسار کروا دیا تھا اور یہ فرمایا تھا: میں نے اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق اسے کوڑے لگائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کیا ہے۔

وَهَذَا حُكْمٌ ثَابِتٌ عِنْدَ فُقَهَاءِ الْمُسْلِمِينَ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ عَلَى الثَّيِّبِ الزَّانِي، إِذَا شَهِدَ عَلَيْهِ، أَوِ اعْتَرَفَ بِالزِّنَا: الرَّجْمَ رَجُلًا كَانَ أَوِ امْرَأَةً وَعَلَى الْبِكْرِ الْجَلْدُ، لَا يَخْتَلِفُ فِي هَذَا الْعُلَمَاءُ فَاعْلَمُوا ذَلِكَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) مسلمانوں کے فقہاء کے نزدیک یہ حکم ثابت شدہ ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جب کوئی شادی شدہ شخص زنا کا ارتکاب کرے اور پھر چار افراد اُس کے خلاف گواہی دے دیں' یا پھر وہ خود زنا کرنے کا اعتراف کر لے تو اُسے سنگسار کر دیا جائے گا خواہ وہ مرد ہو' یا عورت ہو' اور کنوارے کو کوڑے لگانے کی سزا دی جائے گی' اس بارے میں بھی ان علماء کے درمیان اختلاف نہیں ہے' تو آپ یہ بات جان لیں۔

بَابُ وُجُوبِ الْإِيمَانِ بِالشَّفَاعَةِ

باب: شفاعت پر ایمان رکھنے کا واجب ہونا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللهُ، أَنَّ الْمُنْكِرَ لِلشَّفَاعَةِ يَزْعُمُ أَنَّ مَنْ دَخَلَ النَّارَ فَلَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا، وَهَذَا مَذْهَبُ الْمُعْتَزِلَةِ يُكَذِّبُونَ بِهَا، وَبِأَشْيَاءَ سَنَذْكُرُهَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، مِمَّا لَهَا أَصْلٌ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَسُنَنِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! کہ شفاعت کا منکر شخص یہ گمان کرتا ہے کہ جو شخص جہنم میں داخل ہوگا وہ اُس میں سے نکلے گا نہیں' یہ معتزلہ کا مسلک ہے وہ شفاعت کا انکار کرتے ہیں اور کچھ دیگر چیزوں کا بھی انکار کرتے ہیں جن کا ذکر ہم آگے کریں گے' اگر اللہ نے چاہا' اور یہ ایسی چیزیں ہیں جن کی اصل اللہ کی کتاب' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَقَوْلِ فُقَهَاءِ الْمُسْلِمِينَ

سنت' صحابہ کرام کی سنت اور احسان کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والے حضرات کے طریقہ اور مسلمانوں کے فقہاء کے اقوال میں موجود ہے۔

معتزلہ کا اختلاف

فَالْمُعْتَزِلَةُ يُخَالِفُونَ هَذَا كُلَّهُ، لَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى سُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا إِلَى سُنَنِ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَإِنَّمَا يُعَارِضُونَ بِمُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ، وَبِمَا أَرَاهُمُ الْعَقْلُ عِنْدَهُمْ، وَلَيْسَ هَذَا طَرِيقُ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا هَذَا طَرِيقُ مَنْ قَدْ زَاغَ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ وَقَدْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ،

معتزلہ ان تمام کے برخلاف رائے رکھتے ہیں وہ اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کی طرف توجہ نہیں دیتے' صحابہ کرام کے طریقے کی طرف توجہ نہیں دیتے' وہ ان کے مقابلہ میں قرآن کی متشابہ آیات پیش کرتے ہیں اور وہ چیز پیش کرتے ہیں جو اُن کی عقل اُنہیں دکھاتی ہے حالانکہ مسلمانوں کا یہ طریقہ نہیں ہے' یہ اُس شخص کا طریقہ ہے جو حق کے راستہ سے بھٹک جاتا ہے اور شیطان جس کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے۔

وَقَدْ حَذَّرَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّنْ هَذِهِ صِفَتِهِ، وَحَذَّرَنَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَذَّرَنَاهُمْ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ قَدِيمًا وَحَدِيثًا،

جس شخص کی یہ صفت ہو' اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُس سے بچنے کی تلقین کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے بھی ہمیں اُن سے بچنے کی تلقین کی ہے' پرانے اور بعد کے زمانے کے ائمہ مسلمین نے بھی ہمیں اُن سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

فَأَمَّا مَا حَذَّرَنَاهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْزَلَهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَذَّرَنَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُن سے بچنے کی تلقین کی ہے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نازل کی اور نبی اکرم ﷺ نے بھی ہمیں اُن سے بچنے کی تلقین کی' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا:

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں کچھ آیات محکم ہیں جو کتاب کی اصل ہیں اور دیگر (آیات)

مُتَشَابِهَاتٌ} [آل عمران: 7]

متشابہات ہیں"۔

اِلَى قَوْلِهِ: {وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ}

یہ آیت یہاں تک ہے: "اور اس کے ذریعہ صرف عقلمند لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں"۔

821- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: اَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ} [آل عمران: 7] الْآيَةَ

"وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں اور یہی کتاب کی اصل ہیں"۔

فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاحْذَرُوهُمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو ان (متشابہ) آیات کے بارے میں بحث کر رہے ہوں تو یہی وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے مراد لیے ہیں' تو تم اُن سے بچ کے رہنا۔

822- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ: نَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ تَعَالَى قَالَتْ: تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

821- رواہ البخاری: 4547، ومسلم: 2695، وأبو داؤد: 4598، والترمذی: 2993، وأحمد 256/6، وابن حبان: 73۔

822- انظر تخریج السابق۔

هَذِهِ الْآيَةَ

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ} [آل عمران: 7]

إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ} [آل عمران: 7]

مِنْهُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ سَمَّاهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاحْذَرُوهُمْ قَالَهَا ثَلَاثًا

"وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے' جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں اور یہی کتاب کی اصل ہیں"۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

"جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے تو وہ اُس چیز کی پیروی کرتے ہیں جو اس میں سے متشابہ ہے"۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُن کا ذکر تمہارے سامنے کر دیا ہے' تو جب تم اُن لوگوں کو دیکھو تو اُن سے بچ کے رہنا۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

823- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْآيَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو الگ سے تلاوت کیا:

{فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ}

[آل عمران: 7]

مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ حَذَّرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاحْذَرُوهُمْ

"تو وہ اُس چیز کی پیروی کرتے ہیں جو اُس میں سے متشابہ ہوتا ہے"۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچنے کا حکم دیا ہے تو جب تم اُن لوگوں کو دیکھو تو اُن سے بچ کے رہنا۔

بدمذہبوں کی تردید سنت کے ذریعہ ہوگی

824- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ ابْنُ عَلَوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: نَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَشَجِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ نَاسًا يُجَادِلُونَكُمْ بِشِبْهِ الْقُرْآنِ، فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بکیر بن عبداللہ بن اشج بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ لوگ تمہارے ساتھ قرآن کی متشابہ آیات کے حوالے سے بحث کریں گے تو تم اُن کے مقابلہ میں سنن (یعنی احادیث) پیش کرنا کیونکہ سنن کا علم رکھنے والے لوگ ہی اللہ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتے ہوں گے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

825- وَاَخْبَرَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: نَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ: كُنَّا بِمَكَّةَ مِنْ قُطَّانِهَا، وَكَانَ مَعِي اَخٌ لِي يُقَالُ لَهُ: طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ، وَكُنَّا نَرَى رَاْيَ الْحَرُورِيَّةِ، فَبَلَغَنَا اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيَّ قَدِمَ، وَكَانَ يَلْزَمُ فِي كُلِّ مَوْسِمٍ، فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ: بَلَغَنَا عَنْكَ قَوْلٌ فِي الشَّفَاعَةِ، وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُخَالِفُكَ، فَنَظَرَ فِي وُجُوهِنَا، وَقَالَ: مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ اَنْتُمْ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید فقیر بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ مکہ میں موجود تھے' میرے ساتھ میرا ایک بھائی تھا جس کا نام طلق بن حبیب تھا' ہم خارجیوں کے سے نظریات رکھتے تھے' ہمیں یہ بات پتا چلی کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہوئے ہیں' وہ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ حج پر آتے تھے' ہم اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے کہا: آپ کے حوالے سے ہم تک شفاعت کے بارے میں ایک مؤقف پہنچا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان آپ کی رائے کے برخلاف ہے۔ تو اُنہوں نے ہمارا جائزہ لیا اور پھر فرمایا: تم اہلِ عراق سے تعلق رکھتے ہو؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ مسکرا دیئے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تو وہ ہنس پڑے اور بولے: تم نے اللہ کی کتاب میں

فَتَبَسَّمَ اَوْ ضَحِكَ، وَقَالَ: اَيْنَ تَجِدُوْنَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قُلْنَا: حَيْثُ يَقُوْلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ:

{رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهُ} [آل عمران: 192]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا} [المائدة: 37]

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ

{كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا} [الحج: 22].

وَاَشْبَاهُ هٰذَا مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ: اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَمْ اَنَا؟ فَقُلْنَا: بَلْ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنَّا. قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَقَدْ شَهِدْتُ تَنْزِيْلَ هٰذَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ تَاْوِيْلَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّ الشَّفَاعَةَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ عَقَلَ قَالَ: قُلْنَا: وَاَيْنَ الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: فِي سُوْرَةِ الْمُدَّثِّرِ قَالَ: فَقَرَاَ عَلَيْنَا

{مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ

کہاں یہ بات پائی ہے؟ ہم نے کہا: ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

''اے ہمارے پروردگار! بے شک تُو جسے جہنم میں داخل کرے گا' تُو اُسے رسوا کر دے گا''۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ چاہیں گے کہ جہنم سے نکل جائیں لیکن وہ اس سے نکل نہیں سکیں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''جب کبھی بھی وہ تکلیف کی شدت کی وجہ سے اُس میں سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو وہ دوبارہ اُس میں ڈال دیئے جائیں گے''۔

یہ ہیں اور اس جیسی قرآن کی اور بھی دیگر آیات ہیں۔ تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں زیادہ علم ہے یا مجھے؟ ہم نے کہا: جی نہیں! بلکہ آپ کو اس کے بارے میں ہم سے زیادہ علم ہے۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اُس وقت موجود تھا جب یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی اور میں اُس وقت بھی موجود تھا جب اس کی وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی ۔ شفاعت کا ذکر کتاب اللہ میں موجود ہے' اُس شخص کیلئے جو اس کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: شفاعت کا حکم کہاں ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: سورۃ المدثر میں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے ہمارے سامنے یہ آیات تلاوت کیں:

''(وہ دریافت کریں گے:) کیا چیز تمہیں جہنم میں لے گئی؟ وہ

الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ} [المدثر: 43]

جواب دیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور ہم محتاجوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم (غیر مناسب) غوروفکر کرنے والوں کے ساتھ غوروفکر کرتے رہتے تھے اور ہم روزِ جزا کی تکذیب کرتے تھے یہاں تک کہ یقین (یعنی موت) ہمارے پاس آ گیا (تو اب) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں فائدہ نہیں دے گی"۔

ثُمَّ قَالَ: أَلَا تَرَوْنَهَا حَلَّتْ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا، وَلَمْ يُشَاوِرْ فِيهِ أَحَدًا ثُمَّ أَمَاتَهُمْ، وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا، وَلَمْ يُشَاوِرْ فِيهِ أَحَدًا، ثُمَّ أَحْيَاهُمْ، وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا، وَلَمْ يُشَاوِرْ فِيهِ أَحَدًا، فَأَدْخَلَ مَنْ شَاءَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ، وَأَدْخَلَ مَنْ شَاءَ النَّارَ بِذَنْبِهِ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَحَنَّنَ عَلَى الْمُوَحِّدِينَ فَبَعَثَ بِمَلَكٍ مِنْ قِبَلِهِ بِمَاءٍ وَنُورٍ: فَدَخَلَ النَّارَ فَلَمْ يُصِبْ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ وَلَمْ يُصِبْ إِلَّا مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا، فَأَخْرَجَهُمْ حَتَّى جَعَلَهُمْ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَأَمَدَّهُ بِمَاءٍ وَنُورٍ فَنَضَحَ وَلَمْ يُصِبْ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ وَلَمْ يُصِبْ إِلَّا مَنْ خَرَجَ مِنَ

پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم اُس کے بارے میں یہ رائے نہیں رکھتے کہ یہ اُس شخص کیلئے حلال ہوگی جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس حوالے سے کسی سے مدد نہیں لی' اس بارے میں کسی سے مشورہ نہیں لیا' پھر اُس نے اُنہیں موت دی اور اس بارے میں کسی سے مدد نہیں لی اور اس بارے میں کسی سے مشورہ نہیں لیا' پھر وہ اُنہیں دوبارہ زندہ کرے گا اور اس حوالے سے مدد نہیں لے گا اور اس حوالے سے کسی سے مشورہ نہیں لے گا' پھر جس کو وہ چاہے گا اپنی رحمت کے ذریعہ جنت میں داخل کرے گا اور جس کو چاہے گا اُس کے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل کرے گا' پھر اللہ تعالیٰ توحید پر ایمان رکھنے والے لوگوں پر مہربانی فرمائے گا اور ایک فرشتہ کو بھیجے گا جس کے پاس پانی اور نور ہو گا' وہ جہنم میں جائے گا اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ چاہے گا اُس پر وہ پانی ڈالے گا اور جس پر بھی وہ پانی ڈالا جائے گا وہ ایسا شخص ہوگا جو دنیا سے ایسے عالم میں رُخصت ہوا تھا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا تھا' پھر فرشتہ اُن سب لوگوں کو وہاں سے نکال کر اُنہیں جنت کے پاس لے آئے گا' پھر وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس جائے گا تو پروردگار اُسے مزید پانی اور نور دے گا' وہ اُن پر چھڑکے گا اور یہ

الدُّنْيَا وَلَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا اَصَابَهُ ذٰلِكَ النَّضْحُ، فَاَخْرَجَهُمْ حَتّٰى جَعَلَهُمْ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ اَذِنَ لِلشُّفَعَاءِ فَشَفَعُوا لَهُمْ فَاَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ

پانی صرف اُس پر چھڑکا جائے گا جس کے بارے میں اللہ چاہے گا اور جو ایسا شخص ہوگا جو دنیا سے ایسے حال میں رخصت ہوا تھا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا تھا اُس پر وہ پانی چھڑکا جائے گا پھر وہ اُنہیں نکال کر جنت کے میدان میں داخل کرے گا' پھر شفاعت کرنے والوں کو اجازت دی جائے گی' وہ اُن لوگوں کے بارے میں شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی وجہ سے اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کی وجہ سے اُن لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا''۔

826- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ قَالَ: نا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُوَ فِي حَلْقَةٍ يُحَدِّثُ اُنَاسًا، فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ، فَسَمِعْتُهُ يَذْكُرُ اُنَاسًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ: وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ اُنْكِرُ ذٰلِكَ قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا اَعْجَبُ مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ اَعْجَبُ مِنْكُمْ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{يُرِيدُونَ اَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا، وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ} [المائدة: 37]

فَانْتَهَرَنِي اَصْحَابُهُ وَكَانَ اَحْلَمَهُمْ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن صہیب بیان کرتے ہیں:

میرا گزر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' وہ ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' میں اُن کے پاس بیٹھ گیا' میں نے اُنہیں یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگ جہنم سے نکلیں گے۔ راوی کہتے ہیں: میں اُن دنوں اس بات کا انکار کرتا تھا' میں نے کہا: اللہ کی قسم! دوسرے لوگوں پر اتنی حیرت نہیں ہوتی لیکن آپ لوگوں پر جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں اُن پر حیرت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''وہ لوگ یہ ارادہ کریں گے کہ وہ اُس آگ سے نکلیں' لیکن وہ اُس سے نکل نہیں پائیں گے اور اُن کیلئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہو گا''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے مجھے ڈانٹا لیکن وہ

فَقَالَ: دَعُوا الرَّجُلَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ} [المائدۃ: 37]

قَالَ: وَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ:

اُن سب سے زیادہ بردبار تھے' اُنہوں نے فرمایا: اس شخص کو رہنے دو! پھر اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا' زمین میں جو کچھ بھی ہے اگر وہ ان کے پاس ہو اور اس کے ہمراہ' اس کی مانند مزید ہو' تاکہ وہ (اس سب کو) قیامت کے دن کے عذاب (سے نجات کیلئے) فدیہ کے طور پر ادا کریں تو وہ بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور اُن کیلئے دردناک عذاب ہوگا' وہ لوگ جہنم سے نکلنا چاہیں گے لیکن اس میں سے نکل نہیں سکیں گے اور اُن کیلئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہوگا''۔

اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا}

[الاسراء: 79]

''اور رات کے کسی حصہ میں تم تہجد کی نماز ادا کرو' یہ تمہارے لیے اضافی چیز ہوگی' عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

قَالَ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ قَوْمًا بِخَطَايَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُخْرِجَهُمْ أَخْرَجَهُمْ قَالَ: فَلَمْ أُكَذِّبْ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو اُن کے گناہوں کے حوالے سے عذاب دے گا اور پھر اگر وہ اُنہیں (جہنم سے) نکالنا چاہے گا تو اُنہیں نکال دے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے کہا کہ آج کے بعد میں کبھی اس بات کو نہیں جھٹلاؤں گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: إِنَّ الْمُكَذِّبَ بِالشَّفَاعَةِ أَخْطَأَ فِي تَأْوِيلِهِ خَطَأً فَاحِشًا خَرَجَ بِهِ عَنِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) شفاعت کو جھٹلانے والا شخص قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے فحش غلطی کرتا ہے اور اس غلطی کی وجہ سے کتاب وسنت (کی دیگر نصوص سے) باہر نکل جاتا ہے۔

وَذَلِكَ أَنَّهُ عَمَدَ إِلَى آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكُفْرِ. أَخْبَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ قرآن کی اُن آیات کی طرف توجہ دیتا ہے جو اہلِ کفر کے بارے میں نازل ہوئی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ

أَنَّهُمْ إِذَا دَخَلُوا النَّارَ أَنَّهُمْ غَيْرُ خَارِجِيْنَ مِنْهَا. فَجَعَلَهَا الْمُكَذِّبُ بِالشَّفَاعَةِ فِي الْمُوَحِّدِيْنَ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى أَخْبَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ أَنَّهَا إِنَّمَا هِيَ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ، وَالْقُرْآنُ يَدُلُّ عَلَى هَذَا. فَخَرَجَ بِقَوْلِهِ السُّوءِ عَنْ جُمْلَةِ مَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْإِيْمَانِ، وَاتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

بات بیان کی ہے کہ وہ لوگ (یعنی اہلِ کفر) جب جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو وہ جہنم سے نکل نہیں سکیں گے لیکن (شفاعت کا انکار کرنے والا شخص) اسے توحید کے قائل لوگوں کے بارے میں بتا دیتا ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اُن احادیث کی طرف توجہ نہیں دیتا جو شفاعت کے اثبات کے بارے میں ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ شفاعت کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کیلئے ہوگی اور قرآن بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے تو ایسا شخص اپنے اس بُرے مؤقف کی وجہ سے اُن چیزوں سے نکل جاتا ہے جو اہلِ ایمان کا تسلیم شدہ عقیدہ ہے اور وہ اہلِ ایمان کے راستہ کی پیروی نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا} [النساء: 115]

"اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے، اس کے بعد کہ ہدایت اُس کے سامنے واضح ہو چکی ہو اور وہ اہلِ ایمان کے راستہ کے علاوہ (دوسرے راستہ) کی پیروی کرے تو ہم اُس کو اُسی طرف پھیر دیں گے جس طرف اُس نے رُخ کیا ہے اور اُسے جہنم میں پہنچا دیں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے"۔

امام آجری کا وضاحتی نوٹ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَكُلُّ مَنْ رَدَّ سُنَنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَنَ أَصْحَابِهِ فَهُوَ مِمَّنْ شَاقَّ الرَّسُولَ وَعَصَاهُ، وَعَصَى اللّٰهَ تَعَالَى بِتَرْكِهِ قَبُولَ السُّنَنِ، وَلَوْ عَقَلَ هَذَا الْمُلْحِدُ وَأَنْصَفَ مِنْ نَفْسِهِ، عَلِمَ أَنَّ أَحْكَامَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَمِيعَ مَا تَعَبَّدَ بِهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر وہ شخص جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے طریقہ کو مسترد کر دیتا ہے تو وہ اُن افراد میں سے ہوگا جو اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاتا ہے اور آپ کی نافرمانی کرتا ہے اور ایسا شخص سنت قبول کرنے کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب بھی ہوتا ہے، اگر یہ ملحد شخص عقل رکھتا ہو اور انصاف سے کام لے تو یہ بات جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور وہ تمام چیزیں جن کے ذریعہ مخلوق اُس کی عبادت

خَلْقَهُ إِنَّمَا تُؤْخَذُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَقَدْ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْ يُبَيِّنَ لِخَلْقِهِ مَا أَنْزَلَهُ عَلَيْهِ مِمَّا تَعَبَّدَهُمْ بِهِ. فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ}

[النحل: 44]

وَقَدْ بَيَّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ جَمِيعَ مَا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ مِنْ جَمِيعِ الْأَحْكَامِ وَبَيَّنَ لَهُمْ أَمْرَ الدُّنْيَا وَأَمْرَ الْآخِرَةِ وَجَمِيعَ مَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤْمِنُوا بِهِ. وَلَمْ يَدَعْهُمْ جَهَلَةً لَا يَعْلَمُونَ حَتَّى أَعْلَمَهُمْ أَمْرَ الْمَوْتِ وَالْقَبْرِ وَمَا يَلْقَى الْمُؤْمِنُ، وَمَا يَلْقَى الْكَافِرُ، وَأَمْرَ الْمَحْشَرِ وَالْوُقُوفَ وَأَمْرَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَالًا بَعْدَ حَالٍ يَعْرِفُهُ أَهْلُ الْحَقِّ. وَسَنَذْكُرُ كُلَّ بَابٍ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

کرتی ہے' یہ تمام احکام کتاب وسنت سے ہی حاصل ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اُس کی مخلوق کے سامنے اُس چیز کو بیان کرے جو اللہ تعالیٰ نے اُس نبی ﷺ پر نازل کیا ہے جس کا تعلق اُن اُمور سے ہیں جنہیں بندگی کے طور پر وہ لوگ اختیار کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر کو نازل کیا تاکہ تم لوگوں کے سامنے اُس چیز کو بیان کرو جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے تاکہ وہ لوگ غور وفکر کریں''۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کے سامنے وہ تمام چیزیں بیان کی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمام احکام کے حوالے سے اُن پر فرض قرار دی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے سامنے دنیا سے متعلق اُمور بھی بیان کیے ہیں اور آخرت سے متعلق اُمور بھی بیان کیے ہیں' وہ تمام اُمور بیان کیے ہیں جن پر ایمان رکھنا چاہیے' آپ ﷺ نے اُن اُمور کو ایسے عالم میں نہیں چھوڑا کہ اُن کا علم نہ ہو یہاں تک کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو ایسے عالم میں نہیں چھوڑا کہ وہ ناواقف ہوں اور اُنہیں علم ہی نہ ہو یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اُن لوگوں کو موت اور قبر سے متعلق' مؤمن کو جس صورتِ حال کا سامنا کرنا ہوگا اور کافر کو جس صورتِ حال کا سامنا کرنا ہوگا اُس کے بارے میں' محشر اور وقوف کے بارے میں' جنت اور جہنم کے بارے میں' ایک حالت کے بعد دوسری حالت کے بارے میں بتایا ہے' اہلِ حق اس بات کی معرفت رکھتے ہیں' ہم ان میں سے ہر ایک کو اُس سے متعلق مخصوص باب میں ذکر کریں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

اہلِ جہنم کا عار دلانا

اعْلَمُوا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ: أَنَّ أَهْلَ الْكُفْرِ إِذَا دَخَلُوا النَّارَ وَرَأَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ وَأَصَابَهُمُ الْهَوَانُ الشَّدِيدُ نَظَرُوا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُوَحِّدِينَ مَعَهُمْ فِي النَّارِ فَعَيَّرُوهُمْ بِذَلِكَ وَقَالُوا: مَا أَغْنَى عَنْكُمْ إِسْلَامُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَأَنْتُمْ مَعَنَا فِي النَّارِ؟ فَزَادَ أَهْلَ التَّوْحِيدِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُزْنًا وَغَمًّا. فَاطَّلَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا نَالَهُمْ مِنَ الْغَمِّ بِتَعْيِيرِ أَهْلِ الْكُفْرِ لَهُمْ فَأَذِنَ فِي الشَّفَاعَةِ فَيَشْفَعُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالشُّهَدَاءُ وَالْعُلَمَاءُ وَالْمُؤْمِنُونَ فِيمَنْ دَخَلَ النَّارَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأُخْرِجُوا مِنْهَا عَلَى حَسَبِ مَا أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَدَخَلُوا الْجَنَّةَ. فَلَمَّا فَقَدَهُمْ أَهْلُ الْكُفْرِ وَدُّوا حِينَئِذٍ لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ وَأَيْقَنُوا أَنَّهُ لَيْسَ شَافِعٌ يَشْفَعُ لَهُمْ. وَلَا صَدِيقٌ حَمِيمٌ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهِمْ شَيْئًا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَهْلِ الْكُفْرِ لَمَّا نَضِجُوا بِالْعَذَابِ وَعَلِمُوا أَنَّ الشَّفَاعَةَ لِغَيْرِهِمْ قَالُوا:

اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ یہ بات جان لو کہ جب اہل کفر جہنم میں داخل ہو جائیں گے اور وہ لوگ دردناک عذاب دیکھیں گے تو انہیں شدید بیچارگی کا سامنا کرنا ہوگا۔ پھر وہ اہلِ جہنم کچھ اُن افراد کی طرف دیکھیں گے جو توحید کے قائل تھے لیکن اُن کے ساتھ آگ میں ہوں گے تو وہ اہلِ کفر اس حوالے سے اہلِ توحید کو عار دلائیں گے اور یہ کہیں گے: دنیا میں تمہارے اسلام کا تمہیں کیا فائدہ ہوا جبکہ آج تم لوگ بھی ہمارے ساتھ جہنم میں ہو؟ اس کے نتیجہ میں اہلِ توحید جو مسلمان ہوں گے اُن کے غم اور پریشانی میں اضافہ ہو جائے گا' اللہ تعالیٰ اس بات کی طرف توجہ کرے گا کہ جو اُن لوگوں کو غم لاحق ہوا ہوگا جو اہلِ کفر کے عار دلانے کی وجہ سے ہوگا' تو اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دے گا۔ تو انبیاء' فرشتے' شہداء' علماء اور اہل ایمان اُن لوگوں کے بارے میں شفاعت کریں گے جو مسلمان ہوں گے اور جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے اور پھر اُن لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا جیسا کہ اس بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ مختلف طبقات کی شکل میں وہاں سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو جب اہلِ کفر دیکھیں گے کہ یہ لوگ اب جہنم میں نہیں رہے ہیں تو وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ بھی مسلمان ہوتے اور انہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ اُن کیلئے کوئی ایسا شفاعت کرنے والا نہیں ہے جو اُن کے حق میں شفاعت کرے اور کوئی سچا دوست ایسا نہیں ہے جو اُن کے عذاب میں کوئی کمی کروا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کفر کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جب وہ عذاب کا ذائقہ چکھیں گے اور یہ بات جان لیں گے کہ شفاعت

اُن کو نصیب نہیں ہوگی اور دوسروں کو نصیب ہوگی تو اُس وقت وہ کہیں گے:

{فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ} [الاعراف: 53] الْآيَةَ.

"کیا ہمارے لیے کوئی شفاعت کرنے والے ہیں جو ہمارے حق میں شفاعت کریں' یا پھر یہ ہے کہ ہمیں (دنیا کی طرف) واپس کر دیا جائے تو ہم اُس سے مختلف عمل کریں گے جو پہلے کیا کرتے تھے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے اُرشاد فرمایا ہے:

{فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ} {وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ۝ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۝ تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ إِذْ نُسَوِّيكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ۝ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ۝ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ} [الشعراء: 94تا 101]

"پس اُنہیں (یعنی اُن بتوں کو) اُس (یعنی جہنم) میں ڈال دیا جائے گا اور ابلیس کے سبھی لشکر بھی (جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے) وہ لوگ اُس (جہنم) میں آپس میں جھگڑا کرتے ہوئے یہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہم کھلی گمراہی میں تھے جب ہم تمہیں (یعنی باطل معبودوں) کو تمام جہانوں کے پروردگار کے برابر قرار دیتے تھے' ہمیں صرف مجرموں نے ہی گمراہ کیا تو (اب) ہمارے حق میں کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ وَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ قَالَتْ لِأَهْلِ الْكُفْرِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المدثر میں ارشاد فرمایا ہے اور یہ بات بتائی ہے کہ اہلِ کفر سے فرشتے یہ کہیں گے:

{مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا: لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ} [المدثر: 42تا 48]

"(وہ دریافت کریں گے:) کیا چیز تمہیں جہنم میں لے گئی؟ وہ جواب دیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور ہم محتاجوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم (غیر مناسب) غور و فکر کرنے والوں کے ساتھ غور و فکر کرتے رہتے تھے اور ہم روزِ جزا کی تکذیب کرتے تھے یہاں تک کہ یقین (یعنی موت) ہمارے پاس آ گیا (تو اب) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں فائدہ نہیں دے گی"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: هَذِهِ كُلُّهَا أَخْلَاقُ الْكُفَّارِ فَقَالَ عَزَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام چیزیں کفار کے اخلاق ہیں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَجَلَّ:

{فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ}

[المدثر: 48]

فَدَلَّ عَلَى أَنَّ لَابُدَّ مِنْ شَفَاعَةٍ وَأَنَّ الشَّفَاعَةَ لِغَيْرِهِمْ لِأَهْلِ التَّوْحِيدِ خَاصَّةً. وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ} [الحجر: 1]. {رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ} [الحجر: 2]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَإِنَّمَا يَوَدُّ الْكُفَّارُ أَنْ لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ عِنْدَمَا رَأَوْا مَعَهُمْ فِي النَّارِ قَوْمًا مِنَ الْمُوَحِّدِينَ فَعَيَّرُوهُمْ وَقَالُوا: مَا أَغْنَى عَنْكُمْ إِسْلَامُكُمْ وَأَنْتُمْ مَعَنَا فِي النَّارِ فَحَزِنُوا مِنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَمِنْ سَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَشْفَعُوا فِيهِمْ فَشَفَعُوا فَأُخْرِجَ مَنْ فِي النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ فَفَقَدَهُمْ أَهْلُ الْكُفْرِ فَسَأَلُوا عَنْهُمْ فَقِيلَ: شَفَعَ فِيهِمُ الشَّافِعُونَ لِأَنَّهُمْ كَانُوا مُسْلِمِينَ. فَعِنْدَهَا وَدُّوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ حَتَّى تَلْحَقَهُمُ الشَّفَاعَةُ

"شفاعت کرنے والوں کی شفاعت اُنہیں فائدہ نہیں دے گی"۔

تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شفاعت ضرور موجود ہو گی اور یہ شفاعت اُن کے علاوہ لوگوں کیلئے ہوگی یعنی اہلِ توحید کیلئے ہوگی' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"الر' یہ کتاب کی آیات ہیں اور واضح قرآن ہے' عنقریب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے"۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) کفار یہ خواہش اُس وقت کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے' جب وہ یہ دیکھیں گے کہ جو لوگ اُن کے ساتھ جہنم میں رہتے تھے لیکن وہ توحید کے قائل تھے اور جنہیں اُنہوں نے عار دلائی تھی اور یہ کہا تھا کہ تمہارے اسلام کا تمہیں کیا فائدہ ہوا جبکہ تم ہمارے ساتھ جہنم میں ہو؟ تو وہ لوگ اس بات پر غمگین ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں' انبیاء اور تمام مؤمنین کو حکم دے گا کہ وہ شفاعت کریں۔ وہ لوگ شفاعت کریں گے تو اُن اہلِ توحید کو جہنم سے نکال دیا جائے گا' جب اہلِ کفر اُنہیں غیر موجود پائیں گے اور اُن کے بارے میں دریافت کریں گے تو اُنہیں بتایا جائے گا کہ اُن کے بارے میں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت قبول ہوئی ہے کیونکہ وہ لوگ مسلمان تھے۔ تو اُس وقت وہ اہلِ کفر یہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ لوگ بھی مسلمان ہوتے تا کہ اُنہیں بھی شفاعت نصیب ہو جاتی۔

827- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حماد بیان کرتے ہیں:

میں نے ابراہیم نخعی سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

{رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ} [الحجر: 2]

''عنقریب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ مسلمان ہوتے''۔

قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِمَنْ دَخَلَ النَّارَ: مَا أَغْنَى عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَغْضَبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ، فَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ: اشْفَعُوا، فَيَشْفَعُونَ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، حَتَّى إِنَّ إِبْلِيسَ لَيَتَطَاوَلُ رَجَاءَ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهُمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

ابراہیم نخعی نے فرمایا: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ مشرکین اُن لوگوں سے یہ کہیں گے جو (مسلمان) جہنم میں داخل ہوں گے کہ تم جس کی عبادت کیا کرتے تھے اُس کا تمہیں کیا فائدہ ہوا؟ تو اللہ تعالیٰ غصہ میں آ جائے گا اور انبیاء اور فرشتوں سے فرمائے گا کہ تم لوگ شفاعت کرو! وہ لوگ شفاعت کریں گے تو اُن (اہلِ ایمان) کو جہنم سے نکال دیا جائے گا یہاں تک کہ ابلیس بھی اپنی گردن اوپر کرے گا اس اُمید پر کہ کاش وہ بھی اُن کے ساتھ نکل جائے۔ تو یہ وہ وقت ہوگا جب کافر لوگ یہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔

828- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ} [الحجر: 2]

''جن لوگوں نے کفر کیا وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ مسلمان ہوتے''۔

قَالَ: لَا تَزَالُ الرَّحْمَةُ وَالشَّفَاعَةُ حَتَّى يُقَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ كُلُّ مُسْلِمٍ قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رحمت اور شفاعت مسلسل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ ہر مسلمان جنت میں ضرور داخل ہو گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُس وقت کافر لوگ یہ خواہش کریں گے کہ کاش! وہ مسلمان ہوتے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: بَطَلَتْ حُجَّةُ مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ، الْوَيْلُ لَهُ إِنْ لَمْ يَتُبْ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اُس شخص کی حجت باطل ہو جاتی ہے جو شفاعت کو جھٹلاتا ہے اور ایسے شخص کیلئے بربادی ہے جو توبہ نہیں کرتا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے، وہ فرماتے ہیں:

مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ

''جو شخص شفاعت کو جھٹلاتا ہے اُس کو شفاعت میں سے کوئی حصہ نصیب نہیں ہوگا''۔

829- أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص شفاعت کو جھٹلاتا ہے اُس کو شفاعت میں سے کوئی حصہ نصیب نہیں ہوگا''۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ الشَّفَاعَةَ إِنَّمَا هِيَ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ شفاعت اہلِ کبائر کیلئے ہو گی

830- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: نَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ

830- رواه الترمذي: 2436 والحاكم 69/1 وابن حبان: 6467 وأبو نعيم 200/3 وصححه الألباني في صحيح الجامع: 3335

مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

831- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُنْدَارُ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ قَالَ: نا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

قَالَ لِي جَابِرٌ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

(امام باقر بیان کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! جو شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب نہیں ہوگا اُس کا شفاعت سے کیا کام۔[1]

832- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أُمِّي، عَنْ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! شفاعت (کس کیلئے ہوگی)؟

[1] اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں:

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ — قرض لیتی ہے 'گناہ' پرہیزگاری واہ واہ

831- انظر السابق.

عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ الشَّفَاعَةُ؟ فَقَالَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الشَّفَاعَةُ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

''شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

833- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسُوحِيُّ، قَالَ: نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

834- أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا الشَّفَاعَةُ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ

''شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

835- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

833- أخرجه أحمد 213/3، وأبو داؤد: 4739، وحسن الألباني اسناده في ظلال الجنة: 386.

834- رواه أبو داؤد: 4739، والترمذي: 2435، وابن خزيمة في التوحيد: 271.

835- انظر السابق.

مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّمَا جُعِلَتِ الشَّفَاعَةُ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شفاعت کو میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے بنایا گیا ہے''۔

836- أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: نَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الْحَبَطِيُّ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

837- أَنْبَأَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: نَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ تُصِيبُهُ شَفَاعَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو سنا جنہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تو مجھے اُن افراد میں شامل کر دے جنہیں حضرت

836- رواہ أبو یعلی: 4605 وذکرہ الھیثمی فی المجمع 377/1.

مُحَمَّدٍ

فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُغْنِي الْمُؤْمِنِينَ عَنْ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ، وَلَكِنَّ الشَّفَاعَةَ لِلْمُذْنِبِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی''۔

تو حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بے نیاز کیا ہے لیکن یہ شفاعت اہلِ ایمان اور مسلمانوں میں سے گناہگار افراد کیلئے ہوگی۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ الشَّفَاعَةَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ تَعَالَى

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ شفاعت اُس شخص کو نصیب ہوگی جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا

838- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ الْمُطَرِّزُ:

ابوبکر قاسم بن زکریا نے اپنی سند کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے:)

839- وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہے جو مستجاب ہوتی ہے' ہر نبی نے اپنی مخصوص دعا کر لی اور میں نے اپنی مخصوص دعا' قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لی ہے' تو اگر اللہ نے چاہا تو یہ دعا ہر اُس شخص کو نصیب ہوگی' میری اُمت کا جو بھی شخص اس حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو''۔

لَفْظُ أَبِي مُعَاوِيَةَ

ابومعاویہ نامی راوی کی روایت کے الفاظ درج ذیل ہے:

838- رواه البخاري:6304، ومسلم:198، والترمذي:3602، وابن ماجه:4307، ومالك 212/2، وعبد الرزاق في المصنف:20864

شفاعت کسے نصیب ہوگی؟

840- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَاَخَّرْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نبی کی ایک مخصوص مستجاب دعا ہوتی ہے' ہر نبی نے اپنی مخصوص دعا کر لی اور میں نے اپنی مخصوص دعا اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے مؤخر کر دی تو اگر اللہ نے چاہا تو یہ دعا ہر اُس شخص کو نصیب ہوگی جو ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو''۔

841- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَا يَسْاَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْكَ، لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ، اَسْعَدُ النَّاسِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کے حوالے سے سب سے زیادہ سعادت مند شخص کون ہوگا؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوہریرہ! میرا یہی خیال تھا کہ اس بارے میں تم سے پہلے کوئی اور مجھ سے سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ تم (علم کے حصول کے) شدید خواہش مند ہو' قیامت کے دن میری

841- رواه البخاري:99، وأحمد:373/2، وابن خزيمة:258.

بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ نَفْسِهِ

شفاعت کے حوالے سے سب سے زیادہ سعادت حاصل کرنے والا شخص وہ ہوگا جو پورے اخلاص کے ساتھ یہ اعتراف کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا، وَاخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي

باب: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو ہر نبی نے کر لی اور میں نے اپنی دعا اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لی"

842- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُفْيَانَ الثَّقَفِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لِكَعْبِ الْاَحْبَارِ: اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا فَاَنَا اُرِيدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے کہا: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو وہ نبی کرتا ہے اور میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں اپنی مخصوص دعا کو قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لیتا ہوں"۔

843- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

842- رواه مسلم: 337، وابن خزيمة: 258.

هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے اور میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں اپنی مخصوص دعا کو قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لیتا ہوں''۔

844- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو وہ کرتا ہے اور میں نے اپنی مخصوص دعا قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لی ہے''۔

845- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو وہ اپنی اُمت کے بارے میں کرتا ہے اور میں نے اپنی دعا کو اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لیا ہے''۔

845- رواہ البخاری: 6305 ومسلم: 200 وابن حبان: 6196 وابن أبی عاصم فی السنۃ: 797 وابن خزیمۃ فی التوحید: 261

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ أَوِ الشَّفَاعَةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ

باب: نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تذکرہ: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ یا تو وہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کر دے یا شفاعت (مجھے عطا کر دے) تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا“

846- أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ فِيهِ: وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَخَيَّرَنِي بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ

”گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور اُس نے مجھے بتایا کہ پروردگار نے مجھے شفاعت اور اس بات کے درمیان اختیار دیا ہے کہ وہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کر دے' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا“۔

فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، اجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِكَ فَقَالَ: إِنَّكُمْ أَهْلُ شَفَاعَتِي، ثُمَّ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ:

ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بھی اپنی شفاعت میں شامل کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میری شفاعت کے مستحقین میں سے ہو۔ پھر ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کی طرف گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

”گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے پیغام رساں

846- رواہ الترمذی: 2441، وابن ماجہ: 4377، وأحمد 23/6، والحاکم 67/1، ورواہ الطیالسی: 998، وعبد الرزاق: 20865

فَخَيَّرَنِي بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ

میرے پاس آیا' (اور اُس نے بتایا:) پروردگار نے مجھے شفاعت اور اس بات کے درمیان اختیار دیا ہے کہ وہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کر دے' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا"۔

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، اجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُشْهِدُ مَنْ حَضَرَنِي اَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بھی اپنی شفاعت کے مستحقین میں شامل کیجئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی میرے پاس موجود ہے وہ اس بات پر گواہ ہو جائے کہ میری شفاعت ہر اُس شخص کو نصیب ہو گی' میری اُمت کا جو بھی شخص اس حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو بھی اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

847- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا جانا

848- قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ بَشِيرٍ وَاللَّفْظُ لِبِشْرِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَتَدْرُونَ مَا خَيَّرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ؟

"کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ میرے پروردگار نے مجھے کس

847- انظر السابق۔

قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: خَيَّرَنِي أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِهَا قَالَ: هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

حوالے سے اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس نے مجھے اس بارے میں اختیار دیا ہے کہ یا تو وہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کر دے یا (مجھے) شفاعت (کا منصب نصیب کرے) تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بھی شفاعت کے مستحقین میں شامل کرے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (شفاعت) ہر مسلمان کو نصیب ہوگی"۔

شفاعت کے بارے میں دعا

849- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِي، فَقَالَ: لَكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ

"میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے دعا مانگی تو اُس نے ارشاد فرمایا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ ستر ہزار افراد کسی حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے"۔

قَالَ: قُلْتُ: رَبِّي زِدْنِي قَالَ: فَإِنَّ لَكَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِينَ أَلْفًا قَالَ: قُلْتُ: رَبِّي زِدْنِي قَالَ: فَحَثَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرما! تو پروردگار نے فرمایا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ (اُن ستر ہزار افراد میں سے) ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید (کسی حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے)۔

849- رواه الديلمي: 340.

عَنْهُ: حَسْبُنَا يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ دَعْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ لَنَا كَمَا أَكْثَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِنْ حَفَنَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ أَبُو بَكْرٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو مجھے مزید عطا فرما! تو پروردگار نے اپنے دونوں ہاتھ ملائے' دایاں ہاتھ اور بایاں ہاتھ ملایا اور (اُس میں جتنے لوگ آتے تھے اُن کے بارے میں مجھے اختیار دیا) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لیے اتنا کافی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول کو ہمارے لیے مزید مانگنے دیں' اس طرح اللہ تعالیٰ بکثرت عطا کر رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم تو اللہ تعالیٰ کے ایک ہی لپ میں پورے آ جائیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر نے ٹھیک کہا ہے۔

850- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُوتِيتُ الشَّفَاعَةَ. فَأَشْفَعُ لِمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ. ثُمَّ أَشْفَعُ لِمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ ذَرَّةٌ. حَتَّى لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْإِيمَانِ هَذَا

"جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے شفاعت عطا کی جائے گی تو میں ہر ایسے شخص کے حق میں شفاعت کروں گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا' پھر میں ہر اُس شخص کے حق میں شفاعت کروں گا جس کے دل میں ذرّہ کے وزن جتنا بھی ایمان ہوگا یہاں تک کہ کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں اتنا بھی ایمان ہوگا"۔

850- رواہ البخاری:7509۔

وَحَرَّكَ الْإِبْهَامَ وَالْمُسَبِّحَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو حرکت دے کر یہ ارشاد فرمایا۔

''ذرّہ'' کی وضاحت

851- أَنْبَأَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: أَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {مِثْقَالَ ذَرَّةٍ} [النساء: 40]

فَقَالَ: أَدْخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدَهُ فِي التُّرَابِ ثُمَّ رَفَعَهَا ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا ثُمَّ قَالَ: كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْ هَؤُلَاءِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''ذرّہ کے وزن جتنا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ مٹی میں داخل کیا پھر اُسے اُٹھایا' پھر اُس میں پھونک ماری اور پھر فرمایا: ان میں سے ہر ایک ذرّہ کے وزن جتنا ہے۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ أَقْوَامًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَفَاعَةِ الْمُؤْمِنِينَ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور اہلِ ایمان کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے

852- أَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حماد بن زید بیان کرتے ہیں:

میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: اے ابومحمد! کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو شفاعت کی وجہ سے جہنم سے

852- رواه البخاري: 6558، ومسلم: 191، وأحمد 381/3، وأبو يعلى: 1833، والحميدي: 1245، والطيالسي: 2805.

قَوْمًا بِالشَّفَاعَةِ؟

قَالَ: نَعَمْ

نکالے گا"۔

تو عمرو بن دینار نے جواب دیا: جی ہاں!

853- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُشِيرُ إِلَى أُذُنَيْهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ اُنہوں نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے نکال کر اُنہیں جنت میں داخل کرے گا"۔

854- وَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يُخْرِجُ اللهُ مِنَ النَّارِ قَوْمًا بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکالے گا اور اُنہیں جنت میں داخل کر دے گا تو اہل جنت اُنہیں جہنمی کہیں گے"۔

855- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

853- رواه البخاري: 6558، ومسلم: 191، وأحمد 381/3، وابن أبي عاصم في السنة: 839، وابن حبان: 7483، والحميدي: 1245.

854- رواه البخاري: 6566، وأبو داود: 4740، والترمذي: 2603.

855- رواه مسلم: 185، وابن ماجه: 4309، وأحمد 11/3، وابن حبان: 184، والدارمي 331/2، وأبو عوانة: 186/1، وابن خزيمة في التوحيد: 282.

يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُ النَّارِ فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا. وَأَمَّا نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَإِنَّ النَّارَ تَأْخُذُهُمْ عَلَى قَدْرِ ذُنُوبِهِمْ فَيَحْتَرِقُونَ فِيهَا فَيَصِيرُونَ فَحْمًا. ثُمَّ يَأْذَنُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي الشَّفَاعَةِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ ضَبَائِرَ فَيُبَثُّونَ أَوْ يُنْثَرُونَ عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيُؤْمَرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَيُفِيضُونَ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ. فَتَنْبُتُ لُحُومُهُمْ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ

''جہاں تک اہلِ جہنم کا تعلق ہے تو جو لوگ اہلِ جہنم ہیں وہ جہنم میں مریں گے نہیں' البتہ کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہیں آگ اُن کے گناہوں کے حساب سے پکڑے گی اور وہ اُس میں جل جائیں گے اور اُس میں کوئلہ ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے بارے میں شفاعت کی اجازت دے گا تو وہ لوگ جہنم سے مختلف جماعتوں کی شکل میں نکلیں گے اور پھر اُنہیں جنت کی نہروں میں ڈال دیا جائے گا' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اہلِ جنت کو حکم ہوگا تو وہ اُن پر پانی بہائیں گے تو اُن کے گوشت یوں اُگ آئیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں کوئی دانہ (خودرُو پودے کی صورت میں) اُگ آتا ہے''۔

856- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ

''جب اہلِ جنت' جنت میں اور اہلِ جہنم' جہنم میں داخل ہو

856- رواه البخاري: 6550، ومسلم: 184، والترمذي: 2598، وأحمد 56/3، وابن حبان: 182۔

النَّارِ النَّارَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِرَحْمَتِهِ: انْظُرُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ مِنَ النَّارِ قَالَ: فَأُخْرِجُوا، وَقَدْ عَادُوا حِمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرٍ يُسَمَّى نَهَرَ الْحَيَاةِ. فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، أَوْ إِلَى جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَأْتِي صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً

جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی وجہ سے فرمائے گا: تم لوگ اُس بات کا جائزہ لو کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ جتنا ایمان موجود ہے اُسے جہنم سے نکال دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اُنہیں جہنم سے نکالا جائے گا تو وہ کوئلہ ہو چکے ہوں گے' اُنہیں ایک نہر میں ڈالا جائے گا جس کا نام نہر حیات ہے تو وہ اُس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں کوئی دانہ پھوٹ پڑتا ہے (یعنی خودرو پودا اُگ آتا ہے) کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ وہ زرد ہوتا ہے اور اِدھر اُدھر جھول رہا ہوتا ہے''۔

857- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُوتِيتُ الشَّفَاعَةَ فَأَشْفَعُ لِمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ، ثُمَّ أَشْفَعُ لِمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ حَتَّى لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْإِيمَانِ مِثْلُ هَذَا.

''جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے شفاعت (کا منصب) عطا کیا جائے گا' تو میں ہر اُس شخص کے حق میں شفاعت کروں گا جس کے دل میں دانہ کے وزن جتنا ایمان ہوگا' پھر میں ہر اُس شخص کے حق میں شفاعت کروں گا جس کے دل میں ذرّہ کے وزن جتنا ایمان ہوگا یہاں تک کہ کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں اتنا ایمان موجود ہو''۔

وَحَرَّكَ الْإِبْهَامَ وَالْمُسَبِّحَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو حرکت دے کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

857- انظر: 850.

858- اَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بَعْدَ مَا يُصِيبُهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، يُسَمِّيهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ

''جہنم سے کچھ لوگ نکلیں گے جو اُس میں جل چکے ہوں گے اور پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہلِ جنت اُنہیں جہنمی کہیں گے''۔

859- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَيُخْرَجَنَّ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ قَدْ مَحَشَتْهُمُ النَّارُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ، يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ

''جہنم سے کچھ لوگ ضرور نکلیں گے جنہیں آگ جلا چکی ہوگی اور پھر وہ شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے اور اُنہیں جہنمی کہا جائے گا''۔

860- اَنْبَاَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
قیامت کے دن شفاعت کا یہ عالم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں

858- رواہ البخاری:6559، وأحمد3/134، وأبو یعلی:2886.

859- رواہ أحمد5/402، وأبو داؤد الطیالسی:419، وابن المبارک فی الزھد:1266.

لَقَدْ بَلَغَتِ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَخْرِجُوا بِرَحْمَتِي مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ قَالَ: ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ حَفَنَاتٍ بِيَدِهِ بَعْدَ ذَلِكَ

سے فرمائے گا: میری رحمت کی وجہ سے ایسے شخص کو بھی (جہنم سے) نکال دو جس کے دل میں رائی کے دانہ کے وزن جتنا ایمان موجود ہو۔ وہ فرماتے ہیں: اُس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے دستِ رحمت کے ذریعہ کچھ لپ (یعنی دونوں مٹھیوں میں بھر کر) لوگوں کو (جہنم سے) نکالے گا۔

اہلِ ایمان کا اپنے بھائیوں کیلئے بحث کرنا

861- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مَا مُجَادَلَةُ أَحَدِكُمْ يَكُونُ لَهُ الْحَقُّ عَلَى صَاحِبِهِ أَشَدَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ دَخَلُوا النَّارَ يَقُولُونَ: رَبَّنَا، إِخْوَانُنَا الَّذِينَ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَحُجُّونَ؟ أَدْخَلُوا النَّارَ؟ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اذْهَبُوا فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ، فَيُخْرِجُونَهُمْ، ثُمَّ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ، حَتَّى يَقُولَ: نِصْفُ

"کوئی بھی شخص اپنے مقابل فریق کے ساتھ اتنی زیادہ شدت کے ساتھ بحث نہیں کرتا جتنی شدت کے ساتھ اہلِ ایمان اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنے اُن بھائیوں کے بارے میں بات کریں گے جو جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے وہ اہلِ ایمان کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ ہمارے وہ بھائی ہیں جو ہمارے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور حج کرتے تھے کیا یہ جہنم میں داخل ہو گئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ جاؤ اور جسے تم پہچانتے ہو اُسے (جہنم سے) نکال دو۔ تو وہ لوگ نکالیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اُن لوگوں کو بھی نکال دو جن کے

861- رواه أحمد 94/3، وابن ماجه: 60.

مِثْقَالٍ حَتَّى يَقُولَ: خَرْدَلَةٌ حَتَّى يَقُولَ: ذَرَّةٌ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: شَفَعَتِ الْأَخْيَارُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَبَقِيَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، ثُمَّ يَقْبِضُ قَبْضَةً أَوْ قَبْضَتَيْنِ مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُونَ الْجَنَّةَ

دل میں دینار کے وزن جتنا ایمان ہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: نصف مثقال جتنا ایمان ہو۔ یہاں تک کہ فرمائے گا: رائی کے دانہ جتنا ہو۔ یہاں تک کہ فرمائے گا: ذرّہ (کے وزن جتنا) ایمان ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اہلِ ایمان میں سے نیک لوگوں کی شفاعت کو قبول کر لیا اور اب سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات) باقی رہ گئی ہے' پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی یا دو مٹھی افراد کو جہنم میں سے لے گا اور اُنہیں جنت میں داخل کر دے گا"۔

آخرت میں مشرکین کی صورتِ حال

862- أَنْبَأَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ الْعُصْفُرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{قَالُوا: وَاللهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ} [الأنعام: 23]

قَالَ: لَمَّا أَمَرَ بِإِخْرَاجِ مَنْ دَخَلَ النَّارَ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ فَقَالَ مَنْ بِهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ: تَعَالَوْا: فَلْنَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ لَعَلَّنَا أَنْ نَخْرُجَ مَعَ هَؤُلَاءِ، فَقَالُوا فَلَمْ يُصَدَّقُوا قَالَ: فَحَلَفُوا، {وَاللهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ} [الانعام: 23] قَالَ: فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"وہ لوگ کہیں گے: اللہ کی قسم! جو ہمارا پروردگار ہے' ہم لوگ مشرک نہیں تھے"۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: اہلِ ایمان میں سے جو لوگ جہنم میں داخل ہوئے ہوں گے جب اُنہیں نکالے جانے کا حکم ہوگا تو جہنم میں جو مشرکین ہوں گے وہ یہ کہیں گے: آؤ تا کہ ہم لا الٰہ الا اللہ پڑھیں' تا کہ ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ نکل جائیں۔ وہ لوگ یہ کلمہ پڑھیں گے لیکن اُن کی بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی' تو اُس وقت وہ حلف اُٹھا کر یہ کہیں گے: اللہ کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے! ہم لوگ مشرک نہیں تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

{انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ}

[الانعام: 24]

''تم اس بات کا جائزہ لو کہ یہ کیسے اپنے آپ کو جھٹلا رہے ہیں اور اُس راستہ سے ہٹ گئے ہیں جو یہ پہلے (دنیا میں) افتراء کیا کرتے تھے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِجَمِيعِ ذُرِّيَّةِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْمُوَحِّدِينَ بِأَنْ يُخْرَجَ مِنَ النَّارِ كُلُّ مُوَحِّدٍ ثُمَّ يَشْفَعُ آدَمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. ثُمَّ الْأَنْبِيَاءُ. ثُمَّ الْمَلَائِكَةُ. ثُمَّ الْمُؤْمِنُونَ فَنَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِهَذَا. لَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا. وَخَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) کئی حوالوں سے یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے موحدین کی شفاعت کریں گے' یہ کہ ہر موحد کو جہنم سے نکال دیا جائے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام شفاعت کریں گے' پھر دیگر انبیاء کریں گے' پھر فرشتے کریں گے' پھر اہلِ ایمان کریں گے' تو ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' جو شخص اس بات کو (یعنی شفاعت کے حق ہونے کو) جھٹلائے گا وہ دور کی گمراہی اور خسارہ کا شکار ہو جائے گا۔

بنی نوع انسان کا ''شفیع'' کو تلاش کرنا

863- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ذُكِرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انبیاء کرام علیہم السلام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَسَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَإِنَّ بِيَدِي لِوَاءَ

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن' میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور یہ بات فخر کے

863- رواه البخاري:4476، ومسلم:193، وأحمد3/116، والطيالسي:2010.

الْحَمْدِ، وَاِنَّ تَحْتَهُ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ قَالَ: يُنَادِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ. فَيَقُولُ آدَمُ: لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ. فَيَقُولُ: اَخْرِجْ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ فَيَقُولُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ. فَيُخْرِجُ مَالًا يَعْلَمُ عَدَدَهُ اِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ: اَنْتَ آدَمُ اَكْرَمَكَ اللهُ، وَخَلَقَكَ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لِذُرِّيَّتِكَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ. فَيَقُولُ: لَيْسَ ذَلِكَ اِلَيَّ الْيَوْمَ، وَلَكِنْ سَأُرْشِدُكُمْ. عَلَيْكُمْ بِعَبْدٍ اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلًا وَاَنَا مَعَكُمْ. فَيَأْتُونَ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَيَقُولُونَ: يَا اِبْرَاهِيمُ. اَنْتَ عَبْدٌ اتَّخَذَكَ اللهُ خَلِيلًا. فَاشْفَعْ لِذُرِّيَةِ آدَمَ. لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ. فَيَقُولُ: لَيْسَ ذَلِكَ اِلَيَّ. وَلَكِنْ سَأُرْشِدُكُمْ. عَلَيْكُمْ بِعَبْدٍ اصْطَفَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَلَامِهِ وَرِسَالَاتِهِ. وَاَلْقَى عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْهُ: مُوسَى، وَاَنَا مَعَكُمْ. فَيَأْتُونَ مُوسَى. فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى اَنْتَ عَبْدٌ اصْطَفَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

طور پر نہیں کہہ رہا' میرے ہاتھ میں لواءِ حمد ہوگا' حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے علاوہ سب (اولادِ آدم) اُس کے نیچے ہوں گے اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو پکارے گا تو وہ کہیں گے: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی اولاد میں سے اُن لوگوں کو نکالو جو جہنم میں بھیجے گئے ہیں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: جہنم میں بھیجے گئے سے مراد کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے افراد۔ تو وہ اُن لوگوں کو نکالیں گے جن کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہوگا۔ پھر وہ (لوگ) حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: آپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے عزت عطا کی' اُس نے آپ کو اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا' آپ میں اپنی روح کو پھونکا' آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا' اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا' آپ اپنی اولاد کیلئے شفاعت کیجئے کہ کہیں آج کے دن اُنہیں آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: آج کے دن میں یہ نہیں کرسکتا' البتہ میں تمہاری راہنمائی کر دیتا ہوں' تم ایک ایسے بندہ کے پاس جاؤ جسے اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا تھا اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت ابراہیم! آپ ایک ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلیل بنایا تھا تو آپ اولادِ آدم کیلئے اللہ تعالیٰ سے شفاعت کیجئے کہ آج کے دن اُنہیں آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: میں یہ نہیں کرسکتا' میں تمہاری

بِرِسَالَاتِهِ وَكَلَامِهِ، وَأَلْقَى عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنْهُ، اشْفَعْ لِذُرِّيَّةِ آدَمَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَيَّ، وَلَكِنْ سَأُرْشِدُكُمْ، عَلَيْكُمْ بِرُوحِ اللهِ وَكَلِمَتِهِ: عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ. فَيَأْتُونَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى، أَنْتَ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ، اشْفَعْ لِذُرِّيَّةِ آدَمَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَيَّ، عَلَيْكُمْ بِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ: أَحْمَدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا مَعَكُمْ، فَيَأْتُونَ فَيَقُولُونَ: يَا أَحْمَدُ، جَعَلَكَ اللهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، فَاشْفَعْ لِذُرِّيَّةِ آدَمَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ. فَيَقُولُ: نَعَمْ، أَنَا صَاحِبُهَا فَآتِي حَتَّى آخُذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ. فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَأَقُولُ: أَنَا أَحْمَدُ فَيُفْتَحُ لِي، فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى الْجَبَّارِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَرَرْتُ سَاجِدًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لِي مِنَ التَّحْمِيدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ شَيْءٌ لَا يُحْسِنُ الْخَلْقُ ثُمَّ يُقَالُ: سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، ذُرِّيَّةُ آدَمَ لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي

راہنمائی کر دیتا ہوں' تم ایک ایسے بندہ کی طرف جاؤ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور رسالت کے حوالے سے منتخب کیا اور اپنی طرف سے محبت اُس کی طرف القاء کی' وہ حضرت موسیٰ ہیں' میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ ایک ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے حوالے سے آپ کو منتخب کیا اور آپ پر اپنی محبت ڈال دی تو آپ حضرت آدم کی اولاد کیلئے شفاعت کیجئے کہ کہیں آج اُنہیں آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے: آج میں ایسا نہیں کر سکتا' البتہ میں تمہاری راہنمائی کر دیتا ہوں' تم لوگ اللہ کے کلمہ اور روح حضرت عیسیٰ بن مریم کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کی روح اور کلمہ ہیں' آپ حضرت آدم کی ذریت کے بارے میں شفاعت کیجئے' ایسا نہ ہو کہ آج اُنہیں آگ میں جلا دیا جائے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: آج میں یہ نہیں کر سکتا' تم لوگ ایک ایسے بندہ کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے اور وہ حضرت احمد ہیں' میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت احمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے' آپ حضرت آدم کی ذریت کیلئے شفاعت کیجئے کہ آج اُنہیں آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو میں کہوں گا: ٹھیک ہے! میں ہی یہ کام کروں گا۔[1] پھر میں آؤں گا اور جنت کے دروازہ کی کنڈی پکڑلوں گا تو کہا

1۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

رُسل و ملک پہ درود ہو وہی جانے اُن کے شمار کو
مگر ایک ایسا دِکھا تو دو جو شفیع روزِ شمار ہے

قَلْبِهِ مِثْقَالُ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ. ثُمَّ يَعُودُونَ إِلَيَّ فَيَقُولُونَ: ذُرِّيَّةُ آدَمَ لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ قَالَ: فَآتِي حَتَّى آخُذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ. فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَأَقُولُ: أَحْمَدُ فَيُفْتَحُ لِي. فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى الْجَبَّارِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَرَرْتُ سَاجِدًا فَأَسْجُدُ مِثْلَ سُجُودِي أَوَّلَ مَرَّةٍ وَمِثْلَهُ مَعِي. فَيُفْتَحُ لِي مِنَ الثَّنَاءِ عَلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ التَّحْمِيدِ مِثْلُ مَا فُتِحَ لِي أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيُقَالُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ. وَسَلْ تُعْطَهُ. وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ. ذُرِّيَّةُ آدَمَ. لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ فَيَقُولُ: أَخْرِجُوا لَهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ قِيرَاطٍ مِنْ إِيمَانٍ ثُمَّ يَعُودُونَ إِلَيَّ. فَآتِي حَتَّى أَصْنَعَ كَمَا صَنَعْتُ. فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى الْجَبَّارِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَرْتُ سَاجِدًا. فَأَسْجُدُ كَسُجُودِي أَوَّلَ مَرَّةٍ وَمِثْلَهُ مَعِي. وَيُفْتَحُ لِي مِنَ الثَّنَاءِ وَالتَّحْمِيدِ مِثْلُ ذَلِكَ. ثُمَّ يُقَالُ: سَلْ تُعْطَهُ. وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ. ذُرِّيَّةُ آدَمَ. لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ . فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ. فَيُخْرِجُونَ مَا لَا يَعْلَمُ عِدَّتَهُمْ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَيَبْقَى

جائے گا: کون ہے؟ تو میں کہوں گا: میں احمد ہوں! تو میرے لیے وہ دروازہ کھولا جائے گا' پھر جب میں پروردگار کا دیدار کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا' اُس وقت اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد وثناء کے ایسے کلمات القاء فرمائے گا کہ کسی مخلوق نے اتنی عمدہ حمد وثناء نہیں کی ہوگی۔ پھر کہا جائے گا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔ تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! آج کے دن حضرت آدم کی اولاد کو آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو پروردگار فرمائے گا: تم لوگ جاؤ اور جس ایسے بندہ کو پاتے ہو جس کے دل میں ایک دینار کے وزن جتنا ایمان موجود ہو تو اُسے (آگ سے) نکال دو۔ پھر وہ لوگ واپس میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: حضرت آدم کی ذریت کو آج آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو میں آؤں گا اور جنت کے دروازہ کے حلقہ کو پکڑوں گا تو دریافت کیا جائے گا: کون ہے؟ میں کہوں گا: میں احمد ہوں۔ تو میرے لیے دروازہ کھولا جائے گا' جب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا اور اُسی طرح سجدہ کروں گا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا اور اُس کے ساتھ مزید کروں گا' تو اللہ تعالیٰ اُس وقت حمد وثناء کے مزید کلمات مجھے القاء فرمائے گا جو اُس سے مختلف ہوں گے جو اُس نے پہلی مرتبہ میرے لیے القاء کیے تھے۔ پھر کہا جائے گا: تم اپنا سر اُٹھاؤ! تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔ تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! حضرت آدم کی ذریت کو آج آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو پروردگار فرمائے گا: تم ایسے شخص کو بھی (جہنم سے) نکال دو جس کے دل میں ایک قیراط کے وزن جتنا ایمان موجود ہے۔ پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں پھر آؤں گا اور اُسی طرح کروں

أَكْثَرُهُمْ، ثُمَّ يُؤْذَنُ لِآدَمَ بِالشَّفَاعَةِ، فَيَشْفَعُ لِعَشَرَةِ آلَافِ أَلْفٍ، ثُمَّ يُؤْذَنُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ، فَيَشْفَعُونَ، حَتَّى إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَشْفَعُ لِأَكْثَرَ مِنْ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

گا جس طرح پہلے کیا تھا' جب میں پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا اور اُسی طرح سجدہ کروں گا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا اور اُس کے ساتھ مزید کروں گا' پھر اللہ تعالیٰ اُسی کی مانند حمد وثناء کے کلمات مجھے القاء کرے گا' پھر فرمایا جائے گا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔ تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! حضرت آدم کی ذریت کو آج آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو پروردگار فرمائے گا: تم جاؤ اور جس بندہ کے دل میں ایمان کا ایک ذرّہ جتنا وزن بھی پاؤ تو اُسے بھی نکال لو۔ تو پھر اتنے لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا کہ جن کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہوگا' پھر بھی زیادہ تر لوگ باقی رہ جائیں گے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام کو شفاعت کا حکم ہوگا تو وہ دس لاکھ لوگوں کی شفاعت کریں گے پھر فرشتوں کو' انبیاء کو حکم ہوگا تو وہ بھی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ ایک عام مؤمن بھی ربیعہ اور مضر قبیلہ کے افراد سے زیادہ لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

864- وَأَنْبَأَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يَأْتِي الْمُؤْمِنُونَ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ الْفِرْيَابِيِّ وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ

''قیامت کے دن اہلِ ایمان' حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے''..... اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے جو فریابی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے اور اس روایت کے اور بھی دیگر طرق ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ شَفَاعَةِ الْعُلَمَاءِ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: علماء اور شہداء کا قیامت کے دن شفاعت کرنے کا تذکرہ

865- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تِسْعُ خِصَالٍ، يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ، وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ الْفَزَعَ الْأَكْبَرَ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ

''شہید کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نو خصوصیات حاصل ہوتی ہیں' ایک یہ کہ اُس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ ہی اُس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور وہ جنت میں اپنے ٹھکانہ کو دیکھ لیتا ہے' اُسے جنت کا حلّہ پہنایا جاتا ہے' حورِعین کے ساتھ اُس کی شادی کر دی جاتی ہے' قبر کے عذاب سے اُسے محفوظ کر دیا جاتا ہے' قیامت کی سختی سے وہ مامون ہوتا ہے' اُس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا اور اُس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگا اور حورِعین سے تعلق رکھنے والی بہتر بیویوں سے اُس کی شادی ہوگی اور وہ اپنے رشتہ داروں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا''۔

866- وَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

865- رواه ابن ماجه: 2799، والترمذي: 1663، وأحمد 131/4، ورواه عبد الرزاق: 9559، والطبراني في الكبير 266/20.

866- انظر السابق.

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

فرمان نقل کرتے ہیں:

لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تِسْعُ خِصَالٍ...

''شہید کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نو خصوصیات حاصل ہوتی ہیں''۔

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ:

اُس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ

''وہ اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر افراد کے بارے میں شفاعت کرے گا''۔

شہید کا ستر رشتہ داروں کی شفاعت کرنا

867- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسَافِرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الذِّمَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي نِمْرَانُ بْنُ عُتْبَةَ الذِّمَارِيُّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَشْفَعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ

''شہید اپنے ستر رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا''۔

868- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

867- رواه أبو داود: 2522' وابن حبان: 161' وخرجه الألباني في صحيح أبي داود: 2201.

868- انظر السابق.

عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ التِّنِّيسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحِ الذِّمَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي نِمْرَانُ الذِّمَارِيُّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ، وَنَحْنُ أَيْتَامٌ صِغَارٌ، فَمَسَحَتْ رُءُوسَنَا وَقَالَتْ: أَبْشِرُوا يَا بَنِيَّ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا مِنْ شَفَاعَةِ أَبِيكُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَشْفَعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

نمران ذماری بیان کرتے ہیں:

ہم سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم یتیم کمسن بچے تھے' اُنہوں نے ہمارے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے میرے بیٹو! تم خوشخبری قبول کرو' مجھے اُمید ہے کہ تمہیں اپنے باپ کی شفاعت نصیب ہوگی' کیونکہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''شہید اپنے اہلِ خانہ میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا''۔

انبیاء' علماء اور شہداء کا شفاعت کرنا

869- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عِلَاقَةَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يُشَفَّعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے: انبیاء' پھر علماء اور پھر شہداء''۔

869- رواه ابن ماجه: 4313، والديلمي: 8946، وابن عدي: 262/5، وقال الألباني في الضعيفة: 1978.

قرآن کے حافظ کا شفاعت کرنا

870- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهُ وَاسْتَظْهَرَهُ اَدْخَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ، كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ

''جو شخص قرآن سیکھتا ہے' اُسے یاد کرتا ہے' اس کے بارے میں احتیاط کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا اور اُس کے اہلِ خانہ میں سے دس افراد کے بارے میں اُس کی شفاعت قبول کرے گا' جو سب ایسے افراد ہوں گے کہ اُن کیلئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی''۔

871- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِي مِثْلُ اَحَدِ الْحَيَّيْنِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

''میری اُمت کے ایک شخص کی شفاعت کی وجہ سے دو قبیلوں ربیعہ اور مضر میں سے ایک قبیلہ کی تعداد جتنے افراد جنت میں داخل

870- رواه الترمذی: 2907، وابن ماجه: 216، وأحمد 148/1۔

871- رواه الترمذی: 2568، وأحمد 257/5، والحاکم 408/3، وعواه الهیثمی فی مجمع الزوائد 381/10، وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی: 1985۔

ہوں گے"۔

قَالَ: وَكَانَ الْمَشْيَخَةُ يَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

راوی بیان کرتے ہیں: مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ فرد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ (اس کی دلیل درج ذیل روایت ہے:)

حضرت عثمان کا بکثرت لوگوں کی شفاعت کرنا

872- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَسْرٌ أَبُو جَعْفَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن عثمان، ربیعہ اور مضر (قبیلہ کے افراد) جتنے افراد کی شفاعت کرے گا"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَقَدْ رُوِيَ أَنَّهُ:

مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ شَفَاعَةٌ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ روایت بھی منقول ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہر ایک کو شفاعت کا منصب نصیب ہوگا"۔

اہل بیت کا شفاعت کرنا

873- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ أَنَّ كَعْبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ عوفی بیان کرتے ہیں:

کعب احبار نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: میں اس ہاتھ کو شفاعت کیلئے سنبھال رہا ہوں۔ تو انہوں نے

الْاَحْبَارِ، اَخَذَ بِيَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اِنِّيْ اَدَّخِرُ هٰذَا لِلشَّفَاعَةِ فَقَالَ: وَهَلْ شَفَاعَةٌ اِلَّا لِلْاَنْبِيَاءِ؟ اَوْ قَالَ: وَهَلْ لِيْ شَفَاعَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ اِلَّا كَانَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ

کہا: شفاعت کا منصب تو صرف انبیاء کو نصیب ہوگا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا مجھے بھی شفاعت کا منصب ملے گا؟ تو کعب احبار نے جواب دیا: جی ہاں! نبی کے اہلِ بیت میں سے ہر ایک کو شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔

874- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ، اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اَخَذَ كَعْبُ الْاَحْبَارِ بِيَدِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ: اِنِّيْ اَخْتَبِيْهَا لِلشَّفَاعَةِ عِنْدَكَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَهَلْ لِيْ شَفَاعَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ بن سعد بیان کرتے ہیں:

کعب احبار نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: میں اسے آپ کے پاس شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھوا رہا ہوں۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا مجھے بھی شفاعت کا منصب نصیب ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے ہر ایک کو قیامت کے دن شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔

حضرت عباس سے شفاعت کی درخواست

875- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: اَنْبَاَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ: اَخَذَ كَعْبٌ بِيَدِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اِحْفَظْهَا لِيْ عِنْدَكَ، تَشْفَعُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ بیان کرتے ہیں:

کعب احبار نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: آپ اسے میرے لیے اپنے پاس سنبھال کے رکھیں، قیامت کے دن آپ اس کے ذریعہ میری شفاعت کیجئے گا۔ تو

لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَهَلْ لِي مِنْ شَفَاعَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ يُسْلِمُ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا مجھے بھی شفاعت کا منصب نصیب ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی کے اہلِ بیت میں سے جو بھی اسلام قبول کرتا ہے اُسے شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔

امام آجری کے اختتامی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْنٍ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: فَأَنَا أَرْجُو لِمَنْ آمَنَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الشَّفَاعَةِ وَبِقَوْمٍ يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ مِنَ الْمُوَحِّدِينَ. وَبِجَمِيعِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ. وَبِجَمِيعِ مَا سَنَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ مِنَ الْمَحَبَّةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَصَحَابَتِهِ وَأَزْوَاجِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ: أَنْ يَرْحَمَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ. وَلَا يَحْرِمَنَا وَإِيَّاكُمْ مِنْ تَفَضُّلِهِ وَرَحْمَتِهِ. وَأَنْ يُدْخِلَنَا وَإِيَّاكُمْ فِي شَفَاعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَشَفَاعَةِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنَ الصَّحَابَةِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. وَأَزْوَاجِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ. وَمَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ. فَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ. كَمَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں اس شخص کے لیے (اچھی عاقبت کی) اُمید کرتا ہوں کہ جو شخص اُن چیزوں پر ایمان رکھتا ہو جو شفاعت کے حوالے سے ہم نے ذکر کی ہیں اور اہلِ توحید کے جہنم سے نکالے جانے کے حوالے سے ذکر کی ہیں اور اُن تمام باتوں پر ایمان رکھتا ہو جو ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں اور اُن تمام باتوں پر بھی ایمان رکھتا ہوں جو ہم ان شاء اللہ آگے چل کر ذکر کریں گے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو اور آپ کے اہلِ بیت سے' آپ کے اصحاب سے اور آپ کی ازواج سے' سب سے محبت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم کرے اور وہ ہمیں اور آپ کو اپنے فضل اور رحمت سے محروم نہیں رکھے' اس حوالے سے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ہمارے نبی کی شفاعت (کے مستحقین) میں داخل کرے اور اُن کی شفاعت میں داخل کرے' جن کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ صحابہ کرام' اہل بیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج' سب کو شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔ لیکن جو شخص شفاعت کو جھٹلائے گا' اُسے شفاعت میں سے کوئی حصہ نصیب نہیں ہوگا جس طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْإِيمَانِ بِالْحَوْضِ الَّذِي أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

876- أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ:

أَنَا عِنْدَ حَوْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قَالَ: فَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَعَةِ الْحَوْضِ؟ فَقَالَ: مِثْلُ مَا بَيْنَ مَقَامِي هٰذَا إِلَى عَمَّانَ قَالَ سَعِيدٌ: مَا بَيْنَهُمَا شَهْرٌ أَوْ نَحْوَهُ، وَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِهِ؟ فَقَالَ: أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مِدَادُهُ مِنَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے!

کتاب: اُس حوضِ کوثر پر ایمان رکھنا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا جائے گا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں، وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پاس ہوں گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس حوض کی وسعت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا میرے اس کھڑے ہونے کی جگہ سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے (وہ حوض اتنا بڑا ہوگا)۔ سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: اُن دونوں جگہوں کے درمیان ایک ماہ یا اس کے لگ بھگ مسافت کا فاصلہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس حوض کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید

876- رواه مسلم: 2301، والترمذی: 2444، وابن ماجه: 4303، وأحمد 283/5، والحاكم 184/4، وابن حبان: 6445، وعبد الرزاق: 20853۔

الْجَنَّةِ، اَحَدُهُمَا مِنْ وَرِقٍ، وَالْآخَرُ مِنْ ذَهَبٍ

اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اور اُس میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہوں گے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں :) اُس کا پانی جنت سے آتا ہوگا' جن (پرنالوں) میں سے ایک چاندی کا ہوگا اور دوسرا سونے کا ہوگا۔

877- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرِدُونَ عَلَى الْحَوْضِ، وَاَنَا اَرُدُّ عَنْهُ النَّاسَ بِعَصَايَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَرْضُهُ؟ قَالَ: كَمَا بَيْنَ مَقَامِي اِلَى عَمَّانَ قُلْنَا: مَا آنِيَتُهُ؟ قَالَ: عَدَدُ النُّجُومِ، فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ، وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا

قَالَ ثَوْبَانُ: فَادْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَجْعَلَكُمْ وَارِدِيهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حوض پر میرے پاس آؤ گے اور میں کچھ لوگوں کو اپنے عصا کے ذریعہ حوض سے پرے کروں گا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کتنا بڑا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا میری اس جگہ سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے۔ ہم نے عرض کی: اُس کے برتن کیسے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ستاروں کی تعداد جتنے ہوں گے' اُس میں جنت کے دو پرنالے ہوں گے جن میں سے ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا ہوگا' جو شخص اُس (یعنی حوضِ کوثر) میں سے مشروب پئے گا اُسے اُس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں بھی اُن لوگوں میں شامل کرے جو اُس (حوض) پر وارد ہوں گے۔

غریب مہاجرین کی فضیلت

878- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

878- رواہ الترمذی: 2444' وابن ماجہ: 4303' وأحمد 275/5' والحاکم 184/4.

مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ، وَشَيْبَةُ بْنُ الْأَحْنَفِ الْأَوْزَاعِيُّ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا سَلَّامٍ الْأَسْوَدَ، يُحَدِّثُ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ حَوْضَهُ فَقَالُوا لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ: مَنْ أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا لَهُ؟ قَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ. الشَّعِثَةُ رُءُوسُهُمْ. الدَّنِسَةُ ثِيَابُهُمُ الَّذِينَ لَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ، وَلَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم ﷺ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے حوض کا ذکر کیا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے پہلے وہاں کون آئے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غریب مہاجرین' جن کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' کپڑے میلے کچیلے ہوتے ہیں' جن کیلئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے ہیں اور خوشحال عورتوں کے ساتھ اُن کی شادی نہیں ہوتی ہے۔

879- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: ذُكِرَ أَنَّ أَبَا سَبْرَةَ بْنَ سَلَمَةَ سَمِعَ، ابْنَ زِيَادٍ يَسْأَلُ عَنِ الْحَوْضِ؟ فَقَالَ: مَا أُرَاهُ حَقًّا بَعْدَ مَا سَأَلَ أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ، وَالْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، وَعَائِذَ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِيَّ فَقَالَ: مَا أُصَدِّقُ. فَقَالَ أَبُو سَبْرَةَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شِفَاءً؟ بَعَثَنِي أَبُوكَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فِي مَالٍ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو بِفِيهِ، وَكَتَبْتُهُ بِيَدِي، مَا سَمِعَ مِنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں:

یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ابوسبرہ بن سلمہ نے ابن زیاد کو سنا کہ وہ حوضِ کوثر کے بارے میں دریافت کر رہا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: میں تو اسے حق سمجھتا ہوں۔ اُنہوں نے اس بارے میں حضرت ابوبرزہ اسلمی' حضرت براء بن عازب اور حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہم سے سوال کیا تھا۔ ابن زیاد نے کہا: یہ کتنی سچی بات ہے؟ تو ابوسبرہ نے کہا: کیا میں آپ کو اس حدیث میں شفاء کی بات نہ بیان کروں؟ آپ کے والد نے مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس کسی مال کے سلسلہ میں بھیجا۔ میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے خود اپنی زبان سے مجھے حدیث بیان کی اور میں نے اپنے ہاتھوں سے

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ أَزِدْ حَرْفًا وَلَمْ أَنْقِصْ حَرْفًا، حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ فِيهِ:

اُسے نوٹ کیا۔ وہ چیز جو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنی تھی' میں نے اس میں کسی حرف کا اضافہ نہیں کیا اور کوئی حرف کم نہیں کیا۔ اُنہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے..... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ بھی مذکور ہے:

مَوْعِدُكُمْ حَوْضِي، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ، وَهُوَ أَبْعَدُ مَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى مَكَّةَ، وَذَلِكَ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، فِيهِ أَبَارِيقُ أَمْثَالُ الْكَوَاكِبِ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الْفِضَّةِ، مَنْ وَرَدَ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا

''تم لوگوں سے ملاقات میرے حوض پر ہوگی' جس کی لمبائی اُس کی چوڑائی جتنی ہے اور وہ ایلہ سے لے کر مکہ کے درمیانی فاصلہ تک سے زیادہ بڑا ہے اور یہ ایک ماہ (مسافت) کا فاصلہ ہے' اُس حوض میں ایسے کوزے ہوں گے جو ستاروں کی مانند (بے شمار) ہوں گے' اُس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہوگا' جو شخص وہاں آئے گا وہ اُس میں سے پئے گا اور اُس کے بعد اُسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہو گی''۔

فَقَالَ ابْنُ زِيَادٍ: مَا حُدِّثْتُ عَنِ الْحَوْضِ حَدِيثًا هُوَ أَثْبَتُ مِنْ هَذَا، أَشْهَدُ أَنَّ الْحَوْضَ حَقٌّ، وَأَخَذَ الصَّحِيفَةَ الَّتِي جَاءَ بِهَا أَبُو سَبْرَةَ

ابن زیاد نے کہا: حوضِ کوثر کے بارے میں مجھے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کی گئی جو اس سے زیادہ مستند ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حوضِ کوثر حق ہے۔ پھر اُس نے وہ صحیفہ حاصل کیا جو ابوسبرہ لے کر آئے تھے۔

880- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَابِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَلَفَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَقَالَ: لَا سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ زِيَادٍ: وَلِمُحَمَّدٍ حَوْضٌ؟ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ابن زیاد کے سامنے حلف اُٹھایا اور بولا: اللہ تعالیٰ اُسے حضرت محمد ﷺ کے حوض سے سیراب نہ کرے (اگر اُس نے غلط بیانی کی ہو)۔ ابن زیاد نے اُس سے دریافت کیا: کیا حضرت محمد ﷺ کا کوئی حوض بھی ہوگا؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! یہ حضرت انس بن مالک موجود ہیں جو یہ

نَعَمْ. هٰذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ لَهُ حَوْضًا فَجَاءَ أَنَسٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ لِي حَوْضًا وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَيْهِ

حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا حوض بھی ہوگا۔ پھر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اُنہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(قیامت کے دن) میرا حوض ہوگا اور میں اُس پر تمہارا میزبان ہوؤں گا''۔

کچھ لوگ حوضِ کوثر پر وارد نہیں ہوں گے

881- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَرِدَنَّ الْحَوْضَ عَلَيَّ رِجَالٌ حَتّٰى إِذَا عَرَفْتُهُمْ وَرُفِعُوا إِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! حوض پر کچھ ایسے افراد بھی آئیں گے کہ جب میں اُنہیں پہچان لوں گا اور وہ میری طرف آئیں گے تو اُنہیں مجھ سے پہلے ہی واپس کھینچ لیا جائے گا''۔

882- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

881- رواه أحمد 281/3، رواه البخاري: 6582، ومسلم: 2304، وأبو داؤد: 4747، والترمذي: 2442، وابن ماجه: 4304.

882- رواه البخاري: 2580، ومسلم: 2303، والترمذي: 2447، وابن ماجه: 4304.

قَالَ:

مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي: كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَكَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ

''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء سے لے کر مدینہ منورہ تک کا فاصلہ ہے یا جتنا مدینہ سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے''۔

883- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حوضِ کوثر کے برتن کیسے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُضْحِيَةِ مِنْ آنِيَةِ الْجَنَّةِ، يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانُ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ، مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! اُس کے برتن ستاروں اور تاروں کی تعداد سے زیادہ ہوں گے جو تاریک رات میں ہوتے ہیں' یہ جنت کے برتن ہوں گے' اُس حوض میں جنت سے دو پرنالے گرتے ہوں گے' جو شخص اُس حوض سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا' اُس کی لمبائی اُس کی چوڑائی جتنی ہوگی جو عمان سے لے کر ایلہ تک کے فاصلہ جتنی ہوگی' اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا''۔

884- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حوض کے برتن کتنے ہوں گے؟

883- رواہ مسلم: 2300 والترمذی: 2447۔

884- انظر السابق۔

الْعَمِّيُّ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ الْمُضْحِيَةِ، مِنْ آنِيَةِ الْجَنَّةِ، مَنْ شَرِبَ فِيهَا لَمْ يَظْمَأْ، يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ، مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! اُس کے برتن آسمان کے ستاروں اور تاریک رات میں موجود تاروں کی تعداد سے زیادہ ہوں گے' یہ جنت کے برتن ہوں گے جو شخص اُس حوض سے پئے گا اُسے کبھی پیاس نہیں لگے گی' اُس حوض میں جنت سے دو پرنالے آتے ہوں گے' اُس کی چوڑائی اُس کی لمبائی جتنی ہوگی جو عمان سے لے کر ایلہ تک کے درمیانی فاصلہ جتنی ہوگی' اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حوضِ کوثر پر میزبان ہوں گے

885- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا يَعْنِي سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَرَدَ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا

''میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا' جو شخص وہاں آئے گا وہ اُس میں سے پئے گا اور جو پئے گا اُسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی''۔

886- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

885- رواه البخاري:7051، ومسلم:2290.

886- رواه البخاري:6576، ومسلم:2297، وأحمد1/384، وأبو يعلى:5168.

عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. فَلَاُنَازِعَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ، وَلَاُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ. فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ

''میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا' تم میں سے کچھ لوگوں کے حوالے سے میرے ساتھ اختلاف کیا جائے گا اور اُن کو مجھ سے پرے کر دیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے تھے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نیا کام شروع کر دیا تھا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو پہچان لیں گے

887- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَاْتِي مِنْ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِي خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ. اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: فَاِنَّهُمْ يَاْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ. فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ کی اُمت کے جو افراد آپ کے بعد آئیں گے' آپ اُنہیں کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر کسی شخص کا ایک گھوڑا ہو جس کی پیشانی پر سفید نشان ہو اور وہ سیاہ گھوڑوں کے درمیان موجود ہو تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جب قیامت کے دن آئیں گے تو وضو کی وجہ سے اُن کے اعضاء چمک رہے ہوں گے' میں حوض پر اُن کا میزبان ہوؤں گا' میرے حوض سے کچھ لوگوں کو یوں پرے کیا جائے گا جس طرح گمشدہ (اجنبی) اونٹ کو (اپنے حوض سے) پرے کیا جاتا ہے''۔

888- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

887- رواہ مسلم: 249، وأبو داؤد: 3237، وابن ماجه: 4306، وأحمد 375/2، ومالك 28/1، وعبد الرزاق 67/9، والبيهقي 78/4۔

888- رواہ مسلم: 2295۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ : اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَسْمَعُ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ، وَلَمْ اَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَيُّهَا النَّاسُ، فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: اسْتَأْخِرِي عَنِّي، فَقَالَتْ: اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ، فَقُلْتُ: اِنِّي مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں لوگوں کو حوضِ کوثر کا ذکر کرتے ہوئے سنتی تھی لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی اس بارے میں کچھ نہیں سنا تھا' ایک دن ایک کنیز میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی' میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے لڑکی سے کہا: تم پیچھے ہٹ جاؤ۔ اُس لڑکی نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو بلوایا ہے' خواتین کو نہیں بلایا۔ میں نے کہا: میں بھی لوگوں میں سے ایک ہوں۔ (پھر میں گئی) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَاِيَّايَ لَا يَأْتِي اَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنْهُ كَمَا يُذَبُّ عَنْهُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

"میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا اور تم لوگ اس بات سے بچنے کی کوشش کرنا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص آئے اور اُسے یوں پرے کیا جائے جس طرح گمشدہ اونٹ کو پرے کیا جاتا ہے"۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

889- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ: اَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں:

میں لوگوں کو حوضِ کوثر کا ذکر کرتے ہوئے سنتی تھی لیکن میں نے

889- انظر السابق-

رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ، وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: اسْتَأْخِرِي عَنِّي فَقَالَتْ: إِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ، فَقُلْتُ: إِنِّي مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ کی زبانی اس بارے میں کچھ نہیں سنا تھا' ایک دن ایک لڑکی میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے لڑکی سے کہا: تم پیچھے ہٹ جاؤ۔ لڑکی نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو بلایا ہے خواتین کو نہیں بلایا۔ تو میں نے کہا: میں بھی لوگوں میں سے ایک ہوں۔ (تو میں نے سنا کہ) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ، فَإِيَّايَ لَا يَأْتِ أَحَدُكُمْ فَيُذَبَّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيرُ الضَّالُّ، فَأَقُولُ: فِيمَ هَذَا؟ فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ سُحْقًا.

''میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا تو تم اس بات سے بچنے کی کوشش کرنا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص آئے اور اُسے مجھ سے یوں پرے کر دیا جائے جس طرح گمشدہ اونٹ کو پرے کر دیا جاتا ہے' تو میں کہوں کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟ تو کہا جائے: کیا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد نیا مؤقف اختیار کر لیا تھا' تو میں کہوں: پرے ہو جاؤ''۔

890- قَالَ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: ذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِإِبْرَاهِيمَ الْأَصْبَهَانِيِّ فَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، كَتَبَ بِهِ إِلَيْنَا يُونُسُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: وَسَمِعْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيَّ وَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ

ابوبکر نیشاپوری بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ابراہیم اصبہانی کے سامنے ذکر کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: یہ حدیث ضعیف ہے' یونس نے ہمیں اس بارے میں لکھا تھا۔ ابوبکر نیشاپوری بیان کرتے ہیں: میں نے ابوابراہیم زہری کو سنا' اُنہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا اور بولے: یہ حدیث مرتد ہونے والے لوگوں کے بارے میں ہے۔

890- انظر: 888۔

فَقَالَ: هٰذَا فِي أَهْلِ الرِّدَّةِ

891- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَرَّاقُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

أَنَا فَرَطُكُمْ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُونِي فَأَنَا عَلَى الْحَوْضِ، وَحَوْضِي: قَدْرُ مَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى مَكَّةَ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزبیر بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں تمہارے آگے تمہارا پیشرو ہوؤں گا' اگر تم مجھے نہ پاؤ تو میں حوض پر ہوؤں گا اور میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا ایلہ اور مکہ کے درمیان کا فاصلہ ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

892- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

أَنَا فَرَطُكُمْ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ، فَإِذَا لَمْ تَرَوْنِي فَأَنَا عَلَى الْحَوْضِ، وَحَوْضِي: قَدْرُ مَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَمَكَّةَ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں تمہارے آگے تمہارا پیشرو ہوؤں گا' اگر تم مجھے نہ دیکھو تو میں حوض پر ہوؤں گا اور وہ حوض اتنا ہے جتنا ایلہ اور مکہ کے درمیان کا فاصلہ ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

891- رواه أحمد 3/384، وابن أبي عاصم في السنة: 771، والبزار: 3481، وابن حبان: 6449.

حضرت انس کا حیرانگی کا اظہار

893- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ زِيَادٍ، وَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ الْحَوْضَ، فَلَمَّا رَاَوْنِي طَلَعْتُ عَلَيْهِمْ، قَالُوا: قَدْ جَاءَكُمْ اَنَسٌ فَقَالُوا: يَا اَنَسُ مَا تَقُولُ فِي الْحَوْضِ؟ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ اَنِّي اَعِيشُ حَتّٰى اَرٰى اَمْثَالَكُمْ تَشُكُّونَ فِي الْحَوْضِ، لَقَدْ تَرَكْتُ عَجَائِزَ بِالْمَدِينَةِ، مَا تُصَلِّي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ صَلَاةً اِلَّا سَاَلَتْ رَبَّهَا عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُورِدَهَا حَوْضَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ابن زیاد کے پاس آیا' وہ لوگ حوضِ کوثر کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے' جب اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں آ گیا ہوں تو اُنہوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ تم لوگوں کے پاس تشریف لے آئے ہیں۔ پھر اُن لوگوں نے کہا: اے حضرت انس! حوضِ کوثر کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ میں اتنا عرصہ زندہ رہوں گا کہ تم جیسے لوگوں کو دیکھوں گا کہ تم حوضِ کوثر کے بارے میں شک کرتے ہو' میں نے مدینہ منورہ میں بوڑھی عورتوں کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ جب بھی اُن میں سے کوئی عورت نماز ادا کرتی ہے تو اُس کے بعد وہ پروردگار سے یہ دعا مانگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض پر جانا نصیب کرے۔

امام آجری کے اختتامی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَتَعَجَّبُ مِمَّنْ يَشُكُّ فِي الْحَوْضِ اِذْ كَانَ عِنْدَهُ اَنَّ الْحَوْضَ مِمَّا يُؤْمِنُ بِهِ الْخَاصَّةُ وَالْعَامَّةُ حَتّٰى اِنَّ الْعَجَائِزَ يَسْاَلْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَسْقِيَهُنَّ مِنْ حَوْضِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں پر حیرانگی کا اظہار کر رہے تھے جو حوضِ کوثر کے بارے میں شک کرتے ہیں اور اُن کے نزدیک حوضِ کوثر ایک ایسی چیز ہے جس پر ہر خاص و عام کو ایمان رکھنا چاہیے یہاں تک کہ بوڑھی خواتین اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے سیراب کرے۔

فَنَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ لَا يُؤْمِنُ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُ بِهِ، وَفِيمَا ذَكَرْنَاهُ مِنَ التَّصْدِيقِ بِالْحَوْضِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِفَايَةٌ عَنِ الْإِكْثَارِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اُس شخص سے جو حوضِ کوثر پر ایمان نہیں رکھتا اور اُس کو جھٹلاتا ہے' ہم نے حوضِ کوثر کی تصدیق کے حوالے سے جو کچھ ذکر کیا ہے' اُس کا وہ انکار کرتا ہے' وہ حوضِ کوثر جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو عطا کیا ہے اور جو کثرت کے حوالے سے کفایت کر جائے گا۔

بَابُ التَّصْدِيقِ وَالْإِيمَانِ بِعَذَابِ الْقَبْرِ

باب: قبر کے عذاب کی تصدیق کرنے اور اُس پر ایمان رکھنے کا بیان

894- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الثَّوْرِيَّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ}

[ابراهيم: 27]

قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے' دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت رکھے گا''۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

سورۂ طٰہٰ کی آیت کی تفسیر

895- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

894- رواه البخاري: 4699.

895- رواه ابن حبان: 3122، والبزار: 2233، وعزاه الهيثمي في المجمع 67/7.

اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَدْرُونَ فِيمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی:

{فَاِنَّ لَهٗ مَعِيشَةً ضَنْكًا} [طٰه: 124]

"بے شک اُس کے لیے تنگی والی دنیاوی زندگی ہوگی"۔

اَتَدْرُونَ مَا الضَّنْكُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: عَذَابُ الْكَافِرِ فِي قَبْرِهٖ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُسَلَّطُ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا، اَتَدْرُونَ مَا التِّنِّينُ؟ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ حَيَّةً، لِكُلِّ حَيَّةٍ سَبْعَةُ اَرْؤُسٍ، يَنْفُخُونَ جِسْمَهٗ، وَيَلْسَعُونَهٗ، وَيَخْدِشُونَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کیا تم لوگ جانتے ہو کہ "ضنک" سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر کو اُس کی قبر میں عذاب ہوگا' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اُس پر ننانوے "تنین" مسلط ہوں گے' کیا تم جانتے ہو کہ "تنین" کیا ہے؟ یہ ننانوے سانپ ہوں گے جن میں سے ہر سانپ کے سات سر ہوں گے اور وہ اُس کافر کے جسم پر پھونک ماریں گے اور اُسے ڈسیں گے اور اُسے قیامت تک زخمی کرتے رہیں گے"۔

عذابِ قبر کے سانپ

896- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ ابْنَا اَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا الْهَيْثَمِ يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

896- رواه ابن حبان: 3121، والدارمي 331/2، وأحمد 38/3، وأبو يعلى: 1329، وأعله الهيثمي في المجمع 55/3.

یُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ، حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، وَلَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا يَنْفُخُ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضْرَاءَ

''کافر پر اُس کی قبر میں ننانوے سانپ مسلط کیے جائیں گے' جو اُسے کاٹیں گے اور ڈنگ ماریں گے' ایسا قیامت قائم ہونے تک ہوتا رہے گا' اگر اُن میں سے کوئی ایک سانپ زمین پر پھونک مار دے تو وہاں سبزہ نہ اُگے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

897- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى قَالَتْ: دَخَلَتْ يَهُودِيَّةٌ عَلَيَّ فَقَالَتْ: سَمِعْتِيهِ يَذْكُرُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ شَيْئًا؟ فَقَالَتْ لَهَا: وَمَا عَذَابُ الْقَبْرِ؟ قَالَتْ: فَسَلِيهِ. فَلَمَّا أَتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْهُ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ؟ فَقَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ: فَمَا صَلَّى صَلَاةً بِلَيْلٍ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت میرے ہاں آئی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُسے قبر کے عذاب کے حوالے سے کچھ بیان کرتے ہوئے سنا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس سے کہا: قبر کا عذاب کیا ہوتا ہے؟ اُس نے کہا: تم اس بارے میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے) پوچھ لینا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر کا عذاب حق ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے نوافل ادا کرتے تھے تو میں نے آپ کو ہمیشہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

898- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزٌ، أَوْ عَجُوزَانِ مِنْ عَجَائِزِ يَهُودِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مدینہ منورہ کے یہودیوں سے تعلق رکھنے والی ایک بوڑھی عورت یا شاید دو بوڑھی خواتین میرے ہاں آئیں' اُن دونوں نے کہا: قبر والوں کو قبروں میں عذاب دیا جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُن کی بات کو غلط قرار دیا۔ وہ دونوں چلی گئیں۔ جب نبی

897- رواه البخاري:1372، ومسلم:586.

898- انظر السابق.

الْمَدِینَةِ. فَقَالَتَا: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ یُعَذَّبُونَ فِی قُبُورِهِمْ. قَالَتْ: فَكَذَّبْتُهُمَا فَخَرَجَتَا، وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَجُوزَیْنِ مِنْ عَجَائِزِ یَهُودِ الْمَدِینَةِ دَخَلَتَا عَلَیَّ. فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ یُعَذَّبُونَ فِی قُبُورِهِمْ فَقَالَ: صَدَقَتَا. إِنَّهُمْ یُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا قَالَتْ: فَمَا رَأَیْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی صَلَاةٍ إِلَّا یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! مدینہ منورہ کے یہودیوں سے تعلق رکھنے والی دوخواتین میرے پاس آئی تھیں' اُن کا کہنا تھا کہ قبر والوں کو قبروں میں عذاب ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُن دونوں نے سچ کہا تھا اور اُن لوگوں (یعنی مُردوں) کو ایسا عذاب ہوتا ہے جسے تمام جانور سنتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُس کے بعد میں نے ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جو بھی نماز ادا کرتے تھے تو اُس میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

قبر کی آزمائش' دجال کی آزمائش جیسی ہے

899- حَدَّثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ سَعِیدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ یَهُودِیَّةً دَخَلَتْ عَلَیْهَا، فَأَمَرَتْ لَهَا بِشَیْءٍ، فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، أَوْ أَعَاذَكُمُ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَذَكَرَتْ حَدِیثَ الْكُسُوفِ وَقَالَتْ فِی آخِرِهِ: فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُولُ: إِنِّی أُرِیتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِی قُبُورِكُمْ مِثْلَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت اُن کے ہاں آئی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس کے بارے میں کسی چیز کی ہدایت کی تو اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے بچا کے رکھے! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو قبر کے عذاب سے بچا کے رکھے۔ اُس کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے گرہن سے متعلق روایت ذکر کی ہے جس کے آخر میں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو دیکھا کہ تمہیں قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے جو دجال کی آزمائش کی مانند (انتہائی شدید اور سخت تھی)۔

قَالَتْ: وَسَمِعْتُهُ یَقُولُ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی

899- رواہ البخاری: 1049، ومسلم: 903، والنسائی 134/3، وأحمد 53/6، وابن حبان: 2840، ومالك 187/1، والدارمی 359/1۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

900- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ قُتَيْبَةُ: وَهُوَ حُمَيْدُ بْنُ طَرْخَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ فَقَالَ: مَتَى دُفِنَ صَاحِبُ هَذَا الْقَبْرِ؟ فَقَالُوا: فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَسُرَّ بِذَلِكَ فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنونجار کے ایک باغ میں داخل ہوئے' وہاں آپ نے ایک قبر میں سے ایک آواز سنی تو دریافت کیا: اس قبر والے کو کب دفن کیا گیا تھا؟ تو بتایا گیا کہ زمانۂ جاہلیت میں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر مسرور ہو گئے اور آپ نے فرمایا: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنوائے۔

901- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ، وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ، فَسَمِعَ أَصْوَاتَ أَقْوَامٍ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَقَالَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بنونجار کے ایک باغ کے پاس سے ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت سفید خچر پر سوار تھے' آپ نے کچھ لوگوں کی آوازیں سنیں جنہیں اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن کرنا

900- رواه النسائي 4/102، وأحمد 3/103، وابن حبان: 3126.

901- رواه أحمد 3/175، وابن حبان: 3131، ومسلم: 2868.

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَسَاَلْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ

ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنوائے۔

دنیا میں قبر کا عذاب سننا، ممکن ہے

902- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اَصْوَاتًا حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: هٰذِهِ اَصْوَاتُ الْيَهُودِ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہونے کے وقت کچھ آوازیں سنیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ یہودیوں کی آوازیں ہیں جنہیں اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

ترشاخ کی وجہ سے قبر کے عذاب میں تخفیف

903- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ مَكَّةَ اَوِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى كَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مکہ مکرمہ یا شاید مدینہ منورہ کے کسی باغ کے پاس سے ہوا تو آپ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

902- رواه البخاری:1375، ومسلم:2869، والنسائی 102/4، وابن أبی شیبة 375/3، وابن حبان:3124.

903- رواه البخاری:216، ومسلم:292، وأبو داؤد:20، والترمذی:70، وابن ماجه:347، وأحمد 225/1، وابن أبی شیبة 375/3.

أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ، فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، وَوَضَعَ عَلَى قَبْرٍ كُلٍّ مِنْهُمَا كِسْرَةً، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا، أَوْ إِلَى أَنْ يَيْبَسَا

نے ایک شاخ منگوائی' اُسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا اور اُن دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہوتیں اُس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے''۔ (یہاں متن کے الفاظ میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے)۔

904- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَكَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَالْأَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ، فَإِذَا هُوَ بِقَبْرَيْنِ فِيهِمَا رَجُلَانِ يُعَذَّبَانِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذَّبَانِ فِي غَيْرِ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى، إِنَّ أَحَدَهُمَا كَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ قَالَ: أَرُونِي عَسِيبًا فَفَتَّهُ بِاثْنَيْنِ، فَجَعَلَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدًا، فَقَالَ النَّاسُ: لِمَ فَعَلْتَ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ مِنْ عَذَابِهِمَا مَا دَامَا هَكَذَا أَوْ مَا لَمْ يَيْبَسَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مکہ مکرمہ یا شاید مدینہ منورہ میں کسی باغ کے پاس سے ہوا تو وہاں دو قبریں تھیں جن میں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے بچتا نہیں تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کوئی شاخ لا کر دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شاخ کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور اُن میں سے ہر ایک کی قبر پر (ایک ٹکڑا) رکھ دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ دونوں (ٹکڑے) یوں ہی رہیں گے' یعنی جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہوں گے اُس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

904- انظر السابق۔

905- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے' ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک تر شاخ منگوائی..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

906- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالُوا: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، وَاللَّفْظُ لِوَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو کسی بڑے (یعنی مشکل یا بظاہر بڑے گناہ) کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا..... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

905- رواه البخاري:218، ومسلم:292، والترمذي:70، وابن أبي شيبة 375/3، والنسائي 28/1.

906- انظر السابق.

كَبِيرٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

907- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زیادہ تر عذابِ قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

908- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زیادہ تر عذابِ قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

909- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ أَوْ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ} [السجدة: 21]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ یا ابوعبیدہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم انہیں (آخرت کے) بڑے عذاب سے پہلے (دنیا کے) قریبی عذاب کا مزہ چکھائیں گے''۔

907- رواه أحمد 389/2، وابن ماجه: 348، والحاكم 183/1.

قَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ

وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد قبر کا عذاب ہے۔

910- وَحَدَّثَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ زَاذَانَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ} [الطور: 47]

قَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوکریمہ نے زاذان کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''بے شک ظلم کرنے والوں کے لیے اس کے علاوہ بھی عذاب ہوگا''۔

وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد قبر کا عذاب ہے۔

جانور قبر کا عذاب سنتے ہیں

911- أَنْبَأَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا فِي حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ، فِيهِ قُبُورٌ مِنْهُمْ قَدْ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ: قَالَتْ: فَخَرَجَ، وَهُوَ يَقُولُ: اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَ: نَعَمْ، عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سیدہ اُم مبشر رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' میں اُس وقت بنونجار کے ایک باغ میں موجود تھی' اُس باغ میں کچھ لوگوں کی قبریں بھی تھیں جو زمانۂ جاہلیت میں مر گئے تھے' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ان لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! ایک ایسا عذاب جسے جانور سنتے ہیں۔

قبر میں سوال و جواب کیا ہوں گے؟

912- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

911- رواه ابن أبي شيبة 374/3، وابن حبان: 3125، وعزاه الهيثمي في المجمع 56/3، وخرجه الألباني في الصحيحة: 1444۔

912- رواه البخاري: 1338، ومسلم: 2870، وأحمد 1263، وأبو داؤد: 4751، والنسائي: 97/4۔

صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خُلَيْدُ بْنُ دَعْلَجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ، فَخَرَجَ مَذْعُورًا فَقَالَ: لِمَنْ هَذِهِ الْقُبُورُ؟ فَقَالُوا: لِقَوْمٍ مُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلُوا رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُجِيرَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَسَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دَخَلَ حُفْرَتَهُ، وَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَصْحَابُهُ، دَخَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَدِيدُ الِانْتِهَارِ، فَيُجْلِسُهُ فِي قَبْرِهِ، وَيَقُولُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: كُنْتُ أَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، فَيَقُولُ: مَا تَقُولُ فِي مُحَمَّدٍ؟ فَيَقُولُ: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَمَا يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهِمَا، فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى مَقْعَدِهِ مِنَ النَّارِ، فَيَقُولُ: هَذَا كَانَ لَكَ فَأَطَعْتَ رَبَّكَ وَعَصَيْتَ عَدُوَّكَ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ، فَيَقُولُ: دَعُونِي أُبَشِّرُ أَهْلِي، وَيُوَسَّعُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا،

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو نجار کے کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے تو پریشانی کے عالم میں باہر تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: یہ کن کی قبریں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ کچھ مشرکین کی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے پروردگار سے یہ دعا کرو کہ وہ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے' اُس قسم کی ذات جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہو کہ تم لوگ دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنوائے' جب کوئی شخص اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے اور اُس کے ساتھی اُسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو ایک فرشتہ اُس کے پاس آتا ہے جو بڑا بارعب ہوتا ہے اور اُس شخص کو اُس کی قبر میں بٹھا دیتا ہے اور اُس سے دریافت کرتا ہے: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ اگر تو وہ کوئی مؤمن ہو تو وہ جواب دیتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا جو ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ فرشتہ کہتا ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ وہ بندہ کہتا ہے: وہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ تو فرشتہ ان دونوں کے علاوہ اور کسی چیز کے بارے میں اُس سے دریافت نہیں کرتا' پھر فرشتہ اُسے ساتھ لے کر جہنم کے ایک ٹھکانہ کی طرف جاتا ہے اور کہتا ہے: یہ تمہارا (ٹھکانہ) ہوتا تھا لیکن تم نے اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کی اور اپنے دشمن (شیطان) کی نافرمانی کی۔ پھر فرشتہ اُسے ساتھ لے کر جنت میں اُس کے ٹھکانہ کی طرف جاتا ہے اور کہتا ہے: یہ تمہیں ملے گا۔ وہ مردہ کہتا ہے: تم مجھے موقع دو کہ میں اپنے گھر والوں کو خوشخبری سناؤں۔ پھر اُس مردہ کیلئے اُس کی قبر کو ستر بالشت تک کشادہ کر دیا جاتا ہے۔

وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَدِيدُ الِانْتِهَارِ. فَيُجْلِسُهُ فَيَقُولُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَنْ كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَيَقُولُ: لَا اَدْرِي، فَيَقُولُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ. فَيَقُولُ لَهُ: فَمَا تَقُولُ فِي مُحَمَّدٍ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ. فَيَضْرِبُهُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ بَيْنَ اُذُنَيْهِ. فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُ صَوْتَهُ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ. ثُمَّ يَنْطَلِقُ بِهِ اِلَى مَنْزِلِهِ مِنَ الْجَنَّةِ. فَيُقَالُ لَهُ: كَانَ هَذَا مَنْزِلُكَ. فَعَصَيْتَ رَبَّكَ. وَاَطَعْتَ عَدُوَّكَ. فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَنَدَامَةً. وَيَنْطَلِقُ بِهِ اِلَى مَنْزِلِهِ مِنَ النَّارِ. فَيَرَاهُمَا كِلَاهُمَا فَيَضِيقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ مِنْ وَرَاءِ صُلْبِهِ

جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو اُس کے پاس بڑا بارعب فرشتہ آتا ہے' وہ اُسے بٹھاتا ہے اور اُس سے دریافت کرتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہتا ہے: مجھے نہیں معلوم! فرشتہ کہتا ہے: نہ تو تم نے سمجھا اور نہ ہی تم نے پڑھا۔ پھر فرشتہ اُس سے دریافت کرتا ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے: میں لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو وہی بات کہہ دیتا تھا۔ تو فرشتہ اُس کے دونوں کانوں کے درمیان گرز سے ضرب لگاتا ہے تو وہ مردہ ایسی چیخ مارتا ہے کہ زمین پر موجود ہر چیز اُس کی چیخ سنتی ہے صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سن پاتے ہیں۔ پھر فرشتہ اُسے ساتھ لے کر جنت کے ٹھکانہ کی طرف جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہونا تھا لیکن تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور اپنے دشمن (شیطان) کی فرمانبرداری کی۔ تو اُس مردہ کی حسرت اور ندامت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ اُسے لے کر اُس کے آگ والے ٹھکانہ کی طرف جاتا ہے' وہ اُسے دونوں ٹھکانے دکھاتا ہے' پھر اُس مردہ کی قبر اُس کیلئے تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ پشت کے پیچھے سے اُس کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر گھس جاتی ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مَا اَسْوَاَ حَالِ مَنْ كَذَّبَ بِهَذِهِ الْاَحَادِيثِ. لَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا. وَخَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) اُس سے زیادہ بُرا حال اور کس کا ہوگا؟ جو اِن احادیث کو جھٹلا دے' ایسا شخص تو دور کی گمراہی کا شکار ہو جاتا ہے اور واضح خسارہ کا شکار ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْإِيمَانِ وَالتَّصْدِيقِ بِمَسْأَلَةِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ

913- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا قُبِرَ أَحَدُكُمْ أَوِ الْإِنْسَانُ، أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ، وَلِلْآخَرِ: النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَهُوَ قَائِلٌ مَا كَانَ يَقُولُ، فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَيَقُولَانِ: إِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ذِرَاعًا، وَيُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَيَقُولُ: دَعُونِي أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرَهُمْ، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

باب: منکر اور نکیر کے سوال کرنے پر ایمان رکھنے اور اُس کی تصدیق کرنے کا تذکرہ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جب کسی انسان کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو دو سیاہ اور نیلے رنگ کے فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں' جن میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے' وہ دونوں اُس سے دریافت کرتے ہیں: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہا کرتے تھے؟ تو وہ جو دنیا میں کہا کرتا تھا وہی بات کہتا ہے' اگر وہ مؤمن ہو تو کہتا ہے: یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہمیں پتا تھا کہ تم یہ بات کہو گے۔ پھر اُس بندہ کیلئے اُس کی قبر کو ستر بالشت لمبائی اور چوڑائی میں کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اُس کیلئے اُس کی قبر کو روشن کر دیا جاتا ہے' پھر اُس سے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ! وہ مردہ کہتا ہے: تم لوگ مجھے موقع دو کہ میں اپنے اہل خانہ کے پاس واپس جا کر اُنہیں اس بارے میں

913- رواه الترمذي: 1071، وابن أبي عاصم في السنة: 864، وابن حبان: 3117، والبيهقي في عذاب القبر: 56، وخرجه الألباني في الصحيحة: 1391.

مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ، وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: لَا اَدْرِي، كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا، وَكُنْتُ اَقُوْلُهُ، فَيَقُوْلَانِ: اِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ: اَلْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيهَا اَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ

بتاتا ہوں۔تو اُس سے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ جیسے وہ دُلہن سوتی ہے جسے وہ شخص بیدار کرتا ہے جو اُس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اُس کی قبر سے (قیامت کے دن) اُٹھائے گا۔ اور اگر وہ منافق ہو تو وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم! میں لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو وہی بات کہہ دیتا تھا۔ تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہمیں معلوم تھا کہ تم یہی کہو گے۔ پھر زمین کو کہا جاتا ہے کہ تم اس کیلئے تنگ ہو جاؤ۔ تو زمین اُس کیلئے سکڑ جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر پیوست ہو جاتی ہیں اور پھر قبر میں اُس شخص کو مسلسل عذاب ہوتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے ٹھکانہ سے (قیامت کے دن) دوبارہ نہیں اُٹھائے گا"۔

914- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ، اِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ:

"جب بندہ کو اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی اُسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے' دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں' وہ دونوں اُسے بٹھا دیتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: ان صاحب کے بارے میں' یعنی حضرت محمد ﷺ کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے

914- رواہ البخاری: 1338، ومسلم: 2870، وأبو داؤد: 3231، وأحمد: 26/3، وابن حبان: 3120، والبیہقی فی السنن 80/4.

أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ. قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ. قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا كِلَاهُمَا أَوْ قَالَ: جَمِيعًا

ہیں: اگر تو وہ مؤمن ہوتو وہ جواب دیتا ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اُس مردہ سے کہا جاتا ہے: تم اُس کی طرف دیکھو جو جہنم میں ممکنہ ٹھکانہ ہوسکتا تھا' اللہ تعالیٰ نے اُس کی جگہ تمہیں جنت میں ٹھکانہ عطا کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ مردہ اُن دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا. وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ. قَالَ:

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ مردہ کیلئے اُس کی قبر کوستر بالشت تک کشادہ کر دیا جاتا ہے اور قیامت کے دن تک اُسے سبزہ سے بھر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہم دوبارہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ کی طرف رجوع کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

وَأَمَّا الْكَافِرُ. أَوِ الْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي. كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ. فَيُقَالُ لَهُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ. ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ. فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مِنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ

جہاں تک کافر اور منافق کا تعلق ہے تو اُس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم! جو کچھ لوگ کہتے تھے میں بھی وہ کہہ دیتا تھا۔ تو اُسے کہا جاتا ہے: تم نے نہ تو سمجھا اور نہ ہی پڑھا۔ پھر اُس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے گرز کے ذریعہ ضرب لگائی جاتی ہے تو وہ مردہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے دو گروہوں (یعنی انسانوں اور جنات) کے علاوہ آس پاس ہر چیز سنتی ہے"۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان

915- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) یعلی بن عطاء بیان کرتے ہیں: ایک

هَارُونَ قَالَ: اَنْبَاَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: اَنْبَاَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى اَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ: اِنَّكَ مُعَلَّمٌ، وَاِنَّكَ عَلَى جَنَاحِ فِرَاقِ الدُّنْيَا، فَعَلِّمْنِي خَيْرًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ، فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اِمَّا لَا، فَاعْقِلْ، كَيْفَ اَنْتَ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ مِنَ الْاَرْضِ اِلَّا مَوْضِعَ اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ فِي ذِرَاعَيْنِ جَاءَ بِكَ اَهْلُكَ الَّذِينَ كَانُوا يَكْرَهُونَ فِرَاقَكَ، وَاِخْوَانُكَ الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَزَّبُونَ بِاَمْرِكَ فَتَلُّوكَ فِي ذٰلِكَ الْمَتَلِّ، ثُمَّ سَدُّوا عَلَيْكَ مِنَ اللَّبِنِ، وَاَكْثَرُوا عَلَيْكَ مِنَ التُّرَابِ، وَخَلَّوْا بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَتَلِّكَ ذٰلِكَ، فَجَاءَكَ مَلَكَانِ اَزْرَقَانِ جَعْدَانِ، يُقَالُ لَهُمَا: مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ فَقَالَا: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَاِنْ قُلْتَ: رَبِّيَ اللّٰهُ، وَدِينِيَ الْاِسْلَامُ، وَنَبِيِّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ وَاللّٰهِ هُدِيتَ وَنَجَوْتَ، وَاِنْ قُلْتَ: لَا اَدْرِي فَقَدْ وَاللّٰهِ هَوَيْتَ وَرُدِيتَ

ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے بولا: آپ تعلیم دینے والے ہیں اور آپ دنیا سے علیحدگی اختیار کرنے کے کنارے پر ہیں تو آپ مجھے کسی ایسی بھلائی کی تعلیم دیجئے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔ تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اصرار کرتے ہو تو ٹھیک ہے! تم یہ بات سمجھ لو کہ اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تمام روئے زمین میں سے تمہارے حصہ میں صرف چار بالشت لمبی اور دو بالشت چوڑی جگہ آئے گی' تمہارے وہ اہلِ خانہ جو تمہاری جدائی کو ناپسند کرتے تھے وہ تمہیں ساتھ لے کر آئیں گے' تمہارے وہ بھائی جو تمہارے معاملہ میں حصہ دار ہوا کرتے تھے وہ تمہیں ساتھ لے کر آئیں گے اور تمہیں قبر میں رکھ کر اُس کے اوپر اینٹیں لگا دیں گے اور تم پر ڈھیر ساری مٹی ڈال دیں گے' تمہیں تمہارے گڑھے کے حوالے کر دیں گے پھر بکھرے ہوئے بالوں والے' نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آئیں گے' اُن دونوں کو منکر اور نکیر کہا جاتا ہوگا' وہ دونوں دریافت کریں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہیں؟ اگر تم نے یہ جواب دیا: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' تو اللہ کی قسم! تمہیں ہدایت نصیب ہوگی اور تم نے نجات پالی' اور اگر تم نے یہ کہا کہ مجھے نہیں معلوم! تو اللہ کی قسم! تم بھٹک گئے اور تمہیں مسترد کر دیا جائے گا۔

916- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا عُمَرُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أُعِدَّ لَكَ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ وَشِبْرٌ فِي عَرْضِ ذِرَاعٍ وَشِبْرٍ؟ ثُمَّ قَامَ إِلَيْكَ أَهْلُكَ، فَغَسَّلُوكَ وَكَفَّنُوكَ وَحَنَّطُوكَ ثُمَّ حَمَلُوكَ حَتَّى يُغَيِّبُوكَ فِيهِ، ثُمَّ يُهِيلُوا عَلَيْكَ التُّرَابَ، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنْكَ، وَأَتَاكَ مُسَائِلُ الْقَبْرِ: مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ، أَصْوَاتُهُمَا مِثْلُ الرَّعْدِ الْقَاصِفِ، وَأَبْصَارُهُمَا مِثْلُ الْبَرْقِ الْخَاطِفِ، قَدْ سَدَلَا شُعُورَهُمَا، فَتَلْتَلَاكَ وَتَهَوَّلَاكَ وَقَالَا: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ وَيَكُونُ مَعِي قَلْبِي الَّذِي هُوَ مَعِي الْيَوْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: إِذَنْ أَكْفِيكَهُمَا بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

گا جب تمہارے لیے زمین میں سے تین بالشت اور ایک ہاتھ لمبی اور ایک بالشت اور ایک ہاتھ چوڑی جگہ ہوگی' پھر تمہارے اہل خانہ تمہاری طرف آئیں گے' تمہیں غسل دیں گے' تمہیں کفن دیں گے' تمہیں خوشبو لگائیں گے پھر تمہیں اُٹھائیں گے اور تمہیں زمین میں چھپا دیں گے' پھر تم پر مٹی ڈال دیں گے' پھر تمہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ پھر قبر میں سوال کرنے والے منکر اور نکیر تمہارے پاس آئیں گے' جن کی آواز کڑکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوگی اور جن کی بینائی چمکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوگی' اُنہوں نے اپنے بال پیچھے کی طرف کیے ہوئے ہوں گے' وہ زمین کو ہلاتے ہوئے اور تمہیں ڈراتے ہوئے آئیں گے اور کہیں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا اُس وقت بھی میرے ساتھ میرا وہی دل ہوگا جو آج میرے ساتھ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر اللہ کے حکم سے میں اُن کا سامنا کرلوں گا۔

917- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَعَافِرِيُّ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَرَ فَتَّانِي الْقَبْرِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَوَ تُرَدُّ عَلَيْنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی آزمائش کا ذکر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا ہماری عقلیں ہمیں واپس کر دی جائیں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! اُسی طرح جیسے آج ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر اُس کو جواب دے دیا جائے

917- رواہ أحمد 2/172، وابن حبان: 3115، وابن عدی 2/855.

عُقُولُنَا؟ قَالَ: نَعَمْ كَهَيْئَتِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ عُمَرُ: فِي فِيهِ الْحَجَرُ

گا (یعنی قبر کے فرشتوں کا جواب دے دیا جائے گا)۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان

918- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِذَا تُوُفِّيَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ مَلَائِكَةً فَيَقْبِضُونَ رُوحَهُ فِي أَكْفَانِهِ. فَإِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ يَنْتَهِرَانِهِ، فَيَقُولَانِ: مَنْ رَبُّكَ؟ قَالَ: رَبِّيَ اللهُ، قَالَا: مَا دِينُكَ؟ قَالَ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، قَالَا: مَنْ نَبِيُّكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قَالَا: صَدَقْتَ، كَذَلِكَ كُنْتَ، أَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنْهَا، وَأَرُوهُ مَقْعَدَهُ مِنْهَا. وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُضْرَبُ ضَرْبَةً يَلْتَهِبُ قَبْرُهُ نَارًا مِنْهَا، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ، أَوْ تَمَاسَّ، وَيُبْعَثُ عَلَيْهِ حَيَّاتٌ مِنْ حَيَّاتِ الْقَبْرِ كَأَعْنَاقِ الْإِبِلِ، فَإِذَا خَرَجَ قُمِعَ بِمَقْمَعٍ مِنْ نَارٍ أَوْ حَدِيدٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب بندہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف فرشتے بھیجتا ہے' وہ اُس کے کفن میں اُس کی روح کو قبض کرتے ہیں' پھر جب اُسے قبر میں رکھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے' جو اُسے ڈانٹتے ہیں اور کہتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ بندہ کہتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ بندہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: تمہارے نبی کون ہیں؟ بندہ کہتا ہے: وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ دونوں کہتے ہیں: تم نے سچ کہا ہے' تم اسی طرح (دنیا میں) تھے۔ (پھر وہ دوسرے فرشتوں سے کہتے ہیں:) تم لوگ اس کیلئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اسے جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دو۔ لیکن جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو اُسے ضرب لگائی جاتی ہے' اُس کی قبر میں آگ بھڑک اُٹھتی ہے' اُس کی قبر اُس کیلئے تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں اور اُس پر سانپ چھوڑ دیئے جاتے ہیں جو قبر کے سانپ ہوتے ہیں جو اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوتے ہیں' جب وہ نکلتا ہے تو اُس پر آگ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لوہے کے گرز کے ذریعہ مارا جاتا ہے۔

حضرت براء کی نقل کردہ طویل روایت

919- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم

919- رواه أحمد 295/4، وأبو داؤد: 4753، وعبد الرزاق: 6737، وابن أبي شيبة 380/3، والطيالسي: 753، والحاكم 37/1.

أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا، وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ بِيضُ الْوُجُوهِ، كَأَنَّمَا وُجُوهُهُمُ الشَّمْسُ، حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَيَجْلِسُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ، فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعْهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا، فَيَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْأَكْفَانِ وَفِي

انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے جنازہ میں شرکت کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے' جب ہم قبر کے پاس آئے تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد بیٹھ گئے' ہماری یہ حالت تھی کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک میں ایک چھڑی تھی جس کے ذریعہ آپ زمین کرید رہے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اُٹھایا اور فرمایا: قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو! یہ بات آپ نے تین مرتبہ یا شاید دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندۂ مؤمن دنیا سے لاتعلق ہونے لگتا ہے اور آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو آسمان سے فرشتے نازل ہو کر اُس کی طرف آتے ہیں جن کے چہرے چمکدار ہوتے ہیں' یوں جیسے اُن کے چہرے سورج ہوں وہاں تک جہاں تک بینائی جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ اُس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں' اُن فرشتوں کے پاس جنت کے کفن ہوتے ہیں' جنت کی خوشبو ہوتی ہیں۔ پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور اُس شخص کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور پھر کہتا ہے: اے مطمئن جان! تم نکل کر اپنے پروردگار کی مغفرت اور رضامندی کی طرف چلی جاؤ! تو وہ یوں بہتی ہوئی نکلتی ہے جس طرح مشکیزے میں سے قطرہ نکلتا ہے' تو ملک الموت اُسے پکڑ لیتا ہے' جب وہ اُسے پکڑتا ہے تو وہ پلک جھپکنے کے عرصہ کیلئے بھی اُسے اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا' اُسے مکمل طور پر پکڑ لیتا ہے۔ پھر وہ فرشتے اُس جان کو اُس کفن میں ڈال دیتے ہیں اور اُسے وہ خوشبو لگا دیتے ہیں' تو وہ جان اُس کے جسم سے یوں نکلتی ہے کہ اُس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے جو مشک زمین پر پایا جاتا ہے۔ پھر فرشتے اُسے لے کر اوپر کی

ذَلِكَ الْحَنُوطِ. فَيَخْرُجُ مِنْهُ كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ. فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ؟ فَيَقُولُونَ: هَذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا. حَتَّى يَصْعَدُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. فَيُسْتَفْتَحُ. فَيُفْتَحُ لَهُ. فَيَسْتَقْبِلُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا. حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ. فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ. فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ. وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ. فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ. وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ. وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ: فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ. وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللهِ. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ، وَآمَنْتُ بِهِ، وَصَدَّقْتُ بِهِ. فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: صَدَقَ عَبْدِي. فَأَفْرِشُوهُ مِنَ

طرف چڑھتے ہیں تو وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ یہی کہتے ہیں: اس روح کی خوشبو کتنی پاکیزہ ہے۔ دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے۔ وہ فرشتے اُس کا وہ نام لیتے ہیں جو دنیا میں اُس کا سب سے اچھا نام ہوتا ہے یہاں تک کہ فرشتے اُسے لے کر آسمانِ دنیا کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور دروازہ کھولنے کیلئے کہتے ہیں تو اُس کیلئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔ تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اُس کا استقبال کرتے ہیں' پھر اگلے آسمان کے فرشتے بھی ایسا ہی کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ فرشتے اُسے لے کر ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ساتویں آسمان میں علیّین میں میرے بندہ کے نامۂ اعمال کو نوٹ کرلو اور اسے زمین کی طرف واپس کردو' کیونکہ میں نے اس کو اُسی میں سے پیدا کیا تھا اور اُسی میں اس کو لوٹاؤں گا اور اُسی میں سے دوبارہ اس کو نکالوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اُس کی روح کو اُس کے جسم میں واپس کردیا جاتا ہے' پھر دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں' اُسے بٹھاتے ہیں اور اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ فرشتے اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ فرشتے اُس سے دریافت کرتے ہیں: اُن صاحب کا کیا معاملہ ہے جنہیں تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا؟ تو وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں۔ فرشتے اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہیں اس بات کا کیسے پتا چلا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اور اُس پر ایمان لایا اور اُس کی تصدیق کی۔ تو آسمان سے ایک منادی پکار کر کہتا ہے: میرے بندہ

الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَأْتِيهِ مِنْ طِيبِهَا وَرَوْحِهَا، وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ، يَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ. فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ الَّذِي يَجِيءُ بِالْخَيْرِ، فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ، حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي،

نے سچ کہا ہے' تم لوگ اس کیلئے جنت کا بچھونا بچھا دو' اسے جنت کا لباس پہنا دو' اس کیلئے ایسا دروازہ کھول دو جو جنت کی طرف کھلتا ہو' تا کہ وہاں سے اسے جنت کی خوشبو اور راحت آئے۔ پھر اُس مردہ کیلئے اُس کی قبر کو تاحدِ نگاہ وسیع کر دیا جاتا ہے' پھر ایک شخص اُس کے پاس آتا ہے جس کا چہرہ خوبصورت ہوتا ہے' لباس خوبصورت ہوتا ہے' خوشبو پاکیزہ ہوتی ہے' وہ یہ کہتا ہے: تم خوشخبری قبول کرو اُس بات کی جو تمہیں خوش کر دے گی' یہی وہ دن تھا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ مردہ دریافت کرتا ہے: تم کون ہو؟ کیونکہ تمہارا چہرہ وہ ہے جو بھلائی لے کر آیا ہے۔ تو وہ شخص جواب دیتا ہے: میں تمہارا نیک عمل ہوں۔ پھر وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! قیامت قائم کر دے تا کہ میں اپنے اہل خانہ اور اپنے مال کی طرف واپس جا سکوں۔

وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ الْمُسُوحُ، يَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ قَالَ: ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ، اخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللهِ وَغَضَبٍ، فَتَفَرَّقَ فِي جَسَدِهِ قَالَ: فَيُخْرِجُهَا تَتَقَطَّعُ مَعَهَا الْعُرُوقُ وَالْعَصَبُ، كَمَا يُنْزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعْهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ، فَيَخْرُجُ مِنْهُ رِيحٌ كَأَنْتَنِ

لیکن جب کافر بندہ دنیا سے رخصت ہوتا ہے اور آخرت کی طرف جاتا ہے تو آسمان سے کچھ فرشتے اُتر کر اُس کی طرف آتے ہیں جن کے چہرے سیاہ ہوتے ہیں' اُن کے ساتھ ٹاٹ ہوتا ہے' وہ تاحدِ نگاہ تک اُس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں' پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور اُس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: اے خبیث روح! تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کی طرف جاؤ! تو اُس کا جسم اِدھر اُدھر ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو روح اُس کے جسم سے یوں نکلتی ہے کہ اُس کے ساتھ رگیں اور پٹھے یوں پریشان ہوتے ہیں جیسے گیلی روئی میں سے خاردار لوہے کو نکالا جاتا ہے۔ پھر ملک الموت اُس روح کو پکڑتا ہے' جب وہ اُسے پکڑتا ہے تو پلک جھپکنے کے عرصہ کیلئے بھی اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ وہ اُسے لے کر اُس کپڑے میں لپیٹ دیتے ہیں' اُس میں سے ایسی بُو

جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا قَالُوا: مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْتَفْتِحُونَ، فَلَا يُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

{لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ} [الاعراف: 40]

قَالَ: فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي سِجِّينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ: فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

{وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ، فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ، أَوْ تَهْوِي بِهِ

آتی ہے جو کسی بھی مردار کی سب سے زیادہ بُری بُو ہو سکتی ہے جو روئے زمین پر پائی جاتی ہو۔ فرشتے اُسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں تو وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ فرشتے یہی کہتے ہیں: یہ کیسی خبیث روح ہے۔ دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں ہے' وہ دنیا میں اُس کا سب سے زیادہ قبیح نام لیتے ہیں جس نام سے اُسے دنیا میں بلایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ فرشتے اُسے لے کر آسمانِ دنیا کی طرف چڑھ جاتے ہیں' وہ اُس کیلئے دروازہ کھولنے کا کہتے ہیں تو اُس کیلئے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اُن لوگوں کیلئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں اُس وقت تک داخل نہیں ہوں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل نہیں ہوتا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ کا نام سب سے نیچے والی زمین سجّین میں نوٹ کرلو اور اسے زمین کی طرف واپس لوٹا دو کیونکہ اُسی سے میں نے اسے پیدا کیا تھا اور اُسی میں اسے لوٹاؤں گا اور اُسی میں سے ہی اسے دوبارہ نکالوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تو پھر اُس کی روح کو ایک طرف ڈال دیا جاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو (کسی کو) اللہ کا شریک قرار دیتا ہے تو وہ (یوں ہوگا) جیسے وہ آسمان سے گرا ہو اور پھر پرندے اسے اُچک لیں یا ہوا اُس کو دور

الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ } [الحج: 31].

فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ. لَا أَدْرِي. وَيَقُولَانِ لَهُ: وَمَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَفْرِشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ. فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ. وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ، قَبِيحُ الثِّيَابِ، مُنْتِنُ الرِّيحِ. فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوؤُكَ. هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتُ تُوعَدُ. فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ الَّذِي يَجِيءُ بِالشَّرِّ؟ فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ. فَيَقُولُ: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ. رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ

کی جگہ پر لے جا کر پھینک دے"۔

تو اُس شخص کی روح اُس کے جسم میں دوبارہ ڈال دی جاتی ہے دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں' اُسے بٹھاتے ہیں اور اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! میں نہیں جانتا۔ فرشتے اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! میں نہیں جانتا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو آسمان سے ایک منادی پکار کر یہ کہتا ہے: اس کیلئے جہنم کا بچھونا بچھا دو اور اسے جہنم کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو تا کہ اُس دروازہ سے جہنم کی گرمی اور تپش اس کی طرف آئے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اُس شخص کی قبر اُس کیلئے تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں' پھر ایک بُری شکل والا بُرے لباس والا شخص جس کی بُو انتہائی بدبودار ہوتی ہے وہ اُس کے پاس آتا ہے اور وہ کہتا ہے: جو بُرا سلوک تمہارے ساتھ ہو رہا ہے اُس کے بارے میں اطلاع حاصل کرو' یہی وہ دن تھا جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا۔ مردہ کہتا ہے: تم کون ہو؟ جو میرے پاس یہ بُرائی لے کر آئے ہو۔ تو وہ کہتا ہے: میں تمہارا بُرا عمل ہوں۔ پھر وہ (مُردہ) کہتا ہے: اے میرے پروردگار! تُو قیامت قائم نہ کر! اے میرے پروردگار! تُو قیامت قائم نہ کر۔

920- أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں شرکت کیلئے نکلے۔ اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

921- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے..... اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

922- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

{يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ} [ابراهيم: 27]

"جو لوگ ایمان لائے' اللہ تعالیٰ اُنہیں دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت رکھے گا"۔

قَالَ: التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا: إِذَا جَاءَهُ مَلَكَانِ فِي الْقَبْرِ فَقَالَا لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دنیاوی زندگی میں ثابت قدم رہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب قبر میں دو فرشتے اُس

922- رواه البخاري:1369، ومسلم:2871۔

فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ، قَالَا لَهُ: فَمَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، قَالَا لَهُ: فَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَبِيِّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

کے پاس آئیں گے اور اُس سے دریافت کریں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تو وہ کہے گا: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ دونوں فرشتے اُس سے دریافت کریں گے: تمہارا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دے گا: میرا دین اسلام ہے۔ وہ دونوں فرشتے اُس سے دریافت کریں گے: تمہارے نبی کون ہیں؟ تو وہ جواب دے گا: میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تو دنیاوی زندگی میں ثابت قدم رہنے سے یہ مراد ہے۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ التَّصْدِيقِ بِالدَّجَّالِ، وَأَنَّهُ خَارِجٌ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ

کتاب: دجال (کے وجود) اور اُس کے اِس اُمت میں خروج کرنے کی تصدیق کا بیان

بَابُ اسْتِعَاذَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَتَعْلِيمِهِ لِأُمَّتِهِ أَنْ يَسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دجال کے فتنہ سے پناہ مانگنا اور اپنی اُمت کو اس بات کی تعلیم دینا کہ وہ بھی دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگیں

923- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

''اے اللہ! میں آگ (یا جہنم) کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور آگ کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور خوشحالی کی آزمائش سے اور غربت کی آزمائش سے اور دجال کے شر سے (تیری پناہ مانگتا ہوں)''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مختلف چیزوں سے پناہ مانگنا

924- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

''اے اللہ! میں آگ کی آزمائش' آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں کاہلی' بڑھاپے' گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

925- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، ذَكَرَ فِيهِنَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دعا کرتے تھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن کلمات میں یہ بھی ذکر کیا:

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَلَهُ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

''میں دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' اس کے کئی طرق ہیں۔

926- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا: إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو عَامِرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

926- رواه مسلم: 588، وأبو داؤد: 983، وابن ماجه: 909، وأحمد 237/2، وابن حبان: 1967، والبيهقي 154/2، وابن خزيمة: 721، والدارمي 310/1.

الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَالْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے اور دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

927- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

"اے اللہ! میں قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

چار چیزوں سے پناہ مانگنے کی ہدایت

928- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَنٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

927- رواه البخاري: 1377، ومسلم: 131، وأحمد 522/2، وابن حبان: 1019، والنسائي 278/8، وابن الخزيمة: 721.

928- رواه مسلم: 128، وأبو داؤد: 983، والنسائي 58/3، وأحمد 237/2، والدارمي 310/1، وأبو عوانة 235/2، وابن خزيمة: 721.

وَسَلَّمَ:

إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

"جب کوئی شخص تشہد پڑھ لے تو وہ چار چیزوں سے پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش سے"۔

929- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ جَهَنَّمَ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، ثُمَّ لِيَدْعُ لِنَفْسِهِ بَعْدُ بِمَا شَاءَ

"جب کوئی شخص تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے: قبر کے عذاب سے' جہنم کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کے شر سے' پھر اُس کے بعد وہ اپنے لیے جو چاہے دعا مانگے"۔

وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

اس روایت کے بھی کئی طرق ہیں۔

930- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

929- انظر السابق۔

930- رواہ مسلم:590، وأبو داؤد:1542، والترمذی:3488۔

عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ، كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَيَقُولُ: قُولُوا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

نبی اکرم ﷺ اُن لوگوں کو اس دعا کی تعلیم یوں دیتے تھے جس طرح اُنہیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے' آپ ﷺ فرماتے تھے: تم لوگ یہ پڑھو:

''اے اللہ! بے شک ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

931- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

932- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ان کلمات کے ذریعہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَقَدِ اسْتَعَاذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدَّجَّالِ، وَعَلَّمَ اُمَّتَهُ اَنْ يَسْتَعِيذُوا

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے دجال سے پناہ مانگی ہے' آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ لوگ بھی دجال کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگیں' تو مسلمانوں کیلئے یہ

بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَيَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَسْتَعِيذُوا بِاللهِ الْعَظِيمِ مِنْهُ وَقَدْ حَذَّرَ أُمَّتَهُ فِي غَيْرِ حَدِيثِ الدَّجَّالَ، وَوَصَفَهُ لَهُمْ فَيَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَحْذَرُوهُ وَيَسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ زَمَانٍ يَخْرُجُ فِيهِ الدَّجَّالُ. فَيَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَحْذَرُوهُ وَيَسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ زَمَانٍ يَخْرُجُ فِيهِ الدَّجَّالُ، فَإِنَّهُ زَمَانٌ صَعْبٌ، أَعَاذَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ مِنْهُ وَقَدْ رُوِيَ أَنَّهُ قَدْ خُلِقَ. وَهُوَ فِي الدُّنْيَا مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي يَأْذَنُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِخُرُوجِهِ

بات مناسب ہے کہ وہ اُس (دجال) سے عظیم اللہ کی پناہ مانگیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کی حدیث کے علاوہ اپنی اُمت کو اس سے بچنے کی تلقین کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کی صفت لوگوں کے سامنے بیان کی ہے تو مسلمانوں کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ اس سے بچنے کی کوشش کریں اور اس بات سے اللہ کی پناہ مانگیں کہ اُن کو ایسا زمانہ نصیب ہو جس میں دجال کا خروج ہوگا کیونکہ وہ ایک مشکل زمانہ ہوگا اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ لوگوں کو اُس سے بچا کے رکھے۔ یہ روایت بھی منقول ہے کہ دجال پیدا ہو چکا ہے اور وہ دنیا میں موجود ہے اور اُسے لوہے (کی زنجیروں) میں باندھا ہوا ہے اور یہ اُس وقت تک بندھا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اُسے نکلنے کی اجازت نہیں دے گا۔

933- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْهَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

أَمَا إِنَّهُ قَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ. وَمَشَى فِي الْأَسْوَاقِ

يَعْنِي الدَّجَّالَ

''وہ (یعنی دجال) کھانا کھائے گا اور بازاروں میں چلے پھرے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد دجال تھا۔

934- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا مُوسَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

933- رواه أحمد 444/4 والبزار: 3382 وخرجه الألباني في ضعيف الجامع: 4699.

934- انظر السابق.

هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، وَمَشَى فِي الْأَسْوَاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابن معقل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''وہ کھانا کھائے گا اور بازاروں میں چلے پھرے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد دجال ہے۔

935- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دجال کی ایک آنکھ بند ہوگی' اُس پر ناک کی طرف سے آنے والا جلد کا ٹکڑا ہوگا' اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا''۔

دجال' کانا ہوگا

936- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ مَعْدَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

935- رواه البخاري:7131، وكذا مسلم:2933، وأبو داؤد:4316، وأبو يعلى:3016.

936- رواه أحمد5/324، وأبو داؤد:4320، والبزار:3389، وأبو يعلى:3016، وابن حبان:6794، وخرجه الألباني في صحيح أبي داؤد:3630.

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيتُ اَنْ لَا تَعْقِلُوا، اِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ اَفْحَجُ دَعْجٌ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ، لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا اَنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، وَاعْلَمُوا اَنَّكُمْ لَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى تَمُوتُوا

''میں تمہیں دجال کے بارے میں بتاتا ہوں' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ تم سمجھ نہیں سکو گے' دجال ایک چھوٹے قد کا' بھاری جسامت کا' کالی آنکھوں والا شخص ہوگا جس کی ایک آنکھ ٹھیک نہیں ہوگی' وہ نہ تو باہر کی طرف نکلی ہوئی ہوگی اور نہ ہی صرف گڑھا ہوگا' اگر تمہیں اس حوالے سے کوئی اُلجھن ہو تو یہ بات جان لو کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اور تم لوگ مرنے سے پہلے اپنے پروردگار کا دیدار نہیں کرو گے (یعنی جو دنیا میں تمہارے سامنے آئے گا وہ تمہارا پروردگار نہیں ہوسکتا)''۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا

937- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّيْبَانِيُّ يَعْنِي اَبَا عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ مَا يُحَدِّثُنَا عَنِ الدَّجَّالِ، وَيُحَذِّرُنَاهُ، وَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ کے آخر میں ہمیں دجال کے بارے میں بتایا اور ہمیں اُس سے بچنے کی تلقین کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین میں یہ بات شامل تھی:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَمْ تَكُنْ عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اَعْظَمُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا حَذَّرَهُ اُمَّتَهُ

''اے لوگو! روئے زمین پر کوئی بھی فتنہ ایسا نہیں ہے جو دجال کے فتنہ سے زیادہ بڑا ہو' اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اُس نبی نے اپنی اُمت کو اُس (دجال) سے بچنے کی ہدایت کی اور میں آخری

937- رواہ ابن ماجہ: 4077' وابن أبي عاصم في السنۃ: 391' خرجہ الألباني في ظلال الجنۃ 173/1

وَانَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ. وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ. فَاِنْ يَخْرُجْ وَانَا فِيكُمْ. فَاَنَا حَجِيجُ كُلِّ مُسْلِمٍ. وَاِنْ يَخْرُجْ مِنْ بَعْدِي فَكُلُّ امْرِئٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ. وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

نبی ہوں اور تم لوگ آخری اُمت ہو' تو وہ لازمی طور پر تمہارے درمیان ہی نکلے گا' اگر وہ اُس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو میں ہر مسلمان کیلئے بچنے کا ذریعہ ہوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو ہر شخص اپنا بچاؤ خود کرے گا اور ہر مسلمان کا میری جگہ' اللہ تعالیٰ نگہبان ہوگا''۔

938- وَحَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَرَ الدَّجَّالَ يَوْمًا. فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّهُ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى. كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

''وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور اُس کی دائیں آنکھ پھولے ہوئے انگور کی مانند ہوگی''۔

939- اَنْبَاَنَا اَبُو مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ. عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ: اَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا ذکر کرتے ہوئے اُس کی اونچ نیچ کا ذکر کیا (یعنی اتنا زیادہ ذکر کیا) کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہوگا' جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو ہماری پریشانی کا احساس ہو گیا' ہم نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے آج صبح دجال کا ذکر کیا تھا اور اُس کو اتنا بڑھا

938- رواہ البخاری:7123، ومسلم:2933، وأبو داؤد:4757، والترمذی:2236۔

939- رواہ مسلم:2137، وأبو داؤد:4321، والترمذی:2241۔

ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَمَا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا، فَسَأَلْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ، فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَقَالَ: غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ، فَإِنْ يَخْرُجْ، وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

چڑھا کر بیان کیا کہ ہم نے یوں گمان کیا کہ شاید وہ کھجوروں کے جھنڈ میں ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ چیزوں کا زیادہ اندیشہ ہے اگر وہ اُس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو تمہارے لیے میں اُس کے سامنے رکاوٹ بن جاؤں گا اور اگر وہ اُس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان موجود نہ ہوا تو ہر شخص اپنا بچاؤ خود کرے گا اور میری جگہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت تمیم داری کا بیان کردہ واقعہ

940- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ، أَوْ كَمَا قَالَتْ، فَاسْتَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَبَيْنَ قَائِمٍ

امام شعبی نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے' آپ اُس سے پہلے صرف جمعہ کے دن ہی منبر پر تشریف فرما ہوتے تھے' لوگوں کو اس حوالے سے پریشانی ہوئی' کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے کچھ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے فرمایا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ! آج میں اس جگہ پر اس لیے کھڑا ہوا ہوں تا کہ تم لوگوں کو ایک معاملہ کے حوالے سے رغبت اور ڈر کے حوالے سے بتاؤں! (یعنی ایک ایسی چیز کے بارے میں بتاؤں جس سے تمہیں دلچسپی بھی ہوگی اور تمہیں اُس سے پریشانی

940- رواہ مسلم: 2942، وأبو داؤد: 4327، وابن ماجه: 4047، وأحمد 373/6۔

وَجَالِسٍ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ: أَنِ اجْلِسُوا. فَإِنِّي لَمْ أَقُمْ مَقَامِي هَذَا لِأَمْرٍ يُنَغِّصُكُمْ لِرَهْبَةٍ وَلَا لِرَغْبَةٍ. وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي. فَأَخْبَرَنِي خَبَرًا مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ. أَلَا إِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ. أَخَذَتْهُمْ عَاصِفٌ فِي الْبَحْرِ. فَأَلْجَأَتْهُمْ إِلَى جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ لَا يَعْرِفُونَهَا. فَقَعَدُوا. وَقَالَ خَلَفٌ مَرَّةً أُخْرَى: فَرَكِبُوا فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ. ثُمَّ خَرَجُوا فَصَعِدُوا إِلَى الْجَزِيرَةِ. فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَسْوَدَ أَهْدَبَ. كَثِيرِ الشَّعْرِ. فَقَالُوا لَهَا: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ. فَقَالُوا لَهَا: أَخْبِرِينَا عَنِ النَّاسِ. فَقَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا. وَلَا سَائِلَتِكُمْ عَنْهُ. وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الدَّيْرِ فَأْتُوهُ. فَإِنَّ فِيهِ رَجُلًا بِالْأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ يُخَابِرَكُمْ وَتُخَابِرُوهُ. فَأَتَوْهُ فَاسْتَأْذَنُوا عَلَيْهِ. فَدَخَلُوا. فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوثَقٍ شَدِيدِ الْوَثَاقِ. شَدِيدِ التَّشَكِّي. مُظْهِرٍ لِلْحُزْنِ. فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ نَبَأْتُمْ؟ فَقَالُوا: مِنَ الشَّامِ قَالَ: فَمَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ: مَا

بھی ہوگی)۔تمیم داری میرے پاس آیا' اُس نے مجھے بتایا تو اُس کی اطلاع نے مجھے اتنا خوش کیا اور آنکھوں کو اتنا ٹھنڈا کیا کہ میں نے دوپہر کو آرام بھی نہیں کیا۔ تمیم داری کے کچھ چچازاد سمندر کے سفر پر روانہ ہوئے' راستہ میں اُنہیں طوفان نے آلیا تو وہ لوگ سمندر میں موجود ایک جزیرہ میں پناہ لینے کیلئے چلے گئے' وہ لوگ اُس جزیرہ سے واقف نہیں تھے۔ وہ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے (یہاں راوی نے ایک جگہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) وہ لوگ سوار ہوئے' وہ کشتی کے قریب ہی موجود تھے' پھر وہ وہاں سے نکلے اور جزیرہ کی طرف چڑھنا شروع ہوئے تو وہاں سیاہ رنگ کی ایک چیز تھی جس کے بال بہت زیادہ تھے' اُن لوگوں نے اُس سے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں۔ اُنہوں نے اُس سے دریافت کیا: تم ہمیں لوگوں کے بارے میں بتاؤ! جساسہ نے کہا: میں تمہیں کسی چیز کے بارے میں نہیں بتاؤں گی اور تم سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کروں گی' تم اس مندر میں چلے جاؤ وہاں ایک شخص ہوگا جو تمہیں خبر دینے اور تم سے خبریں حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتا ہوگا۔ وہ اُس کے پاس آئے' اُنہوں نے اُس سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور اندر داخل ہو گئے۔ تو وہاں ایک بوڑھا موجود تھا جسے سختی سے باندھا گیا تھا اور وہ پریشان تھا' اُس نے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: شام سے۔ اُس نے دریافت کیا: عربوں کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ہم عرب ہی ہیں' تم کس کے بارے میں دریافت کر رہے ہو؟ اُس نے دریافت کیا: اُن صاحب کا کیا بنا جنہوں نے ظہور کیا تھا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا)؟ اُن لوگوں نے بتایا: وہ اچھی حالت میں ہیں' اُن کی

فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ؟ فَقَالُوا: خَيْرًا نَاوَاهُ قَوْمُهُ. فَأَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ. فَأَمْرُهُمْ جَمِيعٌ، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَنَبِيُّهُمْ وَاحِدٌ، وَإِلٰهُهُمْ وَاحِدٌ قَالَ: ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ. فَقَالَ: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ فَقَالُوا: يَشْرَبُونَ مِنْهَا لِشَفَتِهِمْ. وَيَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ قَالَ: مَا فَعَلَ نَخْلٌ مَا بَيْنَ عُمَانَ وَبَيْسَانَ؟ فَقَالُوا: يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ حِينٍ قَالَ: مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ؟ فَقَالُوا: يَدْفُقُ جَانِبَاهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ قَالَ: فَزَفَرَ عِنْدَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِي هٰذَا: لَمْ أَدَعْ أَرْضًا إِلَّا وَطِئْتُهَا بِرِجْلَيَّ هَاتَيْنِ، إِلَّا طَيْبَةَ لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سُلْطَانٌ

قوم نے اُن کی طرف رجوع کرلیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ان کی قوم پر غلبہ عطا کر دیا ہے' اب اُن کی قوم کے تمام افراد ایک ہی دین پر ہیں' اُن کا ایک ہی دین ہے' ایک ہی نبی ہے اور ایک ہی معبود ہے۔ تو اُس نے کہا: یہ اُن لوگوں کے حق میں بہتر ہے۔ پھر اُس نے دریافت کیا: زغر کے چشمہ کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: لوگ اُس کے پانی کو پیتے ہیں اور اُس کے ذریعہ اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اُس نے دریافت کیا: عمان اور بیسان کے کھجوروں کے باغ کا کیا عالم ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ہر موسم میں اُس کی اُتاری ہوئی کھجوریں کھائی جاتی ہیں۔ اُس نے دریافت کیا: بحیرۂ طبریہ کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: پانی کی کثرت کی وجہ سے اُس کے دونوں کنارے چھلکتے رہتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس نے تین مرتبہ خود کو جھٹکا اور پھر بولا: جب مجھے اس قید سے رہائی ملے گی تو میں روئے زمین کے ہر حصہ کو اپنے ان دونوں پاؤں کے ذریعہ روند دوں گا' صرف مدینہ کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ مجھے اُس پر غلبہ حاصل نہیں ہو سکے گا۔

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَى هٰذَا انْتَهَى فَرَحِي، هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي: الْمَدِينَةَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ وَاحِدٌ، ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ، سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ سَيْفَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بات پر مجھے بے انتہا خوشی ہوئی' یہ طیبہ ہے (نبی اکرم ﷺ کی مراد مدینہ منورہ تھا) اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! یہاں تک آنے کا جو بھی راستہ ہے خواہ وہ تنگ ہو یا کھلا ہو' زمینی راستہ ہو یا پہاڑ ہو' ہر راستہ پر قیامت کے دن تک ایک فرشتہ تلوار سونت کر کھڑا رہے گا۔

941- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر آپ منبر پر چڑھے' عام طور پر

بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ إِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَبْلَ ذَاكَ الْيَوْمِ، فَاسْتَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَمِنْ بَيْنَ قَائِمٍ وَجَالِسٍ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ: أَنِ اجْلِسُوا فَقَالَ: إِنِّي وَاللهِ مَا قُمْتُ مَقَامِي هَذَا بِأَمْرٍ يَنْهَكُمْ رَغْبَةً وَرَهْبَةً، وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي خَبَرًا مَنَعَ مِنِّي الْقَيْلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَنْشُرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ نَبِيِّكُمْ، إِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَخَذَتْهُمْ عَاصِفَةٌ فِي الْبَحْرِ، فَأَلْجَأَتْهُمُ الرِّيحُ إِلَى جَزِيرَةٍ لَا يَعْرِفُونَهَا فَقَعَدُوا عَلَى قَوَارِبِ السَّفِينَةِ، فَصَعِدُوا إِلَيْهَا فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَهْدَبَ أَسْوَدَ، كَثِيرِ الشَّعْرِ فَقَالُوا: مَا أَنْتَ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، فَقَالُوا: أَخْبِرِينَا، قَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ وَلَا سَائِلَتِكُمْ، وَلَكِنْ هَذَا الدَّيْرُ قَدْ رَهِقْتُمُوهُ، وَفِيهِ رَجُلٌ هُوَ بِالْأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ تُخْبِرُوهُ وَيُخْبِرَكُمْ، فَعَمَدُوا حَتَّى أَتَوْهُ، فَاسْتَأْذَنُوا، فَإِذَا هُمْ

آپ اُس وقت منبر پر تشریف فرما نہیں ہوتے تھے صرف جمعہ کے دن اُس پر تشریف فرما ہوتے تھے' اس لیے لوگوں کو اس حوالے سے پریشانی ہوئی' کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے کچھ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسے معاملہ کی وجہ سے یہاں کھڑا ہوا ہوں جس میں تمہیں دلچسپی بھی محسوس ہوگی اور پریشانی بھی ہوگی۔ تمیم داری میرے پاس آیا اور مجھے ایک خبر دی' جس کی خوشی کی وجہ سے میں نے دوپہر کو آرام بھی نہیں کیا' تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ تمہارے نبی جس بات سے خوش ہوئے ہیں وہ تمہارے سامنے بھی بیان کر دی جائے۔ تمیم داری کے کچھ چچازاد سمندری طوفان کا شکار ہوئے' ہواؤں نے اُنہیں ایک جزیرہ تک پہنچا دیا جس سے یہ لوگ واقف نہیں تھے' یہ لوگ کشتی سے اُترے اور جزیرہ میں داخل ہو گئے' وہاں سیاہ رنگ کی زیادہ بالوں والی ایک چیز تھی' ان لوگوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں۔ اُن لوگوں نے کہا: تم ہمیں کچھ بتاؤ؟ اُس نے کہا: میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گی اور تم سے کچھ بھی نہیں پوچھوں گی' تم لوگ اس مندر میں جاؤ! وہاں ایک شخص موجود ہوگا جو اس بات کا شدت سے خواہش مند ہوگا کہ تم اُسے کچھ بتاؤ اور وہ تمہیں کچھ بتائے۔ وہ لوگ اُس طرف بڑھے اور وہاں پہنچ گئے' اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو وہاں ایک بوڑھا شخص بندھا ہوا تھا اور سختی سے بندھا ہوا تھا' اُس سے پریشانی کا اظہار ہو رہا تھا اور اُس کی پریشانی شدید تھی۔ اُس نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آرہے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: شام سے۔ اُس نے دریافت

بِشَيْخٍ مُوثَقٍ، شَدِيدِ الْوَثَاقِ، مُظْهِرِ الْحُزْنِ، شَدِيدِ التَّشَكِّي، فَقَالَ لَهُمْ: مِنْ أَيْنَ نَشَأْتُمْ؟ قَالُوا مِنَ الشَّامِ قَالَ: مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ، عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ: مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرًا، نَاوَاهُ قَوْمٌ، وَصَدَّقَهُ قَوْمٌ، فَأَظْهَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ قَالَ: فَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَإِلَهُهُمْ وَاحِدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ قَالَ: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ قَالُوا: خَيْرًا، يَشْرَبُونَ، وَيَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عُمَانَ وَبَيْسَانَ؟ قَالُوا: يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ قَالَ: مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ؟ فَقَالُوا: يَدْفُقُ جَنْبَاهَا، كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ: فَزَفَرَ عِنْدَ ذَلِكَ، ثُمَّ زَفَرَ، ثُمَّ زَفَرَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ قَدِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِي هَذَا لَمْ أَتْرُكْ أَرْضًا إِلَّا وَطِئْتُهَا بِرِجْلَيَّ هَاتَيْنِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ طَيْبَةً فَلَيْسَ لِي عَلَيْهَا سُلْطَانٌ.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ، وَلَا سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کیا: عربوں کا کیا حال ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: ہم عرب ہیں' تم نے کس چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے؟ اُس نے کہا: اُن صاحب کا کیا حال ہے جنہوں نے تمہارے درمیان ظہور کیا ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: اچھی حالت ہے' اُن کی قوم نے اُن کی طرف رجوع کر لیا ہے' اُن کی قوم نے اُن کی تصدیق کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُن کی قوم پر غلبہ عطا کر دیا ہے۔ اُس نے دریافت کیا: تو کیا اب اُن لوگوں کا دین ایک ہے اور معبود ایک ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے کہا: یہ اُن لوگوں کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ اُس نے دریافت کیا: زغر کے چشمہ کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: اچھی حالت ہے' لوگ اُس میں سے پانی پیتے ہیں اور اپنے کھیتوں کو بھی سیراب کرتے ہیں۔ اُس نے دریافت کیا: عمان اور بیسان کے درمیان موجود کھجوروں کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ہر سال اُس کا پھل اُتار کر کھایا جاتا ہے۔ اُس نے دریافت کیا: بحیرۂ طبریہ کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: اُس کے دونوں کنارے چھلک رہے ہیں اور ایسا پانی کی کثرت کی وجہ سے ہے۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر اُس نے خود کو جھٹکا دیا' پھر جھٹکا دیا' پھر جھٹکا دیا' پھر بولا: جب یہ میری بندش ختم ہو گی تو میں روئے زمین کے ہر حصہ کو اپنے ان دونوں پاؤں کے ذریعہ روند دوں گا' البتہ طیبہ کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ مجھے اُس پر غلبہ حاصل نہیں ہو گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اس کے (یعنی مدینہ منورہ کے) ہر تنگ اور کھلے سیدھے اور پہاڑی راستہ پر قیامت کے دن تک ایک فرشتہ تلوار سونت کر کھڑا رہے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَلِهٰذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ. حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، فِي كِتَابِ الْمَصَابِيحِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس حدیث کے کئی طرق ہیں' یہ روایت ابن ابوداؤد نے کتاب ''المصابیح'' میں نقل کی ہے۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِنُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَكَمًا عَدْلًا فَيُقِيمُ الْحَقَّ وَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ایک عادل حکمران کے طور پر نزول کریں گے' وہ حق کو قائم کریں گے اور دجال کو قتل کر دیں گے

942- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا، وَلَيَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُو إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ

''ابن مریم تمہارے درمیان عادل حکمران کے طور پر نازل ہوں گے' وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو مار دیں گے' جزیہ کو ختم کر دیں گے اور جوان اونٹوں کو چھوڑ دیں گے' ان کی دیکھ بھال کی ضرورت نہیں ہوگی' وہ آپس کی دشمنی' ناراضگی اور حسد کو ختم کر دیں گے وہ مال لینے کیلئے بلائیں گے تو اُسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ اور نزول

943- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

942- رواه مسلم: 243، وأحمد 2/493، وابن حبان: 6816.

943- رواه أبو داؤد: 4324، وأحمد 2/406، والحاكم 2/595، ورواه عبد الرزاق: 20845، وابن حبان: 6821، رواه البخاري: 4432، ومسلم: 2365.

كُرْخُوَيْهِ قَالَ: اَنْبَانَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اَلْاَنْبِيَاءُ اُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَاِنَّهُ نَازِلٌ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، كَاَنَّ رَاْسَهُ يَقْطُرُ، وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، وَاِنَّهُ يَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُفِيضُ الْمَالَ، وَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ، حَتَّى يُهْلِكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي اِمَارَتِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْاِسْلَامِ، وَحَتَّى يُهْلِكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي اِمَارَتِهِ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، وَتَقَعُ الْاَمَنَةُ فِي الْاَرْضِ، حَتَّى يَرْعَى الْاَسَدُ مَعَ الْاِبِلِ، وَالنَّمِرُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَتَلْعَبُ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، يَلْبَثُ اَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

''انبیاء کی مائیں مختلف ہیں لیکن اُن کا دین ایک ہے اور میں دیگر تمام کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور اُن کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے' وہ نزول کریں گے' جب تم اُنہیں دیکھو گے تو پہچان لو گے کیونکہ وہ ایک ایسے شخص ہیں جن کے بال بالکل سیدھے ہیں اور اُن کی رنگت سرخ وسفید ہے' اُن کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوئے محسوس ہوں گے' اگرچہ اُن کو پانی نہیں لگا ہوگا' وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کر دیں گے' جزیہ کو ختم کر دیں گے' مال کو پھیلا دیں گے اور اسلام کی خاطر لوگوں سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ اُن کے عہد حکومت میں اللہ تعالیٰ اسلام کے علاوہ دیگر تمام ادیان کو ختم کر دے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن کے عہد حکومت میں گمراہی کے پیشوا کانے کذاب (یعنی دجال) کو بھی ہلاکت کا شکار کر دے گا' پوری روئے زمین پر امن وامان ہو جائے گا یہاں تک کہ شیر' اونٹ کے ساتھ چرتا ہو گا اور چیتا' گائے کے ساتھ اور بھیڑیا' بکری کے ساتھ چرتا ہوگا' بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے لیکن وہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک رہیں گے' پھر اُن کا انتقال ہو جائے گا تو مسلمان اُن کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے''۔

944- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ يُوسُفُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

944- رواه البخاري: 2222، ومسلم: 155، والترمذي: 2233، وابن ماجه: 4078، وأحمد 240/2، وعبد الرزاق: 20840، وابن حبان: 6818.

هَارُونَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

يُوشِكُ أَنْ يَنْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا، يَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ

''عنقریب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عادل حکمران اور انصاف کرنے والے پیشوا کے طور پر نزول کریں گے' وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کر دیں گے' جزیہ معاف کر دیں گے اور اتنا مال پھیلا دیں گے کہ اُسے کوئی قبول کرنے والا نہیں رہے گا''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ کون دے گا؟

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَالَّذِينَ يُقَاتِلُونَ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: أُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِينَ يُقَاتِلُونَ عِيسَى: الْيَهُودُ مَعَ الدَّجَّالِ، فَيُقْتُلُ عِيسَى الدَّجَّالَ، وَيَقْتُلُ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، ثُمَّ يَمُوتُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ، وَيُدْفَنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیں گے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہو گی اور جن لوگوں کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لڑائی کریں گے وہ یہودی ہوں گے جو دجال کے ساتھی ہوں گے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام' دجال کو قتل کر دیں گے اور مسلمان یہودیوں کو قتل کر دیں گے' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گا اور مسلمان اُن کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

945- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

945- رواہ البخاری: 2925، ومسلم: 2921، والترمذی: 2236، وأحمد 122/2، وعبد الرزاق: 20837، وابن حبان: 6806.

شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُودَ وَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتَّى إِنَّ الْحَجَرَ لَيَقُولُ: يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ

''تم لوگ ضرور یہودیوں کے ساتھ جنگ کرو گے اور انہیں قتل کرو گے یہاں تک کہ پتھر یہ کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی (میرے پیچھے چھپا ہوا ہے) تم آؤ اور اسے قتل کردو۔

946- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الْأَقْبُرُ الثَّلَاثَةُ: قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَبْرُ أَبِي بَكْرٍ، وَقَبْرُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَقَبْرٌ رَابِعٌ يُدْفَنُ فِيهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن عبداللہ بن سلام اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تین قبریں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر ہے اور چوتھی قبر (کی جگہ ہے) جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے۔

قرآن کی ایک آیت کی تفسیر

947- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنْبَأَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومالک نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ

''اہل کتاب میں سے ہر ایک' اُن کی موت سے پہلے اُن پر

قَبْلَ مَوْتِهِ} [النساء: 159]

قَالَ: ذَٰلِكَ عِنْدَ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا آمَنَ بِهِ

ایمان لے آئے گا''۔

ابو مالک بیان کرتے ہیں: یہ حضرت عیسٰی بن مریم علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا' اُس وقت اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا ہر شخص اُن پر ایمان لے آئے گا۔

948- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ} [النساء: 159]

''اہلِ کتاب میں سے ہر ایک' اُن کی موت سے پہلے اُن پر ایمان لے آئے گا''۔

يَعْنِي أَنَّهُ سَيُدْرِكُ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ حِينَ يُبْعَثُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

اس سے مراد یہ ہے کہ اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو ایسا زمانہ ملے گا جس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام مبعوث ہوں گے اور پھر وہ لوگ اُن پر ایمان لے آئیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ الْإِيمَانِ بِالْمِيزَانِ: أَنَّهُ حَقٌّ تُوزَنُ بِهِ الْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ

کتاب: میزان پر ایمان رکھنا' یہ کہ وہ حق ہے اور اس کے ذریعہ نیکیوں اور گناہوں کا وزن کیا جائے گا

949- انَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: يُوضَعُ الصِّرَاطُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ حَدٌّ كَحَدِّ الْمُوسَى قَالَ: وَيُوضَعُ الْمِيزَانُ، وَلَوْ وُضِعَتْ فِي كِفَّتِهِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَا فِيهِنَّ لَوَسِعَتْهُمْ، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا لِمَنْ تَزِنُ بِهٰذَا؟ فَيَقُولُ: لِمَنْ شِئْتُ مِنْ خَلْقِي، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن پل صراط کو رکھا جائے گا جس کی دھار استرے کی دھار کی مانند ہوگی۔ وہ بیان کرتے ہیں: میزان کو رکھا جائے گا' اگر اُس کے ایک پلڑے میں آسمان اور زمین اور اُس میں موجود تمام چیزوں کو رکھا جائے تو وہ تمام چیزیں اُس میں آ جائیں گی۔ فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تُو اس کے ذریعہ کس کا وزن کرے گا؟ تو پروردگار فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا۔ تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیری ویسے عبادت نہیں کی جو تیری عبادت کا حق ہے۔

میزان کی وسعت

950- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
قیامت کے دن میزان کو رکھا جائے گا' اگر اُس میں آسمانوں اور زمین کو رکھا جائے تو وہ بھی اُس میں پورے آ جائیں۔ فرشتے

949- رواه الحاكم 586/4.

950- انظر السابق.

سَلْمَانَ قَالَ: يُوضَعُ الْمِيزَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَوْ أَنَّ فِيهِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ لَوَسِعَتْ، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ، لِمَنْ تَزِنُ بِهَذَا؟ فَيَقُولُ لِمَنْ شِئْتُ مِنْ خَلْقِي، فَيَقُولُونَ: سُبْحَانَكَ، مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اس کے ذریعہ تُو کس کا وزن کرے گا؟ تو وہ فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا (اُس کا وزن کروں گا)۔ تو فرشتے عرض کریں گے: تُو ہر عیب سے پاک ہے! ہم نے تیری ویسے عبادت نہیں کی جو تیری عبادت کا حق ہے۔

اچھے اخلاق کا وزن سب سے زیادہ ہوگا

951- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ؛ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: عَطَاءٌ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْخُلُقِ الْحَسَنِ

''مؤمن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی''۔

952- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي غُنْدَرًا قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ أَبِي بَزَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

951- رواه أحمد 442/6، والترمذي 2004، وأبو داؤد: 4799، وابن أبي شيبة 516/8، وابن حبان: 481، وخرجه الألباني في الصحيحة: 876۔

952- انظر السابق۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

''میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہو گی''۔

953- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

''میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہو گی''۔

954- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْضَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ

''قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ فضیلت والی اور کوئی چیز نہیں ہو گی''۔

953- رواه الترمذی:2003، وأحمد6/442، وأبو داؤد:4799، وخرجه الألبانی فی صحیح أبی داؤد:4014.

954- رواه الترمذی:2002، وأحمد6/451، والبزار:1975، وعبد الرزاق:21057، والبغوی فی شرح السنة:3496.

955- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

اَثْقَلُ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ: الْخُلُقُ الْحَسَنُ

''میزان میں رکھی جانے والی سب سے زیادہ وزنی چیز' اچھے اخلاق ہیں''۔

956- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قُلْتُ لِاُمِّ الدَّرْدَاءِ: هَلْ سَمِعْتِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

میمون بن مہران بیان کرتے ہیں:

میں نے سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ مَا يَدْخُلُ فِي الْمِيزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ

''میزان میں سب سے پہلے داخل ہونے والی چیز' اچھے اخلاق ہوں گے''۔

955- انظر السابق۔

956- رواہ ابن أبی شیبة 212/5، والطبرانی فی الکبیر 73/25۔

میزان میں کلمۂ شہادت کا وزن

957- حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ الْإِفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِرَجُلٍ إِلَى الْمِيزَانِ، وَيُؤْتَى بِتِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِنْهَا مَدُّ الْبَصَرِ، فِيهَا خَطَايَاهُ وَذُنُوبُهُ، فَتُوضَعُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، ثُمَّ يُخْرَجُ بِطَاقَةٌ بِقَدْرِ أُنْمُلَةٍ فِيهَا: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَتُوضَعُ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى، فَتَرْجَحُ بِخَطَايَاهُ وَذُنُوبِهِ

''قیامت کے دن ایک شخص کو میزان کے پاس لایا جائے گا اور ننانوے دفتر لائے جائیں گے جن میں سے ہر ایک دفتر (یعنی رجسٹر) حدنگاہ تک بڑا ہوگا' اُس میں اُس شخص کی خطاؤں اور گناہوں کا ذکر ہوگا' اُنہیں میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا' پھر انگلی کی پور جتنی ایک چیز لائی جائے گی' (یعنی ایک کاغذ لایا جائے گا) جس میں کلمہ شہادت موجود ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اُسے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو (کلمہ شہادت والا) وہ پلڑا گناہوں اور خطاؤں کے پلڑے سے بھاری ہو جائے گا''۔

میزان میں کافر کا بے وزن ہونا

958- أَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الطَّوِيلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں:

قیامت کے دن ایک لمبے اور بھاری بھرکم شخص کو لایا جائے گا'

957- رواه أحمد 213/2، والترمذي: 2641، وابن ماجه: 4300، والحاكم 6/1، وخرجه الألباني في الصحيحة: 135۔

الْعَظِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَيُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ. فَلَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَرَأَ

اُسے میزان میں رکھا جائے گا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کا وزن مچھر کے پَر جتنا بھی نہیں ہوگا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

{فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا} [الكهف: 105]

''قیامت کے دن ہم اُن کیلئے میزان قائم نہیں کریں گے''۔

959- اَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: اَنْبَانَا لَيْثٌ. عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ. عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ. فِي الْعُتُلِّ قَالَ: هُوَ الْقَوِيُّ الشَّدِيدُ الْاَكُولُ الشَّرُوبُ. يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ. فَلَا يَزِنُ شَعِيرَةً. يَدْفَعُ الْمَلَكُ مِنْ أُولَئِكَ سَبْعِينَ اَلْفًا دَفْعَةً وَاحِدَةً فِي النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبید بن عمیر' لفظ ''عتل'' کے بارے میں فرماتے ہیں:

اس سے مراد وہ طاقتور زبردست' بہت زیادہ کھانے پینے والا شخص ہے' جسے میزان میں رکھا جائے گا تو اُس کا وزن جَو کے دانے جتنا نہیں ہوگا' فرشتہ اس طرح کے ستر ہزار لوگوں کو ایک ہی مرتبہ میں جہنم میں پھینک دے گا۔

960- وَاَنْبَانَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِينِيُّ قَالَ: اَنْبَانَا ابْنُ لَهِيعَةَ. عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِي عِمْرَانَ. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ. هَلْ يَذْكُرُ الْحَبِيبُ حَبِيبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: اَمَّا عِنْدَ ثَلَاثٍ فَلَا. اَمَّا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَمِيلَ اَوْ يَخِفَّ فَلَا. وَاَمَّا عِنْدَ الْكُتُبِ حَتَّى يُعْطَى الْكِتَابَ بِيَمِينِهِ اَوْ بِشِمَالِهِ فَلَا. وَاَمَّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن کسی دوست کو اپنا دوست یاد آئے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تین مقامات کا تعلق ہے تو وہاں تو نہیں ہوگا' یا میزان کے نزدیک کہ یا تو وہ جھک جائے گا یا ہلکا ہو جائے گا تو پھر نہیں ہوگا' یا نامۂ اعمال کے نزدیک کہ جو یا تو دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہاں بھی نہیں ہوگا' یا اُس وقت جب جہنم سے آگ کا ایک ٹکڑا نکلے گا اور وہ ٹکڑا یہ کہے گا: مجھے تین چیزوں کے بارے

حِينَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ، فَيَقُولُ ذَلِكَ الْعُنُقُ: وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ، وُكِّلْتُ بِالَّذِي ادَّعَى مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ، وَوُكِّلْتُ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَبِكُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ

میں نگران بنایا گیا ہے' مجھے اُس شخص کا نگران بنایا گیا ہے جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت کرتا تھا اور مجھے ہر ظالم سرکش شخص پر مسلط کیا گیا ہے اور مجھے ہر اُس متکبر شخص پر مسلط کیا گیا ہے جو یومِ حساب پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

اعمال کے حساب سے لوگوں کا دور ہونا

961- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَتْ: عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ فِي حِجْرِي، فَذَكَرْتُ قُرْبَهُ مِنِّي فِي الدُّنْيَا، وَتَبَاعُدَ النَّاسِ بِأَعْمَالِهِمْ فِي الْآخِرَةِ، فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِي: مَا يُبْكِيكِ يَا عَائِشَةُ؟ فَقُلْتُ: ذَكَرْتُ قُرْبَكَ مِنِّي فِي الدُّنْيَا، وَتَبَاعُدَ النَّاسِ بِأَعْمَالِهِمْ فِي الْآخِرَةِ، هَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ، إِذَا تَطَايَرَتِ الصُّحُفُ، وَقِيلَ {هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ} لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ أَحَدًا حَتَّى يَعْلَمَ: أَبِيَمِينِهِ يُعْطَى أَمْ بِشِمَالِهِ؟ وَإِذَا وُضِعَتِ الْأَعْمَالُ فِي الْمِيزَانِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے حجرہ میں موجود تھے' میں نے اس بات کا ذکر کیا (یا مجھے اس چیز کا خیال آیا) کہ میں دنیا میں نبی اکرم ﷺ سے کتنی قریب ہوں اور آخرت میں لوگ اپنے اعمال کے حساب سے ایک دوسرے سے دور ہو جائیں گے' (یہ سوچ کر) مجھے رونا آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: اے عائشہ! تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: مجھے یہ خیال آیا کہ میں دنیا میں آپ سے کتنی قریب ہوں لیکن آخرت میں لوگ اپنے اعمال کے حساب سے ایک دوسرے سے دور ہو جائیں گے' تو کیا یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ اپنی بیویوں کو یاد رکھیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین مقامات پر ایسا (نہیں ہوگا)' جب (نامۂ اعمال کے) صحیفے آئیں گے اور کہا جائے گا: یہ لو! اپنا نامۂ اعمال پڑھ لو۔ اُس وقت کسی کو کسی دوسرے کا خیال نہیں آئے گا جب تک اُسے اس بات کا علم نہیں ہو جاتا کہ وہ صحیفہ اُس کے دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے یا بائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے' دوسرا اُس وقت جب اعمال میزان میں رکھے جائیں گے اُس وقت کسی کو کسی دوسرے کا خیال نہیں آئے گا جب تک آدمی کو

961- رواه أبو داؤد: 4755۔

لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ اَحَدًا، حَتّٰى يَعْلَمَ: اَيَثْقُلُ مِيزَانُهُ اَمْ يَخِفُّ؟ وَاِذَا حُمِلَ النَّاسُ عَلَى الصِّرَاطِ لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ اَحَدًا، حَتّٰى يَعْلَمَ: يَنْجُو اَمْ لَا؟

اس بات کا پتا نہیں چل جاتا کہ اُس کا (نیکیوں کا) پلڑا بھاری ہوتا ہے یا ہلکا ہوتا ہے' اور جب لوگوں کو پل صراط پر رکھا جائے گا تو اُس وقت کسی کو کسی دوسرے کا خیال نہیں آئے گا جب تک آدمی کو یہ پتا نہیں چل جاتا کہ کیا اُس نے نجات پالی ہے یا نہیں پائی ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے خاندان والوں کو انذار

962- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

{وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214] الْآيَةَ

''اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ''۔

جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي هَاشِمٍ، فَاَجْلَسَهُمْ عَلَى الْبَابِ، وَجَمَعَ نِسَاءَهُ وَاَهْلَهُ، فَاَجْلَسَهُمْ فِي الْبَيْتِ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ، اشْتَرُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَا يَغُرَّنَّكُمْ قَرَابَتُكُمْ مِنِّي، فَاِنِّي لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى اَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ، وَيَا حَفْصَةُ بِنْتَ عُمَرَ، وَيَا اُمَّ سَلَمَةَ، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، يَا اُمَّ الزُّبَيْرِ يَا عَمَّةَ النَّبِيِّ: اشْتَرُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاسْعَوْا فِي

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو ہاشم کو اکٹھا کیا اور اُنہیں اپنے دروازہ پر بٹھایا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی خواتین اور اہل خانہ کو بھی جمع کیا اور اُنہیں گھر کے اندر بٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: اے بنو ہاشم! تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا سودا کرلو' میرے ساتھ تمہاری رشتہ داری تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں' میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل خانہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عائشہ بنت ابوبکر! اے حفصہ بنت عمر! اے ام سلمہ! اے فاطمہ بنت محمد! اے اُم زبیر! اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی! آپ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی ذات کا سودا کریں اور اپنی گردنوں کو آزاد کروانے کی کوشش کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں' میں آپ کے کسی کام نہیں آ سکتا۔ تو سیدہ

فِكَاكِ رِقَابِكُمْ. فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا. فَبَكَتْ عَائِشَةُ. ثُمَّ قَالَتْ: أَيْ حِبِّي. وَهَلْ يَكُونُ ذَلِكَ يَوْمَ لَا تُغْنِي عَنِّي شَيْئًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ: يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ} [الانبياء: 47] وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ {فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ} [المؤمنون: 103] فَعِنْدَ ذَلِكَ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا. وَعِنْدَ النُّورِ: مَنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَتَمَّ نُورَهُ. وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ فِي الظُّلْمَةِ يَعْمَهُ فِيهَا. فَلَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا. وَعِنْدَ الصِّرَاطِ. مَنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَلَّمَهُ وَأَنْجَاهُ. وَمَنْ شَاءَ كَبْكَبَهُ فِي النَّارِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَيْ حِبِّي. قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ الْمَوَازِينَ هِيَ الْكِفَّتَانِ يُوضَعُ فِي هَذَا الشَّيْءَ. وَفِي هَذَا الشَّيْءَ فَتَرْجَحُ إِحْدَاهُمَا. وَتَخِفُّ إِحْدَاهُمَا. وَقَدْ عَلِمْنَا النُّورَ وَالظُّلْمَةَ. فَمَا الصِّرَاطُ؟ قَالَ: طَرِيقٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. يُجَازُ النَّاسُ عَلَيْهَا. وَهِيَ مِثْلُ حَدِّ الْمُوسَى. وَالْمَلَائِكَةُ

عائشہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں' اُنہوں نے کہا: اے میرے محبوب! کیا وہ ایک ایسا دن ہو گا کہ کوئی کسی کے کام نہیں آ سکے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تین مقامات ہوں گے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ساتھ میزان کو رکھیں گے' اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس شخص کا میزان (یعنی نیکیوں کا پلڑا) بھاری ہوگا وہی لوگ کامیاب ہوں گے اور جس کا میزان (یعنی نیکیوں کا پلڑا) ہلکا ہوگا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خود کو خسارہ کا شکار کیا اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے' تو اُس موقع پر میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکوں گا' اور نور کے قریب کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا اُس کا نور مکمل کر دے گا اور جس کو چاہے گا اُسے تاریکی میں رہنے دے گا' وہ اُس میں اندھا ہو کر پھرتا رہے گا' اُس وقت میں' اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکوں گا' اور پل صراط کے وقت کہ جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا سلامتی کے ساتھ گزارے گا اور نجات دیدے گا اور جسے چاہے گا اُسے جہنم میں گروا دے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اُے میرے محبوب! ہم جانتے ہیں کہ میزان کے دو پلڑے ہوتے ہیں' ایک میں ایک چیز رکھی جائے گی' دوسرے میں دوسری چیز رکھی جائے گی تو اُن میں سے ایک ہی بھاری ہوگا اور دوسرا ہلکا ہوگا' ہمیں نور اور ظلمت کا بھی پتا ہے لیکن یہ صراط کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جنت اور جہنم کے درمیان راستہ ہے جس کے اوپر سے لوگ گزریں گے' یہ سترے کی دھار کی مانند ہے' فرشتوں نے اس کے دائیں طرف اور بائیں طرف صفیں بنائی ہوئی ہوں گی' اس میں آنکڑے ہوں گے جو لوگوں کو اُچک لیں گے' اُس میں سعدان نامی پودے کے کانٹے کی مانند

صَافُّونَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَتَخَطَّفُونَهُمْ بِالْكَلَالِيبِ، مِثْلَ شَوْكِ السَّعْدَانِ، وَهُمْ يَقُولُونَ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ، فَمَنْ شَاءَ اللَّهُ سَلَّمَهُ، وَمَنْ شَاءَ كَبْكَبَهُ فِيهَا

کانٹے ہوں گے لوگ کہہ رہے ہوں گے: اے پروردگار! سلامتی عطا فرما! سلامتی عطا فرما! اور لوگوں کے دل اُڑے ہوئے ہوں گے تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ چاہے گا سلامت رکھے گا اور جسے چاہے گا اُسے جہنم میں گرا دے گا۔

اللہ تعالیٰ بلندی یا پستی عطا کرتا ہے

963- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَطْرَابُلُسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ سَبْرَةَ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سبرہ بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الْمِيزَانُ بِيَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ قَوْمًا وَيَضَعُ قَوْمًا

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''میزان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ کسی قوم کو بلندی عطا کرتا ہے اور کسی کو پست کر دیتا ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

964- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

963- رواه ابن أبي عاصم في السنة: 221، وعزاه الهيثمي في المجمع 211/7.

964- رواه أحمد 182/4.

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، يَرْفَعُ أَقْوَامًا، وَيَخْفِضُ آخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

''میزان' رحمٰن کے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگوں کو بلندی عطا کرتا ہے اور دوسرے لوگوں کو پست کر دیتا ہے' ایسا قیامت تک ہوگا''۔

وَقَالَ ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ: وَالْمِيزَانُ بِيَدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ابن اصبہانی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میزان تمام جہانوں کے پروردگار کے ہاتھ میں ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک فضیلت

965- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَأُوتِيتُ بِكِفَّةِ مِيزَانٍ، فَوُضِعْتُ فِيهَا، وَجِيءَ بِأُمَّتِي، فَوُضِعَتْ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى، فَرَجَحْتُ بِأُمَّتِي

''میں نے خود کو دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا' پھر مجھے میزان کے پلڑے کے پاس لایا گیا اور مجھے اُس میں رکھ دیا گیا' پھر میری اُمت کو لایا گیا اور اُسے دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو میرا وزن اپنی اُمت سے زیادہ تھا''۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَنَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِالْمِيزَانِ

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' ہم اُس شخص سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ جو شخص میزان کو جھٹلاتا ہے۔

965- رواہ أحمد 259/5' رواہ الطبرانی: 7923' وھو فی مسند الحارث 890/2' ومسند عبد بن حمید 267/1' ومسند الشامیین 259/3۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ الْاِيْمَانِ

وَالتَّصْدِيقِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مَخْلُوقَتَانِ وَاَنَّ نَعِيمَ الْجَنَّةِ لَا يَنْقَطِعُ عَنْ اَهْلِهَا اَبَدًا وَاَنَّ عَذَابَ النَّارِ لَا يَنْقَطِعُ عَنْ اَهْلِهَا اَبَدًا

کتاب: اس بات پر ایمان رکھنا

اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ جنت اور جہنم مخلوق ہیں' جنت کی نعمتیں کبھی اہلِ جنت سے ختم نہیں ہوں گی اور جہنم کا عذاب کبھی اہلِ جہنم سے منقطع نہیں ہوگا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اِعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ الْقُرْآنَ شَاهِدٌ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. وَخَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا. وَلِلنَّارِ اَهْلًا. قَبْلَ اَنْ يُخْرِجَهُمْ اِلَى الدُّنْيَا. لَا يَخْتَلِفُ فِي هَذَا مَنْ شَمِلَهُ الْاِسْلَامُ. وَذَاقَ حَلَاوَةَ طَعْمِ الْاِيمَانِ. دَلَّ عَلَى ذَلِكَ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ. فَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِهَذَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ قرآن اس بات کا گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے پیدا کر دیا تھا اور اُس نے جنت کیلئے اہل افراد کو پیدا کیا اور جہنم کے بھی اہل افراد کو پیدا کیا' اس سے پہلے کہ وہ اُن لوگوں کو دنیا کی طرف بھیجتا' اس بارے میں کسی ایسے شخص کو اختلاف نہیں ہے جو اسلام کا پیروکار ہو اور جس نے ایمان کے ذائقہ کی حلاوت چکھی ہوئی ہو' قرآن وسنت اس بات پر دلالت کرتے ہیں اور ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جو شخص اس بات کو جھٹلاتا ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: بَيِّنْ لَنَا ذَلِكَ. قِيلَ لَهُ: اَلَيْسَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ وَحَوَّاءَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. وَاَسْكَنَهُمَا الْجَنَّةَ؟ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ

جو شخص یہ کہے کہ آپ ہمارے سامنے اس چیز کو بیان کر دیں! تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو پیدا کرنے کے بعد جنت میں نہیں ٹھہرایا تھا' اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ

''اور ہم نے کہا: اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو

الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا. وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ. فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ} [البقرة: 35]

اور تم دونوں اس میں سے جہاں سے جو بھی چاہو وہ کھاؤ' لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَعْرَافِ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں ارشاد فرمایا ہے:

{يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ. يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا} [الاعراف: 27]

"اے اولادِ آدم! شیطان تمہیں آزمائش کا شکار نہ کر دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا تھا' اس نے ان کا لباس اُتروا دیا تا کہ انہیں ان کی شرم گاہیں دکھا دے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ طه

اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَا يَبْلَىٰ فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ} [طٰہٰ: 116تا121]

"اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: تم آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا' سوائے ابلیس کے' اُس نے انکار کیا' پس ہم نے کہا: اے آدم! یہ (ابلیس) تمہارا اور تمہاری بیوی کا کھلا دشمن ہے تو کہیں یہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا نہ دے ورنہ تم مشقت کا شکار ہو جاؤ گے' تمہارے لیے اس (جنت) میں یہ چیز ہے کہ تمہیں اس میں بھوک نہیں لگے گی اور تم برہنہ نہیں ہو گے' اس میں تمہیں پیاس نہیں لگے گی اور دھوپ (تنگ) نہیں کرے گی تو شیطان نے اسے وسوسہ ڈالتے ہوئے کہا: اے آدم! کیا میں تمہیں ایسے درخت کے بارے میں نہ بتاؤں (جس کا پھل کھا کر) ہمیشہ کی زندگی اور ایسی بادشاہی ملے گی جو بوسیدہ نہیں ہو گی' تو اُن دونوں (میاں بیوی) نے اُس (درخت) میں سے کھا لیا تو اُن دونوں کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں تو اُن دونوں نے (اُن شرمگاہوں پر) جنت کے پتے لگانا شروع کر دیئے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ ص لِإِبْلِيسَ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ص میں ارشاد فرمایا ہے:

{وَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ}

"تم اس سے نکل جاؤ' تم مردود ہو"۔

[الحجر: 34] الْآيَةَ

فَأَخْرَجَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ وَحَوَّاءَ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمَا، وَوَعَدَهُمَا أَنْ يَرُدَّهُمَا إِلَى الْجَنَّةِ، وَلَعَنَ إِبْلِيسَ وَأَخْرَجَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَيَسَهُ مِنَ الرُّجُوعِ إِلَى الْجَنَّةِ

تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور سیدہ حوا علیہما السلام کو جنت سے نکالا اور پھر اُنہیں توبہ کی توفیق دی اور اُن دونوں سے وعدہ کیا کہ وہ اُن دونوں کو دوبارہ جنت کی طرف بھجوائے گا' اللہ تعالیٰ نے ابلیس پر لعنت کی اور اُسے جنت سے نکال دیا اور اُسے اس بات سے مایوس کر دیا کہ اب وہ دوبارہ جنت کی طرف جائے گا۔

توبہ کی فضیلت

966- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّرْقُفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

{فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ} [البقرة: 37]

''تو آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھ لیے' تو پروردگار نے اُس کی توبہ قبول کی' بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا' رحم کرنے والا ہے''۔

قَالَ: أَيْ رَبِّ أَلَمْ تَخْلُقْنِي بِيَدِكَ؟ قَالَ بَلَى قَالَ: أَيْ رَبِّ: أَلَمْ تَنْفُخْ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: أَيْ رَبِّ أَلَمْ تَسْبِقْ رَحْمَتُكَ إِلَيَّ قَبْلَ غَضَبِكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: أَيْ رَبِّ أَلَمْ تُسْكِنِّي جَنَّتَكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: أَيْ رَبِّ أَرَأَيْتَ إِنْ تُبْتُهُ وَأَصْلَحْتُ أَرَاجِعِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے میرے اندر اپنی روح کو نہیں پھونکا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تیری رحمت میری طرف تیرے

أَنْتَ إِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

غضب سے پہلے سبقت نہیں لے گئی تھی؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے مجھے اپنی جنت میں نہیں ٹھہرایا تھا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس بارے میں تیرا کیا فرمانا ہے کہ اگر میں توبہ کرلوں اور اصلاح کرلوں تو کیا تُو مجھے دوبارہ جنت کی طرف واپس بھیج دے گا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں!

967- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: أَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: بَكَى آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْجَنَّةِ سِتِّينَ عَامًا، وَعَلَى ابْنِهِ حِينَ قُتِلَ أَرْبَعِينَ عَامًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام اوزاعی نے حسان بن عطیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکلنے کی وجہ سے ساٹھ سال تک روتے رہے تھے اور اپنے بیٹے کے قتل پر چالیس سال تک روتے رہے تھے۔

968- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْجُنَيْدِ الْخُتَّلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: لَمَّا طَالَ بُكَاءُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْجَنَّةِ، قِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ: أَبْكِي عَلَى جِوَارِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي دَارٍ تُرْبَتُهَا طَيِّبَةٌ، أَسْمَعُ فِيهَا أَصْوَاتَ الْمَلَائِكَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید رقاشی بیان کرتے ہیں:

جب جنت سے نکلنے پر حضرت آدم علیہ السلام کا رونا طویل ہو گیا تو اس بارے میں اُن سے کہا گیا (کہ آپ کیوں روتے ہیں؟) تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات پر روتا ہوں کہ پہلے میں اپنے پروردگار کے پڑوس میں ایک ایسی جگہ پر رہ رہا تھا جس کی مٹی پاکیزہ تھی اور میں وہاں پر فرشتوں کی آوازیں سنا کرتا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَسَنَذْكُرُ مِنَ السُّنَنِ الثَّابِتَةِ فِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اب ہم ایسی مستند احادیث ذکر کریں گے جن میں یہ بات مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو

وَجَلَّ قَدْ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَاَعَدَّ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ لِاَهْلِهَا مَا شَاءَ، مِمَّا لَا يَدْفَعُهَا الْعُلَمَاءُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى ذَلِكَ

پیدا کر دیا ہوا ہے اور اس نے ان دونوں میں سے ہر ایک کے اہل افراد بھی پیدا کر دیئے ہیں جس کو اُس نے چاہا اور یہ ایسی روایات ہیں جنہیں علماء نے مسترد نہیں کیا اور اس بات پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا واقعہ

969- اَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَقَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لَمَّا خَلَقَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، اَرْسَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ: انْظُرْ إِلَيْهَا، وَإِلَى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيهَا، فَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَرَجَعَ إِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، فَاَمَرَ بِهَا فَحُجِبَتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُجِبَتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ، لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَى النَّارِ وَإِلَى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيهَا، فَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَرَجَعَ فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا

"جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کر دیا تو اُس نے حضرت جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم اُس کا جائزہ لو اور اس بات کا بھی جائزہ لو کہ جو میں نے اہلِ جنت کیلئے اس میں تیار کیا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام پروردگار کی طرف آئے اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے! اس (جنت) کے بارے میں جو شخص بھی سنے گا وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت جنت کو ناپسندیدہ چیزوں (یعنی دنیاوی مشکلات اور پریشانیوں) کے پردہ میں رکھ دیا گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جاؤ اور اُس کا جائزہ لو اور اس بات کا بھی جائزہ لو کہ اسے مختلف قسم کی پریشانیوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے' (اُس کا جائزہ لے کر آنے کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا:) تیری عزت کی قسم ہے! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ

969- رواه أحمد 2/354، والترمذي: 2563، والحاكم 1/26، ورواه النسائي 7/3، وابن حبان: 7394.

يَدْخُلُهَا اَحَدٌ فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهَا فَرَجَعَ فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ، لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا

نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور جہنم کا جائزہ لو اور اس بات کا بھی جائزہ لو کہ جو میں نے اہلِ جہنم کیلئے پیدا کیا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہو رہا ہے۔ وہ واپس آئے اور عرض کی: تیری عزت کی قسم ہے! کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اُس کو نفسانی خواہشات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دوبارہ اُس کے پاس جاؤ! حضرت جبریل علیہ السلام واپس آئے اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی بھی شخص اس سے بچ نہیں سکے گا' ہر شخص اس میں داخل ہوگا''۔

970- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ: اَنْبَاَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ۔۔۔ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔

971- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي رَوَّادٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ، وَحُفَّتِ النَّارُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے اور

971- رواہ مسلم: 2822، والترمذی: 2562، وأحمد 153/3، وابن حبان: 716، والدارمی 339/2۔

بِالشَّهَوَاتِ

جہنم کونفسانی خواہشات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے"۔

972- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادیؒ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

"جہنم کونفسانی خواہشات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کوناپسندیدہ چیزوں کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے"۔

973- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ اَبَانَ قَالُوا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

"جہنم کونفسانی خواہشات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کوناپسندیدہ چیزوں کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے"۔

جنت اور جہنم میں کن کی اکثریت ہوگی؟

974- حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ هَارُونَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

972- انظر السابق۔

973- رواه البخاري:6487، ومسلم:2823، وأبو داؤد:4744، والترمذي:2560، وأحمد2/260، وابن حبان:719۔

قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَخْبَرَنِي صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ وَالْمَسَاكِينُ، وَاِلَى النَّارِ اَوْ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ

''میں نے جنت کا جائزہ لیا تو اُس میں رہنے والوں کی اکثریت غریبوں اور مسکینوں کی تھی اور میں نے جہنم کا جائزہ لیا تو اُس میں اکثریت خواتین کی تھی''۔

975- وَاَنْبَاَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ، فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ

''میں نے جہنم میں دیکھا تو وہاں کے رہنے والوں میں اکثریت خواتین کی تھی اور میں نے جنت میں دیکھا تو وہاں کے رہنے والوں میں اکثریت غریبوں کی تھی''۔

976- اَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ الْيَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

975- رواہ البخاری:6449، ومسلم:2737.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: مَا لِي يَدْخُلُنِي الْمُتَكَبِّرُونَ وَأَصْحَابُ الْأَمْوَالِ؟ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: مَا لِي لَا يَدْخُلُونِي إِلَّا الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ؟ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي، أُدْخِلُكِ مَنْ شِئْتُ، وَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي، أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ شِئْتُ، كِلَاكُمَا سَأَمْلَأُ

''جنت اور جہنم میں بحث ہوگئی' جہنم نے کہا: میرے اندر صرف متکبر لوگ اور مالدار لوگ داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو' میں جس کو چاہوں گا اُسے تمہارے اندر داخل کروں گا۔ اور جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو' میں تمہارے ذریعہ جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو میں بھر دوں گا''۔

جنت اور جہنم کی بحث

977- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ، فَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ، وَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ: أَنْتِ عَذَابِي أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَرُبَّمَا قَالَ: أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهَذِهِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنِّي مِنْهُمَا

''جہنم اور جنت کے درمیان بحث ہوگئی' ایک نے (یعنی جہنم نے) کہا: میرے اندر جابر اور متکبر لوگ داخل ہوں گے' دوسری (یعنی جنت) نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے (یعنی جہنم سے) فرمایا: تم میرا عذاب ہو' جس کو میں چاہوں گا تمہارے ذریعہ (عذاب دوں گا)' (یہاں راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے)' اور دوسری (یعنی جنت) سے فرمایا: تم میری رحمت ہو' تمہارے ذریعہ میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا

977- رواه البخاري: 4850، ومسلم: 2846، والترمذي: 2561، وأحمد 2/450، وابن خزيمة: 92، وعبد الرزاق: 20893، وابن حبان: 7447.

مِلْؤُهَا

اور تم میں سے ہر ایک کو بھرنا میرے ذمہ ہے“۔

مُردے کے سامنے آخری ٹھکانہ پیش کیا جانا

978- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، يُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

”جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو صبح و شام اُس کا ٹھکانہ اُس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے‘ اگر وہ شخص جنتی ہو تو جنت کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اگر اہلِ جہنم میں سے ہو تو جہنم کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اُس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہو گا‘ ایسا اُس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں دوبارہ زندہ کر کے اس کی طرف نہیں بھیجے گا“۔

979- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ الْمَيِّتَ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ قَالُوا: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، اخْرُجِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ، وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ

”میت کے پاس فرشتے آتے ہیں‘ اگر وہ نیک شخص ہو تو فرشتے کہتے ہیں: اے پاکیزہ جان! تم نکلو‘ ایسی پاکیزہ جان جو ایک پاکیزہ جسم میں تھی‘ تم لائقِ تعریف ہو کر نکلو اور رحمت اور خوشی کی خوشخبری حاصل کرو اور اپنے پروردگار کی طرف سے غضب نہ ہونے کی

978- رواه البخاری:1379، ومسلم:2866، والترمذی:1072، وابن ماجه:4270، وأحمد 16/2، والطيالسی:1832، وابن حبان:3130.

979- رواه ابن ماجه:4268، والنسائی 8/4، وابن حبان:3013، والحاكم 352/1، وخرجه الألبانی فی صحيح الجامع:1968.

غَيْرِ غَضْبَانَ قَالَ: فَيَقُولُونَ ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ: فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ ثُمَّ يُقَالُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: فِي الْإِسْلَامِ قَالَ: فَيُقَالُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ قِبَلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَآمَنَّا وَصَدَّقْنَا. فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ مِنْ قِبَلِ النَّارِ. فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيُقَالُ: انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ. فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا. فَيُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

خوشخبری حاصل کرو۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ فرشتے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ جان نکل جاتی ہے۔ اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے جا کر یہ الفاظ ہیں: نیک آدمی کو اُس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے وہ پریشان نہیں ہوتا' اُس سے دریافت کیا جاتا ہے: تمہارا کیا عقیدہ تھا؟ وہ اسلام کے بارے میں بتاتا ہے' اُس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے: یہ اللہ کے رسول ہیں' یہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آئے تھے' ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی تصدیق کی۔ تو اُس شخص کیلئے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھولا جاتا ہے' وہ جہنم کی طرف دیکھتا ہے کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے' تو اُس سے کہا جاتا ہے: تم اس چیز کا جائزہ لو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے بچالیا ہے۔ پھر اُس کیلئے جنت کی طرف کا دروازہ کھولا جاتا ہے' وہ اُس کی زیبائش و آرائش اور اُس کی نعمتوں کو دیکھتا ہے تو اُسے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانا ہوگا۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

980- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا نَسَمُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ، حَتَّى يُرْجِعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي

''مؤمن کی جان پرندہ کی شکل میں جنت کے درخت پر لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ دوبارہ مؤمن کو زندہ کرے گا تو اُس

980- رواه النسائي: 108/4، وابن ماجه: 4271، وأحمد 455/3، ومالك 240/1 وصححه الألباني في الصحيحة: 995.

جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهُ

کی جان کو اُس کے جسم کی طرف لوٹا دے گا"۔

شہداء کی فضیلت

981- وَاَنْبَانَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا اُصِيبَ اِخْوَانُكُمْ بِاُحُدٍ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَرْوَاحَهُمْ فِي اَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ، تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ، وَتَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَاْوِي اِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَاْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ، قَالُوا: مَنْ يُبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا: اَنَّا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ، لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ، وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ؟ قَالَ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَنَا اُبَلِّغُهُمْ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى:

"جب غزوۂ اُحد میں تمہارے بھائی شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھا' وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں' جنت کے پھلوں کو کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں آ کر ٹھہر جاتے ہیں' جب اُنہوں نے اپنے کھانے پینے اور رہنے کی پاکیزہ چیزوں کو پایا تو یہ کہا: کون ہماری طرف سے ہمارے بھائیوں کو یہ بات بتائے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے تاکہ وہ لوگ جہاد سے بے رغبتی اختیار نہ کریں اور جنگ کے وقت کوتاہی نہ کریں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اُنہیں اس بارے میں بتاؤں گا' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

{وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ اَمْوَاتًا، بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ} [آل عمران: 170] الْآيَةَ

"وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہیں تم اُنہیں مردہ ہرگز گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رزق پاتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ذریعہ جو کچھ اُنہیں دیا ہے وہ اُس پر خوش ہیں"۔

981- رواه أبو داؤد: 2520، وأبو يعلى: 2331، والبيهقي 163/9، والحاكم 297/2، ورواه الطيالسي: 1143۔

جنت کی دعا مانگنے کی فضیلت

982- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. وَمَنِ اسْتَجَارَ اللّٰهَ تَعَالَى مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ

”جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے۔ اور جو شخص جہنم سے تین مرتبہ اللہ کی پناہ مانگتا ہے تو جہنم یہ کہتی ہے: اے اللہ! تُو اسے جہنم سے پناہ دیدے“۔

983- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

سفید رنگ کی فضیلت

984- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

982- رواہ الترمذی:2572، والنسائی 279/8، وابن ماجه:4340، وأحمد 117/3، والحاکم 535/1، وابن حبان:1034، وصححه الألبانی فی صحیح الجامع:6151.

وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ بَيْضَاءَ، وَإِنَّ أَحَبَّ الزِّيِّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَيَاضُ، فَلْيَلْبَسْهُ أَحَدُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهِ مَوْتَاكُمْ

"اللہ تعالیٰ نے جنت کو سفید شکل میں پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ رنگ سفید ہے' تو آدمی کو یہی رنگ پہننا چاہیے اور اسی میں تم لوگ اپنے مُردوں کو کفن دو"۔

رمضان کی فضیلت

985- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجِنَانِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلّٰهِ تَعَالَى عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

"جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین کو اور سرکش جنوں کو باندھ دیا جاتا ہے' جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور اُس میں سے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رکھا جاتا ہے اور جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور اُس میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا' ایک منادی پکار کر کہتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار! تم آ جاؤ! اے بُرائی کے طلبگار! تم باز آ جاؤ۔ اور ہر رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے"۔

جہنم کی گہرائی

986- أَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

985- رواه البخاري: 1899، ومسلم: 1079، والترمذي: 682، والنسائي 126/4، وابن ماجه: 1642، وابن خزيمة: 1883، وابن حبان: 3435، والحاكم 421/1، وأخرجه الألباني في صحيح الجامع: 759۔

986- رواه مسلم: 2844، وأحمد 371/2، وابن حبان: 7469، والحاكم 597/4، والبيهقي في البعث: 482۔

حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعْنَا وَجْبَةً فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: هَذَا حَجَرٌ أُرْسِلَ فِي جَهَنَّمَ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا الْآنَ حِينَ انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اسی دوران ہم نے ایک آواز سنی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا چیز تھی؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جسے جہنم میں ستر سال پہلے پھینکا گیا تھا تو اب وہ اس کے گڑھے میں گرا تھا۔

987- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ دَوِيًّا فَقَالَ لِجِبْرِيلَ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: حَجَرٌ أُلْقِيَ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا، الْآنَ حِينَ اسْتَقَرَّ قَرَارَهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آواز سنی تو حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کس چیز کی آواز ہے؟ اُنہوں نے بتایا: جہنم کے ایک کنارے سے ایک پتھر ستر سال پہلے ڈالا گیا تھا وہ اب جہنم کے نیچے والے حصے تک پہنچا ہے۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَكَذَا أَصَبْتُهُ فِي الْأَصْلِ قَالَ الشَّيْخُ: هَكَذَا أَصَبْتُهُ فِي الْأَصْلِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ فَلَا أَدْرِي سَقَطَ عَلَيَّ، أَمْ هُوَ مُرْسَلٌ وَأَكْثَرُ الْأَحَادِيثِ: أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ وَاللهُ أَعْلَمُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اصل میں اسی طرح پایا ہے' شیخ کہتے ہیں: میں نے اسی طرح پایا ہے کہ یہ یزید رقاشی کے حوالے سے منقول ہے' مجھے نہیں معلوم کہ درمیان میں راوی کا ذکر ساقط ہو گیا ہے' یا یہ روایت مرسل ہے' ویسے زیادہ تر روایات ایسی ہیں جو ابومعاویہ کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے' یزید رقاشی سے منقول ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے کہ نبی

987- رواه الطبراني في الأوسط: 819.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ دَوِيًّا فَقَالَ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: حَجَرٌ أُلْقِيَ فِي شَفِيرِ جَهَنَّمَ مِنْ سَبْعِينَ خَرِيفًا الْآنَ حِينَ اسْتَقَرَّ قَرَارُهَا

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آواز سنی تو حضرت جبریل سے دریافت کیا: یہ کس چیز کی آواز ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ ایک پتھر ہے جسے جہنم کے ایک کنارے سے ستر سال پہلے ڈالا گیا تھا تو اب وہ جہنم کی تہہ تک پہنچا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: هَذِهِ السُّنَنُ وَغَيْرُهَا مِمَّا يَطُولُ ذِكْرُهَا تَدُلُّ الْعُقَلَاءَ، وَغَيْرَهُمْ مِمَّنْ لَمْ يَكْتُبِ الْعِلْمَ عَلَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ روایت اور اس کے علاوہ دیگر روایات ہیں جن کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا' یہ عقلمندوں اور دیگر حضرات کی رہنمائی اس بات کی طرف کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا ہوا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَالَ:

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ

فِي غَيْرِ حَدِيثٍ، سَنَذْكُرُ مِنْهَا مَا يَنْبَغِي ذِكْرُهُ، كُلُّ ذَلِكَ لِيَعْرِفَ النَّاسُ: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں جنت میں داخل ہوا''۔

یہ بات کئی روایات میں مذکور ہے' جن میں سے چند ایک روایات ہم آگے چل کر ذکر کریں گے اور ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ لوگوں کو یہ بات پتا چلے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا ہوا ہے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام کی خشیت

988- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ: أَنَّهُ سَمِعَ حُمَيْدَ بْنَ عُبَيْدٍ مَوْلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا: کیا وجہ

988- رواه أحمد 224/3، وخرجه الألباني في ضعيف الجامع: 5091.

بَنِي الْمُعَلَّى يَقُولُ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَالِي لَمْ أَرَ مِيكَائِيلَ ضَاحِكًا قَطُّ؟ فَقَالَ: مَا ضَحِكَ مِيكَائِيلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ

ہے کہ میں نے میکائیل علیہ السلام کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جب سے جہنم پیدا ہوئی ہے اُس کے بعد حضرت میکائیل علیہ السلام کبھی نہیں ہنسے۔

989- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تُوقِدُ بَنُو آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ فَقِيلَ: وَاللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا، كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا

"تمہاری یہ آگ جسے لوگ جلاتے ہیں' یہ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ عرض کی گئی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! یہی کافی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ کو اس سے انہتر گنا فضیلت دی گئی ہے اور ہر ایک حصہ کی تپش اِس (دنیاوی آگ) کی مانند ہے"۔

وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ وَاللهُ أَعْلَمُ

اس روایت کے اور بھی کئی طرق ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت میں داخل ہونا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا فِي الْبَابِ الَّذِي مَضَى مِثْلُ قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم اس سے پہلے کے باب میں یہ بات ذکر کر چکے ہیں' جس میں یہ بات بھی مذکور رہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

989- رواه البخاري:3265، ومسلم:2843، والترمذي:2589، وأحمد2/313، وعبد الرزاق:20897، ومالك2/994، والدارمي2/340.

اَطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ. فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ. فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ

''میں نے جنت میں دیکھا تو میں نے اُس کے اندر رہنے والوں میں زیادہ تعداد غریبوں کی دیکھی' اور میں نے جہنم میں دیکھا تو اُس میں رہنے والوں میں' زیادہ تعداد عورتوں کی تھی''۔

وَسَنَذْكُرُ فِي هٰذَا الْبَابِ مَالَا يَجْهَلُهُ الْعُلَمَاءُ بِالْحَدِيثِ اَنَّهُ الْحَقُّ

اب ہم اس باب میں وہ روایات ذکر کریں گے جن سے اہلِ علم ناواقف نہیں ہیں کہ یہ احادیث حق ہیں۔

جنت کی نہر

990- اَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَنْبَاَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بَيْنَا اَنَا اَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْ عَرَضَ لِي نَهَرٌ حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ. فَقَالَ الْمَلَكُ: اَتَدْرِي مَا هٰذَا؟ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي اَعْطَاكَ رَبُّكَ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ اِلَى اَرْضِهِ فَاَخْرَجَ مِنْ طِينِهِ الْمِسْكَ

''میں جنت میں چلتا ہوا جا رہا تھا' میرے سامنے ایک نہر آئی جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے' فرشتہ نے دریافت کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ یہ وہ کوثر ہے جو آپ کا پروردگار آپ کو عطا کرے گا۔ پھر اُس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اُس کی مٹی میں سے مشک نکال کر دکھائی''۔

991- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

990- رواه البخاري:4964 وأبو داؤد:4748 والترمذي:3359 وأحمد3/164 وابن حبان:6474.

991- رواه أحمد3/103 وابن حبان:6472 وهناد في الزهد:134 وابن أبي شيبة 11/437 وأبو نعيم في صفة الجنة:327.

وَسَلَّمَ:

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَرَأَيْتُ فِيهَا نَهَرًا، حَافَّتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِي إِلَى مَا يَجْرِي فِيهِ الْمَاءُ، فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

''میں جنت میں داخل ہوا اور میں نے اُس میں ایک نہر دیکھی جس کے کنارے پر موتیوں کے خیمے تھے' میں نے اپنا ہاتھ بہتے ہوئے پانی میں ڈالا تو وہ مشکِ اذفر کی مانند تھا' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے''۔

992- وَأَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَّتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِي فِي مَجْرَى مَائِهِ، فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

''میں جنت میں داخل ہوا' وہاں ایک نہر موجود تھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے موجود تھے' میں نے اپنا ہاتھ بہتے ہوئے پانی میں ڈالا تو وہ مشک اذفر تھا' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے''۔

جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل

993- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

992- رواہ مسلم: 1288۔

993- رواہ أحمد 191/3، وابن حبان: 54۔

حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَرُفِعَ لِي فِيهَا قَصْرٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ فَقَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

''میں جنت میں داخل ہوا تو میرے سامنے ایک محل آیا' میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے' میں یہ سمجھا کہ شاید میں ہی وہ شخص ہوں گا' میں نے دریافت کیا: وہ شخص کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ وہ عمر بن خطاب ہیں''۔

وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: قُلْتُ لِحُمَيْدٍ: فِي النَّوْمِ أَوْ فِي الْيَقَظَةِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ فِي الْيَقَظَةِ

ابوبکر بن عیاش بیان کرتے ہیں: میں نے حمید طویل نامی راوی سے دریافت کیا: یہ بیداری کے عالم میں ہوا تھا' یا نیند کے عالم میں ہوا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ بیداری کے عالم میں ہوا تھا۔

994- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن بریدہ اسلمی بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے صبح کے وقت ارشاد فرمایا:

إِنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ، فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا مُرَبَّعًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ

''گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا' میں نے اُس میں ایک محل دیکھا جو سونے سے بنا ہوا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا

994- رواه أحمد 354/5، والترمذي: 3689، وابن حبان: 7086، والبغوي: 1012، وخرجه الألباني في صحيح الجامع: 3364۔

هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: فَأَنَا مِنَ الْعَرَبِ، فَلِمَنْ هُوَ؟ فَقِيلَ: لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: فَأَنَا مُحَمَّدٌ، فَلِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَوْلَا غَيْرَتُكَ يَا عُمَرُ لَدَخَلْتُ الْقَصْرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا كُنْتُ لِأَغَارَ عَلَيْكَ

ہے؟ تو بتایا گیا کہ ایک عرب کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی عرب ہوں' یہ کس کا ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ ایک مسلمان کا ہے' جس کا تعلق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے ہوگا۔ میں نے کہا: میں محمد ہوں' یہ محل کس کا ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اگر تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا تو میں اُس محل کے اندر چلا جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا۔

995- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ شَوْهَاءَ يَعْنِي: حَسْنَاءَ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا

''میں نے نیند کے دوران (یعنی خواب میں) خود کو جنت میں دیکھا' وہاں ایک خوبصورت خاتون ایک محل کے کنارے پر موجود تھی۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا: یہ عمر کا ہے۔ (پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:) مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال آ گیا تو میں وہاں سے مڑ گیا''۔

995- رواہ البخاری: 5227، ومسلم: 2395۔

قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: فَبَكَى عُمَرُ فَقَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي، أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا میں آپ کے خلاف غصہ کروں گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جنت وجہنم کا پیش ہونا

996- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ اَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَبَيْنَا هُوَ فِي الصَّلَاةِ مَدَّ يَدَهُ ثُمَّ اَخَّرَهَا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، صَنَعْتَ فِي صَلَاتِكَ هَذِهِ، مَا لَمْ تَصْنَعْهُ فِي صَلَاةٍ قَبْلَهَا؟ قَالَ: اِنِّي اُرِيتُ الْجَنَّةَ عُرِضَتْ عَلَيَّ وَرَاَيْتُ فِيهَا دَالِيَةً قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ، حَبُّهَا كَالدُّبَّا فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْهَا، فَاُوحِيَ اِلَيَّ: اَنِ اسْتَاْخِرْ، فَاسْتَاْخَرْتُ، ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، حَتَّى رَاَيْتُ ظِلِّي وَظِلَّكُمْ، فَاَوْمَاتُ اِلَيْكُمْ اَنِ اسْتَاْخِرُوا

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَاللهُ اَعْلَمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی' نماز کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک بڑھایا اور کسی چیز کو پکڑ لیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران ایک ایسا کام کیا ہے کہ آج سے پہلے آپ نے نماز کے دوران کبھی یہ کام نہیں کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ابھی دیکھا کہ جنت میرے سامنے پیش کی گئی' میں نے اُس میں پھلوں کے خوشے دیکھے' جس کے دانے گھڑوں جتنے تھے' میں نے یہ ارادہ کیا کہ اُس میں سے ایک خوشہ پکڑ لیتا ہوں' پھر میری طرف وحی کی گئی کہ آپ پیچھے رہیں تو میں پیچھے ہٹ گیا۔ پھر میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا جو میرے اور تمہارے درمیان تھی' پھر میں نے اپنا اور تمہارا سایہ دیکھا تو میں نے تم لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم لوگ پیچھے رہو"۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

996- رواہ مسلم: 907' وأبو داؤد: 1189.

بَابُ ذِكْرِ الْإِيمَانِ بِأَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ خَالِدُونَ فِيهَا أَبَدًا وَأَنَّ أَهْلَ النَّارِ مِنَ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ خَالِدُونَ فِيهَا أَبَدًا

باب: اس بات پر ایمان کا تذکرہ کہ اہلِ جنت، جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور کفار اور منافقین سے تعلق رکھنے والے اہلِ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَىٰ: بَيَانُ هَذَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَفِي سُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس بات کا بیان اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث میں ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا، لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ، وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا} [النساء: 57]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے، ہم انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے، وہاں اُن کیلئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں گھنے سائے میں داخل کریں گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا، وَعْدَ اللهِ حَقًّا، وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللهِ قِيلًا} [النساء: 122]

اُس نے (سورۂ نساء میں ہی) ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، ہم عنقریب اُنہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے، (یہ) اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور بات میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا اور کون ہے؟''

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ:

{هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ، لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

اُس نے سورۂ مائدہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''یہ وہ دن ہے جس میں سچے لوگوں کو اُن کا سچ نفع دے گا، اُن کیلئے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ اس میں

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ} [المائدة: 119] الْآيَةَ.

ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اُس سے راضی ہو گئے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ بَرَاءَةَ:

{الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ، وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ} [التوبة: 20] إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ {أَجْرٌ عَظِيمٌ} [التوبة: 22]

اُس نے سورۂ توبہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کیا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے درجہ پر فائز ہیں اور یہی لوگ (حقیقی) کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''عظیم اجر''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا} [التوبة: 100] الْآيَةَ.

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''مہاجرین و انصار سے تعلق رکھنے والے' سبقت لے جانے والے' (اسلام قبول کرنے میں) پہل کرنے والے افراد' اور جنہوں نے اچھائی کے ہمراہ ان کی پیروی کی' اللہ تعالیٰ (اُن سب) سے راضی ہو گیا اور وہ (سب لوگ) اُس (اللہ تعالیٰ) سے راضی ہو گئے' اُس (اللہ تعالیٰ) نے اُن کیلئے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْحِجْرِ:

{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ. لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ}

[الحجر: 48]

اُس نے سورۂ حجر میں ارشاد فرمایا ہے:

''(دنیا میں) ان کے سینوں میں جو کدورت تھی ہم اسے نکال دیں گے اور وہ بھائی بھائی بن کر (جنت میں) پلنگوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے' اس (جنت) میں انہیں کوئی تکلیف لاحق نہیں ہو گی اور نہ ہی وہ لوگ وہاں سے نکالے جائیں گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اُس نے سورۂ کہف میں ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال

كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا. خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا} [الكهف: 107]

کیے ان کیلئے جنت الفردوس میں مہمان نوازی ہوگی' وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے منتقل نہیں ہونا چاہیں گے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْوَاقِعَةِ: {وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ} [الواقعة: 27] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اُس نے سورۂ واقعہ میں ارشاد فرمایا ہے:
"اور دائیں طرف والے' دائیں طرف والے کون ہیں؟"

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ التَّغَابُنِ: {وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} [التغابن: 9]

اُس نے سورۂ تغابن میں ارشاد فرمایا ہے:
"اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے (تو اللہ تعالیٰ) اُس کے گناہوں کو ختم کردے گا اور اُسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ لَمْ يَكُنْ: {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ. جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا} [البينة: 7] إِلَى آخِرِ السُّورَةِ

اُس نے سورۃ البینہ میں ارشاد فرمایا ہے:
"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے وہ ساری مخلوق سے بہتر ہیں' اُن کے پروردگار کی بارگاہ میں اُن کی جزا وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے" یہ سورت کے آخر تک ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَلِهَذَا فِي الْقُرْآنِ نَظَائِرُ كَثِيرَةٌ تُخْبِرُ أَنَّ الْمُتَّقِينَ فِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ آمِنِينَ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ أَبَدًا، وَلَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْجَنَّةِ أَبَدًا.

(امام آجری فرماتے ہیں:) قرآن میں اِس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ پرہیزگار لوگ جنت میں امن کی حالت میں' ہمیشہ رہیں گے' وہ جنت میں کبھی بھی موت کا ذائقہ نہیں چکھیں گے اور نہ ہی وہ کبھی جنت سے نکلیں گے۔

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ، فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ، يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ} [الدخان: 51] إِلَى قَوْلِهِ {وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ}

[الدخان: 56]

"بے شک پرہیزگار لوگ امن والی جگہ پر ہوں گے، باغات اور چشموں میں، باریک اور دبیز ریشم پہن کر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے ہوئے) ہوں گے"۔ یہ آیات یہاں تک ہیں: "اور وہ (اللہ تعالیٰ) انہیں جہنم کے عذاب سے بچا لے گا"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ أَنَّ أَهْلَ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا، يُخَلَّدُونَ فِيهَا أَبَدًا.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات ذکر کی ہے کہ اہلِ جہنم ہی جہنم کے مستحق ہیں اور وہ اُس (جہنم میں) ہمیشہ رہیں گے۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ:

{إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ، وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا، إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرًا} [النساء: 168]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ظلم کیا، اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ ان کی مغفرت کر دے اور نہ ہی وہ انہیں (ہدایت کا) راستہ دکھائے گا، (وہ انہیں) صرف جہنم کا راستہ (دکھائے گا) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کیلئے آسان ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَحْزَابِ:

{إِنَّ اللهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا} [الاحزاب: 64] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اُس نے سورۂ احزاب میں ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور اُن کیلئے بھڑکتی ہوئی (آگ) تیار کی ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ: إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ} [الزخرف: 77]

اُس نے (سورۂ زخرف میں) ارشاد فرمایا ہے:

"وہ (جہنمی، جہنم کے داروغہ کو) پکار کر کہیں گے: اے مالک! آپ کے پروردگار کو ہمارے بارے میں (موت کا) فیصلہ دے دینا چاہیے، تو وہ جواب دے گا: بے شک تم (جہنم میں ہمیشہ زندہ) رہو گے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"ان کے خلاف فیصلہ نہیں دیا جائے گا کہ وہ مر جائیں اور ان

عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا كَذَلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ} [فاطر: 36]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْجَاثِيَةِ:

{وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا: أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُجْرِمِينَ} [الجاثية: 31] إِلَى قَوْلِهِ {وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا} [الجاثية: 34] إِلَى قَوْلِهِ {مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ}

[الجاثية: 35]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:

فَالْقُرْآنُ شَاهِدٌ: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ خَالِدُونَ فِيهَا أَبَدًا فِي جِوَارِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فِي النَّعِيمِ يَتَقَلَّبُونَ،

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ. لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ. وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ} [الواقعة: 32] الْآيَةَ.

وَأَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ أَبَدًا

{لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ} [الزخرف: 75]

کے عذاب میں تخفیف بھی نہیں ہوگی' ہر منکر کو ہم اسی طرح جزاء دیں گے''۔

اُس نے سورۂ جاثیہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے کفر کیا (اُن سے دریافت کیا جائے گا:) کیا تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر نہیں سنائی گئی تھیں' تو تم نے تکبر کیا' تم مجرم لوگ تھے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''کہا جائے گا: آج ہم تمہیں بھلا دیتے ہیں' جس طرح تم نے آج کے دن (ہماری بارگاہ میں) حاضری کو بھلا دیا تھا''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''وہ اس میں سے (نہیں نکالے جائیں گے) اور نہ ہی اُن سے توبہ مطلوب ہوگی''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو قرآن اس بات کا گواہ ہے کہ اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور بہت سے پھل ہوں گے جو کاٹے ہوئے یا رکاوٹ والے نہیں ہوں گے اور بلند بچھونے ہوں گے''۔

جبکہ اہلِ جہنم' جو اس کے اہل ہوں گے وہ ہمیشہ شدید عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''(وہ عذاب) اُن سے ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اُس (عذاب) میں نا اُمید ہو کر رہیں گے''۔

موت کو ذبح کیا جانا

997- اَنْبَانَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: اَنْبَانَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ اَعْفَرُ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَشْرَئِبُّونَ فَيَنْظُرُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ النَّارِ، فَيَشْرَئِبُّونَ فَيَنْظُرُونَ، فَيَرَوْنَ اَنَّ الْفَرَجَ قَدْ جَاءَ، فَيُدْعَى، فَيُذْبَحُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَيُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، خُلُودٌ لَا مَوْتَ فِيهِ، وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ فِيهِ

''قیامت کے دن موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا' اُسے جنت اور جہنم کے درمیان ٹھہرایا جائے گا' پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! تو وہ آئیں گے اور دیکھیں گے' پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جہنم! تو وہ آئیں گے اور دیکھیں گے' وہ یہ سمجھیں گے کہ شاید کوئی آسانی نصیب ہونے لگی ہے' وہ آئیں گے اور پھر اُس مینڈھے کو جنت اور جہنم کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! اب تم ہمیشہ یہاں رہو گے' اس میں موت نہیں آئے گی اور اے اہلِ جہنم! اب تم ہمیشہ اس میں رہو گے اور اس میں موت نہیں آئے گی''۔

قَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ النَّضْرُ: مَعْنَى اَعْفَرُ: الَّذِي مِنْهُ بَيَاضٌ وَسَوَادٌ

اسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ نضر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اعفر سے مراد ایسا مینڈھا ہے جو سفید اور سیاہ رنگ کا ہو۔

998- وَاَنْبَانَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

997- رواه أحمد 423/2، والدارمي 329/2، وابن ماجه: 4327.

998- رواه مسلم: 2849، وأحمد 9/3، وهناد في الزهد: 213.

قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، تَعْرِفُونَ هٰذَا: فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ هٰذَا الْمَوْتُ، وَيُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ تَعْرِفُونَ هٰذَا: فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ هٰذَا الْمَوْتُ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ، وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ

''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا جو ایک سفید و سیاہ رنگ کے مینڈھے کی شکل میں ہوگی' اُسے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! کیا تم اسے جانتے ہو؟ تو وہ لوگ تیزی سے آئیں گے اور دیکھیں گے اور کہیں گے: یہ موت ہے۔ پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جہنم! کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ تیزی سے آئیں گے اور اُسے دیکھیں گے اور کہیں گے: یہ موت ہے۔ پھر اُس مینڈھے کے بارے میں حکم ہوگا اور اُسے ذبح کر دیا جائے گا' پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! (تم لوگوں نے جنت میں) ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہیں آئے گی اور اہلِ جہنم! (تم لوگوں نے جہنم میں) ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہیں آئے گی''۔

ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ، وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ} [مریم: 39]

''اور اُن لوگوں کو حسرت کے دن سے ڈرا دو کہ جب معاملہ کا فیصلہ ہوگا اور وہ لوگ غفلت میں ہیں اور وہ لوگ ایمان نہیں رکھتے''۔

وَلِهٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

ان دونوں روایات کے اور بھی طرق ہیں۔

بَابُ فَضَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْاٰجُرِّيُّ رَحِمَهُ اللهُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس کی نعمت کے ذریعہ نیکیاں مکمل ہوتی ہیں اور ہر طرح کی حمد اللہ

الصَّالِحَاتُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہر حال میں ہو' اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ، جو نبی ہیں' اُن پر اور اُن کی آل پر درود وسلام نازل کرے!

نبی اکرم ﷺ کے فضائل کی تمہید

اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ مِمَّا يَنْبَغِي لَنَا اَنْ نُبَيِّنَهُ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْ شَرِيعَةِ الْحَقِّ الَّتِي نَدَبَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهَا وَاَمَرَهُمْ بِالتَّمَسُّكِ بِهَا وَحَذَّرَهُمُ الْفُرْقَةَ فِي دِينِهِمْ. وَاَمَرَهُمْ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ، وَاَمَرَهُمْ بِطَاعَتِهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِنِّي اُبَيِّنُ لَهُمْ فَضْلَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لِيَعْلَمُوا قَدْرَ مَا خَصَّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ اِذْ جَعَلَهُمْ مِنْ اُمَّتِهِ لِيَشْكُرُوا اللّٰهَ عَلَى ذٰلِكَ.

امابعد! ہمارے لیے یہ بات مناسب ہے کہ ہم مسلمانوں کے سامنے شریعتِ حقہ کو بیان کریں جسے اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اور اُن لوگوں کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ شریعت کو مضبوطی سے تھام کے رکھیں اور اُن لوگوں کو اس بات سے بچنے کی تلقین کی ہے کہ وہ اپنے دین کے بارے میں تفرقہ کا شکار ہوں اور اُن لوگوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ رہیں اور اُنہیں یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ اللہ کی اور اُس کے رسول کی اطاعت کریں۔ تو اب میں اُن لوگوں کے سامنے اُن کے نبی ﷺ کے فضائل بیان کروں گا تا کہ اُن لوگوں کو اس بات کا پتا چل جائے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کتنی خصوصیات عطا کی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کی اُمت میں شامل کیا ہے تو وہ لوگ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{كَمَا اَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا، وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ، وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ. وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ} [البقرة: 152]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس طرح ہم نے تمہارے درمیان ایسا رسول مبعوث کیا ہے جو تم میں سے ہے' وہ تمہارے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کرتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں اُس چیز کی تعلیم دیتا ہے جس کا تم علم نہیں رکھتے تھے' تو تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا' تم میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَبِيحٌ بِالْمُسْلِمِينَ اَنْ يَجْهَلُوا مَعْرِفَةَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) مسلمانوں کیلئے یہ بات انتہائی معیوب ہوگی کہ وہ اپنے نبی کے فضائل کی معرفت سے ناواقف ہوں

فَضَائِلِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا خَصَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنَ الْكَرَامَاتِ وَالشَّرَفِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَقَدْ رَسَمْتُ فِي هَذِهِ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ مُخْتَصَرَةً حَسَنَةً جَمِيلَةً. مِمَّا خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالًا بَعْدَ حَالٍ.

اور اُن چیزوں سے ناواقف ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی طور پر عزت، شرف اور کرامات، دنیا اور آخرت میں عطا کی ہیں۔ میں نے اس باب کو چار مختصر اجزاء میں بیان کیا ہے جو عمدہ طریقہ سے بیان ہوئے ہیں، اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ خصوصیات ذکر ہوئی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہیں اور یہ یکے بعد دیگرے ذکر ہوں گی۔

وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ أَذْكُرَ فِي هَذَا الْكِتَابِ الَّذِي وَسَمْتُهُ بِكِتَابِ الشَّرِيعَةِ مِنْ فَضَائِلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ جَهْلُهُ. بَلْ يَزِيدُهُمْ عِلْمًا وَفَضْلًا وَشُكْرًا لِمَوْلَاهُمُ الْكَرِيمِ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا قَصَدْتُ لَهُ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اللهُ

میں نے یہ بات پسند کی کہ میں اس کتاب میں، جس کا نام میں نے کتاب "الشریعہ" رکھا ہے اُس میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بھی ذکر کروں، ایسے فضائل جن سے ناواقف رہنا مسلمانوں کیلئے مناسب نہیں ہے، تاکہ اُن لوگوں کے علم اور فضیلت اور شکر میں اضافہ ہو، جو شکر وہ اپنے کریم پروردگار کا کریں گے، باقی اللہ تعالیٰ ہی اُس بات کی توفیق دینے والا ہے جس کا میں نے قصد کیا ہے اور اس بارے میں مدد کرنے والا ہے، اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ ذِكْرِ مَا نَعَتَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابِهِ مِنَ الشَّرَفِ الْعَظِيمِ مِمَّا تَقِرُّ بِهِ أَعْيُنُ الْمُؤْمِنِينَ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عظیم شرف کے حوالے سے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی صفات بیان کی ہیں جس کے ذریعہ اہلِ ایمان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ اللهَ جَلَّ ذِكْرُهُ شَرَّفَ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الشَّرَفِ، وَنَعَتَهُ بِأَحْسَنِ النَّعْتِ، وَوَصَفَهُ بِأَجْمَلِ الصِّفَةِ، وَأَقَامَهُ فِي

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف بلند ترین شرف کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اُن کی تعریف بہترین طریقہ سے کی ہے اور اُن کی صفت خوبصورت ترین طور پر بیان کی ہے اور اُنہیں بلند ترین مرتبہ پر فائز کیا ہے۔

اَعْلَى الرُّتَبِ،

نبی اکرم ﷺ کا مرسل ہونا

أَخْبَرَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ: أَنَّهُ بَعَثَهُ بَشِيرًا وَنَذِيرًا، وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

ہمارے کریم پروردگار نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اُس نے اپنے نبی کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا، وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا، وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا} [الاحزاب: 46]

''اے نبی! بے شک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کے اذن کے ساتھ' اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ (یا سورج بنا کر بھیجا ہے) اور تم ایمان والوں کو یہ خوشخبری دے دو کہ اُن کیلئے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اس نے ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا، وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ} [فاطر: 24]

''بے شک ہم نے تمہیں خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر' حق کے ہمراہ بھیجا ہے' اور ہر اُمت میں کوئی نہ کوئی ڈر سنانے والا (نبی) گزرا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ سے متعلق انبیاء کرام کی دعا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَقَدْ حَذَّرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْذَرَ وَبَشَّرَ وَمَا قَصَّرَ ثُمَّ أَخْبَرَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ: أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَدَعْوَةُ ابْنِهِ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَبَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو نبی اکرم ﷺ نے (ممنوعہ اُمور سے) بچنے کی تلقین کی اور ڈرایا اور خوشخبری سنائی اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کی' پھر ہمارے کریم پروردگار نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اپنے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا' اور اُن کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہیں اور آپ ﷺ کے بارے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی۔

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا. وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ. وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [البقرة: 127]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے (تو انہوں نے دعا کی:) اے ہمارے رب! تُو ہماری طرف سے (اس خدمت کو) قبول کر لے بے شک تُو سننے والا اور علم رکھنے والا ہے اے ہمارے رب! تُو ہمیں اپنا فرمانبردار رکھنا اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنا فرمانبردار اُمت بنانا تو ہمیں (حج کے) مناسک سکھا دے اور ہماری توبہ قبول فرما! بے شک تُو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اے ہمارے رب! تو اُن لوگوں کے درمیان ایسے رسول کو مبعوث فرما! جو اُن میں سے ایک ہو وہ اُن پر تیری آیات کی تلاوت کرے انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور اُن کا تزکیہ کرے بے شک تُو غالب (اور) حکمت والا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِإِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاخْتَصَّ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مَنْ أَحَبَّ وَهُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَفِ قُرَيْشٍ نَسَبًا. وَأَعْلَاهَا قَدْرًا. وَأَكْرَمِهَا بَيْتًا وَأَفْضَلِهَا عِنْدَهُ. فَبَعَثَهُ بَشِيرًا وَنَذِيرًا.

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اس دعا کی قبولیت کے اثر کو ظاہر کیا اور ان دونوں حضرات کی ذریت میں سے اپنی پسندیدہ شخصیت کو منتخب کیا اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو نسبی اعتبار سے قریش میں سب سے معزز ہیں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے بلند مرتبہ ہیں گھرانے کے حوالے سے سب سے زیادہ عزت دار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ. مُصَدِّقًا

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور (میں) اپنے سے پہلے آنے والی تورات

لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ، وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ}
[الصف: 6]

کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کے بارے میں خوشخبری سنانے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے اور اُن کا نام "احمد" ہوگا"۔

فَأَثْبَتَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّصَارَى الْحُجَّةَ بِبِشَارَةِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَهُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ: أَخْبَرَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَنَّهُمْ يَجِدُونَ صِفَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ، وَأَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَوْجَبَ عَلَيْهِمُ اتِّبَاعَهُ وَنُصْرَتَهُ.

تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کے بارے میں جو بشارت دی تھی اُس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے خلاف حجت کو ثابت کیا' پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے اہلِ کتاب یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کے بارے میں یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے تورات اور انجیل میں حضرت محمد ﷺ کی صفت پائی (اور یہ بات بھی پائی) کہ آپ ﷺ واقعی نبی ہیں' نبی اکرم ﷺ کی پیروی اور آپ ﷺ کی مدد کرنا' (اللہ تعالیٰ نے اُن پر لازم قرار دیا۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اس نے ارشاد فرمایا:

{عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ، يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ، وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ} [الاعراف: 156] إِلَى قَوْلِهِ {الْمُفْلِحُونَ} [الاعراف: 157]

"میں اپنا عذاب جسے چاہتا ہوں اُسے پہنچا دیتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے' میں عنقریب اُسے اُن لوگوں کیلئے لکھ دوں گا جو پرہیزگار اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ لوگ ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں وہ اُس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو اُمّی نبی ہے' جس کا ذکر اُنہوں نے تورات اور انجیل میں اپنے پاس لکھا ہوا پایا وہ (رسول) انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے اور وہ انہیں بُرائی سے منع کرتا ہے' وہ اُن کیلئے پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور وہ خبیث چیزوں کو ان کیلئے حرام قرار دیتا ہے اور اُن کا بوجھ اور اُن کے طوق جو اُن پر ہیں (وہ رسول) اُن لوگوں سے اس (بوجھ اور طوق) کو اُتارتا ہے" یہ آیت یہاں تک ہے: "کامیابی والے"۔

اہلِ کتاب سے خطاب

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَهْلَ الْكِتَابِ، قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ، قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ} [المائدة: 15] إِلَى قَوْلِهِ {صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [المائدة: 16]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے اہلِ کتاب! تحقیق تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو تمہارے سامنے بہت سی ایسی چیزیں بیان کرتا ہے جو تمام (اللہ کی) کتاب میں سے چھپاتے تھے اور وہ بہت سی چیزوں کے حوالے سے درگزر کرتا ہے' تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آ گئے ہیں' یہ آیت یہاں تک ہے: "سیدھا راستہ"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ، فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ} [المائدة: 19]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے اہلِ کتاب! تحقیق تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو رسولوں کی آمد کے (وقتی طور پر) انقطاع کے بعد آیا ہے تا کہ وہ تمہارے سامنے (شرعی احکام) بیان کرے تا کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری سنانے والا یا ڈرانے والا نہیں آیا' تو تحقیق تمہارے پاس خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا آ گیا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَقَطَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حُجَجَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ بِمَا أَخْبَرَ مِنْ صِفَتِهِ فِي كُتُبِهِمْ، وَأَنَّ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ النُّورُ، وَهُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَأَنَّهُ يَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ، ثُمَّ أَخْبَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَّ الَّذِي يَدْعُو إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْحَقُّ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے اہلِ کتاب کی حجت کو ختم کر دیا کیونکہ اُس نے اُس رسول کی صفت اُن کی کتابوں میں بیان کی ہے اور حضرت محمد ﷺ جو چیز لے کر آئے ہیں وہ نور ہے اور وہ حق ہے جو اُنہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور وہ اُن کی رہنمائی سیدھے راستہ کی طرف کرتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت محمد ﷺ جس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ حق ہے اور وہی سیدھا راستہ ہے' تو مخلوق پر یعنی انسانوں اور جنات پر اُس کو قبول کرنا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنات کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ جب اُنہوں

فَأَوْجَبَ عَلَى الْخَلْقِ: الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَبُولَهُ، وَأَخْبَرَ عَنِ الْجِنِّ لَمَّا سَمِعُوا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَلِّغَهُمْ، عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ، فَآمَنُوا وَصَدَّقُوا وَاتَّبَعُوهُ.

نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی اُن احکام کو سنا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اُن جنات تک اُس کی تبلیغ کریں تو اُن جنات نے یہ بات پہچان لی کہ یہ حق ہے' وہ ایمان لے آئے' اُنہوں نے تصدیق کی اور اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی پیروی کی۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللهِ وَآمِنُوا بِهِ} [الاحقاف: 29] الْآيَةُ

''جب ہم نے جنات کے ایک گروہ کو تمہارے طرف بھیجا تا کہ وہ قرآن سنیں' جب وہ وہاں موجود ہوئے تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ خاموش ہو جاؤ! جب (تلاوت) ختم ہوگئی تو وہ ڈرانے والے کے طور پر اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے' اُنہوں نے کہا: اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام (کی کتاب) کے بعد نازل کی گئی ہے اور اپنے سے پہلے (آسمانی کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے' وہ حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور سیدھے راستہ کی طرف (رہنمائی کرتی ہے)' اے ہماری قوم کے لوگو! تم اللہ کی طرف (سے آنے والے) داعی کی بات قبول کرو اور اُس پر ایمان لے آؤ''۔

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

پھر اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [المؤمنون: 73].

''بے شک تم سیدھے راستہ کی طرف اُنہیں دعوت دیتے ہو''۔

ثُمَّ أَخْبَرَ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَّهُ يُظْهِرُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ دِينٍ خَالَفَهُ.

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ وہ اپنے نبی ﷺ کو اُن کے مخالف ہر دین پر غالب کر دے گا' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَقَالَ جَلَّ وَعَزَّ:

{هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى

''وہی وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق

وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ} [التوبة: 33].

کے ہمراہ بھیجا ہے تا کہ وہ اُسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ یہ بات مشرکین کو بُری لگتی ہو"۔

رسول پر ایمان کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا

ثُمَّ اَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَنَّهُ لَا يَتِمُّ لِاَحَدٍ الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحْدَهُ، حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ اَخْبَرَ اَنَّهُ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ: لَمْ يَصِحَّ لَهُ الْاِيمَانُ.

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کسی بھی شخص پر ایمان اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان نہیں لے آتا۔ پھر اُس نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا تو اُس کا ایمان درست نہیں ہوتا۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَاِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلٰى اَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوهُ، اِنَّ الَّذِينَ يَسْتَاْذِنُونَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ} [النور: 62] الْآيَةَ.

"بے شک اہلِ ایمان وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے اور جب وہ رسول کے ساتھ کسی ایسے معاملہ پر ہوتے ہیں جو اجتماعی نوعیت کا ہو تو وہ اُس وقت تک نہیں جاتے ہیں جب تک رسول سے اجازت نہ لیں، بے شک وہ لوگ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ} [الحجرات: 15].

"بے شک ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور پھر شک کا شکار نہیں ہوتے اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ہمراہ جہاد کرتے ہیں، یہی لوگ سچے ہیں"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَاِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا} [الفتح: 13]

"اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا تو بے شک ہم نے کافروں کیلئے جہنم کو تیار کیا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{فَآمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا، وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ} [التغابن: 8]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تو تم لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس نور پر بھی جو ہم نے نازل کیا ہے اور تم لوگ جو عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُن سے باخبر ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{آمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ} [الحدید: 7] إِلَى قَوْلِهِ {وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ} [الحدید: 8]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس چیز میں سے خرچ کرو جس کے بارے میں ہم نے تمہیں نائب بنایا ہے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُس نے تم سے پختہ عہد لیا ہے اگر تم مؤمن ہو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ، وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا} [النساء: 136]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کتاب پر ایمان لاؤ جو اُس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اُس کتاب پر بھی جو اُس سے پہلے نازل کی گئی اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرتا ہے تو وہ دور کی گمراہی کا شکار ہو جاتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ سے محبت' صحیح ہونے کی علامت

ثُمَّ أَعْلَمَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ: أَنَّ عَلَامَةَ صِحَّةِ مَنِ ادَّعَى مَحَبَّةَ اللهِ تَعَالَى: أَنْ يَكُونَ مُحِبًّا لِرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّبِعًا لَهُ. وَإِلَّا لَمْ تَصِحَّ لَهُ الْمَحَبَّةُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

پھر ہمارے کریم پروردگار نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے' اُس کے دعویٰ کی صحیح ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ شخص' اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہو اور اُن کی پیروی کرتا ہو' ورنہ اُس شخص کی اللہ تعالیٰ سے محبت درست نہیں ہوگی۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ، وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللهُ بِأَمْرِهِ، وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ} [التوبة: 24]

"تم یہ فرما دو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور وہ اموال جو تم کماتے ہو اور وہ تجارت جس میں نقصان کا تمہیں اندیشہ ہوتا ہے اور وہ رہائش گاہیں جن کو تم پسند کرتے ہو وہ تمہارے نزدیک اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہوں تو تم لوگ انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم لے آئے اور اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں کرتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ، وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [آل عمران: 31]

"تم یہ فرما دو! اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو تم میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور وہ تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔

فَجَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَحَبَّةَ رَسُولِهِ وَاتِّبَاعَهُ عَلَمًا وَدَلِيلًا لِصِحَّةِ مَحَبَّتِهِمْ لَهُ، مَعَ اتِّبَاعِهِمْ رَسُولَهُ فِيمَا جَاءَ بِهِ وَأَمَرَ بِهِ، وَنَهَى عَنْهُ ثُمَّ أَخْبَرَ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ مَنْ كَفَرَ بِرَسُولِهِ كَمَنْ كَفَرَ بِاللهِ، وَمَنْ كَذَّبَ رَسُولَهُ فَقَدْ كَذَّبَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی محبت اور اُن کی اتباع کو اپنی ذات کے ساتھ اُن لوگوں کی محبت کے صحیح ہونے کا نشان اور دلیل قرار دیا ہے۔ نیز اس کے ہمراہ اُن لوگوں کو اُس رسول ﷺ کی پیروی کرنی ہے اُس چیز کے بارے میں جو وہ لے کر آئے ہیں اور جس کے بارے میں اُنہوں نے حکم دیا ہے اور جس چیز سے بھی اُنہوں نے منع کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اُس کے رسول ﷺ کا انکار کرتا ہے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے اور جو شخص اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلاتا ہے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔

فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي قِصَّةِ الْمُنَافِقِينَ:

اللہ تعالیٰ نے منافقین کے واقعہ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

{وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا، وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ، اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ} [التوبۃ: 84]

''اُن میں سے جو بھی مر جائے' تم کبھی بھی کسی کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرنا اور اُس کی قبر پر کھڑے نہ ہونا کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا انکار کیا اور ایسی حالت میں مر گئے کہ وہ فاسق تھے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ، وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ} [التوبۃ: 90] اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ.

''دیہاتیوں سے تعلق رکھنے والے عذر پیش کرنے والے لوگ آئیں گے تاکہ اُنہیں (جہاد میں حصہ نہ لینے کی) اجازت دی جائے اور وہ لوگ بیٹھے رہے جنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کو جھٹلایا''۔ یہ آیت کے آخر تک ہے۔

ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ لَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ مَعَهُ، وَالصَّبْرِ مَعَهُ عَلٰى كُلِّ مَكْرُوْهٍ يَلْحَقُهُمْ.

پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر اپنی جانوں کے بارے میں رغبت اختیار نہ کریں جو اللہ کے رسول کے ساتھ جہاد کرنے اور مشکل صورتِ حال کا سامنا کرنے پر اُن کے ہمراہ صبر کرنے کے حوالے سے ہو۔

فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ} [التوبۃ: 120]

''اہلِ مدینہ کیلئے اور اُن کے آس پاس (دیہاتوں میں رہنے والے افراد) کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہ جائیں اور اُن کی ذات کو چھوڑ کر اپنی ذات میں دلچسپی رکھیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ اُنہیں جو بھی پیاس یا جو بھی پریشانی' یا بھوک اللہ کی راہ میں لاحق ہوگی' یا وہ جس بھی جگہ سے گزریں گے کہ وہ کفار کو غضب ناک کریں' یا اُنہیں دشمن کی طرف سے جس بھی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے گا تو اس کے عوض میں اُن لوگوں کیلئے نیک عمل نوٹ کیا جائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ہے''۔

ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَقَامَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَ الْبَيَانِ عَنْهُ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس مقام پر فائز کیا ہے کہ وہ اُس کے احکام کی وضاحت کریں، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

{وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ} [النحل: 44]

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر کو نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے وہ چیز بیان کرو جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے، تاکہ وہ لوگ غور وفکر کریں''۔

امام آجری کے وضاحتی کلمات

فَكَانَ مِمَّا بَيَّنَهُ لِاُمَّتِهِ: اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الطَّهَارَةَ وَالصَّلَاةَ فِي كِتَابِهِ، وَلَمْ يُخْبِرْهُ بِاَوْقَاتِ الصَّلَاةِ، وَلَا بِعَدَدِ الرُّكُوعِ، وَلَا بِعَدَدِ السُّجُودِ، وَلَا بِمَا يَجُوزُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيهَا وَمَا تَحْرِيمُهَا؟ وَمَا تَحْلِيلُهَا؟ وَلَا كَثِيرٌ مِنْ اَحْكَامِهَا، فَبَيَّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَادَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذٰلِكَ،

نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کے سامنے جو چیزیں بیان کی ہیں اُن میں یہ چیز بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر طہارت اور نماز لازم قرار دی لیکن اُنہیں یہ نہیں بتایا کہ نمازوں کے اوقات کیا ہیں، رکوع کی تعداد کتنی ہوگی، سجود کی تعداد کتنی ہوگی، نماز میں کس حد تک قرأت کرنا جائز ہے، یہ شروع کیسے ہوگی اور ختم کیسے ہوگی؟ اور اس کے بہت سے احکام بھی بیان کیے۔ تو اللہ تعالیٰ کی مراد، ان تمام حوالوں سے نبی اکرم ﷺ نے ہی بیان کی ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَوْجَبَ الزَّكَاةَ فِي كِتَابِهِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ: كَمْ فِي الْوَرِقِ؟ وَلَا كَمْ فِي الذَّهَبِ؟ وَلَا كَمْ فِي الْغَنَمِ؟ وَلَا كَمْ فِي الْاِبِلِ؟ وَلَا كَمْ فِي الْبَقَرِ؟ وَلَا كَمْ فِي الزَّرْعِ وَالثَّمَرِ؟ فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَادَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذٰلِكَ،

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں زکوٰۃ کو لازم قرار دیا ہے لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ چاندی میں کتنی زکوٰۃ ہوگی، سونے میں کتنی ہوگی، بکریوں میں کتنی ہوگی، اونٹوں میں کتنی ہوگی، گائیوں میں کتنی ہو گی، زرعی پیداوار اور پھلوں میں کتنی ہوگی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ان تمام حوالوں سے اللہ تعالیٰ کی مراد کو بیان کیا ہے۔

وَكَذٰلِكَ الصِّيَامُ بَيَّنَ مَا يَحِلُّ فِيهِ لِلصَّائِمِ، وَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ فِيهِ،

اسی طرح روزے کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس میں یہ چیز بیان نہیں کی کہ روزے کی حالت میں روزہ دار کیلئے کیا چیز حلال ہے

اور کیا چیز اُس کیلئے حرام ہے۔

وَكَذٰلِكَ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَجَّ عَلَى عِبَادِهِ عَلَى مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَلَمْ يُخْبِرْ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ الْإِهْلَالُ بِالْحَجِّ؟ وَلَا مَا يَلْزَمُ الْمُحْرِمَ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْأَحْكَامِ؟ فَبَيَّنَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالًا بَعْدَ حَالٍ،

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض قرار دیا اُس شخص پر جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ حج کیلئے تلبیہ کیسے پڑھا جائے گا اور احرام والے شخص کے احکام کس حوالے سے لاگو ہوں گے؟ تو یہ ایک ایک کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ أَحْكَامُ الْجِهَادِ، وَكَذٰلِكَ أَحْكَامُ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَكَذٰلِكَ حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الرِّبَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَتَوَعَّدَهُمْ عَلَيْهِ بِعَظِيمٍ مِنَ الْعِقَابِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فِي الْكِتَابِ: كَيْفَ الرِّبَا؟ فَبَيَّنَهُ لَهُمُ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذَا فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَحْكَامِ، مِمَّا يَطُولُ شَرْحُهُ، لَمْ يَعْقِلْ مَا فِي الْكِتَابِ إِلَّا بِبَيَانِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زِيَادَةً مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا أَعْطَاهُ مِنَ الْفَضَائِلِ الَّتِي شَرَّفَهُ بِهَا، ثُمَّ فَرَضَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ طَاعَتَهُ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِمْ مَعْصِيَتَهُ، وَذٰلِكَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ، قَرَنَ طَاعَةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَاعَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ مَنْ عَصَى رَسُولِي فَقَدْ عَصَانِي،

اسی طرح جہاد سے متعلق احکام ہیں، خرید و فروخت سے متعلق احکام ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سود حرام قرار دیا ہے اور اس حوالے سے اُنہیں زبردست وعید بیان کی ہے لیکن اُس نے لوگوں کے سامنے کتاب میں یہ بات بیان نہیں کی کہ سود کیسے ہوتا ہے، یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے، یہ اور دیگر بہت سے احکام ہیں جن کی بحث طوالت کا باعث ہوگی۔ کتاب میں مذکور ان احکام کی سمجھ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اضافی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس نبی کو جو فضائل عطا کیے ہیں اُن میں شرف کیلئے یہ چیز بھی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق پر نبی کی پیروی کو فرض قرار دیا ہے اور نبی کی نافرمانی کو اُن کیلئے حرام قرار دیا ہے اور یہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور لوگوں کو یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اللہ کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔

اطاعتِ رسول کا حکم

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{قُلْ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ. فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ} [آل عمران: 32]

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم یہ فرمادو! کہ تم لوگ' اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر وہ منہ پھیر لیتے ہیں تو بے شک اللہ تعالیٰ' کفر کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ. وَاَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ} [آل عمران: 131]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اُس آگ سے ڈرو جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے اور تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا. وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا. وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ} [النساء: 13]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں' جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرے گا اور اُس کی مقرر کردہ حدود کی خلاف ورزی کرے گا تو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اُسے جہنم میں داخل کر دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اُس کیلئے رسوائی کرنے والا عذاب ہوگا''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ. فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا} [النساء: 59]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے! تم اللہ کی اطاعت کرو اور تم رسول کی اور اپنے میں سے اولی الامر کی اطاعت کرو' اگر کسی چیز کے بارے میں تمہیں درمیان اختلاف ہو جائے تو اُس معاملہ کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو' اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو' یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے زیادہ عمدہ ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَرَسُولَهُ، وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ}

[الانفال: 20]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اور اُس سے منہ نہ پھیرو جبکہ تم (اللہ کا کلام یا احکام) سنتے ہو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ}

[محمد: 33]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور تم اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو''۔

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ}

[النساء: 80]

پھر اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ تحقیق اللہ کی اطاعت کرتا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَهَذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ فِي نَيِّفٍ وَثَلَاثِينَ مَوْضِعًا أَوْجَبَ طَاعَةَ رَسُولِهِ، وَقَرَنَهَا مَعَ طَاعَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ حَذَّرَ خَلْقَهُ مُخَالَفَةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ لَا يَجْعَلُوا أَمْرَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ بِشَيْءٍ، أَوْ نَهَاهُمْ عَنْ شَيْءٍ كَسَائِرِ الْخَلْقِ، وَأَعْلَمَهُمْ عَظِيمَ مَا يَلْحَقُ مَنْ خَالَفَهُ مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَلْحَقُهُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) قرآن مجید میں یہ حکم کئی مقام پر تقریباً 30 سے زیادہ مقام پر آیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے اور رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور پھر اپنی مخلوق کو اس بات سے بچنے کی تلقین کی ہے کہ وہ رسول ﷺ کی مخالفت کریں' اور یہ کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کو (غیر لازمی نہ سمجھیں) جب نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں کسی چیز کے بارے میں حکم دیا ہو' یا کسی چیز سے اُنہیں منع کیا ہو' تو یہ کہ اُن کا حکم باقی ساری مخلوق کی طرح نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ بتایا ہے کہ جو شخص نبی کے حکم کے خلاف ورزی کرتا ہے اُسے بڑا فتنہ لاحق ہو سکتا ہے۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم رسول کو اس طرح نہ بلاؤ جس طرح ایک دوسرے کو

كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا. قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا} [النور: 63] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

بلاتے ہو اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ میں چپکے سے کھسک جاتے ہیں' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

نبی کے فیصلہ کو تسلیم کرنا' لازم ہے

ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْجَبَ عَلَى مَنْ حَكَمَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُكْمًا أَنْ لَا يَكُونَ فِي نَفْسِهِ حَرَجٌ أَوْ ضِيقٌ لِمَا حَكَمَ عَلَيْهِ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بَلْ يُسَلِّمُ لِحُكْمِهِ وَيَرْضَى.

پھر اللہ تعالیٰ میں یہ بات بھی واجب قرار دی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شخص کے خلاف کوئی فیصلہ دے دیں تو وہ اس حوالے سے اپنے سینہ میں کوئی تنگی یا اُلجھن محسوس نہ کرے' اُس چیز کے بارے میں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے خلاف فیصلہ دیا ہے بلکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ کو تسلیم کرے اور اُس سے راضی رہے۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ. ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ. وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} [النساء: 65]

''تمہارے پروردگار کی قسم! وہ لوگ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک وہ آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں حاکم نہیں بناتے اور پھر تم نے جو فیصلہ دیا ہے اُس کے حوالے سے وہ کوئی اُلجھن محسوس نہیں کرتے اور اُس فیصلہ کو مکمل طور پر تسلیم کرتے ہیں''۔

وَالْحَرَجُ هَاهُنَا: أَنْ لَا يَشُكَّ. ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَى مَنْ رَضِيَ بِمَا حَكَمَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَكَمَ عَلَيْهِ وَرَضِيَ بِمَا أَعْطَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ. وَذَمَّ مَنْ لَمْ يَرْضَ.

یہاں ''حرج'' سے مراد یہ ہے کہ وہ شک کا شکار نہیں ہوتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کی تعریف بیان کی ہے جو اُس چیز سے راضی ہوتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے بارے میں فیصلہ دیا ہو خواہ وہ اُس کے حق میں ہو یا اُس کے خلاف ہو اور وہ اُس چیز سے بھی راضی ہوتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے مالِ غنیمت میں سے عطا کیا ہو خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کی مذمت کی ہے جو اس سے راضی نہیں ہوتا۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللهُ

''اور اگر وہ لوگ اُس چیز سے راضی ہوتے جو اللہ اور اُس کے

وَرَسُولُهُ، وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللّٰهُ، سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ، اِنَّا اِلَى اللّٰهِ رَاغِبُونَ} [التوبۃ: 59]

رسول نے اُنہیں دی ہے اور یہ کہتے کہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں عطا کر دے گا اور اُس کا رسول بھی (ہمیں عطا کر دیں گے) بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھتے ہیں''۔

ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَخْبَرَنَا عَنْ اَهْلِ النَّارِ اِذَا هُمْ دَخَلُوهَا كَيْفَ يَتَاَسَّفُونَ عَلَى تَرْكِ طَاعَتِهِمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ لِمَ لَمْ يُطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ؟ فَنَدِمُوا حَيْثُ لَمْ يَنْفَعْهُمُ النَّدَمُ وَاَسِفُوا حَيْثُ لَمْ يَنْفَعْهُمُ الْاَسَفُ

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جہنمیوں کے بارے میں یہ بات بتائی ہے کہ جب وہ جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو کیسے اس بات پر افسوس کا اظہار کریں گے کہ اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کو ترک کر دیا تھا اور اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کیوں نہیں کی؟ تو وہ ندامت کا شکار ہوں گے' اُس وقت جب یہ ندامت اُنہیں فائدہ نہیں دے گی' اور افسوس کا اظہار کریں گے اُس وقت جب یہ افسوس اُنہیں نفع نہیں دے گا۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُولَا} [الاحزاب: 66] الْآيَةَ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اُن کے چہروں کو جہنم میں پلٹایا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ہوتی''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کا حکم

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَلَا تَرَوْنَ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ كَيْفَ شَرَّفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ حَالٍ؟ يَزِيدُهُ شَرَفًا اِلَى شَرَفٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمُوا يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ يَا مُؤْمِنِينَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْجَبَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ اَنْ يُعَظِّمُوا قَدْرَ نَبِيِّهِ صَلَّى

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! کیا آپ نے یہ بات ملاحظہ نہیں فرمائی کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر حال میں شرف عطا کیا ہے اور دنیا و آخرت میں ہر شرف کے ساتھ مزید شرف عطا کیا ہے' تو اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت! اور اے ایمان والو! آپ یہ بات جان لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق پر یہ چیز لازم قرار دی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرتے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْقِيرِ لَهُ وَالتَّعْظِيمِ، وَلَا يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ فَوْقَ صَوْتِهِ، وَلَا يَجْهَرُوا عَلَيْهِ فِي الْمُخَاطَبَةِ، كَجَهْرِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ، بَلْ يَخْفِضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ صَوْتِهِ، كُلُّ ذَلِكَ إِجْلَالًا لَهُ، وَأَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ مَنْ خَالَفَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ التَّعْظِيمِ لِرَسُولِي: أَنِّي أُحْبِطُ عَمَلَهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

مقام کا احترام کریں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کریں، اور مخاطب کرتے ہوئے اُن کے سامنے بلند آواز نہ کریں، جس طرح وہ ایک دوسرے کو بلند آواز میں مخاطب کر لیتے ہیں، بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز کے مقابلہ میں اپنی آوازیں پست رکھیں، یہ تمام احکام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احترام کے پیشِ نظر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو یہ بات بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے رسول کی جس تعظیم کا حکم دیا ہے، اگر کوئی شخص اُس تعظیم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو میں اُس کے عمل کو ضائع کر دوں گا اور اُسے اس بات کا پتا بھی نہیں چلے گا۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ، وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ}

[الحجرات: 1]

تو اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اُس کے رسول سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے، اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور اُنہیں یوں مخاطب نہ کرو جس طرح تم ایک دوسرے کو مخاطب کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں اس کا شعور بھی نہ ہو''۔

ثُمَّ وَعَدَ جَلَّ وَعَزَّ مَنْ قَبِلَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَمَرَهُ بِهِ فِي رَسُولِهِ: مِنْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَالْوَقَارِ لَهُ: الْمَغْفِرَةَ مَعَ الْأَجْرِ الْعَظِيمِ،

پھر اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے ساتھ یہ وعدہ کیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس حکم کو قبول کرے گا جو حکم اُس نے اپنے رسول کے بارے میں دیا ہے جس کا تعلق آواز پست رکھنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنے سے ہے، تو ایسے شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اُس کے ہمراہ عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی لَھُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ} [الحجرات: 3]

"بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازیں اللہ کے رسول کے سامنے پست رکھتے ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کیلئے منتخب کرلیا ہے' ان لوگوں کیلئے مغفرت اور عظیم اجر ہو گا"۔

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

پھر اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا} [النور: 63]

"تم رسول کو اس طرح نہ بلاؤ جس طرح ایک دوسرے کو بلاتے ہو"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ} [الانفال: 24] الْاٰیَةَ.

"اے ایمان والو! اللہ اور اُس کا رسول جب تمہیں بلائیں تو تم اُن کی بات پر آؤ' اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمہیں زندگی دیتا ہے"۔

كُلُّ ذٰلِكَ یُحَذِّرُ عِبَادَهٗ مُخَالَفَةَ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَظِّمُ بِهٖ قَدْرَهٗ عِنْدَھُمْ. ثُمَّ اَمَرَ جَلَّ ذِكْرُهٗ خَلْقَهٗ اِذَا ھُمْ اَرَادُوْا اَنْ یُّنَاجُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ مِمَّا لَھُمْ فِیْهِ حَظٌّ اَنْ لَا یُنَاجُوْهُ حَتّٰی یُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَاھُمْ صَدَقَةً. فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّنَاجِیَهٗ بِشَیْءٍ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ. كُلُّ ذٰلِكَ تَعْظِیْمٌ لِلرَّسُوْلِ، وَشَرَفٌ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَاقَ عَلٰی بَعْضِھِمُ الصَّدَقَةُ وَاحْتَاجَ اِلٰی مُنَاجَاتِهٖ. فَتَوَقَّفَ عَنْ مُنَاجَاتِهٖ فَخَفَّفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی

تو ان سب صورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے رسول کی مخالفت سے بچنے کی تلقین کی ہے اور اُن لوگوں کے سامنے اُس رسول کی قدر و منزلت کی عظمت کا اظہار کیا ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو یہ حکم دیا ہے کہ جب وہ لوگ کسی حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سرگوشی میں بات کرنے کا ارادہ کریں' جس کا تعلق کسی معاملہ سے ہو' تو وہ اُس وقت تک نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سرگوشی میں بات نہ کریں جب تک وہ سرگوشی میں بات کرنے سے پہلے کوئی نذر و نیاز پیش نہیں کرتے۔ تو پہلے ایسا ہوتا تھا کہ کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی حوالے سے سرگوشی میں بات چیت کرنا چاہتا تھا تو وہ پہلے کوئی چیز صدقہ دیا کرتا تھا' ان سب میں نبی اکرم ﷺ کی تعظیم پائی جاتی ہے اور آپ ﷺ کا شرف پایا جاتا ہے' جب لوگوں نے ایسا کیا اور بعض لوگوں کیلئے صدقہ پیش کرنا مشکل

الْمُؤْمِنِينَ رَأْفَةً مِنْهُ بِهِمْ.

ہوا اور اُنہیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کی ضرورت بھی تھی تو وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت نہیں کر سکیں' تو اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے مسلمانوں پر مہربانی کرتے ہوئے اُنہیں تخفیف عطا کی۔

فَقَالَ جَلَّ وَعَزَّ فِي ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ:

تو اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کے بارے میں آغاز میں یہ ارشاد فرمایا:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً. ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ} [المجادلة: 12]

''اے ایمان والو! جب تم رسول کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کرو تو اپنی بات چیت سے پہلے کوئی چیز نذر کے طور پر پیش کر دو' یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر اور زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے''۔

هَذَا لِمَنْ قَدَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ. ثُمَّ قَالَ تَفَضُّلًا عَلَى الْجَمِيعِ عَلَى مَنْ قَدَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ وَعَلَى مَنْ لَمْ يَقْدِرْ.

یہ حکم اُس شخص کیلئے تھا جو صدقہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں پر' خواہ وہ صدقہ کرنے کی قدرت رکھتے ہوں' یا قدرت نہ رکھتے ہوں' سب پر فضل کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔

فَقَالَ جَلَّ وَعَزَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا:

{أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ} [المجادلة: 13]

''کیا تم اس بات سے خوفزدہ ہو گئے ہو کہ تم سرگوشی سے پہلے نذر پیش کرو' جب تم نے ایسا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے تم پر مہربانی کی (اور اس حکم کو معاف کر دیا) تو اب تم نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو' اللہ تعالیٰ اُس چیز کے بارے میں خبر رکھنے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو''۔

فَخَفَّفَ عَنْهُمُ الصَّدَقَةَ، وَأَمَرَهُمْ بِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالطَّاعَةِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْلَمَ جَمِيعَ خَلْقِهِ،

تو صدقہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو تخفیف عطا کر دی اور اُنہیں نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے' اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے کا حکم دے دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق کو اس بات کی اطلاع دی اور اپنے نبی ﷺ کو بھی اس

وَاَعْلَمَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ، وَاَنَّهُ قَدْ تَمَّتْ نِعْمَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ بِاَنْ هَدَاهُ اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ، وَاَعْلَمَهُ اَنَّهُ يَنْصُرُهُ نَصْرًا عَزِيزًا.

بات کی اطلاع دی کہ نبی اکرم ﷺ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت اُس کے نبی پر مکمل ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت نصیب کی اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ بھی بتایا کہ وہ اُن کی بھرپور مدد کرے گا۔

فتح مبین کی خوشخبری

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا:

{اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا، وَيَنْصُرَكَ اللهُ نَصْرًا عَزِيزًا}

[الفتح: 1]

"بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دے اور تم پر اپنی نعمت کو مکمل کر دے اور تمہیں سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کر دے اور اللہ تعالیٰ تمہاری بھرپور مدد کرے گا"۔

ثُمَّ اَخْبَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَظِيمِ قَدْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رَبِّهِ تَعَالَى

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی بیعت کی اُنہوں نے درحقیقت اللہ تعالیٰ کی بیعت کی ہے اس کا مقصد بھی یہ ہے کہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حضرت محمد ﷺ کی قدر و منزلت کی عظمت کا اظہار کیا جائے۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{اِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللهَ يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيهِمْ، فَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ، وَمَنْ اَوْفَى بِمَا عَاهَدَ

"بے شک وہ لوگ جنہوں نے تمہاری بیعت کی اُنہوں نے اللہ کی بیعت کی ہے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے اور جو شخص اس کو توڑے گا تو وہ اپنی ذات کے خلاف توڑے گا اور جو شخص اُس کو

عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا} [الفتح: 10]

پورا کرے گا جو عہد اُس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ عنقریب اُسے عظیم اجر عطا فرمائے گا''۔

ثُمَّ اَخْبَرَنَا جَلَّ ذِكْرُهُ بِرِضَاهُ عَنْهُمْ. اِذْ بَايَعُوا نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَقُوا فِي بَيْعَتِهِ بِقُلُوبِهِمْ

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جب اُن لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لی اور وہ لوگ اپنے بیعت میں اپنے دلوں کے حوالے سے سچے تھے تو اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو گیا۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا:

{لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ اِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ. فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ. وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا} [الفتح: 18]

''تحقیق اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے راضی ہو گیا' جب اُنہوں نے درخت کے نیچے تمہاری بیعت کی' اُن کے دلوں میں جو ہے اللہ تعالیٰ اُس سے واقف ہے' اُس نے اپنی سکینت اُن پر نازل کی اور وہ اُنہیں اجر میں قریب فتح عطا کرے گا''۔

اُسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم

ثُمَّ اَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ الْمُؤْمِنِينَ اَنْ يَتَاَسَّوْا فِي اُمُورِهِمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے معاملات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی پیروی کریں' اُس نے ارشاد فرمایا:

{لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ. وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا} [الاحزاب: 21]

''تحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے' یہ حکم اُس شخص کیلئے ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کی اُمید رکھتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرے''۔

ثُمَّ اَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اَنْ يَنْصَحُوا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ. ثُمَّ اَعْلَمَهُمْ اَنَّهُ مَنْ نَصَحَ لِلّٰهِ فَلْيَنْصَحْ لِرَسُولِهِ. وَقَرَنَهُمَا جَمِيعًا. وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا.

پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان پر یہ بات لازم قرار دی ہے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کی خیر خواہی کریں' اور اُنہیں یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے خیر خواہی کرے گا اُسے اُس کے رسول کیلئے بھی خیر خواہی کرنی چاہیے' اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کا ذکر ساتھ کیا ہے اور اُن کے درمیان فرق نہیں کیا۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [التوبة: 91]

''کمزور لوگوں اور بیماروں پر اور اُن لوگوں پر جو خرچ کرنے کیلئے کچھ نہیں پاتے ہیں' ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' جبکہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کیلئے خیر خواہی کریں' نیکی کرنے والوں کے خلاف کوئی صورت نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

ثُمَّ أَخْبَرَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ مَنْ خَانَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ خَانَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اللہ کے رسول سے خیانت کرتا ہے' وہ اُس شخص کی مانند ہے جو اللہ سے خیانت کرتا ہے۔

فَقَالَ تَعَالَى:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ} [الانفال: 27]

''اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور نہ ہی امانتوں میں خیانت کرو جبکہ تم علم رکھتے ہو''۔

ثُمَّ حَذَّرَ الْخَلْقَ عَنْ أَذَى رَسُولِهِ، لَا يُؤْذُوهُ فِي حَيَاتِهِ وَلَا بَعْدَ مَوْتِهِ. وَأَخْبَرَ أَنَّ الْمُؤْذِي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ آذَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ. وَأَخْبَرَ أَنَّ الْمُؤْذِي لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ مُسْتَحِقٌّ اللَّعْنَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اس بات سے بچنے کی تلقین کی ہے کہ وہ اُس کے رسول کو اذیت پہنچائیں' وہ اُن کی زندگی میں یا اُن کے وصال کے بعد اُنہیں اذیت نہیں پہنچائیں گے' اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ اللہ کے رسول کو اذیت پہنچانے والا شخص اُس شخص کی مانند ہے جو اللہ کو اذیت پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کو اذیت پہنچانے والا شخص' دنیا اور آخرت میں لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا، إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا}

''تمہیں اس بات کا حق نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاؤ اور نہ ہی اس بات کی اجازت ہے کہ تم اُن کے بعد کبھی بھی اُن کی ازواج سے نکاح کرو' یہ چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑی ہے''۔

[الاحزاب: 53]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ} [التوبة: 61]

''وہ لوگ جو اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اُن کیلئے دردناک عذاب ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{اِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا} [الاحزاب: 57]

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اُس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں' اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُن پر لعنت کرے گا اور اُس نے اُن کیلئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کا انجام

ثُمَّ اَخْبَرَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهُ مَنْ حَادَّ الرَّسُولَ بِالْعَدَاوَةِ فَقَدْ حَادَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص دشمنی کے ہمراہ اللہ کے رسول کی مخالفت کرتا ہے' وہ شخص درحقیقت اللہ کی مخالفت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَرَسُولَهُ} [المجادلة: 22] الْآيَةَ.

''وہ لوگ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں' تم انہیں ایسا نہیں پاؤ گے کہ وہ اُس شخص سے محبت رکھتے ہوں جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{اَلَمْ يَعْلَمُوا اَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللهَ وَرَسُولَهُ، فَاَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ} [التوبة: 63]

''کیا وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو اُس کیلئے جہنم کی آگ ہوگی جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہ بہت بڑی رسوائی ہے''۔

نبی' اہلِ ایمان کی جان سے زیادہ قریب ہیں

ثُمَّ اَعْلَمَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، وَاَنَّهُ إِذَا اَمَرَ فِيهِمْ بِاَمْرٍ فَعَلَيْهِمْ

پھر ہمارے کریم پروردگار نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن

قَبُولُ مَا اَمَرَ بِهِ، وَلَا اخْتِيَارَ لَهُمْ اِلَّا مَا اخْتَارَهُ رَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فِي اَهْلِيهِمْ، وَفِي اَمْوَالِهِمْ، وَفِي اَوْلَادِهِمْ،

لوگوں کے درمیان کسی معاملہ کے بارے میں فیصلہ کر دیں تو اُنہوں نے جو حکم دیا ہے اُس کو قبول کرنا اہلِ ایمان پر لازم ہے وہ صرف اُسی چیز کو اختیار کر سکتے ہیں جو اللہ کے رسول نے اُن کیلئے اختیار کی ہو خواہ اُس کا تعلق اُن کے اہلِ خانہ سے ہو یا اموال سے ہو یا اولاد سے ہو۔

فَقَالَ جَلَّ وَعَزَّ:

{النَّبِيُّ اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، وَاَزْوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمْ} [الاحزاب: 6]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نبی اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور نبی کی ازواج اُن (اہلِ ایمان) کی مائیں ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُولُهُ اَمْرًا اَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ} [الاحزاب: 36] اِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی مؤمن مرد یا مؤمن عورت کیلئے یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی معاملہ کے بارے میں فیصلہ کر دیں تو اُن لوگوں کو اپنے معاملہ کے بارے میں اختیار ہو'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

ثُمَّ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَفَعَ قَدْرَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزَادَهُ شَرَفًا اِلَى شَرَفِهِ، وَفَضَّلَهُ عَلَى سَائِرِ الْخَلْقِ، بِاَنْ حَرَّمَ اَزْوَاجَهُ عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ اَنْ يَتَزَوَّجُوهُنَّ بَعْدَ مَوْتِهِ، وَهَكَذَا اِذَا طَلَّقَ امْرَاَةً مِنْ نِسَائِهِ دَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَقَدْ حَرَّمَ عَلَى كُلِّ اَحَدٍ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا، لِاَنَّهُنَّ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَدْ خَصَّهُ مَوْلَاهُ الْكَرِيمُ بِكُلِّ خُلُقٍ شَرِيفٍ عَظِيمٍ،

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت کو بلند کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف میں مزید شرف کو شامل کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری مخلوق پر فضیلت عطا کی' وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو تمام جہانوں کیلئے حرام قرار دے دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد وہ اُن ازواج کے ساتھ شادی نہیں کر سکتے' اسی طرح جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج میں سے کسی خاتون کو طلاق دے دیں' خواہ اُس خاتون کی رخصتی ہوئی ہو یا رخصتی نہ ہوئی ہو' ہر ایک کیلئے یہ حرام ہوگا کہ وہ اُس خاتون سے شادی کرے کیونکہ وہ خواتین اہلِ ایمان کی مائیں ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصیت کے ساتھ یہ عظیم شرف عطا کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا

ثُمَّ فَرَضَ عَلَى خَلْقِهِ أَنْ يُصَلُّوا عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ يُصَلِّي عَلَيْهِ هُوَ وَمَلَائِكَتُهُ تَشْرِيفًا لَهُ

اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر یہ چیز لازم قرار دی ہے کہ وہ اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں اور اُنہیں یہ بات بتائی کہ وہ خود بھی اور اُس کے فرشتے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور اس کا مقصد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف کا اظہار ہے۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} [الاحزاب: 56]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے' نبی پر درود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو! تم بھی اُن پر درود بھیجو اور اہتمام کے ساتھ سلام بھیجو''۔

فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَهْلِهِ أَجْمَعِينَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ صَلَاةً لَهُ فِيهَا رِضًى، وَلَنَا بِهَا مَغْفِرَةٌ مِنَ اللهِ، وَرَحْمَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ، وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ، وَلَا حَرَمَنَا اللهُ النَّظَرَ إِلَيْهِ، وَحَشَرَنَا عَلَى سُنَّتِهِ وَالِاتِّبَاعِ لِمَا أَمَرَ وَالِانْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى،

تو اللہ تعالیٰ اُن پر درود بھیجے اور سلام بھیجے اور اُن کے تمام اہل پر دن اور رات میں درود بھیجے' ایسا درود جس میں اُس کی رضامندی شامل ہو اور جس کی وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت نصیب ہو' اگر اللہ نے چاہا! اور اُن کی پاکیزہ آل پر بھی (درود و سلام نازل کرے) اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دیدار سے محروم نہ رکھے اور ہمارا حشر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کرے اور اُس چیز کی پیروی میں کرے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اور اُس چیز سے باز رہنے میں کرے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا۔

وَاعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ: لَوْ أَنَّ مُصَلِّيًا صَلَّى صَلَاةً فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فِي تَشَهُّدِهِ الْأَخِيرِ وَجَبَ عَلَيْهِ إِعَادَةُ الصَّلَاةِ.

آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے اور نماز میں آخری تشہد کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں بھیجتا تو اُس پر یہ واجب ہے کہ وہ نماز کو دوبارہ ادا کرے۔

وَاعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللهُ: أَنَّ جَمِيعَ مَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ لوگ یہ بات بھی جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن چیزوں سے منع کیا ہے وہ سب لوگوں

فَحَرَامٌ عَلَى النَّاسِ مُخَالَفَتُهُ. وَالنَّهْيُ عَلَى التَّحْرِيمِ حَتَّى يَأْتِيَ عَنْهُ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ نَهَى عَنْهُ لِمَعْنًى دُونَ مَعْنَى التَّحْرِيمِ. وَإِلَّا فَنَهْيُهُ عَلَى التَّحْرِيمِ لِجَمِيعِ مَا نَهَى عَنْهُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

کیلئے حرام ہیں اور یہ حرام ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کی جائے اور نبی اکرم ﷺ کی ممانعت حرام قرار دینے کیلئے ہوگی جب تک نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی ایسی دلیل سامنے نہیں آتی کہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ یہ ممانعت حرام قرار دینے کیلئے نہیں ہے' ورنہ جن چیزوں سے بھی نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے وہ تمام چیزیں حرام شمار ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا} [الحشر: 7]

''رسول تمہیں جو کچھ دے اُسے حاصل کر لو اور وہ جس سے تمہیں منع کرے اُس سے باز آ جاؤ''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: فَهَذَا الَّذِي حَضَرَنِي ذِكْرُهُ مِمَّا شَرَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِي الْقُرْآنِ. قَدْ ذَكَرْتُ مِنْهُ مَا فِيهِ بَلَاغٌ لِمَنْ عَقَلَ وَأَنَا أَذْكُرُ بَعْدَ هَذِهِ مِمَّا شَرَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِمَّا جَاءَتْ بِهِ السُّنَنُ عَنْهُ وَالْآثَارُ عَنْ صَحَابَتِهِ حَالًا بَعْدَ حَالٍ. مِمَّا يُقِرُّ اللهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ. وَيَزْدَادُونَ بِهَا إِيمَانًا إِلَى إِيمَانِهِمْ. وَمَحَبَّةً لِلرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيمًا لَهُ. وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِذَلِكَ. وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ وہ تمام اُمور ہیں جو اس وقت میرے ذہن میں تھے جو اس حوالے سے ذکر کیے گئے ہیں جو شرف اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو عطا کیا ہے' جس کا ذکر قرآن میں ہے اور میں نے ان میں سے جو چیزیں ذکر کر دی ہیں اِن میں اُس شخص کیلئے پیغام ہے جو عقل رکھتا ہے۔ اب اس کے بعد میں وہ چیزیں ذکر کروں گا کہ جن میں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اُس شرف کا ذکر ہے جس کا ذکر احادیث میں ہے اور صحابہ کرام سے منقول آثار میں ہے' یہ یکے بعد دیگرے ذکر ہوں گے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی آنکھوں کو قرار عطا کرے گا اور اس کے نتیجہ میں اُن لوگوں کے ایمان میں اضافہ ہوگا' نبی اکرم ﷺ کی محبت اور آپ کی تعظیم میں اضافہ ہوگا' اللہ تعالیٰ ہی اس بات کی توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مدد کرنے والا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَتَى وَجَبَتِ النُّبُوَّةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی تھی؟

999- أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُدَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيَّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن شقیق نے حضرت میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کب نبی تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے (میں اُس وقت بھی نبی تھا)۔

1000- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ: مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن شقیق نے حضرت میسرۃ الفجر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کب نبی تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

اُن کی نبوت' اُن کی ابوت' ہے سب کو عام

1001- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت میسرہ الفجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ کب نبی تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اُس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

1002- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ وَنَفْخِ الرُّوحِ فِيهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا: آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام تخلیق اور اُن میں روح پھونکے جانے کے درمیان تھے۔

1003- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ فَقَالَ: بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ وَنَفْخِ الرُّوحِ فِيهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا: آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام تخلیق اور اُن میں روح پھونکے جانے کے درمیان تھے۔

1004- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

-1002 رواہ الترمذی:3609، والحاکم:609/2، وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی۔

-1003 انظر السابق۔

-1004 رواہ أحمد127/4، والحاکم 418/2، وابن حبان:6404، والدیلمی:230۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک میں اللہ کا بندہ اور انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں (اور یہ اُس وقت تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار ہو رہا تھا"۔

1005- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ شَاهِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُخْلَقَ؟ قَالَ: إِي وَاللهِ، وَقَبْلَ أَنْ تُخْلَقَ الدُّنْيَا بِأَلْفَيْ عَامٍ مَكْتُوبًا أَحْمَدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن راشد بیان کرتے ہیں:

میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونے سے پہلے بھی نبی تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! بلکہ آپ دنیا کے پیدا ہونے سے دو ہزار سال پہلے بھی (نبی تھے) اور آپ کا نام احمد لکھا ہوا تھا۔

حضرت آدم کا 'نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا

1006- أَنْبَأَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابوزناد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:
وہ کلمات جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی

عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مِنَ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَابَ اللهُ بِهَا عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا آدَمُ، وَمَا يُدْرِيكَ بِمُحَمَّدٍ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، رَفَعْتُ رَأْسِي، فَرَأَيْتُ مَكْتُوبًا عَلَى عَرْشِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ اَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ

توبہ قبول کی تھی وہ یہ ہیں:

''اے اللہ! میں تجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تجھ پر حق کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تمہیں محمد کے بارے میں کیسے پتا چلا؟ تو اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! جب میں نے اپنا سر اُٹھایا تو میں نے دیکھا تیرے عرش پر یہ لکھا ہوا تھا: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ! تو مجھے یہ پتا چل گیا کہ وہ تیری بارگاہ میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ معزز ہیں''۔

بَابٌ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} [الشرح: 4]

باب: اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرمان: ''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا''

1007- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ، قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ يَعْنِي الصَّاغَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا دَرَّاجٌ اَبُو السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1007- رواہ ابن حبان: 3382.

اَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: اِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟ قُلْتُ: اللهُ اَعْلَمُ قَالَ: اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي

''جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: میرا اور آپ کا پروردگار یہ فرماتا ہے: میں نے کیسے تمہارے ذکر کو بلند کیا؟ میں نے جواب دیا: اللہ بہتر جانتا ہے! تو پروردگار نے فرمایا: جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر ہوگا''۔

رفعتِ ذکر سے مراد کیا ہے؟

1008- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّقِّيُّ السَّرَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي دَرَّاجٌ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ: اَتَدْرِي كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟ قُلْتُ: اللهُ اَعْلَمُ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي

''جبریل نے مجھ سے کہا: آپ کا پروردگار آپ سے فرما رہا ہے کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے کیسے تمہارے ذکر کو بلند کیا ہے؟ تو میں نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے! تو جبریل نے بتایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر ہوگا''۔[1]

1009- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

[1] ''ورفعنا لك ذكرك'' کا ہے سایہ تجھ پر — نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا کبھی چرچا تیرا

1008- انظر السابق۔

فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى

{وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} [الشرح: 4]
قَالَ: لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ

''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا''۔
مجاہد بیان کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا' (جیسے کلمہ شہادت میں یہ الفاظ ہیں:) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

1010- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْخَيَّاطُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنَ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
مجاہد' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:
(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} [الشرح: 4]
قَالَ: لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَفِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ} [الزخرف: 44]

''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا''۔
مجاہد بیان کرتے ہیں: جب بھی میرا ذکر ہوگا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر ہوگا' (جیسے کلمہ شہادت میں یہ الفاظ ہیں:) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ''یہ تمہارے لیے اور تمہاری قوم کیلئے نصیحت ہے''۔

قَالَ: يُقَالُ: مِمَّنْ هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيُقَالُ: مِنَ الْعَرَبِ، فَيُقَالُ مِنْ أَيِّ الْعَرَبِ؟ فَيُقَالُ: مِنْ قُرَيْشٍ

مجاہد کہتے ہیں: یہ دریافت کیا جائے گا کہ ان صاحب کا تعلق کس سے ہے؟ تو جواب دیا جائے گا کہ عربوں سے ہے' پھر پوچھا جائے گا: عربوں میں سے کس سے ہے؟ تو جواب دیا جائے گا:

1011- وَاَنْبَانَا اَبُو زَکَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو حَمْزَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} [الشرح: 4]

قَالَ: اَلَا تَرَى اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُذْكَرُ فِي مَوْطِنٍ اِلَّا ذُكِرَ نَبِيُّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ

1012- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْحَارِثِ الْفِهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ ابْنِ بِنْتِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اَذْنَبَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الذَّنْبَ الَّذِي اَذْنَبَهُ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِلَّا غَفَرْتَ لِي. فَاَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: تَبَارَكَ اسْمُكَ. لَمَّا خَلَقْتَنِي رَفَعْتُ رَاْسِي اِلَى عَرْشِكَ وَاِذَا فِيهِ مَكْتُوبٌ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ

قریش سے ہے (تو یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کا بھی ذکر ہو گیا)۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: کیا تم نے یہ غور نہیں کیا کہ جس بھی مقام پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اُس کے ساتھ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر ہوتا ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت آدم علیہ السلام سے ذنب کا ارتکاب ہوا تو اُنہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور بولے: اے اللہ! میں تجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ تُو میری مغفرت کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی: محمد کیا ہے اور محمد کون ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: تیرا اسم برکت والا ہے! جب تُو نے مجھے پیدا کیا اور میں نے سر اُٹھا کر تیرے عرش کی طرف دیکھا تو وہاں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا' اس سے مجھے پتا چل گیا کہ تیری بارگاہ میں ان سے زیادہ قدر و منزلت والا اور کوئی نہیں ہے جن کا نام تُو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی: اے آدم! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! وہ تمہاری اولاد میں سے آخری نبی ہوں گے اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں

لَيْسَ اَحَدٌ اَعْظَمَ قَدْرًا عِنْدَكَ مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ: يَا آدَمُ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، اِنَّهُ لَآخِرُ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ

نے تمہیں بھی پیدا نہیں کرنا تھا"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' افضل الخلق ہیں

1013- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ:

مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَلَا بَرَاَ وَلَا ذَرَاَ اَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا سَمِعْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَقْسَمَ بِحَيَاةِ اَحَدٍ اِلَّا بِحَيَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ} [الحجر: 72]

قَالَ: وَحَيَاتِكَ يَا مُحَمَّدُ، {اِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ} [الحجر: 72] وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ نے جس بھی مخلوق کو تخلیق کیا ہے' جسے بنایا ہے' جسے پیدا کیا ہے اُن میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ معزز نہیں ہے' میں نے اللہ تعالیٰ کو کسی بھی فرد کی زندگی کی قسم اُٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم اُٹھائی ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تمہاری زندگی کی قسم ہے! وہ لوگ اپنے نشہ میں مدہوش بھٹکتے پھرتے ہیں"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! تمہاری زندگی کی قسم ہے! وہ لوگ اپنے نشہ میں مدہوش بھٹکتے پھرتے ہیں' (مصنف فرماتے ہیں:) باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ {وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ} [الشعراء: 219]

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تذکرہ: "اور ہم تمہیں سجدہ کرنے والوں میں منتقل کرتے رہے ہیں"

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم

اِعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى أَنْوَاعٍ غَيْرِ مَحْمُودَةٍ إِلَّا نِكَاحًا وَاحِدًا نِكَاحٌ صَحِيحٌ: وَهُوَ هَذَا النِّكَاحُ الَّذِي سَنَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ. يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ فَيُزَوِّجُهُ عَلَى الصَّدَاقِ وَبِالشُّهُودِ. فَرَفَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْرَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَصَانَهُ عَنْ نِكَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَنَقَلَهُ فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَاتِ بِالنِّكَاحِ الصَّحِيحِ. مِنْ لَدُنْ آدَمَ. بِنَقْلِهِ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ. وَأَوْلَادِ الْأَنْبِيَاءِ. حَتَّى أَخْرَجَهُ بِالنِّكَاحِ الصَّحِيحِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرے! آپ لوگ یہ بات جان لیں کہ زمانۂ جاہلیت میں نکاح کی مختلف صورتیں تھیں جو قابلِ تعریف نہیں تھیں' صرف ایک نکاح کا معاملہ مختلف تھا جو صحیح نکاح ہوتا ہے اور یہ وہی نکاح ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کیلئے مسنون قرار دیا ہے' ایک شخص دوسرے شخص کو اُس کی عزیزہ کے بارے میں شادی کا پیغام بھیجے اور دوسرا شخص مہر اور گواہوں کی موجودگی میں اُس کی شادی کروادے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کی شان کو بلند کیا اور اُنہیں زمانۂ جاہلیت کے نکاح سے محفوظ رکھا اور اُنہیں پاکیزہ پشتوں سے صحیح نکاح کے ذریعہ منتقل کیا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر انبیاء کی پشتوں اور انبیاء کی اولاد کی پشتوں سے ہوتے ہوئے صحیح نکاح کے ذریعہ (ظہور پذیر ہوئے)۔

نسبی فضیلت کا تذکرہ

1014- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَنْ وَلَدَنِي أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق کے صاحبزادے محمد اپنے والد (امام جعفر صادق) اپنے والد امام باقر کے حوالے سے' اپنے دادا امام زین العابدین کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں' میں زنا سے پیدا نہیں ہوا اور ایسا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے ماں باپ تک ہوا ہے'

وَأُمِّي، لَمْ يُصِبْنِي مِنْ سِفَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ

زمانۂ جاہلیت کے زنا میں سے کوئی بھی چیز مجھے لاحق نہیں ہوئی"۔

1015- أَنْبَأَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّاهِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ

"میں نکاح کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہوں، میں زنا کے نتیجہ میں پیدا نہیں ہوا"۔

قرآن کی ایک آیت کی تفسیر

1016- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن ابی رباح، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ}

[الشعراء: 219]

"اور ہم تمہیں سجدہ کرنے والوں میں منتقل کرتے رہے ہیں"۔

قَالَ: مَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّبُ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کی پشتوں میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ آپ کی والدہ نے آپ کو جنم دیا۔

ایک نور اور اُس کے سفر کا تذکرہ

1017- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدٌ الْحَلَبِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفُرَاتِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ نُورًا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِاَلْفَيْ عَامٍ يُسَبِّحُ ذٰلِكَ النُّورُ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيحِهِ، فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ اَلْقَى ذٰلِكَ النُّورَ فِي صُلْبِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَهْبَطَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى الْاَرْضِ فِي صُلْبِ آدَمَ، وَجَعَلَنِي فِي صُلْبِ نُوحٍ فِي سَفِينَتِهِ، وَقَذَفَ بِي فِي النَّارِ فِي صُلْبِ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَنْقُلُنِي فِي الْاَصْلَابِ الْكَرِيمَةِ اِلَى الْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ، حَتَّى اَخْرَجَنِي مِنْ بَيْنَ اَبَوَيَّ، وَلَمْ يَلْتَقِيَا عَلَى سِفَاحٍ قَطُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے قریش ایک نور کی شکل میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تھے' وہ نور تسبیح بیان کرتا رہا اور اُس کی تسبیح کی پیروی میں فرشتے تسبیح بیان کرتے رہے' جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اُس نور کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں ڈال دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں مجھے زمین کی طرف بھیجا اور حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں مجھے کشتی میں رکھا' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں مجھے آگ میں ڈالا' اُس کے بعد میں معزز پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ میرے والدین کے ہاں میری پیدائش ہوئی' (میرے آباؤ اجداد میں) اس دوران کبھی بھی زنا نہیں آیا''۔

حضرت عبدالمطلب کا واقعہ

1018- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قَالَ: عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: قَدِمْتُ الْيَمَنَ، فَنَزَلْتُ عَلَى أَسْقُفٍ بِهَا، وَكَانَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ يَمُرُّ بِي، فَقَالَ لِي يَوْمًا: يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ: أَلَا تَكْشِفُ لِي عَنْ جَسَدِكَ، لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ؟ فَقُلْتُ: أَكْشِفُ لَكَ عَنْ جَسَدِي مَا خَلَا عَوْرَتِي، فَكَشَفْتُ عَنْ جَسَدِي، فَتَشَمَّمَنِي ثُمَّ تَشَمَّمَ مَنْخِرِيَ الْأَيْمَنَ، ثُمَّ تَشَمَّمَ مَنْخِرِيَ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: أَرَى يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فِي مِنْخَرِكَ الْأَيْمَنِ نُبُوَّةً، وَفِي الْأَيْسَرِ مُلْكًا، أَلَكَ شَاعَةٌ؟ قُلْتُ: وَمَا الشَّاعَةُ؟ قَالَ: امْرَأَةٌ، قُلْتُ: أَمَّا الْيَوْمُ فَلَا قَالَ: فَتَزَوَّجْ فِي بَنِي زُهْرَةَ قَالَ: فَقَدِمْتُ فَتَزَوَّجْتُ فِي بَنِي زُهْرَةَ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: أَفْلَحَ عَبْدُ اللهِ عَلَى أَبِيهِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں یمن آیا' وہاں ایک پادری کے پاس مہمان کے طور پر ٹھہرا' یہودیوں کا ایک عالم میرے پاس سے گزرا' ایک دن اُس نے مجھ سے کہا: اے عبدالمطلب! کیا تم اپنے جسم سے کپڑا ہٹاؤ گے تاکہ میں اُس (جسم) کا جائزہ لوں۔ میں نے کہا: میں اپنی شرمگاہ کے علاوہ باقی جسم سے تمہارے سامنے کپڑا ہٹا دیتا ہوں۔ پھر میں نے اپنے جسم سے کپڑا ہٹایا تو اُس نے مجھے سونگھا پھر اُس نے میرے دائیں نتھنے کو سونگھا پھر بائیں نتھنے کو سونگھا' پھر بولا: اے عبدالمطلب! تمہارے دائیں نتھنے میں مجھے نبوت نظر آ رہی ہے اور بائیں میں بادشاہت نظر آ رہی ہے' کیا تمہاری شاعہ ہے؟ میں نے جواب دیا: شاعہ کیا ہوتی ہے؟ اُس نے کہا: بیوی! میں نے کہا: ابھی تو نہیں ہے۔ اُس نے کہا: پھر تم بنوزہرہ میں شادی کرنا۔ حضرت عبدالمطلب بیان کرتے ہیں کہ میں (مکہ مکرمہ) واپس آیا اور میں نے بنوزہرہ میں شادی کی' تو قریش نے کہا: عبداللہ اپنے والد عبدالمطلب پر گئے ہیں۔

بَابٌ: ذِكْرُ مَوْلِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضَاعِهِ وَمَنْشَئِهِ إِلَى الْوَقْتِ الَّذِي جَاءَهُ الْوَحْيُ

باب: نبی اکرم ﷺ کی پیدائش' آپ کی رضاعت اور جب آپ پر وحی نازل ہوئی' اُس وقت تک آپ کی نشوونما کا تذکرہ

1019- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الصُّدَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ التَّمِيمِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ، إِذْ أَقْبَلَ شَيْخٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، وَهُوَ مَدَرَةُ قَوْمِهِ، وَسَيِّدُهُمْ مِنْ شَيْخٍ كَبِيرٍ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصًا، فَتَمَثَّلَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، وَنَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي نُبِّئْتُ أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ إِلَى النَّاسِ بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُوسَى وَعِيسَى وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، أَلَا وَإِنَّكَ تَفَوَّهْتَ بِعَظِيمٍ، إِنَّمَا كَانَتِ الْخُلَفَاءُ وَالْأَنْبِيَاءُ فِي بَيْتَيْنِ مِنْ بُيُوتِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَلَا أَنْتَ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ، وَلَا مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ، إِنَّمَا أَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ، مِمَّنْ كَانَتْ تَعْبُدُ هَذِهِ الْحِجَارَةَ وَالْأَوْثَانَ، فَمَا لَكَ وَلِلنُّبُوَّةِ؟ وَلَكِنْ لِكُلِّ قَوْلٍ حَقِيقَةٌ، فَأَنْبِئْنِي بِحَقِيقَةِ قَوْلِكَ، وَبَدْءِ شَأْنِكَ قَالَ: فَأُعْجِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُسَاءَلَتِهِ وَقَالَ: يَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حطیم کے پاس ہمارے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' اسی دوران بنو عامر سے تعلق رکھنے والا ایک بڑی عمر کا شخص آیا جو اپنی قوم کا بڑا تھا اور اپنی قوم کا سردار تھا' وہ ایک عمر رسیدہ شخص تھا اور عصا پر ٹیک لگاتا ہوا آیا تھا' وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا' اُس نے نبی اکرم ﷺ کی نسبت آپ کے دادا کی طرف کرتے ہوئے کہا: اے عبدالمطلب کے صاحبزادے! مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ آپ کا یہ کہنا ہے کہ آپ تمام لوگوں کی طرف اللہ کے رسول ہیں' اُسی طرح جس طرح حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور دیگر انبیاء کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا' تو آپ دھیان کریں آپ نے بہت بڑی بات کہی ہے' کیونکہ تمام خلفاء (یعنی حکمران) اور انبیاء بنی اسرائیل کے دو خاندانوں میں رہے ہیں اور آپ کا تعلق نہ اس خاندان سے ہے اور نہ اُس خاندان سے ہے' آپ تو ایک عرب شخص ہیں' وہ عرب جو ان پتھروں اور بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے' تو آپ کا نبوت کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ لیکن بہر حال ہر بات کی کوئی حقیقت ہوتی ہے' تو آپ اپنے قول کی حقیقت میرے سامنے بیان کیجئے! اور اپنے معاملہ کے آغاز کے بارے میں مجھے بتایئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اُس کا سوال پسند آیا' آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے فرد! تم نے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے وہ ایک تفصیلی بات ہے جو بیٹھ کر ہو گی' تو تم بیٹھ جاؤ۔ اُس شخص نے اپنی ٹانگ موڑی اور اونٹ کے بیٹھنے کی طرح بیٹھ گیا۔ نبی اکرم ﷺ

اَخَا بَنِي عَامِرٍ. اِنَّ لِلْحَدِيثِ الَّذِي تَسْاَلُ عَنْهُ نَبَأً وَمَجْلِسًا. فَاجْلِسْ فَثَنَّى رِجْلَهُ، ثُمَّ بَرَكَ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ، وَاسْتَقْبَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ:

نے بات چیت کیلئے اُس کی طرف رُخ کیا اور ارشاد فرمایا:

شقِ صدر کا واقعہ

يَا اَخَا بَنِي عَامِرٍ. اِنَّ حَقِيقَةَ قَوْلِي، بَدْءَ شَاْنِي: اِنِّي دَعْوَةُ اَبِي اِبْرَاهِيمَ، وَبَشَّرَ بِي اَخِي عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ. وَاِنَّ اُمِّي حَمَلَتْنِي، وَاِنِّي كُنْتُ بِكْرَ اُمِّي. حَمَلَتْنِي كَاَثْقَلِ مَا تَحْمِلُ النِّسَاءُ. حَتَّى جَعَلَتْ تَشْتَكِي اِلَى صَوَاحِبَاتِهَا ثِقَلَ مَا تَجِدُ. ثُمَّ اِنَّ اُمِّي رَاَتْ فِي الْمَنَامِ: اَنَّ الَّذِي فِي بَطْنِهَا نُورٌ قَالَتْ: فَجَعَلْتُ اُتْبِعُ النُّورَ بَصَرِي. فَجَعَلَ النُّورُ يَسْبِقُ بَصَرِي، حَتَّى اَضَاءَتْ لِي مَشَارِقُ الْاَرْضِ وَمَغَارِبُهَا. ثُمَّ اِنَّهَا وَلَدَتْنِي فَنَشَاْتُ. فَلَمَّا نَشَاْتُ بُغِّضَتْ اِلَيَّ اَوْثَانُ قُرَيْشٍ. وَبُغِّضَ اِلَيَّ الشِّعْرُ. وَكُنْتُ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثِ بْنِ بَكْرٍ. فَبَيْنَا اَنَا ذَاتَ يَوْمٍ مُنْتَبِذٌ مِنْ اَهْلِي. مَعَ اَتْرَابٍ لِي مِنَ الصِّبْيَانِ، فِي بَطْنِ وَادٍ. نَتَقَاذَفُ بَيْنَنَا بِالْجُلَّةِ اِذْ اَقْبَلَ اِلَيَّ رَهْطٌ ثَلَاثَةٌ. مَعَهُمْ طَسْتٌ مِنْ ذَهَبٍ مَلْآنُ ثَلْجًا. فَاَخَذُونِي

"اے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے شخص! میرے قول کی حقیقت اور میرے معاملہ کا آغاز یہ ہے کہ میں اپنے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں' میرے بارے میں میرے بھائی عیسیٰ بن مریم نے خوشخبری دی تھی' میری والدہ کو میرا حمل ٹھہرا' میں اُن کے ہاں ہونے والا پہلا بچہ تھا' اُنہیں میرا حمل یوں ٹھہرا کہ جو کسی بھی خاتون کو سب سے زیادہ وزنی حمل محسوس ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس حمل کی شدت کا تذکرہ اپنی سہیلیوں کے سامنے کیا کرتی تھیں' پھر میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ اُن کے پیٹ میں ایک نور موجود ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں: میں نے اُس نور کے پیچھے اپنی نگاہ دوڑائی تو وہ نور میری بینائی سے آگے نکل گیا یہاں تک کہ زمین کے مشرقی اور مغربی علاقے میرے سامنے روشن ہو گئے' پھر میری والدہ نے مجھے جنم دیا' پھر میں بڑا ہوا' میں کچھ بڑا ہوا تو مجھے قریش کے بتوں سے ناپسندیدگی محسوس ہوتی تھی اور شعر ناپسندیدہ لگتا تھا' میں نے بنوسعد بن بکر کے قبیلہ میں دودھ پیا ہے' ایک مرتبہ میں اپنے اہلِ خانہ سے کچھ دور چلا گیا' میں اپنے دودھ شریک بچوں کے ساتھ تھا' ہم وادی کے نشیبی حصہ میں تھے اور کھیل رہے تھے' اسی دوران تین افراد میری طرف آئے' اُن کے پاس سونے کا بنا ہوا طشت موجود تھا جو

فَانْطَلَقُوا بِي مِنْ بَيْنِ أَصْحَابِي، وَانْطَلَقَ أَصْحَابِي هِرَابًا، حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى شَفِيرِ الْوَادِي، ثُمَّ أَقْبَلُوا عَلَى الرَّهْطِ، فَقَالُوا: مَا رَابَكُمْ إِلَى هَذَا الْغُلَامِ؟ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا، هَذَا مِنْ سَيِّدِ قُرَيْشٍ، وَهُوَ مُسْتَرْضَعٌ فِينَا، مِنْ غُلَامٍ يَتِيمٍ، لَيْسَ لَهُ أَبٌ وَلَا أُمٌّ، فَمَاذَا يَرُدُّ عَلَيْكُمْ قَتْلُهُ؟ وَمَاذَا تُصِيبُونَ مِنْ ذَلِكَ؟ إِنْ كُنْتُمْ لَابُدَّ قَاتِلِيهِ فَاخْتَارُوا مِنَّا أَيَّنَا شِئْتُمْ فَلْيَأْتِكُمْ مَكَانَهُ فَاقْتُلُوهُ، وَدَعُوا هَذَا الْغُلَامَ، فَإِنَّهُ يَتِيمٌ، فَلَمَّا رَأَى الصِّبْيَانُ أَنَّ الْقَوْمَ لَا يُحِيرُونَ إِلَيْهِمْ جَوَابًا، انْطَلَقُوا هِرَابًا مُسْرِعِينَ إِلَى الْحَيِّ يُؤْذِنُونَهُمْ وَيَسْتَصْرِخُونَهُمْ عَلَى الْقَوْمِ،

برف سے بھرا ہوا تھا' اُنہوں نے مجھے پکڑ لیا اور باقی سب بچوں کے درمیان میں سے مجھے لے کر چل پڑے۔ میرے ساتھی بچے ڈرتے ہوئے بھاگ گئے اور وادی کے کنارے تک پہنچ گئے' پھر وہ اُن تین افراد کے پاس آئے اور بولے: اس لڑکے کے بارے میں تم لوگوں کیا سوچ رہے ہو؟ یہ ہم میں سے نہیں ہے' یہ قریش کا سردار ہے' یہ ہمارے قبیلہ میں دودھ پینے کیلئے آیا ہوا ہے اور یہ ایک یتیم بچہ ہے جس کا نہ باپ ہے نہ ماں ہے' تو اگر تم اسے قتل کر دو گے تو تمہیں کیا ملے گا؟ تم اس سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہو؟ اگر تم نے کسی کو قتل ہی کرنا ہے تو ہم بچوں میں سے جسے چاہو قتل کر دو' اس کی جگہ اُس دوسرے بچہ کو لے کر اُسے قتل کر دو لیکن اس بچہ کو چھوڑ دو کیونکہ یہ یتیم ہے۔ جب اُن بچوں نے دیکھا کہ وہ لوگ اُنہیں کوئی جواب نہیں دے رہے تو وہ ڈرتے ہوئے تیزی سے بھاگ کر قبیلہ کی طرف گئے تا کہ اُن لوگوں کو اس بارے میں بتائیں' وہ اپنی قوم کو چیخ چیخ کر پکارنے لگے۔

فَعَمَدَ أَحَدُهُمْ فَأَضْجَعَنِي عَلَى الْأَرْضِ إِضْجَاعًا لَطِيفًا، ثُمَّ شَقَّ مَا بَيْنَ مَفْرِقِ صَدْرِي إِلَى مُنْتَهَى عَانَتِي، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَلَمْ أَجِدْ لِذَلِكَ مَسًّا، ثُمَّ أَخْرَجَ أَحْشَاءَ بَطْنِي فَغَسَلَهَا بِذَلِكَ الثَّلْجِ، فَأَنْعَمَ غَسْلَهَا ثُمَّ أَعَادَهَا مَكَانَهُ، ثُمَّ قَالَ الثَّانِي مِنْهُمْ لِصَاحِبِهِ: تَنَحَّ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي جَوْفِي فَأَخْرَجَ قَلْبِي فَصَدَعَهُ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَأَخْرَجَ مِنْهُ مُضْغَةً سَوْدَاءَ، فَأَلْقَاهَا، ثُمَّ

اُن افراد میں سے ایک میری طرف بڑھا' اُس نے مجھے زمین پر آرام سے لٹایا اور میرے سینہ کو درمیان میں سے پیٹ کے نیچے تک چیر دیا' میں اُسے دیکھ رہا تھا' مجھے اس سے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی' پھر اُس نے میرے پیٹ میں موجود چیزیں باہر نکالیں اور اُنہیں اُس برف کے ذریعہ دھویا اور اچھے طرح سے دھویا' پھر اُنہیں اُن کی جگہ پر واپس رکھ دیا' پھر اُن میں سے دوسرے شخص نے اپنی ساتھی سے کہا: تم پیچھے ہٹ جاؤ! پھر اُس دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ میرے پیٹ میں داخل کیا اور میرا دل باہر نکالا اور اُسے چیر دیا' میں اُس کی طرف دیکھ رہا تھا' اُس نے اُس میں سے ایک سیاہ رنگ کا

قَالَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَإِذَا بِيَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ نُورٍ تَحَارُ أَبْصَارُ النَّاظِرِينَ دُونَهُ، فَخَتَمَ بِهِ قَلْبِي، ثُمَّ أَعَادَهُ إِلَى مَكَانِهِ، فَامْتَلَأَ قَلْبِي نُورًا، فَوَجَدْتُ بَرْدَ ذَلِكَ الْخَاتَمِ فِي قَلْبِي دَهْرًا، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثُ مِنْهُمْ لِصَاحِبِهِ: تَنَحَّ، فَتَنَحَّى عَنِّي، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَنْهَضَنِي مِنْ مَكَانِي إِنْهَاضًا لَطِيفًا، ثُمَّ أَكَبُّوا عَلَيَّ وَضَمُّونِي إِلَى صُدُورِهِمْ، وَقَبَّلُوا رَأْسِي وَمَا بَيْنَ عَيْنَيَّ، ثُمَّ قَالُوا: يَا حَبِيبُ، لَنْ تُرَاعَ، إِنَّكَ لَوْ تَدْرِي مَا يُرَادُ بِكَ مِنَ الْخَيْرِ لَقَرَّتْ عَيْنُكَ، ثُمَّ قَالَ الْأَوَّلُ الَّذِي شَقَّ بَطْنِي: زِنُوهُ بِعَشَرَةٍ مِنْ أُمَّتِهِ، فَوَزَنُونِي بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنُوهُ بِمِائَةٍ مِنْ أُمَّتِهِ، فَوَزَنُونِي، فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنُوهُ بِأَلْفٍ مِنْ أُمَّتِهِ، فَوَزَنُونِي، فَرَجَحْتُهُمْ فَقَالَ: دَعُوهُ، فَلَوْ وَزَنْتُمُوهُ بِأُمَّتِهِ كُلِّهَا لَرَجَحَهُمْ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ، إِذَا أَنَا بِالْحَيِّ قَدْ جَاءُوا بِحَذَافِيرِهِمْ، وَإِذَا بِأُمِّي وَهِيَ ظِئْرِي أَمَامَ الْحَيِّ تَهْتِفُ بِأَعْلَى صَوْتِهَا وَهِيَ تَقُولُ: يَا ضَعِيفَاهُ، اسْتُضْعِفْتَ مِنْ بَيْنِ أَصْحَابِكَ، وَقُتِلْتَ لِضَعْفِكَ، فَأَكَبُّوا عَلَيَّ وَضَمُّونِي إِلَى صُدُورِهِمْ، وَقَبَّلُوا رَأْسِي، وَمَا

لوتھڑا نکالا اور ایک طرف رکھ دیا پھر اپنے ہاتھ کے ذریعہ اس طرح کیا جیسے کوئی چیز پکڑ رہا ہو تو اُس کے ہاتھ میں نور کی ایک انگوٹھی موجود تھی جو دیکھنے والے کی بینائی کو خیرہ کرتی تھی' اُس نے اُس انگوٹھی کے ذریعہ میرے دل پر مہر لگا دی اور پھر اُسے دوبارہ اُس کی جگہ پر رکھ دیا تو میرا دل نور سے بھر گیا۔ اُس انگوٹھی کی ٹھنڈک ایک عرصہ تک مجھے اپنے دل میں محسوس ہوتی رہی۔ پھر اُن میں سے تیسرے شخص نے اپنے ساتھی سے کہا: تم ہٹ جاؤ! تو وہ شخص میرے پاس سے ہٹ گیا' پھر اُس تیسرے شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آرام سے اپنی جگہ سے اُٹھایا' پھر اُن لوگوں نے جھک کر مجھے اپنے سینہ کے ساتھ لگا لیا' میرے سر اور میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور پھر بولے: اے پیارے! تم گھبرانا نہیں! اگر تمہیں یہ پتا چل جائے کہ تمہارے ساتھ کیسی بھلائی مراد لی گئی ہے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ پھر پہلے شخص نے' جس نے میرے پیٹ کو چیرا تھا' اُس نے کہا: ان کی اُمت کے دس آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ اُن لوگوں نے دس آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا تو میرا وزن زیادہ تھا۔ پھر اُس نے کہا: ان کی اُمت کے ایک سو آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ اُنہوں نے ایک سو آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا تو میرا پلڑا پھر بھاری تھا۔ پھر اُس نے کہا: ان کی اُمت کے ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ اُنہوں نے ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا تو میرا پلڑا پھر بھاری تھا۔ تو اُس نے کہا: تم انہیں رہنے دو' اگر تم ان کی پوری اُمت کے ساتھ بھی ان کا وزن کرو گے تو یہ اُن پر بھاری رہیں گے۔ ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ اسی دوران قبیلہ کے افراد اپنے اوزار پکڑ کر آ رہے تھے اور میری والدہ جو

بَيْنَ عَيْنَيَّ، وَقَالُوا: حَبَّذَا أَنْتَ مِنْ ضَعِيفٍ، وَمَا أَكْرَمَكَ عَلَى اللهِ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا وَحِيدَاهُ، فَأَكَبُّوا عَلَيَّ، وَضَمُّونِي إِلَى صُدُورِهِمْ، وَقَالُوا: حَبَّذَا أَنْتَ مِنْ وَحِيدٍ، وَمَا أَنْتَ بِوَحِيدٍ، إِنَّ اللهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَتْ ظِئْرِي: يَا يَتِيمَاهُ، فَأَكَبُّوا عَلَيَّ وَضَمُّونِي إِلَى صُدُورِهِمْ، وَقَبَّلُوا رَأْسِي وَمَا بَيْنَ عَيْنَيَّ، وَقَالُوا: حَبَّذَا أَنْتَ مِنْ يَتِيمٍ، مَا أَكْرَمَكَ عَلَى اللهِ فَلَمَّا نَظَرَتْ بِي أُمِّي وَهِيَ ظِئْرِي قَالَتْ: يَا بُنَيَّ أَلَا أَرَاكَ حَيًّا بَعْدُ، وَضَمَّتْنِي إِلَى حِجْرِهَا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَفِي حِجْرِهَا قَدْ ضَمَّتْنِي إِلَيْهَا، وَإِنَّ يَدِي لَفِي يَدِ بَعْضِهِمْ، وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ يُبْصِرُونَهُمْ، فَإِذَا هُمْ لَا يُبْصِرُونَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قَدْ أَصَابَ هَذَا الْغُلَامَ طَائِفُ الْجِنِّ، فَاذْهَبُوا بِهِ إِلَى كَاهِنٍ، حَتَّى يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَيُدَاوِيهِ فَقُلْتُ: يَا هَنَاهُ، إِنِّي أَجِدُ نَفْسِي سَلِيمَةً وَفُؤَادِي صَحِيحًا لَيْسَ بِي قَلَبَةٌ، فَقَالَ أَبِي: وَهُوَ زَوْجُ ظِئْرِي أَمَا تَرَوْنَ كَلَامَهُ كَلَامَ صَحِيحٍ؟ إِنِّي أَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ عَلَى ابْنِي بَأْسٌ، فَاتَّفَقَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ يَذْهَبُوا بِي إِلَى الْكَاهِنِ، فَاحْتَمَلُونِي،

میری دائی ماں تھیں' وہ قبیلہ کے افراد کے آگے آگے تھیں اور بلند آواز میں پکار کر کہہ رہی تھیں: اے کمزور شخص! تمہاری ساتھی بچوں کے درمیان تمہیں کمزور سمجھا گیا اور تمہاری کمزوری کی وجہ سے تمہیں قتل کر دیا گیا۔ تو اُن تین افراد نے جھک کر مجھے اپنے سینہ سے لگایا اور میرے ماتھے پر اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور بولے: تمہیں مبارک ہو! تم کمزور نہیں ہو' تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے معزز ہو۔ پھر میری والدہ نے کہا: اے تنہا شخص! تو تینوں افراد نے پھر جھک کر مجھے اپنے سینہ کے ساتھ لگایا اور بولے: مبارک ہو! تم تنہا نہیں ہو' تم تنہا نہیں ہو' بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے' اُس کے فرشتے اور روئے زمین کے تمام اہلِ ایمان تمہارے ساتھ ہیں۔ پھر میری والدہ نے کہا: اے یتیم! تو اُن تینوں افراد نے پھر جھک کر مجھے اپنے سینہ کے ساتھ لگایا' میرے ماتھے اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور بولے: مبارک ہو! تم یتیم ہو لیکن تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے معزز ہو۔ جب میری والدہ نے مجھے دیکھا جو میری دائی ماں تھیں' تو کہا: اے میرے بیٹے! میں یہ نہیں سمجھ رہی تھی کہ تم زندہ ہو گے۔ پھر اُنہوں نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں اپنی والدہ کی گود میں تھا اور اُن کے ساتھ لگا ہوا تھا لیکن میرا ایک ہاتھ اُن تین افراد میں سے ایک کے ہاتھ میں تھا' میں یہ سمجھا تھا کہ شاید وہ لوگ بھی انہیں دیکھ رہے تھے لیکن وہ لوگ انہیں نہیں دیکھ پا رہے تھے۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ اس لڑکے پر جن آ گیا ہے' تم لوگ اسے لے کر کسی کاہن کے پاس جاؤ تا کہ وہ اس کا جائزہ لے اور اس کو دوا دے۔ میں نے کہا: اے امی جان! میں خود کو ٹھیک سمجھ رہا ہوں' میرا

فَذَهَبُوا بِي إِلَيْهِ. فَقَصُّوا عَلَيْهِ قِصَّتِي فَقَالَ: اسْكُتُوا. حَتَّى أَسْأَلَ الْغُلَامَ. فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِأَمْرِهِ مِنْكُمْ. فَسَأَلَنِي فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّتِي مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا. فَضَمَّنِي إِلَيْهِ. وَقَالَ: يَا لَلْعَرَبِ. يَا لَلْعَرَبِ. اقْتُلُوا هَذَا الْغُلَامَ وَاقْتُلُونِي مَعَهُ. وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى. لَئِنْ تَرَكْتُمُوهُ وَأَدْرَكَ. لَيُخَالِفَنَّ دِينَكُمْ وَدِينَ آبَائِكُمْ. وَلَيُخَالِفَنَّ أَمْرَكُمْ. وَلَيَأْتِيَنَّكُمْ بِدِينٍ لَمْ تَرَوْا مِثْلَهُ. فَانْتَزَعَتْنِي أُمِّي مِنْ حِجْرِهِ. وَقَالَتْ: أَنْتَ أَعْتَهُ وَأَجَنُّ مِنِ ابْنِي هَذَا. وَلَوْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا يَكُونُ مِنْ قَوْلِكَ مَا أَتَيْتُ بِهِ. فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ مَنْ يَقْتُلُكَ. فَإِنَّا غَيْرُ قَاتِلِي هَذَا الْغُلَامَ. وَاحْتَمَلُونِي وَأَدَّوْنِي إِلَى أَهْلِي. فَأَصْبَحْتُ مَعَرًّا كَمَا فُعِلَ بِي. وَأَصْبَحَ أَثَرُ الشَّقِّ مَا بَيْنَ مَفْرِقِ صَدْرِي إِلَى مُنْتَهَى عَانَتِي كَأَنَّهُ الشِّرَاكُ. فَذَلِكَ يَا أَخَا بَنِي عَامِرٍ: حَقِيقَةُ قَوْلِي وَبُدُوءُ شَأْنِي

دل بھی ٹھیک ہے' مجھے کوئی تبدیلی لاحق نہیں ہوئی ہے۔ تو میرے والد جو میری دائی ماں کے شوہر تھے' اُنہوں نے کہا: کیا تم لوگ دیکھ نہیں رہے کہ اس کا کلام بالکل ٹھیک ہے' مجھے یہ توقع ہے کہ میرے بیٹے کو کوئی خرابی لاحق نہیں ہوئی ہے۔ لیکن پھر وہ سب لوگ اس بات پر متفق ہو گئے کہ مجھے لے کر کاہن کے پاس چلے جائیں۔ اُنہوں نے مجھے اُٹھایا اور مجھے کاہن کے پاس لے گئے۔ اُنہوں نے کاہن کو پورا واقعہ سنایا تو اُس نے کہا: تم لوگ خاموش رہو! میں خود اس لڑکے سے پوچھتا ہوں کیونکہ یہ اپنی صورتِ حال کے بارے میں تم لوگوں سے زیادہ بہتر جانتا ہوگا۔ کاہن نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے شروع سے لے کر آخر تک پورا واقعہ اُسے سنا دیا۔ اُس نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا اور بولا: اے عربو! اے عربو! اس لڑکے کو قتل کر دو اور اس کے ساتھ مجھے بھی قتل کر دو! لات اور عزیٰ کی قسم ہے! اگر تم نے اسے چھوڑ دیا اور یہ بڑا ہو گیا تو یہ تمہارے اور تمہارے آباؤ اجداد کے دین کی مخالفت کرے گا' یہ تمہارے معاملہ کے برخلاف کرے گا' یہ ایک ایسا دین لے کر آئے گا کہ تم نے اُس جیسا دین نہیں دیکھا ہوگا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) میری والدہ نے مجھے اُس کی گود سے چھڑایا اور بولی: میرا یہ بیٹا تو ٹھیک ہے لیکن تم پاگل اور جنون کا شکار ہو' اگر مجھے یہ پتا ہوتا کہ تم نے اس طرح کی باتیں کرنی ہیں تو میں نے اسے لے کر ہی نہیں آنا تھا' تم اپنے لیے کوئی ایسا بندہ ڈھونڈو جو تمہیں قتل کر دے' ہم لوگ اسے قتل نہیں کریں گے۔ پھر اُن لوگوں نے مجھے اُٹھایا اور مجھے میرے اہلِ خانہ کے پاس پہنچا دیا۔ میرے ساتھ جو کچھ ہوا تھا' اس کے نتیجے میں میرے بال (سینے پر) کم ہو گئے اور وہ چیرے جانے کا نشان میرے سینہ سے لے کر پیٹ کے نیچے تک

یوں تھا جیسے کوئی تسمہ ہوتا ہے' اے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے شخص! یہ میرے قول کی حقیقت اور میرے معاملہ کا آغاز ہے۔

فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: أَشْهَدُ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَنَّ أَمْرَكَ لَحَقٌّ

تو اُس عامری نے کہا: میں اُس اللہ کے نام کی گواہی دے کر یہ کہتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کہ آپ کا معاملہ حق ہے''۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا واقعہ

1020- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: كُنْتُ تِرْبًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَأَخْبَرَتْنِي أُمِّي قَالَتْ: لَمَّا وُلِدَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ عَلَى يَدِي اسْتَهَلَّ، فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ يَقُولُ: يَرْحَمُكَ رَبُّكَ قَالَتْ: فَلَمَّا لَيَّنْتُهُ وَأَضْجَعْتُهُ أَضَاءَ لِي نُورٌ، حَتَّى رَأَيْتُ قُصُورَ الرُّومِ، ثُمَّ غَشِيَتْنِي ظُلْمَةٌ وَرِعْدَةٌ، ثُمَّ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: أَيْنَ ذَهَبْتِ بِهِ؟ قَالَ: ذَهَبْتُ بِهِ إِلَى الْمَغْرِبِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم بن عبدالرحمٰن اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رضائی رشتہ رکھتا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے بتایا کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور آپ میرے ہاتھ میں آئے تو آپ چیخ کر روئے' میں نے گھر کے کونے میں کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا: آپ کا پروردگار آپ پر رحم کرے! وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب میں نے آپ کو لٹایا تو میرے سامنے ایک نور روشن ہوا یہاں تک کہ میں نے روم کے محلات دیکھ لیے' پھر مجھ پر تاریکی اور کپکپی طاری ہوئی' میں نے اپنے دائیں طرف دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہیں آیا' پھر میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم انہیں کہاں لے جا رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں انہیں مغرب کی طرف لے جا رہا ہوں۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: پھر مجھ پر کپکپی اور تاریکی طاری ہوئی' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: پھر میں نے اپنے بائیں طرف دیکھا تو مجھے

قَالَتْ: ثُمَّ اَصَابَتْنِي رِعْدَةٌ وَظُلْمَةٌ قَالَتْ: ثُمَّ نَظَرْتُ عَنْ يَسَارِي، فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: اَيْنَ ذَهَبْتَ بِهِ؟ قَالَ: ذَهَبْتُ بِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ

کچھ نظر نہیں آیا' پھر میں نے کسی کو کہتے ہوئے سنا: تم انہیں کہاں لے جا رہے ہو؟ تو دوسرے نے جواب دیا: میں انہیں مشرق کی طرف لے جا رہا ہوں۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَكَانَ الْحَدِيثُ مِنْ شَأْنِي. حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَوَّلَ قَوْمِهِ اِسْلَامًا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ معاملہ تھا یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث کیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فِي هٰذَا الْبَابِ اَحَادِيثُ قَدْ ذَكَرْتُهَا فِي كِتَابِ فَضَائِلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس باب میں اور بھی احادیث ہیں جن کا ذکر میں نبی اکرم ﷺ کے فضائل سے متعلق کتاب میں کروں گا۔

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان

1021- حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ زَكَرِيَّا السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي جَهْمٍ، مَوْلًى لِامْرَاَةٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ كَانَتْ عِنْدَ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ، وَكَانَ يُقَالُ: مَوْلَى الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: حُدِّثْتُ عَنْ حَلِيمَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اُمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب بیان کرتے ہیں: سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' یہ وہ خاتون ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میں بنوسعد بن بکر کی کچھ خواتین کے ساتھ مکہ آئی' ہم دودھ پینے والے بچوں کے حصول کیلئے آئے تھے' میں اپنی ایک کمزور گدھی پر آئی تھی جو چل کر تھک گئی تھی' میرے ساتھ میرا بچہ بھی تھا اور ہماری ایک اونٹنی بھی تھی' اللہ کی قسم! ہم اپنے بچہ کے ساتھ پوری رات سو نہیں سکتے تھے کیونکہ میری چھاتی میں اُسے اتنا دودھ نہیں ملتا تھا جو اُس کی

1021- رواہ ابن حبان: 6335' وأبو یعلیٰ: 332' وذکرہ الهیثم فی المجمع 220/8

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ: أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ مَكَّةَ فِي نِسْوَةٍ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، نَلْتَمِسُ بِهَا الرُّضَعَاءَ فِي سَنَةٍ شَهْبَاءَ فَقَدِمْتُ عَلَى أَتَانٍ لِي قَمْرَاءَ. كَانَتْ أَذَمَّتِ الرَّكْبَ، وَمَعِي صَبِيٌّ لَنَا، وَشَارِفٌ لَنَا، وَاللهِ مَا نَنَامُ لَيْلَنَا ذَلِكَ أَجْمَعَ مَعَ صَبِيِّنَا ذَلِكَ، مَا يَجِدُ فِي ثَدْيَيَّ مَا يُغْنِيهِ، وَلَا فِي شَارِفِنَا مَا يُغَذِّيهِ. فَقَدِمْنَا مَكَّةَ. فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ مِنَّا امْرَأَةً إِلَّا وَقَدْ عُرِضَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِذَا قِيلَ: إِنَّهُ يَتِيمٌ، تَرَكْنَاهُ، وَقُلْنَا: مَا عَسَى أَنْ تَصْنَعَ إِلَيْنَا أُمُّهُ؟ إِنَّمَا نَرْجُو الْمَعْرُوفَ مِنْ أَبِ الْوَلَدِ. فَأَمَّا أُمُّهُ فَمَاذَا عَسَى أَنْ تَصْنَعَ إِلَيْنَا؟ فَوَاللهِ مَا بَقِيَ مِنْ صَوَاحِبَاتِي امْرَأَةٌ إِلَّا أَخَذَتْ رَضِيعًا غَيْرِي. فَلَمَّا لَمْ أَجِدْ غَيْرَهُ. قُلْتُ لِزَوْجِي الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى: وَاللهِ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أَرْجِعَ مِنْ بَيْنِ صَوَاحِبَاتِي لَيْسَ مَعِي رَضِيعٌ. لَأَنْطَلِقَنَّ إِلَى ذَلِكَ الْيَتِيمِ فَلَآخُذَنَّهُ. فَقَالَ: لَا عَلَيْكِ. فَذَهَبْتُ فَأَخَذْتُهُ. فَوَاللهِ مَا أَخَذْتُهُ: إِلَّا أَنِّي لَمْ أَجِدْ غَيْرَهُ. فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ أَخَذْتُهُ. فَجِئْتُ بِهِ رَحْلِي. فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ ثَدْيَايَ بِمَا شَاءَ اللهُ مِنْ لَبَنٍ. فَشَرِبَ حَتَّى رَوِيَ.

ضرورت پورا کر سکے اور ہماری اونٹنی میں بھی اتنا دودھ نہیں تھا جو اُس کی غذا کو پورا کر سکے۔ ہم مکہ آئے' اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق ہم میں سے ہر ایک عورت کو یہ پیش کش کی گئی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے' لیکن جب اُسے یہ بتایا جاتا کہ یہ یتیم ہے تو ہم اُنہیں چھوڑ دیتے تھے' ہم یہ سوچتے تھے کہ اس کی والدہ ہمارے ساتھ کیا کر لیں گے' ہمیں تو بچہ کے باپ سے کوئی بھلائی ملنے کی توقع تھی جہاں تک بچہ کی والدہ کا تعلق ہے تو وہ ہمارے لیے زیادہ سے زیادہ کیا کر لے گی۔ اللہ کی قسم! میری تمام ساتھی خواتین میں سے ہر ایک کو دودھ پینے والا بچہ مل گیا' لیکن مجھے کوئی نہیں ملا اور میرے لیے صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باقی بچے۔ میں نے اپنے شوہر حارث بن عبدالعزیٰ سے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ اپنی دیگر ساتھی خواتین میں سے صرف میں اکیلی واپس جاؤں جس کے پاس کوئی دودھ پیتا بچہ نہ ہو' میں اُس یتیم بچہ کے پاس ہی جاتی ہوں اور اُسے ہی حاصل کر لیتی ہوں۔ تو میرے شوہر نے کہا: تم پر کوئی حرج بھی نہیں ہوگا۔ میں گئی اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا' اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے لیا تھا کیونکہ مجھے آپ کے علاوہ اور کوئی بچہ نہیں ملا تھا اور اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ میں آپ کو لے لیتی۔ میں آپ کو لے کر اپنی رہائشی جگہ پر آئی تو آپ میری چھاتی کی طرف دودھ پینے کیلئے آئے' جتنا بھی اللہ کو منظور تھا آپ نے دودھ پیا یہاں تک کہ آپ سیر ہو گئے' پھر آپ کے رضاعی بھائی نے دودھ پیا تو وہ بھی سیر ہو گیا' پھر میرے شوہر ہماری اونٹنی کی طرف گئے تو وہ دودھ سے بھری ہوئی تھی' اُنہوں نے اتنا دودھ دوہ لیا کہ جو میں نے بھی پی لیا اور اُنہوں نے بھی پی لیا یہاں تک کہ ہم بھی سیر ہو گئے' ہم

وَشَرِبَ اَخُوهُ حَتَّى رَوِيَ، وَقَامَ صَاحِبِي إِلَى شَارِفِنَا تِلْكَ، فَإِذَا إِنَّهَا لَحَافِلٌ، فَحَلَبَ مَا شَرِبَ وَشَرِبْتُ حَتَّى رَوِينَا، فَبِتْنَا بِخَيْرِ لَيْلَةٍ، فَقَالَ صَاحِبِي: يَا حَلِيمَةُ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكِ قَدْ اَخَذْتِ نَسَمَةً مُبَارَكَةً، اَلَمْ تَرَىٰ مَا بِتْنَا بِهِ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَيْرِ حِينَ اَخَذْنَاهُ فَلَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَزِيدُنَا خَيْرًا، ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِينَ إِلَى بِلَادِنَا، فَوَاللهِ لَقَطَعَتْ اَتَانِي الرَّكْبَ حَتَّى مَا يَتَعَلَّقُ بِهَا حِمَارٌ، حَتَّى إِنَّ صَوَاحِبَاتِي لَيَقُلْنَ: وَيْحَكِ يَا بِنْتَ اَبِي ذُؤَيْبٍ، اَهٰذِهِ اَتَانُكِ الَّتِي خَرَجْتِ عَلَيْهَا مَعَنَا؟ فَاَقُولُ: نَعَمْ، وَاللهِ إِنَّهَا هِيَ، فَيَقُلْنَ: وَاللهِ إِنَّ لَهَا لَشَأْنًا، حَتَّى قَدِمْنَا اَرْضَ بَنِي سَعْدٍ، وَمَا اَعْلَمُ اَرْضًا مِنْ اَرْضِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اَجْدَبَ مِنْهَا، فَإِنْ كَانَتْ غَنَمِي لَتَسْرَحُ، ثُمَّ تَرُوحُ شِبَاعًا لَبَنًا، فَنَحْلِبُ مَا شِئْنَا وَمَا حَوْلَنَا اَحَدٌ تَبِضُّ لَهُ شَاةٌ بِقَطْرَةِ لَبَنٍ، وَإِنَّ اَغْنَامَهُمْ لَتَرُوحُ جِيَاعًا، حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ لِرُعَاتِهِمْ: اُنْظُرُوا حَيْثُ تَسْرَحُ غَنَمُ ابْنَةِ اَبِي ذُؤَيْبٍ، فَاسْرَحُوا مَعَهُمْ، فَيَسْرَحُونَ مَعَ غَنَمِي حَيْثُ تَسْرَحُ، فَيُرِيحُونَ اَغْنَامَهُمْ جِيَاعًا، وَمَا فِيهَا قَطْرَةُ لَبَنٍ، وَتَرُوحُ غَنَمِي

نے وہ رات بہترین حالت میں گزاری۔ میرے شوہر نے مجھ سے کہا: اے حلیمہ! اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم نے ایک مبارک وجود کو حاصل کیا ہے‘ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ہم نے جب سے انہیں لیا ہے اُس کے بعد سے ہماری رات بڑی خوشگوار ہوگئی ہے۔ اُس کے بعد اللہ تعالیٰ ہمیں مزید بھلائی عطا کرتا رہا یہاں تک کہ ہم اپنے علاقہ کی طرف واپس جانے کیلئے روانہ ہوئے‘ اللہ کی قسم! میری گدھی‘ اونٹوں سے بھی آگے نکل جاتی تھی‘ یہاں تک کہ میری ساتھی خواتین کہنے لگیں: اے ابوذؤیب کی صاحبزادی! یہ تمہاری وہی گدھی ہے جس پر سوار ہوکر تم ہمارے ساتھ آئی تھیں؟ تو میں جواب دیتی تھی: جی ہاں! اللہ کی قسم! یہ وہی ہے۔ تو وہ کہتی تھیں: اللہ کی قسم! یہ تو بہت اچھی ہوگئی ہے۔ یہاں تک کہ ہم بنوسعد کے علاقہ میں پہنچ گئے‘ میرے علم کے مطابق اللہ کی زمین میں اُس سے زیادہ بے آب وگیاہ جگہ اور کوئی نہیں تھی لیکن پھر بھی یہ ہوتا تھا کہ میری بکریاں جاتی تھیں اور جب شام کو واپس آتی تھیں تو وہ سیر ہوتی تھیں اور دودھ والی ہوتی تھیں اور ہم جتنا چاہتے تھے اُن کا دودھ دوہ لیتے تھے جبکہ ہمارے آس پاس کے لوگوں کی بکریوں کا دودھ تھوڑا ہوتا تھا‘ اُن کی بکریاں جاتی تھیں تو شام کو بھوک آتی تھیں‘ یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے چرواہوں کو کہتے تھے: تم لوگ اس بات کا جائزہ لو کہ ابوذؤیب کی صاحبزادی کی بکریاں جہاں چرتی ہیں تم بھی وہاں اپنی بکریاں چرایا کرو۔ وہ لوگ میری بکریوں کے ساتھ اپنی بکریاں چراتے تھے لیکن شام کو واپس آتے تھے تو اُن کی بکریاں بھوکی ہوتی تھیں اور اُن میں دودھ کا ایک قطرہ بھی نہیں ہوتا تھا اور میری بکریاں واپس آتی تھیں تو وہ سیر ہوتی تھیں اور وہ دودھ والی ہوتی تھیں‘ تو ہمیں

شِبَاعًا لَبَنًا، فَنَحْلِبُ مَا شِئْنَا.

فَلَمْ يَزَلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُرِينَا الْبَرَكَةَ، وَنَتَعَرَّفُهَا حَتَّى بَلَغَ سَنَتَيْنِ، فَكَانَ يَشِبُّ شَبَابًا لَا يُشْبِهُ الْغِلْمَانَ، فَوَاللّٰهِ مَا بَلَغَ السَّنَتَيْنِ حَتَّى كَانَ غُلَامًا جَفْرًا، فَقَدِمْنَا بِهِ عَلَى أُمِّهِ، وَنَحْنُ أَضَنُّ شَيْءٍ بِهِ، مِمَّا رَأَيْنَا فِيهِ مِنَ الْبَرَكَةِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ أُمُّهُ، قُلْنَا لَهَا: يَا ظِئْرُ، دَعِينَا بِابْنِنَا هَذِهِ السَّنَةَ الْأُخْرَى، فَإِنَّا نَخْشَى عَلَيْهِ أَوْبَاءَ مَكَّةَ، فَوَاللّٰهِ مَا زِلْنَا بِهَا حَتَّى قَالَتْ: فَنَعَمْ، فَسَرَّحَتْهُ مَعَنَا، فَأَقَمْنَا بِهِ شَهْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، فَبَيْنَا هُوَ خَلْفَ بُيُوتِنَا مَعَ أَخٍ لَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فِي بَهْمٍ لَنَا، فَجَاءَنَا أَخُوهُ يَشْتَدُّ، فَقَالَ: أَخِي ذَلِكَ الْقُرَشِيُّ، قَدْ جَاءَهُ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا بَيَاضٌ، فَأَضْجَعَاهُ فَشَقَّا بَطْنَهُ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوهُ نَشْتَدُّ نَحْوَهُ فَنَجِدُهُ قَائِمًا مُنْتَقِعًا لَوْنُهُ فَاعْتَنَقَهُ أَبُوهُ، وَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ، مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: جَاءَنِي رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ فَأَضْجَعَانِي فَشَقَّا بَطْنِي، ثُمَّ اسْتَخْرَجَا مِنْهُ شَيْئًا فَطَرَحَاهُ، ثُمَّ رَدَّاهُ كَمَا كَانَ، فَرَجَعْنَا بِهِ مَعَنَا، فَقَالَ أَبُوهُ: يَا حَلِيمَةُ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ ابْنِي قَدْ أُصِيبَ، انْطَلِقِي بِنَا

جتنا چاہیے ہوتا تھا ہم دودھ دوہ لیتے تھے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمیں برکتیں دکھاتا رہا اور ہم اُن برکتوں کو پہچانتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سال کے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشوونما ایسی تھی جو عام بچوں سے بڑھ کے تھی' اللہ کی قسم! دو سال کی عمر میں بھی آپ بڑے بڑے محسوس ہوتے تھے' ہم آپ کو لے کر آپ کی والدہ کے پاس آئے اور ہم اس بات کے شدید خواہش مند تھے کہ آپ ہمارے پاس رہیں کیونکہ ہم نے آپ میں برکت دیکھی تھی' جب آپ کی والدہ نے آپ کو دیکھا تو ہم نے اُن سے کہا: اے خاتون! آپ ہمیں موقع دیجئے کہ ہم ایک اور سال کیلئے اپنے اس بیٹے کو لے کر واپس چلے جائیں کیونکہ ہمیں اس کے بارے میں اندیشہ ہے کہ مکہ کی آب و ہوا اسے موافق نہیں آئے گی' اللہ کی قسم! ہم اُن کے ساتھ اس بات پر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر واپس آ گئے۔ دو ماہ یا تین ماہ گزر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھروں کے پیچھے اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ ہمارے جانوروں میں موجود تھے کہ اسی دوران اُن کا رضاعی بھائی بھاگتا ہوا ہمارے پاس آیا اور بولا: میرے قریشی بھائی کے پاس دو آدمی آئے ہیں جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں' اُنہوں نے اُسے لٹا کر اُس کا پیٹ چیر دیا ہے۔ (سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) میں اور اُس کے والد دوڑتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ آپ کھڑے ہوئے تھے اور آپ کی رنگت تبدیل ہو چکی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد نے آپ کو گلے لگا لیا اور فرمایا: میرے بیٹے! تمہیں کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا:

فَلْنَرُدَّهُ إِلَى أَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرَ بِهِ مَا نَتَخَوَّفُ قَالَتْ: فَاحْتَمَلْنَاهُ، فَلَمْ تَرُعْ أُمَّهُ إِلَّا بِهِ، قَدْ قَدِمْنَا بِهِ عَلَيْهَا. فَقَالَتْ: مَا رَدَّكُمَا بِهِ فَقَدْ كُنْتُمَا عَلَيْهِ حَرِيصَيْنِ؟ فَقُلْنَا: لَا وَاللهِ يَا ظِئْرُ، إِلَّا أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَدَّى عَنَّا، وَقَضَيْنَا الَّذِي عَلَيْنَا، وَقُلْنَا: نَخْشَى الْإِتْلَافَ وَالْأَحْدَاثَ، فَقُلْنَا: نَرُدَّهُ عَلَى أَهْلِهِ. فَقَالَتْ: مَا ذَاكَ بِكُمَا؟ فَاصْدُقَانِي شَأْنَكُمَا. فَلَمْ تَدَعْنَا حَتَّى أَخْبَرْنَاهَا خَبَرَهُ فَقَالَتْ: أَخَشِيتُمَا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ؟ كَلَّا، وَاللهِ، مَا لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ، وَإِنَّهُ لَكَائِنٌ لِابْنِي هَذَا شَأْنٌ، أَلَا أُخْبِرُكُمَا خَبَرَهُ؟ قُلْنَا: بَلَى قَالَتْ: حَمَلْتُ بِهِ، فَمَا حَمَلْتُ حَمْلًا قَطُّ أَخَفَّ مِنْهُ فَأُرِيتُ فِي النَّوْمِ حِينَ حَمَلْتُ بِهِ: كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنِّي نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ، ثُمَّ وَقَعَ حَيْثُ وَلَدْتُهُ وُقُوعًا مَا يَقَعُهُ الْمَوْلُودُ مُعْتَمِدًا عَلَى يَدَيْهِ، رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَدَعَاهُ عَنْكُمَا

میرے پاس دو آدمی آئے تھے جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے' تو اُنہوں نے مجھے لٹا کر میرا پیٹ چیر دیا پھر اُس میں سے کچھ نکالا اور ایک طرف رکھ دیا' پھر پیٹ کو دوبارہ ویسے ہی کر دیا جیسے پہلے تھا۔ تو ہم نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر واپس آئے' آپ کے والد نے کہا: اے حلیمہ! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میرے بیٹے کو کوئی نقصان لاحق نہ ہو' تم ہمارے ساتھ چلو! ہم انہیں ان کے اہلِ خانہ کے پاس واپس کر آتے ہیں' اس سے پہلے کہ وہ چیز سامنے آئے جس کا ہمیں اندیشہ ہے۔ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ کی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے کہا: تم انہیں واپس کیوں لے آئی ہو؟ تم دونوں تو اس بات کے شدید خواہش مند تھے کہ ان کو اپنے پاس رکھو۔ تو ہم نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے ہمارا فرض ادا کروا دیا ہے اور جو ہماری ذمہ داری تھی وہ ہم نے پوری کر دی ہے' ہمیں اب یہ اندیشہ تھا کہ کہیں ان کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے اور کوئی پیچیدہ صورتِ حال سامنے نہ آئے۔ تو ہم نے کہا کہ ہم ان کو ان کے گھر والوں کے سپرد کر آتے ہیں۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ تم مجھے اپنے واقعہ کے بارے میں بتاؤ۔ وہ ہمارے ساتھ اصرار کرتی رہیں یہاں تک کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کا واقعہ اُن کو بتایا تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمہیں اس کے حوالے سے شیطان کا اندیشہ ہے؟ ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! شیطان اس پر قابو نہیں پا سکتا اور میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہوگی' کیا میں تمہیں اس کے واقعہ کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: مجھے جب اس کا حمل ہوا تھا

تو انتہائی ہلکا ترین حمل تھا اور جب مجھے اس کے حوالے سے حمل ہوا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے وجود سے ایک نور نکلا ہے جس کے ذریعہ شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں پھر جب اس کی پیدائش ہوئی تو یہ اپنے ہاتھوں سے ٹیک لگائے ہوئے تھا اور اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا ہوا تھا' بہرحال تم دونوں اسے چھوڑ جاؤ۔

شقِ صدر کے بارے میں روایت

1022- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَصَرَعَهُ، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً ثُمَّ قَالَ: هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ، وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوا: إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لٹا دیا اور آپ کے سینہ کو چیر کر اُس میں سے دل نکالا اور اُس میں سے گوشت کا ایک لوتھڑا نکالا اور بولے: یہ آپ میں سے شیطان کا حصہ تھا۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو سونے کے طشت میں رکھ کر آبِ زمزم کے ذریعہ دھویا' پھر اس کو بند کیا' پھر اُسے دوبارہ اُس کی جگہ پر رکھ دیا' بچے دوڑتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ یعنی دائی ماں کے پاس آئے اور بولے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت تبدیل ہو چکی تھی۔

قَالَ أَنَسٌ: كُنْتُ أَرَى أَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی

1022- رواه مسلم: 261، وأحمد 121/3، وابن حبان: 6334، والبيهقي 146/1، وأبو يعلى: 3347، وأبو عوانة 125/1.

صَدْرِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں اُس سلائی کا نشان دیکھا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَبْعَثِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ نَبِيًّا مِنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَتَقَلَّبُ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَبْنَاءِ الْأَنْبِيَاءِ بِالنِّكَاحِ الصَّحِيحِ حَتَّى أَخْرَجَهُ اللهُ تَعَالَى مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ، يَحْفَظُهُ مَوْلَاهُ الْكَرِيمُ وَيَكْلَؤُهُ وَيَحُوطُهُ إِلَى أَنْ بَلَغَ، وَبَغَّضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ أَوْثَانَ قُرَيْشٍ، وَمَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنَ الْكُفْرِ، وَلَمْ يُعَلِّمْهُ مَوْلَاهُ الشِّعْرَ، وَلَا شَيْئًا مِنْ أَخْلَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ بَلْ أَلْهَمَهُ مَوْلَاهُ عِبَادَتَهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ، يَتَعَبَّدُ لِمَوْلَاهُ الْكَرِيمِ خَالِصًا. حَتَّى نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَأُمِرَ بِالرِّسَالَةِ، وَبُعِثَ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، إِلَى الْإِنْسِ وَالْجِنِّ. بُعِثَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً مِنْ مَوْلِدِهِ، أَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، يُؤْذُونَهُ فَيَصْبِرُ، وَيَجْهَلُونَ عَلَيْهِ فَيَحْلُمُ. ثُمَّ أَذِنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي الْهِجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور آپ انبیاء اور انبیاء کے بیٹوں کی پشتوں میں صحیح نکاح کے ذریعہ منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی والدہ کے ہاں پیدا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کریم پروردگار نے آپ کی حفاظت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس وقت تک دیکھ بھال کی جب تک آپ بڑے نہیں ہو گئے۔ قریش کے بتوں کو آپ کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے ناپسندیدہ کر دیا تھا اور قریش جس کفر پر گامزن تھے اُس کو بھی ناپسندیدہ کر دیا تھا' اللہ تعالیٰ نے آپ کو شعر کا علم عطا نہیں کیا اور زمانۂ جاہلیت کے مخصوص افعال میں سے بھی کوئی چیز آپ کو عطا نہیں کیا بلکہ آپ کے پروردگار نے اپنی عبادت الہام کی' صرف اپنی جس کا کوئی شریک نہیں ہے' شیطان کیلئے آپ پر کوئی قابو نہیں تھا' آپ خالص طور پر اپنے کریم پروردگار کی عبادت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ پر وحی نازل ہوگئی' آپ کو رسالت کا حکم دیا گیا اور تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا' انسانوں کی طرف بھی اور جنات کی طرف بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے چالیس سال بعد آپ کو مبعوث کیا گیا' آپ دس سال مکہ میں مقیم رہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے رہے' لوگ آپ کو اذیت پہنچاتے تو آپ صبر سے کام لیتے' لوگ آپ کے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے تو آپ بردباری

فَهَاجَرَ إِلَيْهَا، فَأَقَامَ بِهَا عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ بَعْدَ السِّتِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے کام لیتے' پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدینہ منورہ ہجرت کرنے کا حکم دیا تو آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے اور وہاں دس سال مقیم رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

چالیس برس کی عمر میں بعثت

1023- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: بُعِثَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ عَشْرًا، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ سِتِّينَ سَنَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے تھے' آپ دس سال مکہ میں ٹھہرے رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

1024- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا' آپ دس سال مکہ میں ٹھہرے رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا' اُس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس سفید بال بھی نہیں تھے۔

1023- رواه البخاري:3548، ومسلم:2347، والترمذي:3623، وأحمد 240/3، ومالك 919/2، وابن حبان:6387، والبيهقي 201/1۔

1024- انظر السابق۔

وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَكَانَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ السِّتِّينَ، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءُ

بَابُ كَيْفَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا نزول کیسے ہوا؟

1025- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ قَالَتْ: وَحُبِّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَمْكُثُ الْأَيَّامَ فِي غَارِ حِرَاءَ يَتَعَبَّدُ، حَتَّى جَاءَهُ الْوَحْيُ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کے نزول کا آغاز سچے خوابوں کی صورت میں ہوا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک خلوت پسندیدہ کر دی گئی تو آپ چند دن غارِ حراء میں رہ کر عبادت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاس وحی آ گئی۔

پہلی وحی کے نزول کا واقعہ

1026- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1026- رواه البخاري: 6982، ومسلم: 160، وأحمد 232/6، وأبو عوانة 110/1، وعبد الرزاق: 9713، والطيالسي: 1467، وابن حبان: 33.

سُهَيْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَسْكَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ، فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ: وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجَأَهُ الْوَحْيُ، وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءَ، وَجَاءَ الْمَلَكُ فِيهِ، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: إِنِّي لَسْتُ بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ، حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ، حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ:

امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ پر وحی کا آغاز نیند کے دوران سچے خوابوں کی شکل میں ہوا' آپ جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ صبح کی طرح پورا ہو جاتا تھا' پھر آپ کے نزدیک خلوت نشینی پسندیدہ کر دی گئی۔ آپ ﷺ غار حراء تشریف لے جاتے تھے اور وہاں کئی راتوں تک عبادت کرتے رہتے تھے' آپ اس سفر کیلئے زادِ سفر ساتھ لے جاتے تھے۔ پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آ جاتے تھے تو وہ اتنا ہی زادِ سفر اور دے دیتی تھیں یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس وحی آ گئی' آپ ﷺ اُس وقت غارِ حراء میں موجود تھے' اُس غار میں فرشتہ آپ کے پاس آیا' اُس نے کہا: آپ پڑھیے! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا! اُس نے مجھے پکڑ کر اپنے ساتھ بھینچ لیا جس سے مجھے مشقت لاحق ہوئی' پھر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: آپ پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا! اُس نے پھر مجھے پکڑا اور مجھے دوسری مرتبہ بھینچ لیا جس سے مجھے مشقت لاحق ہوئی' پھر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: آپ پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا! اُس نے مجھے تیسری مرتبہ بھینچ لیا جس سے مجھے مشقت لاحق ہوئی' پھر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: (یعنی اُس نے قرآن کی یہ آیات تلاوت کیں:)

{اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} [العلق: 1] حَتَّى بَلَغَ {عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ} [العلق: 5]

فَرَجَعَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ، حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ مَالِي؟ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ: قَدْ خَشِيتُ عَلَيَّ قَالَتْ: كَلَّا، أَبْشِرْ فَوَاللهِ لَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ

''آپ اپنے پروردگار کے اسم کی برکت سے پڑھیے جس نے پیدا کیا ہے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُس نے انسان کو اُن چیزوں کا علم عطا کیا جن کے بارے میں وہ نہیں جانتا تھا''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو آپ کے اعضاء پر کپکپی طاری تھی' آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: مجھے اوڑھنے کیلئے کچھ دو! مجھے اوڑھنے کیلئے کچھ دو! اُنہوں نے آپ کو اوڑھنے کیلئے کچھ دیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بحال ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے خدیجہ! میرے ساتھ کیا پیش آیا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سارا واقعہ سنایا اور فرمایا: مجھے اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ ہے! تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' لوگوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں' مہمان کو کھانا کھلاتے ہیں اور حق کے معاملات میں مدد کرتے ہیں۔

سورۂ مدثر کا شانِ نزول

1027- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کا سلسلہ منقطع ہونے کے بارے میں بتارہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

-1027 رواه البخاري: 2926، ومسلم: 161.

فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ:

فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِالْمَلَكِ الَّذِي، جَاءَنِي بِحِرَاءَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي، زَمِّلُونِي، دَثِّرُونِي دَثِّرُونِي فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ}

[المدثر: 2]

وَهِيَ الْأَوْثَانُ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ

''ایک دن میں چلتا ہوا جا رہا تھا' میں نے آسمان سے ایک آواز سنی' میں نے سر اُٹھایا تو وہاں وہی فرشتہ موجود تھا جو غارِ حراء میں میرے پاس آیا تھا' وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا' مجھے اُس سے گھبراہٹ ہوئی' میں واپس آ گیا' میں نے کہا: مجھے کچھ اوڑھنے کیلئے دو! مجھے کچھ اوڑھنے کیلئے دو! مجھے اوڑھنے کیلئے دو! مجھے اوڑھنے کیلئے دو! تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے چادر اوڑھنے والو! تم اُٹھو اور ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی کبریائی بیان کرو اور اپنے لباس کو پاکیزہ رکھو اور بتوں سے لاتعلق رہو''۔

''رجز'' سے مراد بت ہیں' یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

وحی کے نزول کے ابتدائی دور کا واقعہ

1028- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: حَدِّثْنَا يَا عُبَيْدُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ مَا ابْتُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِينَ جَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَكَرَ بَدْءَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو عبید بن عمیر سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے عبید! تم ہمیں وہ حدیث بیان کرو کہ نبی اکرم ﷺ کی نبوت کا آغاز کیسے ہوا تھا' جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے تھے؟ تو اُنہوں نے اس کے آغاز کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَخَرَجْتُ، حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِي وَسَطِ الْجَبَلِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ يَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ لِأَنْظُرَ، فَإِذَا جِبْرِيلُ فِي صُورَةِ رَجُلٍ صَافٍّ قَدَمَيْهِ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ يَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ، فَوَقَفْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَمَا أَتَقَدَّمُ وَلَا أَتَأَخَّرُ، وَجَعَلْتُ أَصْرِفُ وَجْهِي فِي آفَاقِ السَّمَاءِ، وَلَا أَنْظُرُ فِي نَاحِيَةٍ مِنْهَا إِلَّا رَأَيْتُهُ كَذٰلِكَ، فَمَا زِلْتُ كَذٰلِكَ وَاقِفًا حَتّٰى بَعَثَتْ خَدِيجَةُ رُسُلَهَا فِي طَلَبِي وَرَجَعُوا إِلَيْهَا وَأَنَا وَاقِفٌ فِي مَكَانِي ذٰلِكَ، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنِّي، وَانْصَرَفْتُ رَاجِعًا إِلَى أَهْلِي، حَتّٰى أَتَيْتُ خَدِيجَةَ، فَقَالَتْ لِي: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ الْأَبْعَدَ لَشَاعِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ، فَقَالَتْ: أُعِيذُكَ بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ، وَمَاذَا يَا ابْنَ عَمِّ؟ لَعَلَّكَ رَأَيْتَ شَيْئًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ: ثُمَّ حَدَّثْتُهَا بِالْحَدِيثِ، فَقَالَتْ: أَبْشِرْ يَا ابْنَ عَمِّ، فَوَالَّذِي نَفْسُ خَدِيجَةَ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ نَبِيَّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

''میں جا رہا تھا جب میں پہاڑ کے درمیان میں پہنچا تو میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا: اے محمد! تم اللہ کے رسول ہو اور میں جبریل ہوں۔ میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا تا کہ دیکھوں تو جبریل ایک آدمی کی شکل میں موجود تھے اور اُن کے پاؤں نے آسمان کے اُفق کو بھر دیا ہوا تھا' اُنہوں نے کہا: اے محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبریل ہوں۔ میں ٹھہر گیا تا کہ اُن کی طرف دیکھوں' نہ میں آگے بڑھا نہ میں پیچھے ہٹا۔ پھر میں نے اپنا چہرہ آسمان کے آفاق میں پھیلایا تو آسمان کے ہر گوشے میں' میں نے اُنہیں اسی طرح دیکھا۔ میں اسی طرح ٹھہرا رہا یہاں تک کہ خدیجہ نے میری تلاش میں کسی کو بھیجا' وہ لوگ خدیجہ کے پاس واپس چلے گئے' میں اپنی اُسی جگہ پر ٹھہرا رہا' پھر وہ لوگ مجھے چھوڑ کر چلے گئے' جب میں واپس اپنے اہلِ خانہ کے پاس آیا اور میں خدیجہ کے پاس آیا تو اُس نے مجھ سے دریافت کیا: آپ کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے کہا: میں یا تو شاعر ہو گیا ہوں' یا جنون لاحق ہو گیا ہے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس حوالے سے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتی ہوں! اے چچازاد! کیا ہوا ہے؟ شاید آپ نے کوئی چیز دیکھی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر میں نے اُسے پورا واقعہ سنایا' تو اُس نے کہا: اے چچازاد! آپ خوشخبری قبول کیجئے! اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں خدیجہ کی جان ہے! مجھے یہ اُمید ہے کہ آپ اس اُمت کے نبی ہوں گے۔

ورقہ بن نوفل کا واقعہ

1029- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ وَرَقَةُ لَمَّا ذَكَرَتْ لَهُ خَدِيجَةُ رَحِمَهَا اللهُ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهَا جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: سَبُّوحًا سَبُّوحًا. وَمَا لِجِبْرِيلَ يُذْكَرُ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ الَّتِي تُعْبَدُ فِيهَا الْأَوْثَانُ؟ جِبْرِيلُ أَمِينُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رُسُلِهِ؟ اذْهَبِي بِهِ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي رَأَى فِيهِ مَا رَأَى. فَإِذَا رَآهُ فَتَحَسَّرِي فَإِنْ يَكُ مِنْ عِنْدِ اللهِ، لَا يَرَاهُ. فَفَعَلَتْ قَالَ: فَلَمَّا تَحَسَّرَتْ تَغَيَّبَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَرَهُ فَرَجَعَتْ فَأَخْبَرَتْ وَرَقَةَ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَيَأْتِيهِ النَّامُوسُ الْأَكْبَرُ الَّذِي لَا يُعَلِّمُهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ أَبْنَاءَهُمْ إِلَّا بِثَمَنٍ ثُمَّ أَقَامَ وَرَقَةُ يَنْتَظِرُ إِظْهَارَ الدَّعْوَةِ، وَقَالَ فِي ذَلِكَ:

لَجَجْتُ وَكُنْتُ فِي الذِّكْرَى لَجُوجًا
لِهَمٍّ طَالَ مَا بَعَثَ النَّشِيجَا
وَوَصْفٍ مِنْ خَدِيجَةَ بَعْدَ وَصْفٍ
لَقَدْ طَالَ انْتِظَارِي يَا خَدِيجَا
بِبَطْنِ الْمَكَّتَيْنِ عَلَى رَجَائِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ وہ جبریل تھے' تو ورقہ نے کہا: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے! وہ ہر عیب سے پاک ہے! جبریل کا ذکر اس سرزمین پر کیسے ہوسکتا ہے جہاں بتوں کی عبادت کی جاتی ہے' جبریل تو اللہ تعالیٰ کے امین ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں کے درمیان (وحی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں)' تم اُنہیں ساتھ لے کر اُس جگہ پر جاؤ جہاں اُنہوں نے یہ ساری صورتِ حال دیکھی تھی' جب یہ جبریل کو دیکھیں گے تو تم پنڈلی سے کپڑا ہٹا دینا تو اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے فرشتے ہوں گے تو وہ انہیں نظر آنا بند ہو جائیں گی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا' جب میں نے پنڈلی سے کپڑا ہٹایا تو حضرت جبریل علیہ السلام غائب ہو گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر نہیں آئے' میں واپس آئی اور میں نے ورقہ کو اس بارے میں بتایا تو وہ بولے: ان کے پاس وہی ناموسِ اکبر آیا ہے جس کے بارے میں بنی اسرائیل اپنے بچوں کو قیمت کے عوض میں تعلیم دیا کرتے تھے' پھر ورقہ اس بات کے انتظار میں رہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا اظہار ہو' اُنہوں نے اس بارے میں اشعار کہے ہیں:

''میں نے جھگڑا کیا اور غیر معروف چیز کے بارے میں جھگڑے کا شکار رہا اُس پریشانی کی وجہ سے جس نے طویل عرصہ سے رونے کا شکار کیا ہوا تھا' خدیجہ کی طرف سے ایک کے بعد دوسرا وصف بیان کیا گیا' تو اے خدیجہ! میرا انتظار طویل ہو گیا' مکہ کے نشیبی علاقہ میں' تمہارے بیان کے مطابق مجھے یہ توقع ہے کہ اگر اُن کا ظہور ہوا تو

حَدِيثِكِ، لَوْ اَرَى مِنْهُ خُرُوجَا
بِاَنَّ مُحَمَّدًا سَيَسُودُ يَوْمًا
وَيَخْصِمُ مَنْ يَكُونُ لَهُ حَجِيجَا
وَيَظْهَرُ فِي الْبِلَادِ ضِيَاءُ نُورٍ
تُقَامُ بِهِ الْبَرِيَّةُ اَنْ تَعُوجَا
فَيَالَيْتِي اِذَا مَا كَانَ ذَاكُمْ
شَهِدْتُ، فَكُنْتُ اَوَّلَهُمْ وُلُوجَا
وُلُوجًا لِلَّذِي كَرِهَتْ قُرَيْشٌ
وَلَوْ عَجَّتْ بِمَكَّتِهَا عَجِيجَا

میری یہ رائے ہے کہ حضرت محمد ﷺ ایک دن اپنی قوم کی سرداری کریں گے اور اُس شخص کے ساتھ مقابلہ کریں گے جو اُن کی مخالفت کرے گا' شہروں میں نور کی ایسی روشنی ظاہر ہو گی جس میں مخلوق ٹیڑھے پن سے محفوظ ہو جائے گی' کاش ایسا ہو کہ جب یہ صورتِ حال ہو تو میں بھی موجود ہوؤں اور میں (اسلام میں) داخل ہونے والا پہلا فرد بن جاؤں' (اُن کی پیروی) میں داخل ہونے والا فرد جنہیں قریش ناپسند کرتے ہیں' خواہ مکہ میں اُن کے حوالے سے (مخالفت کی) کتنی ہی آوازیں بلند ہوں''۔

ورقہ بن نوفل کو جنت میں دیکھنا

1030- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ زَكَرِيَّا السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مَيْسَرَةَ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِخَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اِنِّي اِذَا خَلَوْتُ سَمِعْتُ نِدَاءً، وَقَدْ وَاللهِ خَشِيتُ اَنْ يَكُونَ هَذَا اَمْرًا . فَقَالَتْ: مَعَاذَ اللهِ، مَا كَانَ اللهُ لِيَفْعَلَ بِكَ ذَلِكَ فَوَاللهِ اِنَّكَ لَتُؤَدِّي الْاَمَانَةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ. فَلَمَّا دَخَلَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومیسرہ عمرو بن شرحبیل بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ جب میں تنہا تھا تو میں نے ایک پکار سنی' اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ کوئی اور معاملہ نہ ہو۔ تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ایسا نہیں کرے گا' اللہ کی قسم! آپ امانت ادا کرتے ہیں' صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے ہاں آئے' نبی اکرم ﷺ اُس وقت وہاں موجود نہیں تھے' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ صورتِ حال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی اور بولیں: اے عتیق! تم حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ورقہ کے پاس

1030- رواه البیهقی فی الدلائل 158/2.

وَلَيْسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ ذَكَرَتْ خَدِيجَةُ حَدِيثَهُ لَهُ، وَقَالَتْ: يَا عَتِيقُ، اذْهَبْ مَعَ مُحَمَّدٍ إِلَى وَرَقَةَ، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى وَرَقَةَ، فَقَالَ: وَمَنْ أَخْبَرَكَ ؟ قَالَ: خَدِيجَةُ، فَانْطَلَقَا إِلَيْهِ، فَقَصَّا عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِذَا خَلَوْتُ وَحْدِي سَمِعْتُ نِدَاءً خَلْفِي: يَا مُحَمَّدُ، وَانْطَلِقُ هَارِبًا فِي الْأَرْضِ، فَقَالَ لَهُ: لَا تَفْعَلْ، إِذَا أَتَاكَ فَاثْبُتْ، حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ ائْتِنِي فَأَخْبِرْنِي، فَلَمَّا خَلَا نَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ، قُلْ: {بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} [الفاتحة: 2] حَتَّى بَلَغَ {وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَأَتَى وَرَقَةَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: أَبْشِرْ، ثُمَّ أَبْشِرْ فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ ابْنُ مَرْيَمَ، وَأَنَّكَ عَلَى مِثْلِ نَامُوسِ مُوسَى، وَأَنَّكَ لَنَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَأَنَّكَ سَتُؤْمَرُ بِالْجِهَادِ بَعْدَ يَوْمِكَ هَذَا، وَلَئِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ لَأُجَاهِدَنَّ مَعَكَ.

جاؤ۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: آپ ہمارے ساتھ ورقہ کے پاس چلیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کس نے بتایا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے۔ پھر وہ دونوں ورقہ کے پاس گئے اور اُن کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ جب میں تنہا خلوت میں تھا تو میں نے اپنے پیچھے ایک آواز سنی: اے محمد! تو میں گھبراہٹ میں دوڑ پڑا۔ تو ورقہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: آپ ایسا نہ کریں' جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں اور سنیں کہ وہ کیا کہتا ہے' پھر آ کر مجھے اس بارے میں بتائیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا تھے تو فرشتے نے آپ کو پکارا: اے حضرت محمد! آپ یہ پڑھیے! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! الحمد للہ رب العالمین! یہاں تک کہ اُس نے ولا الضالین تک اسے پڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ پڑھیے: لا الٰہ الا اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' ورقہ کے پاس آئے اور اُس کے سامنے یہ بات ذکر کی تو ورقہ نے کہا: آپ خوشخبری قبول کیجیے! دوبارہ خوشخبری قبول کیجیے! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی وہ ہیں جن کے بارے میں حضرت ابن مریم علیہما السلام نے خوشخبری سنائی تھی اور آپ کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام والا ناموس (یعنی فرشتہ) آیا ہے اور آپ مرسل نبی ہیں' عنقریب آپ کو جہاد کے بارے میں حکم دیا جائے گا' اگر مجھے وہ زمانہ نصیب ہوگیا تو میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد میں حصہ لوں گا۔

فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَرَقَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْقِسَّ فِي الْجَنَّةِ

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب ورقہ کا انتقال ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اُس عالم کو جنت میں دیکھا ہے'

عَلَيْهِ الثِّيَابُ الْحَرِيرُ، لِأَنَّهُ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي يَعْنِي وَرَقَةَ

اُس کے جسم پر ریشمی کپڑا تھا کیونکہ وہ مجھ پر ایمان بھی لایا تھا اور اُس نے میری تصدیق بھی کی۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد ورقہ تھے۔

ورقہ بن نوفل کی شاعری

1031- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: وَقَدْ قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ فِيمَا كَانَتْ ذَكَرَتْ لَهُ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَزْعُمُونَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن اسحاق نے یہ بات نقل کی ہے:

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا معاملہ سننے کے بعد یہ اشعار کہے تھے:

فَإِنْ يَكُ حَقًّا، يَا خَدِيجَةُ، فَاعْلَمِي
حَدِيثَكِ إِيَّانَا فَأَحْمَدُ مُرْسَلُ
وَجِبْرِيلُ يَأْتِيهِ، وَمِيكَالُ، مَعَهُمَا
مِنَ اللهِ وَحْيٌ يَشْرَحُ الصَّدْرَ مُنْزَلُ
يَفُوزُ بِهِ مَنْ كَانَ فِيهَا بِتَوْبَةٍ
وَيَشْقَى بِهِ الْعَاتِ الْغَوِيُّ الْمُضَلَّلُ
فَرِيقَانِ: مِنْهُمْ فِرْقَةٌ فِي جِنَانِهِ
وَأُخْرَى بِأَلْوَانِ الْجَحِيمِ تُغَلَّلُ
إِذَا مَا دَعَوْا بِالْوَيْلِ فِيهَا تَتَابَعَتْ
مَقَامِعُ فِي هَامَاتِهِمْ ثُمَّ مِنْ عَلُ
فَسُبْحَانَ مَنْ تَهْوَى الرِّيَاحُ بِأَمْرِهِ
وَمَنْ هُوَ فِي الْأَيَّامِ مَاشَاءَ يَفْعَلُ
وَمَنْ عَرْشُهُ فَوْقَ السَّمَاوَاتِ كُلِّهَا

"اے خدیجہ! اگر یہ بات حق ہے تو تم یہ بات جان لو کہ تم نے جو ہمیں بات بتائی ہے وہ احمد مرسل کے بارے میں ہے' جبریل اور میکائیل اُن کے پاس آئیں گے اور اُن دونوں کے ہمراہ' اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی جانے والی وحی ہوگی جو سینہ کو کشادگی عطا کرتی ہے' اُس کے ذریعہ وہ شخص کامیاب ہوگا جو توبہ کے ہمراہ اُس میں ہوگا اور اس کے حوالہ سے وہ شخص بدنصیب ہوگا جو بدتمیز' گمراہ اور سرکش ہوگا' دو قسم کو گروہ ہوں گے' اُن میں سے ایک گروہ جنت میں جائے گا اور دوسرا جہنم کے مختلف گوشوں میں بیڑیوں میں جکڑا جائے گا' اور وہ لوگ جہنم میں ہمیشہ واویلا کرتے رہیں گے اور مسلسل اُن کے سروں پر گرز مارے جاتے رہیں گے' تو ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس کے حکم سے ہوائیں چلتی ہیں اور وہ زمانہ میں جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور جس کا عرش تمام آسمانوں سے اوپر ہے اور اُس کی مخلوق کے بارے میں اُس (کی تقدیر) کے فیصلے تبدیل نہیں ہوتے"۔

وَاَقْضَاؤُهُ فِي خَلْقِهِ لَا تُبَدَّلُ

وَقَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ فِي ذَلِكَ اَيْضًا:

يَا لَلرِّجَالِ لِصَرْفِ الدَّهْرِ وَالْقَدَرِ
وَمَا لِشَيْءٍ قَضَاهُ اللهُ مِنْ غِيَرِ
حَتّٰى خَدِيجَةُ تَدْعُونِي لِاُخْبِرَهَا
وَمَا لَهَا بِخَفِيِّ الْغَيْبِ مِنْ خَبَرِ
جَاءَتْ لِتَسْاَلَنِي عَنْهُ لِاُخْبِرَهَا
اَمْرًا. اَرَاهُ سَيَأْتِي النَّاسَ مِنْ اُخُرِ
فَخَبَّرْتُنِي بِاَمْرٍ قَدْ سَمِعْتُ بِهِ
فِيمَا مَضَى مِنْ قَدِيمِ الدَّهْرِ وَالْعَصْرِ
بِاَنَّ اَحْمَدَ يَأْتِيهِ فَيُخْبِرُهُ
جِبْرِيلُ: اَنَّكَ مَبْعُوثٌ اِلَى الْبَشَرِ
فَقُلْتُ: عَلَّ الَّذِي تَرْجِينَ مُنْجِزُهُ
لَكِ الْاِلٰهُ. فَرَجِّي الْخَيْرَ وَانْتَظِرِ
وَاَرْسِلِيهِ اِلَيْنَا. كَيْ نُسَائِلَهُ
عَنْ اَمْرِهِ. مَا يَرَى فِي النَّوْمِ وَالسَّهَرِ؟
فَقَالَ حِينَ اَتَانَا: مَنْطِقًا عَجَبًا
يَقِفُ مِنْهُ اَعَالِي الْجِلْدِ وَالشَّعَرُ
اِنِّي رَاَيْتُ اَمِينَ اللهِ وَاجَهَنِي
فِي صُورَةٍ اُكْمِلَتْ فِي اَهْيَبِ الصُّوَرِ
ثُمَّ اسْتَمَرَّ فَكَادَ الْخَوْفُ يُذْعِرُنِي
مِمَّا يُسَلِّمُ مَا حَوْلِي مِنَ الشَّجَرِ
فَقُلْتُ: ظَنِّي. وَمَا اَدْرِي اَيَصْدُقُنِي

ورقاء نے اس بارے میں یہ اشعار بھی کہے ہیں:

''لوگوں کیلئے زمانہ اور تقدیر میں جو تبدیلی ہوتی ہے وہ حیران کن ہے' لیکن اللہ تعالیٰ (تقدیر کا) جو فیصلہ دے دیتا ہے اُس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی' یہاں تک کہ خدیجہ نے مجھے بُلایا تا کہ میں اُسے بتاؤں کہ غیب میں اُس کے حوالہ سے کیا پوشیدہ خبر ہے' وہ آئی تا کہ وہ مجھ سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کرے اور میں اُسے اُس معاملہ کے بارے میں بتاؤں جس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ وہ آگے چل کر لوگوں کے سامنے آجائے گا' اُس نے مجھے ایک ایسے معاملہ کے بارے میں بتایا جس کے بارے میں' میں بہت عرصہ اور بہت زمانہ پہلے سن چکا تھا کہ حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل آئے اور اُنہیں یہ بتایا کہ آپ کو بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا گیا ہے' تو میں نے کہا: تم اُس چیز کے حوالہ سے پریشان ہورہی ہو جسے پروردگار نے پورا کرنا ہے' تو تم بھلائی کی توقع رکھو اور (بھلائی سامنے آنے کا) انتظار کرو' اور اُنہیں میرے پاس بھیجو تا کہ میں اُن سے سوالات کروں' (یہ سوالات) اُن کے معاملہ کے بارے میں ہوں گے کہ وہ نیند میں اور جاگنے کے دوران کیا دیکھتے ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ جب وہ (فرشتہ) ہمارے پاس آیا تو اُس نے ایسا حیران کن کلام کیا جس سے جلد اور بال (یعنی رونگھٹے) کھڑے ہو جائیں' میں نے اللہ کے امین (یعنی فرستادہ فرشتے) کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے آیا اور ایسی شکل میں آیا جو سب سے زیادہ بارعب تھی' پھر وہ چلا گیا اور میں اس بات سے پریشان ہونے لگا کہ میرے آس پاس کے درخت مجھے سلام کرنے لگے تھے' میں نے

اَنْ سَوْفَ يُبْعَثُ يَتْلُو مُنَزَّلَ السُّوَرِ وَسَوْفَ اَبْلِيكَ اِنْ اَعْلَنْتَ دَعْوَتَهُمْ مِنِّي الْجِهَادُ بِلَا مَنٍّ وَلَا كَدَرِ

سوچا کہ شاید یہ میرا گمان ہے' مجھے کیا معلوم کہ کیا وہ مجھ سے سچ کہہ رہے ہیں (میرا یہ گمان ہے کہ) اُنہیں مبعوث کیا جائے گا اور وہ نازل ہونے والی سورتوں کی تلاوت کریں گے اور اگر آپ نے اُنہیں کھلے عام دعوت دی تو میں آپ کو جہاد کی آزمائش میں مبتلا کروں گا جو کسی احسان اور گدلاہٹ کے بغیر ہوگا''۔

بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْتِهِ فِي الْكُتُبِ السَّالِفَةِ مِنْ قَبْلِهِ

باب: سابقہ کتابوں میں نبی اکرم ﷺ کی صفت اور حلیہ کا تذکرہ

1032- اَنْبَانَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْقُوبُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْخُزَاعِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: اِنَّا لَنَجِدُ صِفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ: لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يُوقِدُ بِالسَّيِّئَةِ اِذَا سَمِعَهَا، وَلَكِنْ يُطْفِئُهَا بِعَيْنِهِ، اَعْطَيْتُهُ مَفَاتِيحَ، لِيَفْتَحَ بِهَا عُيُونًا عُمْيًا، وَيُسْمِعَ آذَانًا وُقْرًا، وَيُقِيمُ اَلْسِنَةً مُعْوَجَّةً، حَتَّى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں:

ہم نے بعض کتابوں میں نبی اکرم ﷺ کی صفات میں یہ بات پائی ہے کہ آپ ﷺ بُرے اخلاق کے مالک اور سخت دل نہیں ہوں گے' نہ ہی بازاروں میں چیخ کر بولیں گے' جب آپ کسی بُرائی کے بارے میں سُنیں گے تو اُسے بڑھانے کی کوشش نہیں کریں گے بلکہ اُسے بجھائیں گے' آپ کو کنجیاں عطا کی جائیں گی تاکہ آپ اُن کے ذریعہ اندھی آنکھوں کو کشادگی عطا کریں' بہرے کانوں کو سنائیں اور ٹیڑھی زبانوں کو سیدھا کریں یہاں تک کہ وہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

1032- رواه البخاري: 4838، وأحمد 174/2.

نبی اکرم ﷺ کی صفات

1033- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: إِنَّا نَجِدُ صِفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ اسْمُهُ الْمُتَوَكِّلُ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يُوقِدُ بِالسَّيِّئَةِ إِذَا سَمِعَهَا، وَلَكِنْ يُطْفِئُهَا بِعَيْنِهِ، وَأَعْطَيْتُهُ الْمَفَاتِيحَ، لِيَفْتَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عُيُونًا عُورًا، وَيُسْمِعَ بِهِ آذَانًا وُقْرًا وَيُحْيِيَ بِهِ قُلُوبًا غُلْفًا، وَيُقِيمُ بِهِ الْأَلْسُنَ الْمُعْوَجَّةَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں:

ہم نے بعض کتابوں میں نبی اکرم ﷺ کی صفت میں یہ بات پائی ہے کہ آپ ﷺ کا اسم متوکل ہوگا' آپ بُرے اخلاق کے مالک اور سخت دل نہیں ہوں گے' بازاروں میں چلّا کر بات نہیں کریں گے' بُرائی کے بارے میں جب سنیں گے تو اُسے بڑھانے کی کوشش نہیں کریں گے بلکہ اُسے بجھائیں گے' آپ کو کنجیاں عطا کی جائیں گی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ کانی آنکھوں کو کشادگی عطا کرے' بہرے کانوں کو سماعت عطا کرے' پردہ والے دلوں کو زندگی عطا کرے اور آپ کے ذریعہ ٹیڑھی زبانوں کو درست کرے یہاں تک کہ وہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

حضرت عمرو بن عبسہ کا قبولِ اسلام

1034- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں بھی مجھے اپنی قوم کے معبودوں میں کوئی دلچسپی

1034- رواہ مسلم: 832.

عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الدِّمَشْقِيِّ، وَعَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّيْبَانِيِّ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ: يُحَدِّثُ عَنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: رَغِبْتُ عَنْ آلِهَةِ قَوْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَرَأَيْتُ أَنَّهَا آلِهَةٌ بَاطِلَةٌ. يَعْبُدُونَ الْحِجَارَةَ وَرَأَيْتُ الْحِجَارَةَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ قَالَ: فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ الدِّينِ؟ فَقَالَ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ مَكَّةَ، وَيَرْغَبُ عَنْ آلِهَةِ قَوْمِهِ، وَيَدْعُو إِلَى غَيْرِهَا، وَهُوَ يَأْتِي بِأَفْضَلِ الدِّينِ، فَإِذَا سَمِعْتَ بِهِ فَاتَّبِعْهُ. فَلَمْ يَكُنْ لِي هَمٌّ إِلَّا مَكَّةَ، آتِيهَا أَسْأَلُ: هَلْ حَدَثَ فِيهَا أَمْرٌ؟ فَيَقُولُونَ: لَا. فَأَنْصَرِفُ إِلَى أَهْلِي وَأَهْلِي مِنَ الطَّرِيقِ غَيْرُ جِدِّ بَعِيدٍ فَأَعْتَرِضُ الرُّكْبَانَ خَارِجِينَ مِنْ مَكَّةَ. فَأَسْأَلُهُمْ: هَلْ حَدَثَ فِيهَا خَبَرٌ أَوْ أَمْرٌ؟ فَيَقُولُونَ: لَا. فَإِنِّي لَقَاعِدٌ عَلَى الطَّرِيقِ، إِذْ مَرَّ بِي رَاكِبٌ فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟ قَالَ: مِنْ مَكَّةَ. قُلْتُ: هَلْ حَدَثَ فِيهَا خَبَرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَجُلٌ رَغِبَ عَنْ آلِهَةِ قَوْمِهِ، وَدَعَا إِلَى غَيْرِهَا. قُلْتُ: صَاحِبِي الَّذِي أُرِيدُ، فَشَدَدْتُ رَاحِلَتِي، فَجِئْتُ

نہیں تھی‘ میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ جھوٹے معبود ہیں‘ میری قوم کے لوگ پتھروں کی عبادت کرتے تھے اور میں نے یہ بات دیکھی تھی کہ پتھر تو کوئی نقصان یا نفع نہیں دے سکتا۔ وہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ہوئی‘ میں نے اُس سے سب سے زیادہ فضیلت والے دین کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ مکہ سے ایک صاحب نکلیں گے جو اپنی قوم کے معبودوں سے منہ موڑ لیں گے اور ان معبودوں کی بجائے کسی اور کی طرف دعوت دیں گے‘ وہ سب سے زیادہ فضیلت والا دین لے کر آئیں گے۔ جب میں نے یہ بات سنی تو میں نے اُس کی بات مان لی اور میں مکہ آ گیا‘ میں نے وہاں آ کر دریافت کیا: کیا یہاں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: جی نہیں۔ تو میں اپنے علاقہ میں واپس آ گیا‘ میرا علاقہ وہاں سے زیادہ دور نہیں تھا اور راستہ میں ہی تھا۔ جب بھی مکہ سے کچھ سوار نکلتے اور وہاں سے گزرتے تو میں اُن سے دریافت کیا: کیا مکہ میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا یا کوئی خبر ہے؟ تو وہ لوگ جواب دیتے: جی نہیں! ایک مرتبہ میں اُس راستہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس سے ایک سوار گزرا‘ میں نے دریافت کیا: تم کہاں سے آ رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: مکہ سے۔ میں نے کہا: کیا وہاں کوئی نئی بات رونما ہوئی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! ایک صاحب ہیں جنہوں نے اپنی قوم کے معبودوں سے منہ موڑ لیا ہے اور اُس کی بجائے دوسری طرف دعوت دیتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ یہ وہی صاحب ہیں جو میری مراد ہیں۔ میں نے اپنی سواری تیار کی اور اُس جگہ پر آ گیا جہاں میں پہلے پڑاؤ کیا کرتا تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ أَنْزِلُ فِيهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ؟ فَوَجَدْتُ مُسْتَخْفِيًا شَأْنَهُ، وَوَجَدْتُ قُرَيْشًا عَلَيْهِ جُرَآءَ، فَتَلَطَّفْتُ لَهُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: نَبِيٌّ قُلْتُ: وَمَا النَّبِيُّ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: مَنْ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: اللهُ قُلْتُ: بِمَاذَا أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: أَنْ تُوصَلَ الْأَرْحَامُ، وَتُحْقَنَ الدِّمَاءُ، وَتُؤْمَنَ السُّبُلُ، وَتُكَسَّرَ الْأَوْثَانُ، وَيُعْبَدَ اللهُ وَحْدَهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: نِعْمَ مَا أَرْسَلَكَ بِهِ، أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ آمَنْتُ بِكَ وَصَدَّقْتُ، أَفَأَمْكُثُ مَعَكَ؟ أَوْ مَا تَرَى؟ قَالَ: قَدْ تَرَى كَرَاهِيَةَ النَّاسِ لِمَا جِئْتُ بِهِ، فَامْكُثْ فِي أَهْلِكَ، فَإِذَا سَمِعْتَ بِي خَرَجْتُ مَخْرَجًا فَاتَّبِعْنِي فَلَمَّا خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ سِرْتُ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: نَعَمْ أَنْتَ السُّلَمِيُّ الَّذِي جِئْتَنِي بِمَكَّةَ. فَقُلْتُ لَكَ: كَذَا وَكَذَا، وَقُلْتَ لِي: كَذَا وَكَذَا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

ایسی حالت میں پایا کہ آپ نے اپنے معاملہ کو پوشیدہ رکھا ہوا تھا اور قریش آپ کے خلاف سختی کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کر کے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' میں نے آپ سے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: نبی ہوں۔ میں نے دریافت کیا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اللہ کا پیغام رساں۔ میں نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے بھیجا ہے؟ آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے۔ میں نے دریافت کیا: آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس بات کے ساتھ کہ) صلہ رحمی کی جائے' خون معاف کیے جائیں' راستہ کو امن دیا جائے' بتوں کو توڑ دیا جائے اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے' کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ میں نے کہا: آپ کو جس چیز کے ساتھ بھیجا گیا ہے وہ اچھی ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کی تصدیق کرتا ہوں' کیا میں آپ کے ساتھ ٹھہر جاؤں' یا پھر اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جو کچھ لے کر آیا ہوں اُس کے بارے میں لوگوں کی ناپسندیدگی تم دیکھ چکے ہو' تم اپنے علاقہ میں ہی رہو' جب تم میرے بارے میں یہ سنو کہ میرے لیے کوئی گنجائش نکل آئی ہے تو تم میری پیروی کر لینا۔ جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ سنا کہ آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے ہیں تو میں سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! آپ نے مجھے پہچانا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم وہ سلمی ہو جو مکہ میں میرے پاس آئے تھے اور میں نے تم سے یہ بات

کہی تھی اور تم نے مجھ سے یہ یہ بات کہی تھی..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَقَدْ أُمِرُوا بِاتِّبَاعِهِ فِي كُتُبِهِمْ

باب: تورات اور انجیل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کا تذکرہ، نیز اُن لوگوں کو اُن کی کتابوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کا حکم دیا گیا تھا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ، وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ، وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ} [الاعراف: 157] الْآيَةَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کر چکے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اس نے فرمایا: میں اپنا عذاب جسے چاہتا ہوں اسے پہنچا دیتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے تو عنقریب میں اس (رحمت) کو اُن لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور یہی لوگ ہی ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں جنہوں نے رسول' نبی' اُمّی کی پیروی کی جس (کے ذکر) کو وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: {وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ} [الصف: 6]

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''جب عیسیٰ بن مریم نے یہ کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور اُس چیز کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے تورات میں آ چکی ہے اور تمہیں ایک رسول کے بارے میں خوشخبری سنانے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے اور اُن کا نام احمد ہوگا' (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جب وہ رسول اُن لوگوں کے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا تو اُن لوگوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے''۔

امام آجری کے وضاحتی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ عَلِمَتِ الْيَهُودُ: أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ، وَأَنَّهُ مُرْسَلٌ، وَأَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَيْهِمُ اتِّبَاعُهُ، وَتَرْكُ دِينِهِمْ لِدِينِهِ، وَأَوْجَبَ عَلَيْهِمْ بَيَانَ نُبُوَّتِهِ لِمَنْ لَا كِتَابَ عِنْدَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانُوا قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُونَ الْعَرَبَ، فَكَانَتِ الْعَرَبُ تَهْزِمُ الْيَهُودَ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: تَعَالَوْا حَتَّى نَسْتَفْتِحَ قِتَالَنَا لِلْعَرَبِ بِمُحَمَّدٍ، الَّذِي نَجِدُهُ مَكْتُوبًا عِنْدَنَا أَنَّهُ يَخْرُجُ نَبِيًّا مِنَ الْعَرَبِ، وَكَانُوا إِذَا الْتَقَوْا قَالُوا: اللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا أَنَّكَ تُخْرِجُهُ إِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ. فَأَجَابَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَنَصَرَ الْيَهُودَ عَلَى الْعَرَبِ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَرُوا بِهِ حَسَدًا مِنْهُمْ لَهُ عَلَى عِلْمٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ نَبِيٌّ حَقٌّ، لَا شَكَّ فِيهِ عِنْدَهُمْ. فَلَعَنَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہود یہ بات جانتے تھے کہ حضرت محمد ﷺ نبی ہیں اور آپ ﷺ رسول ہیں' اُن لوگوں پر یہ بات لازم تھی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے اور نبی اکرم ﷺ کے دین کیلئے اپنے دین کو ترک کر دیتے اور اُن لوگوں پر یہ بات بھی واجب تھی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی نبوت کو بیان کرتے کیونکہ مشرکین کے پاس کوئی الہامی کتاب نہیں تھی' یہ یہودی نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے جب عربوں سے جنگ کر رہے تھے تو عربوں نے یہودیوں کو پسپا کر دیا تھا تو یہودیوں نے ایک دوسرے سے کہا تھا کہ تم لوگ آ ؤ! تاکہ ہم فتح کی دعا مانگیں جو عربوں کے ساتھ ہماری لڑائی کے بارے میں ہے اور حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگیں جن کے بارے میں ہم نے اپنی کتاب میں لکھا ہوا پایا ہے کہ وہ ایک نبی ہیں جن کا ظہور عربوں میں ہو گا۔ پھر جب دونوں فریق ایک دوسرے کے مدمقابل آئے تو اُن یہودیوں نے کہا: اے اللہ! ہم اُن حضرت محمد ﷺ کے حق کے وسیلہ سے دعا مانگتے ہیں جو اُمّی نبی ہیں جن کے بارے میں تُو نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ تُو اُنہیں مبعوث کرے گا' ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے خلاف تُو ہماری مدد کر۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی یہ دعا قبول کی اور یہودیوں کی عربوں کے خلاف مدد کی۔ پھر جب نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تو اُن یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ کا انکار کیا اور نبی اکرم ﷺ سے حسد کیا' انہوں نے اس بات کا انکار کیا کہ یہ نبی حق ہیں' حالانکہ اُن کے پاس اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے اُن پر لعنت کرتے ہوئے یہ آیت نازل کی:

{وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا، فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِينَ}

[البقرة: 89]

"یہ لوگ پہلے کافروں کے خلاف اُس کے وسیلہ سے فتح مانگا کرتے تھے اور جب وہ نبی اُن کے پاس آیا جسے وہ پہچانتے بھی تھے تو اُنہوں نے اُس کا انکار کیا تو کفر کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو"۔

یہود کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگنا

1035- اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ يَهُودُ خَيْبَرَ تُقَاتِلُ غَطَفَانَ، فَكُلَّمَا الْتَقَوْا هُزِمَتِ الْيَهُودُ فَعَادَ الْيَهُودُ يَوْمًا فِي الدُّنْيَا، فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنَّكَ تُخْرِجُهُ لَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ اِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ قَالَ: فَكَانُوا اِذَا الْتَقَوْا دَعَوْا بِهَذَا الدُّعَاءِ، فَهَزَمُوا غَطَفَانَ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَفَرُوا بِهِ، فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

{وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا، فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِينَ}

[البقرة: 89]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خیبر کے یہودیوں نے غطفان والوں سے لڑائی کی، جب دونوں فریق آمنے سامنے آئے تو یہودیوں کو پسپائی اختیار کرنی پڑی، ایک دن یہودیوں نے کہا: اے اللہ! ہم تجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں جو اُمّی نبی ہیں جن کے بارے میں تُو نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ آخری زمانہ میں تُو اُنہیں ہمارے لیے مبعوث کرے گا (ہم یہ دعا کرتے ہیں:) کہ تُو ان (غطفان قبیلہ والوں) کے خلاف ہماری مدد فرما۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے اور اُن یہودیوں نے یہ دعا کی تو پھر غطفان قبیلہ کے لوگ پسپا ہو گئے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو اُن یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"یہ (یہودی) پہلے کافروں کے خلاف (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے) فتح طلب کیا کرتے تھے اور جب وہ رسول اُن کے پاس آیا جسے وہ پہچانتے تھے تو اُنہوں نے اُس کا انکار کیا تو کفر کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو"۔

1035- رواه الحاكم: 236/2.

ایک یہودی کا اعتراف اور حسد

1036- وَاَنْبَانَا اَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ اَبْيَاتِنَا رَجُلٌ يَهُودِيٌّ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا ذَاتَ غَدَاةٍ ضُحًى، حَتّٰى جَلَسَ اِلَى بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ فِي نَادِيهِمْ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ، عَلَيَّ بُرْدَةٌ لِي، مُضْطَجِعٌ بِفِنَاءِ اَهْلِي، فَاَقْبَلَ الْيَهُودِيُّ فَذَكَرَ الْبَعْثَ وَالْقِيَامَةَ، وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَكَانَ الْقَوْمُ اَصْحَابَ وَثَنٍ لَا يَرَوْنَ حَيَاةً تَكُونُ بَعْدَ الْمَوْتِ، فَقَالُوا: وَيْحَكَ يَا فُلَانُ، اَتَرٰى هٰذَا كَائِنًا: اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ الْعِبَادَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ، اِذَا صَارُوا تُرَابًا وَعِظَامًا؟ وَاَنَّ غَيْرَ هٰذِهِ الدَّارِ يُجْزَوْنَ فِيهَا بِحُسْنِ اَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يَصِيرُونَ اِلَى جَنَّةٍ وَنَارٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّي مِنْ تِلْكَ النَّارِ اَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہمارے محلہ میں ایک یہودی رہتا تھا' ایک دن وہ چاشت کے وقت ہمارے پاس آیا اور بنو عبداشہل کی محفل میں اُن کے پاس آ کر بیٹھ گیا' میں اُن دنوں نوجوان شخص تھا' میں نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی اور اپنے گھر کے باہر لیٹا ہوا تھا' وہ یہودی آیا' اُس نے دوبارہ زندہ کیے جانے' قیامت قائم ہونے' جنت اور جہنم کا ذکر کیا' باقی تمام لوگ بتوں کی عبادت کرنے والے تھے' وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ اُنہوں نے کہا: اے فلاں! تمہارا ستیاناس ہو! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ایسا ہو گا! کیا اللہ تعالیٰ لوگوں کے مرنے کے بعد' جبکہ وہ مٹی ہو چکے ہوں گے اور ہڈیاں رہ گئی ہوں گی' اُنہیں دوبارہ زندہ کرے گا؟ اور کیا اس دنیا کے علاوہ کوئی اور جہان بھی ہے جہاں لوگوں کو اُن کے اچھے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور پھر وہ جنت یا جہنم کی طرف جائیں گے؟ اُس یہودی نے جواب دیا: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ تمہارے علاقہ میں (یا تمہاری دنیا میں) میرے لیے ایک تنور کو بھڑکایا جائے پھر مجھے اُس میں ڈال دیا جائے اور پھر اُسے اوپر سے بند کر دیا جائے اور پھر اس کے عوض میں مجھے جہنم سے نجات مل جائے۔ اُن لوگوں نے اُس یہودی سے

1036- رواہ أحمد 467/3.

أَنْجُوَ مِنْهَا: أَنْ يُسْجَرَ لِي تَنُّورٌ فِي دَارِكُمْ، ثُمَّ أُجْعَلُ فِيهِ، ثُمَّ يُطْبَقُ عَلَيَّ، قَالُوا لَهُ: وَمَا عَلَامَةُ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَبِيٌّ يُبْعَثُ الْآنَ قَدْ أَظَلَّكُمْ زَمَانُهُ وَيَخْرُجُ مِنْ هَذِهِ الْبِلَادِ وَأَشَارَ إِلَى مَكَّةَ. قَالُوا: وَمَتَى يَكُونُ ذَلِكَ الزَّمَانُ؟ قَالَ: إِنْ يَسْتَنْفِدَ هَذَا الْغُلَامُ عُمْرَهُ يُدْرِكُهُ

دریافت کیا: اس بات کی علامت کیا ہے؟ (کہ ایسا کچھ ہوگا) اُس نے جواب دیا: ایک نبی ہیں جو عنقریب مبعوث ہونے والے ہیں' اُن کا زمانہ تمہارے قریب آ گیا ہے اور وہ انہی علاقوں میں مبعوث ہوں گے۔ اُس نے مکہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی۔ لوگوں نے دریافت کیا: اُن کا زمانہ کب آئے گا؟ اُس نے کہا: اگر یہ لڑکا اپنی طبعی عمر تک زندہ رہا تو اُن کا زمانہ پالے گا۔

قَالَ سَلَمَةُ: فَمَا ذَهَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى بَعَثَ اللهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ الْيَهُودِيَّ لَحَيٌّ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، فَآمَنَّا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَدَّقْنَاهُ، وَكَفَرَ بِهِ الْيَهُودِيُّ وَكَذَّبَهُ، فَكُنَّا نَقُولُ لَهُ: وَيْلَكَ يَا فُلَانُ أَيْنَ مَا كُنْتَ تَقُولُ؟ فَيَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ بِهِ. بَغْيًا وَحَسَدًا

حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ ہی عرصہ گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر دیا' وہ یہودی اُس وقت ہمارے علاقہ میں رہتا تھا اور زندہ تھا۔ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کر دی لیکن اُس یہودی نے آپ کا انکار کیا اور آپ کو جھٹلایا' تو ہم اُس سے کہا کرتے تھے: اے فلاں! تمہارا ستیاناس ہو! وہ بات کہاں گئی جو تم کہا کرتے تھے؟ تو اُس نے کہا: یہ وہ نبی نہیں ہیں۔ اُس نے سرکشی اور حسد کی وجہ سے یہ بات کہی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَأَكْثَرُ الْيَهُودِ كَفَرُوا، وَالْقَلِيلُ مِنْهُمْ آمَنَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، وَبَعْدَهُ كَعْبُ الْأَحْبَارِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو زیادہ تر یہودیوں نے کفر کیا اور اُن میں سے تھوڑے لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے' جیسے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں' یا اُن کے بعد کعب احبار ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان

1037- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1037- رواہ البخاری: 2125۔

اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّا لَنَجِدُ صِفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:
ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت (اپنی مقدس کتاب میں) پایا کرتے تھے' (جو ان الفاظ میں تھی:)

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا، وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُهُ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَتَجَاوَزُ، لَنْ أَقْبِضَهُ حَتَّى يُقِيمَ اللهُ الْأَلْسِنَةَ الْمُتَعَوِّجَةَ، بِأَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، يَفْتَحُ اللهُ بِهِ أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا

''بے شک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والے اور اُمی لوگوں کیلئے بچاؤ کا ذریعہ بنا کر بھیجا ہے' تم میرے بندہ اور رسول ہو' میں نے اُس کا نام متوکل رکھا ہے' وہ نہ تو بُرے اخلاق کا مالک ہوگا اور نہ ہی سخت دل ہوگا' وہ بازاروں میں چیخ کر نہیں بولے گا' بُرائی کا بدلہ اُس کی مانند نہیں دے گا بلکہ معاف کرے گا اور درگزر کرے گا اور میں اُسے اُس وقت تک موت نہیں دوں گا جب تک اللہ تعالیٰ ٹیڑھی زبانوں کو سیدھا نہیں کر دے گا اور وہ اس بات کی گواہی نہیں دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اُس نبی کے ذریعہ نابینا آنکھوں' بہرے کانوں اور بند دلوں کو کشادگی عطا کرے گا''۔

قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ يَقُولُ: مَا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: ابوواقد لیثی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے کعب احبار کو بھی یہی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی۔

قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَأَمَّا النَّصَارَى، فَقَدْ أَثْنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنَّهُ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُمْ فِي

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہاں تک عیسائیوں کا تعلق ہے تو اُن لوگوں میں سے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے' اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی تعریف کی ہے کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اُن لوگوں کے نزدیک بھی انجیل میں مذکور ہے' تو اللہ تعالیٰ نے ایسے

الْاِنْجِيلِ. فَأَثْنَى عَلَيْهِمْ عَزَّ وَجَلَّ بِأَحْسَنِ مَا يَكُونُ مِنَ الثَّنَاءِ

لوگوں کی بھرپور طریقہ سے تعریف کی ہے (جو پہلے عیسائی تھے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے)۔

نجاشی کے سامنے اسلام کی تبلیغ

1038- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ الْقَرَاطِيسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

{وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا: إِنَّا نَصَارَى}

[المائدۃ: 82]

''اور تم اُن (غیر مسلموں) میں سے محبت کے حوالے سے سب سے زیادہ قریب ان لوگوں کو پاؤ گے جو یہ کہتے ہیں: ہم عیسائی ہیں''۔

قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بِمَكَّةَ، يَخَافُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَعُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى النَّجَاشِيِّ مَلِكِ الْحَبَشَةِ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الْمُشْرِكِينَ، بَعَثُوا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فِي رَهْطٍ مِنْهُمْ، ذُكِرَ أَنَّهُمْ سَبَقُوا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّجَاشِيِّ، فَقَالُوا لَهُ: إِنَّهُ قَدْ خَرَجَ فِينَا رَجُلٌ سَفَّهَ عُقُولَ قُرَيْشٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے تو آپ کو یہ اندیشہ ہوا کہ آپ کے اصحاب کو مشرکین کی طرف سے نقصان ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم کو اپنے کچھ صحابہ سمیت نجاشی کے پاس بھیجا جو حبشہ کا بادشاہ تھا' جب مشرکین کو اس بات کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے عمرو بن العاص کو کچھ افراد سمیت نجاشی کے پاس بھجوایا۔ راوی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ مشرکین' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے پہلے نجاشی کے پاس پہنچ گئے اور اُس سے کہا: ہمارے درمیان ایک شخص ظہور پذیر ہوا ہے جس نے قریش کے عقلمندوں اور سمجھدار لوگوں کی عقل کو خراب کر دیا ہے' اُس کا یہ کہنا ہے کہ وہ نبی ہے' اُس نے تمہاری

وَاَخْلَامَهَا، زَعَمَ اَنَّهُ نَبِيٌّ، وَاَنَّهُ بَعَثَ اِلَيْكَ رَهْطًا لِيُفْسِدُوا عَلَيْكَ قَوْمَكَ. فَاَحْبَبْنَا اَنْ نَأْتِيَكَ وَنُخْبِرَكَ خَبَرَهُمْ. فَقَالَ: اِنْ جَاءُونِي نَظَرْتُ فِيمَا يَقُولُونَ. فَقَدِمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاَتَوْا اِلَى بَابِ النَّجَاشِيِّ فَقَالُوا: اسْتَأْذِنْ لِاَوْلِيَاءِ اللهِ. فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ. فَمَرْحَبًا بِاَوْلِيَاءِ اللهِ. فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ سَلَّمُوا. فَقَالَ لَهُ الرَّهْطُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ: اَلَا تَرَى اَيُّهَا الْمَلِكُ اَنَّا صَدَقْنَاكَ، وَاَنَّهُمْ لَمْ يُحَيُّوكَ بِتَحِيَّتِكَ الَّتِي تُحَيَّى بِهَا؟ فَقَالَ لَهُمْ: مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تُحَيُّونِي بِتَحِيَّتِي؟ فَقَالُوا: حَيَّيْنَاكَ بِتَحِيَّةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَتَحِيَّةِ الْمَلَائِكَةِ. فَقَالَ لَهُمْ: مَا يَقُولُ صَاحِبُكُمْ فِي عِيسَى وَاُمِّهِ؟ قَالُوا: يَقُولُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَكَلِمَةٌ مِنَ اللهِ وَرُوحٌ مِنْهُ. اَلْقَاهَا اِلَى مَرْيَمَ. وَيَقُولُ فِي مَرْيَمَ اِنَّهَا الْعَذْرَاءُ الطَّيِّبَةُ الْبَتُولُ قَالَ: فَاَخَذَ عُودًا مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ: مَا زَادَ عِيسَى وَاُمُّهُ عَلَى مَا قَالَ صَاحِبُكُمْ فَوْقَ هَذَا الْعُودِ فَكَرِهَ الْمُشْرِكُونَ قَوْلَهُ. وَتَغَيَّرَتْ لَهُ وُجُوهُهُمْ. فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفُونَ شَيْئًا مِمَّا اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: اقْرَءُوا. فَقَرَءُوا

طرف کچھ لوگوں کو بھیجا ہے تا کہ تمہاری قوم کے اندر خرابی پیدا کرے تو ہمیں یہ اچھا لگا کہ ہم تمہارے پاس آ کر تمہیں اُن لوگوں کے بارے میں بتا دیں۔ نجاشی نے کہا: اگر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو پھر میں اس بات کا جائزہ لوں گا جو آپ لوگوں نے بیان کی ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وہاں پہنچے اور نجاشی کے دروازہ پر آئے تو اُنہوں نے کہا: اللہ کے دوستوں کو اندر آنے کی اجازت دی جائے! تو نجاشی نے کہا: اُن کو اجازت دے دو! اللہ کے دوستوں کو خوش آمدید ہے! جب وہ نجاشی کے پاس آئے تو اُنہوں نے سلام کیا' مشرکین نے کہا: کیا تم نے دیکھا ہے اے بادشاہ! کہ ہم نے تمہارے ساتھ سچ کہا تھا' ان لوگوں نے تمہیں وہ سلام نہیں کیا جو تمہیں یہاں روایتی طور پر کیا جاتا ہے۔ نجاشی نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: آپ لوگوں نے میرے مخصوص طریقہ کے مطابق مجھے سلام کیوں نہیں کیا؟ اُن حضرات نے جواب دیا: ہم نے تمہیں وہ سلام کیا ہے جو اہلِ جنت کا سلام کرنے کا طریقہ ہے اور فرشتوں کا سلام کرنے کا طریقہ ہے۔ نجاشی نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: آپ لوگوں کے آقا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اللہ کی طرف سے آنے والا ایک کلمہ اور اُس کی طرف سے آنے والی ایک روح تھے جسے اللہ تعالیٰ نے سیدہ مریم کی طرف القاء کیا تھا اور وہ سیدہ مریم کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ وہ کنواری تھیں' پاکیزہ تھیں اور دنیا سے لاتعلق تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نجاشی نے زمین سے ایک چھڑی (یا تنکا) اُٹھایا اور بولا: تمہارے آقا نے جو بیان کیا

وَحَوْلَهُ الْقِسِّيسُونَ وَالرُّهْبَانُ كُلَّمَا قَرَءُوا انْحَدَرَتْ دُمُوعُهُمْ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ اس سے اس تنکے جتنے بھی زیادہ نہیں تھے۔ مشرکین کو اُس کی یہ بات بہت بُری لگی اور اُن کے چہرے متغیر ہو گئے۔ پھر نجاشی نے اُن سے دریافت کیا: تم لوگوں پر جو نازل ہوا تھا کیا تمہیں اُس میں سے کچھ آتا ہے؟ اُن لوگوں نے کہا: جی ہاں! نجاشی نے کہا: پھر تم تلاوت کرو! تو اُن لوگوں نے تلاوت کرنا شروع کی' نجاشی کے آس پاس اُس وقت پادری اور راہب موجود تھے' جب ان حضرات نے تلاوت شروع کی تو اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کیونکہ اُنہوں نے حق کو پہچان لیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

{ذَلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا، وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ}

[المائدة: 83]

''اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں علماء بھی ہیں اور راہب بھی اور یہ لوگ تکبر نہیں کرتے ہیں (یہی وجہ ہے) جب انہوں نے وہ چیز سنی جو رسول کی طرف نازل کی گئی تو تم ان کی آنکھوں کو دیکھو گے کہ ان میں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے کیونکہ انہوں نے حق کو پہچان لیا' وہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے' تو ہمیں گواہی دینے والوں کے ہمراہ نوٹ کر لے''۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ

یہاں گواہوں سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اُمت ہیں۔

مسلمان ہونے والے اہلِ کتاب کی تعریف

1039- وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُمْرَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن ابوعروبہ نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ} [المائدۃ: 82]
اِلَی قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: {فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ} [المائدۃ: 83]

"اور تم اُن میں سے سب سے زیادہ قریب پاؤ گے"۔ یہ آیت یہاں تک ہے: "تو ہمیں بھی گواہوں کے ساتھ نوٹ کر لے"۔

قَالَ: اُنَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ كَانُوا عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْحَقِّ مِمَّا جَاءَ بِهٖ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، يُؤْمِنُونَ بِهٖ، وَيَنْتَهُونَ اِلَيْهِ. فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَدَّقُوهُ وَآمَنُوا بِهٖ، وَعَرَفُوا اَنَّ الَّذِي جَاءَ بِهِ الْحَقُّ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَاَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ بِمَا تَسْمَعُونَ

قتادہ بیان کرتے ہیں: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اُس حقیقی شریعت پر گامزن تھے جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے' وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے اور اُن کی طرف ہی رجوع کرتے تھے' جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث کیا تو اُن لوگوں نے حضرت محمد ﷺ کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لائے اور وہ لوگ یہ بات جان گئے کہ یہ وہ حق ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو وہ تعریف بیان کی جو تم نے سنی ہے (یعنی جو اس آیت میں ذکر ہوئی ہے)۔

1040- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجُبَيْرِيُّ مِنْ وَلَدِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي اُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهَا، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
اُمِ عثمان بنت سعید اپنے والد کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں:

لَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَظَهَرَ اَمْرُهٗ بِمَكَّةَ خَرَجْتُ اِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا كُنْتُ بِبُصْرَى اَتَانَا جَمَاعَةٌ

"جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث کیا اور مکہ میں آپ کا معاملہ ظاہر ہوا تو میں شام گیا' جب میں بصریٰ میں تھا تو عیسائیوں کی ایک جماعت میرے پاس آئی' اُنہوں نے دریافت کیا:

مِنَ النَّصَارٰی فَقَالُوا: اَمِنْ اَهْلِ الْحَرَمِ اَنْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالُوا: اَتَعْرِفُ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِی تَنَبَّاَ قِبَلَكُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَاَدْخَلُونِی دَيْرًا لَهُمْ، وَفِيهِ تَمَاثِيلُ وَصُوَرٌ فَقَالُوا: انْظُرْ. هَلْ تَرٰی صُورَةَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِی بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَقُلْتُ: لَا اَرٰی صُورَتَهُ. فَاَدْخَلُونِی دَيْرًا لَهُمْ هُوَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ الدَّيْرِ. فَقَالُوا: هَلْ تَرٰی صُورَتَهُ؟ فَرَاَيْتُ. فَقُلْتُ: لَا اُخْبِرُكُمْ حَتّٰی تُخْبِرُونِی. فَاِذَا اَنَا بِصِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصُورَتِهِ، وَصِفَةِ اَبِی بَكْرٍ وَصُورَتِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِعَقِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: هَلْ تَرٰی صُورَتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. قُلْتُ: لَا اُخْبِرُكُمْ حَتّٰی اَعْرِفَ مَا تَقُولُونَ. قَالُوا: اَهُوَ هٰذَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالُوا: اَتَعْرِفُ هٰذَا الَّذِی قَدْ اَخَذَ بِعَقِبِهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالُوا: نَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا صَاحِبُكَ وَاَنَّ هٰذَا الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِهِ

کیا تم اہلِ حرم میں سے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم اُن صاحب کو جانتے ہو جنہوں نے تمہارے علاقہ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ لوگ مجھے لے کر اپنے ایک گرجا میں آ گئے جس میں مختلف تصویریں لگی ہوئی تھیں' اُنہوں نے کہا: تم جائزہ لو کہ کیا تمہیں یہاں اُن صاحب کی تصویر نظر آتی ہے جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے ہیں؟ میں نے کہا: مجھے اُن کی تصویر دکھائی نہیں دی۔ پھر وہ مجھے ایک اور گرجا میں لے آئے جو پہلے والے گرجا سے زیادہ بڑا تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تمہیں اُن کی تصویر نظر آ رہی ہے؟ میں نے وہ تصویر دیکھ لی لیکن میں نے کہا: میں تمہیں اُس وقت تک اس بارے میں نہیں بتاؤں گا جب تک تم مجھے نہیں بتاؤ گے۔ مجھے تو نبی اکرم ﷺ کی تصویر نظر آ گئی تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تصویر بھی نظر آ گئی تھی جو نبی اکرم ﷺ کی ایڑی کو پکڑے ہوئے تھے (یا آپ کے پیچھے کھڑے تھے)۔ اُن لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم نے اُن کی تصویر دیکھ لی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: میں تمہیں اُس وقت تک نہیں بتاؤں گا جب تک میں اُس بات کو جان نہیں لیتا جو تم کہتے ہو۔ اُن لوگوں نے دریافت کیا: کیا وہ یہ ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: کیا تم اُس شخص کو جانتے ہو جو اُن کے پیچھے کھڑا ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ تمہارے آقا ہیں اور یہ اُن کے بعد خلیفہ ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَقَدْ ذَكَرْتُ قِصَّةَ هِرَقْلَ مَلِكِ الرُّومِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں اس سے پہلے روم کے حکمران ہرقل کا واقعہ بیان کر چکا ہوں کہ اُس نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ

وَمُسَاءَلَتِهِ لِأَبِي سُفْيَانَ رَحِمَهُ اللهُ، عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلِمَ أَنَّهُ حَقٌّ، وَقِصَّةَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ لَمَّا بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى قَيْصَرَ صَاحِبِ الرُّومِ، ثُمَّ أُحْضِرَ لَهُ أُسْقُفٌّ مِنْ عُظَمَاءِ النَّصَارَى، فَلَمَّا وَصَفَهُ دِحْيَةُ: آمَنَ بِهِ الْقِسُّ، وَعَلِمَ أَنَّهُ النَّبِيُّ، الَّذِي يَجِدُونَهُ فِي الْإِنْجِيلِ، فَقَتَلَتْهُ النَّصَارَى، وَعَلِمَ قَيْصَرُ أَنَّهُ النَّبِيُّ فَجَشِعَتْ نَفْسُهُ مِنَ الْقَتْلِ، فَقَالَ لِدِحْيَةَ: أَبْلِغْ صَاحِبَكَ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَلَكِنْ لَا أَتْرُكُ مُلْكِي وَقَدْ ذَكَرْتُ قِصَّةَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، رَحِمَهُ اللهُ وَخِدْمَتَهُ لِلرُّهْبَانِ، وَقِصَّةَ الرَّاهِبِ الَّذِي عَرَّفَهُ صِفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ يُبْعَثُ مِنْ مَكَّةَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَتْبَعَهُ، فَكَانَ كَذَلِكَ ثُمَّ أَسْلَمَ سَلْمَانُ رَحِمَهُ اللهُ

عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں سوال جواب کیے تھے اور اُسے یہ بات پتا چل گئی تھی کہ نبی اکرم ﷺ حق ہیں' اس کے علاوہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی گزر چکا ہے جنہیں نبی اکرم ﷺ نے روم کے حکمران قیصر کے پاس بھیجا تھا اور عیسائیوں کے بڑوں میں سے ایک بڑا پادری اُن کے سامنا آیا تھا' جب حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے اُس کے سامنے نبی اکرم ﷺ کی صفت بیان کی تو وہ پادری نبی اکرم ﷺ پر ایمان لے آیا تھا اور اُسے یہ پتا چل گیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ ہی وہ شخصیت ہیں جن کا ذکر وہ لوگ انجیل میں پاتے تھے۔ عیسائیوں نے اُس پادری کو قتل کر دیا تھا۔ قیصر کو بھی اس بات کا پتا تھا کہ یہ نبی اکرم ﷺ (حقیقی نبی ہیں) لیکن اُسے قتل ہو جانے کا اندیشہ تھا تو اُس نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ آپ اپنے آقا تک یہ پیغام پہنچا دیں کہ وہ واقعی نبی ہیں لیکن میں اپنی حکومت نہیں چھوڑ سکتا۔ اسی طرح میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ راہبوں کی خدمت کرتے رہے اور پھر اُس راہب کا واقعہ ہے جس نے اُنہیں نبی اکرم ﷺ کی صفات کے بارے میں بتایا تھا اور یہ بتایا تھا کہ نبی اکرم ﷺ مکہ میں مبعوث ہوں گے اور اُس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کریں اور پھر ایسا ہی ہوا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

وَقَدْ ذَكَرْتُ جَمِيعَ ذَلِكَ فِي فَضَائِلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ ذَكَرْتُ تَصْدِيقَ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِينِ، وَإِخْبَارَهُمْ لِأَوْلِيَائِهِمْ

میں نے یہ تمام اُمور نبی اکرم ﷺ کے فضائل کے ضمن میں ذکر کیے ہیں اور میں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ جنات اور شیاطین نے بھی نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی تھی اور نبی اکرم ﷺ کی

مِنَ الْإِنْسِ بِمَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَآمَنَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْعَرَبِ، وَهَجَرُوا الْأَصْنَامَ، وَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ

بعثت کے بارے میں بنی نوع انسان سے تعلق رکھنے والے اپنے دوستوں (یعنی کاہنوں کو) بتایا تھا تو عربوں کی ایک جماعت آپ پر ایمان لے آئی تھی اور اُنہوں نے بت پرستی کو ترک کر دیا تھا اور اُنہوں نے اچھے طریقہ سے اسلام قبول کیا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس طرح وحی نازل ہوتی تھی؟

1041- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى الزَّمَنُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْأَيْلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یونس بن یزید ایلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری کو سنا' اُن سے اس آیت کے بارے میں' یعنی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا، فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ} [الشورى: 51]

''کسی بشر کی یہ حیثیت نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام کرے' البتہ وحی کے ذریعے یا حجاب کے پیچھے سے (اس کے ساتھ کلام کر لیتا ہے) یا وہ کسی فرشتے کو پیغام رساں بنا کر بھیج دیتا ہے تو وہ اُس کے اذن کے تحت' جو (اللہ) نے چاہا ہو وہ وحی کرتا ہے' بے شک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) بلند و برتر اور حکمت والا ہے''۔

قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَعُمُّ مَنْ أُوحِيَ إِلَيْهِ مِنَ النَّبِيِّينَ، وَالْكَلَامُ كَلَامُ اللهِ عَزَّ

تو زہری نے فرمایا: یہ آیت عمومی ہے جس میں اُس وحی کا تذکرہ ہے جو انبیاء کی طرف کی جاتی تھی اور کلام سے مراد اللہ تعالیٰ کا

وَجَلَّ الَّذِي كَلَّمَ بِهِ مُوسَى، مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَالْوَحْيُ: مَا يُوحِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى النَّبِيِّ مِنْ أَنْبِيَائِهِ. فَيُثَبِّتُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَرَادَ مِنْ وَحْيِهِ فِي قَلْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَتَكَلَّمُ بِهِ النَّبِيُّ وَيُثَبِّتُهُ، وَهُوَ كَلَامُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَحْيُهُ. وَمِنْهُ مَا يَكُونُ بَيْنَ اللهِ وَرَسُولِهِ. لَا يُكَلِّمُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَلَكِنَّهُ سِرٌّ غَيْبٌ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبَيْنَ رُسُلِهِ. وَمِنْهُ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ، وَلَا يَكْتُبُونَهُ لِأَحَدٍ، وَلَا يَأْمُرُونَ بِكِتَابَتِهِ، وَلَكِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِهِ النَّاسَ حَدِيثًا وَيُبَيِّنُونَ لَهُمْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يُبَيِّنُوهُ لِلنَّاسِ وَيُبَلِّغُوهُمْ، وَمِنَ الْوَحْيِ مَا يُرْسِلُ اللهُ تَعَالَى مَنْ يَشَاءُ مِمَّنِ اصْطَفَاهُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ. فَيُكَلِّمُونَ أَنْبِيَاءَهُ مِنَ النَّاسِ، وَمِنَ الْوَحْيِ مَا يُرْسِلُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ فَيُوحُونَ بِهِ وَحْيًا فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ رُسُلِهِ. وَقَدْ بَيَّنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ يُرْسِلُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ:

وہ کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حجاب کے پیچھے سے کیا تھا اور وحی سے مراد وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء میں سے کسی نبی کی طرف وحی کرتا تھا تو وہ اپنی وحی میں سے جس وحی کے بارے میں یہ ارادہ کرتا تھا کہ وہ نبی کے دل میں برقرار رہے' اُسے برقرار رکھتا تھا' پھر جب نبی اُس وحی کے حوالے سے کلام کرتا تھا تو بالکل درست طور پر کرتا تھا' تو یہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور یہ اُس کی وحی ہے۔ اس وحی میں سے ایک وہ چیز ہوتی ہے جو اللہ اور اُس کے رسول کے درمیان ہوتی ہے' انبیاء میں سے کسی نے بھی اُس کے حوالے سے لوگوں میں سے کسی کے ساتھ کلام نہیں کیا بلکہ یہ ایک سِرّ ہے اور غیب ہے جو اللہ اور اُس کے رسولوں کے درمیان ہے۔ اور وحی کی ایک قسم وہ ہوتی ہے جس کے بارے میں انبیاء علیہم السلام کلام کرتے ہیں لیکن وہ اُس کو لکھواتے نہیں ہیں اور اُس کو لکھنے کا حکم بھی نہیں دیتے ہیں لیکن اُس کے حوالے سے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں اور وہ لوگوں کے سامنے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ اسے لوگوں کے سامنے بیان کریں اور لوگوں تک اس کی تبلیغ کریں۔ وحی کی ایک قسم وہ ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے منتخب کردہ فرشتہ کے ذریعہ بھیجتا ہے' وہ فرشتے انبیاء کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔ وحی کی ایک قسم وہ ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ کسی بھی صورت میں بھیجتا ہے اور وہ فرشتے وحی کو رسولوں میں سے جس کے دل میں اللہ نے چاہا ہو اُس کے دل میں ڈال دیتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تھا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات بیان کی ہے:

{قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ}

[البقرۃ: 97]

''تم یہ فرما دو کہ جو شخص جبریل کا دشمن ہو تو وہ جبریل اس (قرآن کو) تمہارے دل پر نازل کرتا ہے اللہ کے اذن کے ساتھ' جو (قرآن) اُس بات کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے آیا ہے اور ہدایت اور خوشخبری ہے اہلِ ایمان کیلئے''۔

وَذَكَرَ أَنَّهُ الرُّوحُ الْأَمِينُ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ وہ (یعنی حضرت جبریل علیہ السلام) روح الامین ہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ}

[الشعراء: 193]

''یہ تمام جہانوں کے پروردگار کا نازل کیا ہوا ہے جسے ساتھ لے کر روح الامین تمہارے دل پر نازل ہوا تھا تاکہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو جاؤ اور یہ واضح عربی زبان میں ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذَا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ فِي مَعْنَى الْآيَةِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ أَبْيَنُ مِمَّا قَالَهُ الزُّهْرِيُّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس آیت کے مفہوم کے بارے میں یہ زہری کا بیان ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے وہ روایت منقول ہے جو زہری کے بیان سے زیادہ واضح ہے۔

قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَدْ سَأَلَهُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ، كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، فَيَفْصِمُ عَنِّي، وَقَدْ فَهِمْتُ وَوَعَيْتُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَيُكَلِّمُنِي، فَأَعِي مَا يَقُولُ

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا کہ آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بعض اوقات گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے' جب میری وہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو فرشتہ نے جو کہا ہوتا ہے' میں اُسے سمجھ بھی لیتا ہوں اور محفوظ بھی کر لیتا ہوں اور بعض اوقات فرشتہ میرے سامنے انسان کی شکل میں آتا ہے اور میرے ساتھ کلام کرتا ہے تو اُس نے جو کہا ہوتا ہے میں اُسے محفوظ کر لیتا ہوں۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبِيهٌ بِهٰذَا

حوالے سے اس کی مانند روایت کیا ہے۔

1042- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: سَاَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ يَاْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: اَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ فَهِمْتُ وَوَعَيْتُ مَا قَالَ، وَاَحْيَانًا فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ، فَيُكَلِّمُنِي فَاَعِي مَا يَقُولُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات وہ گھنٹی کی آواز کی صورت میں آتی ہے جب وہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو فرشتہ نے جو کہا ہوتا ہے تو میں اُسے سمجھ بھی لیتا ہوں اور محفوظ بھی کر لیتا ہوں' اور بعض اوقات فرشتہ میرے سامنے انسان کی شکل میں آتا ہے اور میرے ساتھ کلام کرتا ہے' تو اُس نے جو بیان کیا ہوتا ہے میں اُسے محفوظ کر لیتا ہوں۔

وحی کی مختلف صورتیں

1043- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي حَسَّانَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَنْ يَسْمَعُ الصَّوْتَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انبیاء میں سے بعض لوگ آواز کو سنتے تھے اور اس آواز کے

1042- رواه البخاری:2، ومسلم:2333، والترمذی:3638، وأحمد158/6، والحمیدی:256، ومالك 202/1، وابن حبان:38، والبیهقی 52/7.

فَيَكُونُ بِذَلِكَ نَبِيًّا، وَكَانَ مِنْهُمْ مَنْ يُنْفَثُ فِي أُذُنِهِ وَقَلْبِهِ فَيَكُونُ بِذَلِكَ نَبِيًّا. وَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْتِينِي فَيُكَلِّمُنِي كَمَا يُكَلِّمُ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ

ذریعہ وہ نبی ہوئے' ان میں سے کچھ وہ تھے کہ جن کے کانوں اور دل میں کوئی چیز پھونک دی جاتی تھی تو وہ اس طرح نبی ہوئے اور جبریل علیہ السلام میرے پاس آتے ہیں اور میرے ساتھ کلام کرتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی کے ساتھ بات چیت کرتا ہے"۔

1044- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ قَائِمًا يُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُكَ وَاضِعًا يَدَكَ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ قَائِمًا تُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتِيهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَذَلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. جَزَاهُ اللهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبٍ وَدَخِيلٍ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَنِعْمَ الدَّخِيلُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک گھوڑے کی گردن پر رکھا ہوا تھا اور آپ کھڑے ہوئے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (بعد میں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک گھوڑے کے گردن پر رکھا ہوا تھا اور آپ کھڑے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے اور وہ تمہیں سلام کہہ رہے تھے۔ میں نے کہا: اُن پر بھی سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں' اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا کرے جو ساتھی اور مہمان کے حوالے سے ہوتی ہے' تو ساتھی بھی کتنے اچھے ہیں اور مہمان بھی کتنے اچھے ہیں۔

فرشتہ کا انسانی شکل میں آنا

1045- وحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1044 رواہ أحمد 74/6۔

-1045 رواہ أحمد 148/6 والبیہقی فی الدلائل 10/4 وخرجہ الألبانی فی الصحیحۃ 105/3۔

السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلَى صُورَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ عَلَى دَابَّةٍ، يُنَاجِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَسْدَلَهَا خَلْفَهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ أَمَرَنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

غزوۂ خندق کے دن میں نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل کے شخص کو دیکھا جو ایک سواری پر سوار تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کر رہا تھا' اُس نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور عمامہ کو پیچھے لٹکایا ہوا تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جبریل تھے جو یہ کہہ رہے تھے کہ اب میں بنوقریظہ کی طرف روانہ ہو جاؤں۔

1046- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَجُلٌ جَالِسٌ يُحَدِّثُهُ فِي الْمَقَامِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جُزْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن عامر نے حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا' اُس وقت ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا مقامِ ابراہیم کے پاس بات چیت کر رہا تھا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا پھر میں گزر گیا' جب میں واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہو چکے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا تھا جو میرے ساتھ تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل تھے اور اُنہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔

1046- عزاه الهيثمي في المجمع 313/9، رواه الطبراني في الكبير: 3226، والبزار: 2710.

واقعۂ افک میں وحی کا نزول

1047- وحَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، كُلُّهُمْ عَنْ عَائِشَةَ قِصَّةَ حَدِيثِ الْاِفْكِ بِطُولِهِ اِلَى قَوْلِهَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسحاق بن راشد نے زہری کے حوالے سے عروہ سے سعید بن مسیب سے علقمہ بن وقاص سے عبیداللہ بن عبداللہ سے ان تمام حضرات نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے واقعۂ افک کے بارے میں طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، وَاللهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللهُ يُبَرِّئُنِي بِبَرَاءَتِي، وَلَكِنْ لَمْ اَكُنْ اَرْجُو اَنْ يُنَزِّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَاْنِي وَحْيًا يُتْلَى، لَشَاْنِي كَانَ اَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِاَمْرٍ يُتْلَى، وَلَكِنْ كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يُرِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي مَنَامِهِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا قَالَتْ: فَوَاللهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى اَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَخَذَهُ مَا كَانَ يَاْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتَّى اِنَّهُ لَيَنْحَدِرُ

''میں اپنے بستر پر لیٹ گئی' اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا تھا کہ میں بری الذمہ ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میری برأت کو ظاہر کر دینا تھا' لیکن مجھے یہ توقع نہیں تھی کہ میری ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کوئی ایسی وحی نازل کرے گا جس کی تلاوت کی جائے گی' کیونکہ میرے نزدیک میری حیثیت اس سے کمتر تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کسی ایسی وحی کے حوالے سے کلام کرے جس کی تلاوت بھی کی جائے' مجھے یہ توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو خواب میں کوئی ایسی چیز دکھادے گا کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میری برأت کو ظاہر کر دے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! ابھی نبی اکرم ﷺ وہاں سے اُٹھے نہیں تھے اور گھر والوں میں سے بھی کوئی باہر نہیں گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل کی اور آپ ﷺ پر وہی کیفیت طاری ہوئی جو اس حالت میں طاری ہوتی ہے یہاں تک کہ

1047- رواه البخاري: 2661، ومسلم: 2770، وأبو داؤد: 4735، وأحمد: 197/6، وعبد الرزاق: 9748، وابن حبان: 4212، والبيهقي 302/7.

مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يَنْزِلُ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: أَمَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

فَقَدْ بَرَّأَكِ وَذَكَرَ قِصَّةَ نُزُولِ الْآيَاتِ فِي الرَّدِّ عَلَى أَهْلِ الْإِفْكِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ

شدید سردی کے دن میں بھی آپ ﷺ کا پسینہ موتیوں کی طرح نکلتا تھا' یہ اُس وحی کے بوجھ کی وجہ سے ہوتا تھا جو آپ پر نازل ہوتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ مسکرا رہے تھے' آپ ﷺ نے جو سب سے پہلی بات ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت کو ظاہر کر دیا ہے۔

اُس کے بعد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آیات نازل ہونے اور الزام لگانے والوں کو مسترد کیے جانے کا پورا واقعہ ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو شروع سے لے کر آخر تک بیان کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَتَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْبِيَاءَ وَجَعَلَهُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ انبیاء کے سلسلہ کو ختم کر دیا اور آپ ﷺ کو خاتم النبیین بنایا ہے

1048- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَكْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک میری اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کی مثال یوں ہے جیسے کوئی شخص ایک گھر بناتا ہے' اُسے خوبصورت اور مکمل بناتا ہے لیکن اُس کے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے' لوگ اُس گھر کا چکر لگاتے ہیں' اُسے پسند کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: یہ اینٹ

1048- رواه البخاري: 3535، ومسلم: 2286، وأحمد 2/398، وابن حبان: 6405، والبيهقي في الدلائل 1/366.

هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

کیوں نہیں لگائی گئی؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں"۔

1049- وحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْيَانُهُ، وَتُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ، فَيَطُوفُ النَّاظِرُونَ وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْ حُسْنِ بِنَائِهِ، إِلَّا مَوْضِعَ اللبِنَةِ، لَا يَعِيبُونَ غَيْرَهَا، فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ تِلْكَ اللبِنَةِ، فَتَمَّ الْبُنْيَانُ، وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ

"میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی طرح ہے جس کی تعمیر عمدہ کی گئی ہو اور اُس کی ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو اور دیکھنے والے اُس کا چکر لگائیں اور اُس کی خوبصورت تعمیر پر حیران ہوں لیکن یہ دیکھیں کہ ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے اور انہیں اس میں سے صرف یہی بات اچھی نہ لگے تو میں وہ شخص ہوں جس نے اُس اینٹ کی جگہ کو بھر دیا ہے اور وہ عمارت مکمل ہو گئی ہے اور مجھ پر رسولوں کا سلسلہ ختم ہو گیا"۔

1050- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ قَصْرٍ۔

"میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی مانند ہے" .....

1049- انظر السابق۔

۔۔۔ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنْهُ

اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

ایک مثال کے ذریعہ ختم نبوت کی وضاحت

1051- وحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَكْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ: مَا رَأَيْنَا بُنْيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا مَوْضِعَ هَذِهِ اللَّبِنَةِ، فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةُ

"میری اور مجھ سے پہلے والے دیگر انبیاء کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو کوئی عمارت تعمیر کرتا ہے' اُسے خوبصورت اور مکمل بناتا ہے' صرف اُس کے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے' لوگ اُس عمارت کا چکر لگاتے ہیں اور اُس پر حیران ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ہم نے اس سے زیادہ خوبصورت عمارت اور کوئی نہیں دیکھی لیکن یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو میں وہ اینٹ ہوں"۔

انبیاء کی بعثت ختم ہوگئی

1052- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1051- انظر رقم:1048۔

1052- رواه مسلم:523، وابن ماجه:567، وأحمد 411/2، وابن حبان:2313، والبيهقي 433/2۔

الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً. وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ

''مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور میرے ذریعہ انبیاء (کی بعثت) کے سلسلہ کو ختم کر دیا گیا''۔

مہر نبوت کا بیان

1053- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ النَّاجِيُّ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: رَاَيْتُ الَّذِي بِظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهُ جُمْعٌ قَالَ سُفْيَانُ: مِثْلُ الْمِحْجَمَةِ الضَّخْمَةِ يَعْنِي: الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر ایک مجموعہ دیکھا۔ سفیان کہتے ہیں: وہ ضخیم اُبھار کی مانند تھا۔ راوی کہتے ہیں: اُن کی مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان موجود مہر نبوت تھی۔

1054- وحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي حَسَّانَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میری خالہ مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بھانجے کو تکلیف ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا تو میں

1053- رواہ مسلم: 2346، وأحمد 182/5، وابن حبان: 6299، وأبو یعلی: 1563، والبیهقی فی الدلائل 263/1۔

1054- رواہ البخاری: 190، ومسلم: 2345، والترمذی: 3646۔

اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ. فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ. ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ. ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلِ زِرِّ الْحَجَلَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا

نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا' پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے آ کر کھڑا ہوا تو میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا جو مسہری کے بٹن کی طرح تھا۔اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت زیادہ درود وسلام بھیجے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا اسْتَنْقَذَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے (جہنم میں جانے سے) بچایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے'

اس بات کا تذکرہ

1055- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ وَهُوَ أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

{وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ} [الانبياء: 107]

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔

قَالَ: مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، تَمَّتْ لَهُ الرَّحْمَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَلَا رَسُولِهِ، عُوفِيَ مِمَّا كَانَ يُصِيبُ الْأُمَمَ الْمَاضِيَةَ، مِنَ الْعَذَابِ فِي عَاجِلِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لے آئے گا تو اُس کیلئے دنیا اور آخرت کیلئے مکمل رحمت ہو گی اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان نہیں لائے گا تو وہ دنیا میں اُس عذاب سے بچ جائے گا جو سابقہ

الدُّنْيَا

اُمتوں کو دنیا میں لاحق ہوا تھا۔

1056- وحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بَنَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَكْرٍ أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ}

[الانبياء: 107]

''اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''۔

قَالَ: مَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ تَمَّتْ لَهُ الرَّحْمَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهِ وَلَمْ يُصَدِّقْهُ لَمْ يُصِبْهُ مَا أَصَابَ الْأُمَمَ مِنَ الْخَسْفِ وَالْقَذْفِ وَالْمَسْخِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص آپ پر ایمان لے آئے گا اور آپ کی تصدیق کر دے گا' اُس کیلئے دنیا اور آخرت میں مکمل رحمت ہو گی اور جو شخص آپ پر ایمان نہیں لائے گا اور آپ کی تصدیق نہیں کرے گا تو اُسے وہ عذاب لاحق ہو گا جو سابقہ اُمتوں کو لاحق ہوا تھا جس کا تعلق زمین میں دھنسنے' پتھر مارے جانے اور مسخ کیے جانے سے تھا۔

1057- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ

''بے شک میں رحمت ہوں (جسے مخلوق کی طرف) تحفہ کے طور

1057- رواہ مسلم: 2599، والبخاري في الأدب المفرد: 321، وأبو يعلى: 6174۔

پر بھیجا گیا ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لوگوں پر شفقت

1058- وحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونَ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا اَضَاءَتْ جَعَلَ الذُّبَابُ وَرُبَّمَا قَالَ الذُّبَابُ وَالْبَعُوضُ يَتَقَحَّمُونَ فِيهَا، فَاَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک میری اور لوگوں کی مثال ایسے آدمی کی مانند ہے جو آگ جلاتا ہے اور جب آگ روشن ہو جاتی ہے تو پتنگے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اُس آگ میں گرنا شروع ہوتے ہیں، تو میں تم لوگوں کو تمہاری کمر سے پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچاتا ہوں اور تم ہو کہ اُس میں گرے جاتے ہو"۔

طائف کا واقعہ

1059- وحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ اَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ اَشَدُّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ؟ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ پر کوئی ایسا دن بھی آیا جو غزوۂ اُحد کے دن سے زیادہ سخت ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1058- رواه البخاري:3426، ومسلم:2284، والترمذي:2874، وأحمد2/539، وابن حبان:6480۔

1059- رواه البخاري:3531، ومسلم:1795، وابن حبان:6561، وابن خزيمة في التوحيد:47، وأبو نعيم في الدلائل:213۔

لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذَا عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ، فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَنَادَانِي، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَ فِيهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ بِمَا شِئْتَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مِنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

''مجھے تمہاری قوم کی طرف سے ایسے دن کا بھی سامنا کرنا پڑا تھا اور وہ اُس دن سے بھی زیادہ سخت تھا جو مجھے اُن کی طرف سے عقبہ کے دن سامنا کرنا پڑا تھا' جب میں ابن عبد یالیل بن عبد کلال کو دعوت دینے کیلئے گیا اور اُس نے میری دعوت کو قبول نہیں کیا تو میں واپس آ رہا تھا تو پریشان تھا' اسی دوران وہاں ایک بادل آ گیا جس نے مجھ پر سایہ کیا' میں نے دیکھا تو اُس بادل کے اندر حضرت جبریل علیہ السلام موجود تھے' اُنہوں نے مجھے پکار کر کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا آپ کو جواب سن لیا ہے جو اُنہوں نے آپ کو دیا ہے' تو پہاڑوں سے متعلق فرشتہ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ جو آپ چاہیں اُن لوگوں کے بارے میں حکم دے دیں۔ پھر پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے سلام کیا اور بولا: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا آپ کو جواب سن لیا ہے' میں پہاڑوں سے متعلق فرشتہ ہوں' میرے پروردگار نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ اپنی مرضی کے مطابق جو چاہیں مجھے حکم دیں' اگر آپ چاہیں تو میں یہ پہاڑ ان پر اُلٹا دیتا ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اُس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ، وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ} [الفتح: 24]

''وہی وہ ذات ہے جس نے مکہ کے نشیبی حصہ میں اُن کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو اُن سے روک دیا تھا' اس کے بعد کہ اُس نے تم لوگوں کو اُن کے خلاف مدد عطا کی''۔

وَفِي هٰذِهِ الْآيَةِ تَفَضُّلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ. ظَفِرَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ أَنْ كَانُوا قَدْ مَكَرُوا بِهِ، فَلَمْ يُبَلِّغْهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَرَادُوا مِنَ الْمَكْرِ، فَظَفِرَ بِهِمْ، فَعَفَا عَنْهُمْ رَأْفَةً مِنْهُ وَرَحْمَةً بِهِمْ

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اہلِ مکہ کی ایک جماعت پر فضیلت رکھتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کو اُن پر کامیابی نصیب ہوئی تھی حالانکہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بُرائی کا ارادہ کیا تھا لیکن اُنہوں نے جس فریب کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُسے پورا نہیں ہونے دیا اور نبی اکرم ﷺ کو اُن کے خلاف کامیابی عطا کی' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی مہربانی کی وجہ سے اور اُن لوگوں پر رحمت کی وجہ سے اُن لوگوں سے درگزر کیا۔

صلح حدیبیہ کا واقعہ

1060- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيُّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ: لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَكَأَنِّي بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعْتُهُ عَنْ ظَهْرِهِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو جَالِسَانِ بَيْنَ يَدَيِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اُس درخت کے سائے میں موجود تھے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

"تحقیق اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے راضی ہو گیا جب اُنہوں نے درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر لی"۔ تو اُس درخت کی ایک شاخ نبی اکرم ﷺ کی پشت پر آ رہی تھی' میں نے اُسے نبی اکرم ﷺ کی پشت سے ہٹایا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (اور مشرکین کا سردار) سہیل بن عمرو' نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم لکھو! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! تو سہیل بن عمرو نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا: ہم لفظ الرحمٰن اور الرحیم سے واقف نہیں ہیں' آپ

1060- رواہ أحمد 86/4 والحاکم 461/2 رواہ مسلم: 1808 وأبو داؤد: 2688.

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اُكْتُبْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَأَخَذَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو بِيَدِهِ وَقَالَ: مَا نَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيمَ. اُكْتُبْ فِي قَضِيَّتِنَا مَا نَعْرِفُ. فَقَالَ: اُكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ. هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ اَهْلَ مَكَّةَ. فَأَمْسَكَ سُهَيْلٌ بِيَدِهِ وَقَالَ: لَقَدْ ظَلَمْنَاكَ اِنْ كُنْتَ رَسُولَهُ. اُكْتُبْ فِي قَضِيَّتِكَ مَا نَعْرِفُ قَالَ: اُكْتُبْ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. وَاَنَا رَسُولُ اللهِ. فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ. اِذَا خَرَجَ عَلَيْنَا ثَلَاثُونَ شَابًّا عَلَيْهِمُ السِّلَاحُ. فَثَارُوا فِي وُجُوهِنَا. فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخَذَهُمُ اللهُ تَعَالٰى بِاَبْصَارِهِمْ. فَقُمْنَا اِلَيْهِمْ فَأَخَذْنَاهُمْ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ جِئْتُمْ فِي عَهْدِ اَحَدٍ؟ وَهَلْ جَعَلَ لَكُمْ اَحَدٌ اَمَانًا؟ فَقَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا. فَخَلّٰى سَبِيلَهُمْ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

ہمارے معروف طریقہ کے مطابق لکھیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لکھو! باسمک اللھم! یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ اور اہلِ مکہ کے درمیان ہو رہا ہے۔ تو سہیل نے پھر اُن کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا: اگر آپ اللہ کے رسول ہوں تو پھر تو ہم آپ کے ساتھ زیادتی کے مرتکب ہو رہے ہوں گے' آپ ہمارے معروف طریقہ کے مطابق تحریر کروائیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لکھو! یہ وہ چیز ہے جس پر محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب صلح کر رہا ہے' ویسے میں اللہ کا رسول ہوں' یہ حضرات یہ کر رہے تھے اسی دوران تیس نوجوان ہتھیار سجا کر ان کے سامنے آ گئے' وہ حملہ کرنا چاہ رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُن کے خلاف دعائے ضرر کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی بینائی کو رخصت کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم اُٹھ کر اُن کی طرف گئے اور اُنہیں پکڑ لیا' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم کسی کی پناہ میں آئے ہو! کیا کسی نے تمہیں پناہ دی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں چھوڑ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

{وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ. وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ. وَكَانَ اللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

''وہی وہ ذات ہے جس نے مکہ کے نشیبی حصہ میں اُن کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو اُن سے روک دیا تھا' اس کے بعد کہ اُس نے تمہیں اُن کے خلاف کامیابی عطا کی اور تم لوگ جو عمل

بَصِيرًا﴾ [الفتح: 24]

کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُسے دیکھنے والا ہے“۔

غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا

1061- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى الْفَرْوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن ساعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ

”اے اللہ! میری قوم کی مغفرت کر دے کیونکہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے ہیں“۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی غزوۂ اُحد کے موقع پر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی)۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: یہ جو منقول ہے کہ قیامت کے دن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار دیگر تمام انبیاء کے مقابلہ میں زیادہ ہوں گے

1062- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ الْأَنْبِيَاءُ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے انبیاء کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَبَعًا.

”قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء سے زیادہ ہوں

1061- رواه ابن حبان: 973، رواه البخاري: 3477، وأحمد 380/1.

1062- رواه مسلم: 196.

إِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَمَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا مَعَهُ مُصَدِّقٌ غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ

گے انبیاء میں سے کچھ حضرات ایسے بھی ہوں گے کہ جب وہ قیامت کے دن آئیں گے تو اُن کے ساتھ صرف ایک ایسا شخص ہوگا جو اُن کی تصدیق کرنے والا ہوگا"۔

سب سے زیادہ پیروکار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوں گے

1063- وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَمَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا مَعَهُ مُصَدِّقٌ غَيْرُ وَاحِدٍ

"قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء سے زیادہ ہوں گے اور انبیاء میں ایسے بھی ہوں گے جو قیامت کے دن آئیں گے تو اُن کے ساتھ تصدیق کرنے والا ایک سے زیادہ کوئی نہیں ہوگا"۔

1064- وحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1065- وحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1063- انظر السابق۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنِّی اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

"قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء سے زیادہ ہوں گے"۔

1066- وحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَیْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ مُوسَی بْنِ عُبَیْدَۃَ، عَنْ اَیُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یَاْتِی مَعِی مِنْ اُمَّتِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِثْلُ اللَّیْلِ وَالسَّیْلِ، یَحْطِمُ النَّاسَ حَطْمَۃً وَاحِدَۃً، تَقُولُ الْمَلَائِکَۃُ: لِمَا جَاءَ مَعَ مُحَمَّدٍ مِنْ اُمَّتِہِ اَکْثَرُ مِمَّا جَاءَ مَعَ سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ

"قیامت کے دن میری اُمت میرے ساتھ یوں آئے گی جیسے رات ہوتی ہے یا جیسے سیلاب ہوتا ہے اور وہ دیگر تمام لوگوں سے زیادہ ہوں گے تو فرشتے کہیں گے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن کی اُمت کے جتنے افراد آئے ہیں وہ اُن تمام افراد سے زیادہ ہیں جو دیگر تمام انبیاء کے ساتھ آئے ہیں"۔

بَابُ ذِکْرِ عَدَدِ اَسْمَاءِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّتِی خَصَّہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِھَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن اسماء کی تعداد کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر عطا کیے ہیں

1067- حَدَّثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ اِبْرَاھِیمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْکَشِّیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَکُونِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِی

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1067- رواہ أحمد 395/4، والترمذی فی الشمائل: 360، والبزار: 2379، وابن أبی شیبۃ 457/11، وابن حبان: 6315، والبزار: 2379۔

النَّجُودِ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ، وَاَنَا نَبِيُّ الْمَلَاحِمِ، وَاَنَا الْمُقَفّٰى

''میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں نبی رحمت ہوں' میں نبی ملاحم ہوں اور میں مقفی ہوں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسماء مبارکہ

1068- وحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزر رہا تھا کہ اس دوران میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ، وَاَنَا نَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَاَنَا نَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ، وَاَنَا الْمُقَفّٰى، وَاَنَا الْحَاشِرُ

''میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں نبی رحمت ہوں' میں نبی توبہ ہوں' میں نبی ملحمہ ہوں' میں مقفی ہوں اور میں حاشر ہوں''۔

1069- وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَخُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

1068- انظر السابق.

1069- رواه البخاري: 3532، ومسلم: 2354، والترمذي: 2840، وأحمد 81/4، وابن حبان: 6313، وعبد الرزاق: 19657، والحميدي: 555.

يَقُولُ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً:

أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ، الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ

''میرے کچھ نام ہیں' میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں' اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں' لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا' اور میں عاقب ہوں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا

1070- وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: فَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: عاقب سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ جن کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔

وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے محمد بن جبیر بن مطعم کے حوالے سے' اُن کے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ: الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْمَاحِي: الَّذِي مُحِيَ بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْعَاقِبُ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

''میرے کچھ نام ہیں' میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں وہ حاشر ہوں کہ میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں' میرے ذریعہ کفر کو مٹا دیا جائے گا اور میں وہ عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

نافع کی وضاحت

1071- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1070- انظر السابق.

1071- انظر:1069.

قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ، وَأَبُو صَالِحٍ، وَابْنُ بُكَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ: أَتُحْصِي أَسْمَاءَ رَسُولِ اللهِ الَّتِي كَانَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ يَعُدُّهَا؟ وَقَالَ نَافِعٌ: هِيَ سِتٌّ: مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ وَخَاتَمٌ وَحَاشِرٌ وَعَاقِبٌ وَمَاحٍ. فَأَمَّا حَاشِرٌ: فَبُعِثَ مَعَ السَّاعَةِ نَذِيرًا لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ، وَأَمَّا الْعَاقِبُ: فَإِنَّهُ عَقِبُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَمَّا مَاحٍ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مَحَا بِهِ السَّيِّئَاتِ: سَيِّئَاتِ مَنِ اتَّبَعَهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عقبہ بن مسلم نے نافع بن جبیر بن مطعم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ وہ عبدالملک بن مروان کے پاس آئے تو عبدالملک نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ کو نبی اکرم ﷺ کے وہ اسماء یاد ہیں جو حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ گنوایا کرتے تھے؟ تو نافع نے جواب دیا: وہ چھ ہیں' محمد' احمد' خاتم' حاشر' عاقب' ماحی' جہاں تک حاشر کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کو قیامت سے پہلے مبعوث کیا گیا ہے اور ایک شدید عذاب سے پہلے نبی اکرم ﷺ تم لوگوں کو ڈرانے والے ہیں' جہاں تک عاقب کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے بعد آنے والے ہیں' اور جہاں تک ماحی کا تعلق ہے تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی وجہ سے بُرائیوں کو مٹا دے گا اُن لوگوں کی بُرائیوں کو جو آپ ﷺ کی پیروی کریں گے۔

نبی اکرم ﷺ طٰہٰ و یٰسین ہیں

1072- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ عَشَرَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے پروردگار کی بارگاہ میں میرے دس نام ہیں''۔

أَسْمَاءٍ

قَالَ: أَبُو الطُّفَيْلِ: قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا ثَمَانِيَةً:

مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَبُو الْقَاسِمِ، وَالْفَاتِحُ، وَالْخَاتَمُ، وَالْمَاحِي، وَالْعَاقِبُ، وَالْحَاشِرُ

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اُن میں سے آٹھ نام یاد ہیں:

''محمد' احمد' ابوالقاسم' فاتح' خاتم' ماحی' عاقب' حاشر''۔

قَالَ أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ: وَزَعَمَ سَيْفٌ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ قَالَ لَهُ: إِنَّ الِاسْمَيْنِ الْبَاقِيَيْنِ: طه، وَيَاسِين

ابویحییٰ تیمی نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ سیف بن وہب نامی راوی کا یہ بیان کرنا ہے کہ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے اُنہیں یہ بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی دو نام: طٰہٰ اور یٰسین ہیں۔ [1]

بَابُ صِفَةِ خَلْقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْلَاقِهِ الْحَمِيدَةِ الْجَمِيلَةِ الَّتِي خَصَّهُ اللهُ تَعَالَى بِهَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیۂ مبارک کا بیان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن قابلِ تعریف خوبصورت اخلاق کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر عطا کیے

1073- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَنْبَأَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَازِنٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْعَتْ لَنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صِفْهُ لَنَا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن مازن بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ ہمارے سامنے بیان کیجئے!

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا:

كَانَ لَيْسَ بِالذَّاهِبِ طُولًا، وَفَوْقَ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لمبے تڑنگے نہیں تھے' آپ درمیانہ قد سے

---

[1] علامہ اقبال نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِن دونوں اسماء کا تذکرہ اس شعر میں کیا ہے:

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

الرَّبْعَةِ. إِذَا جَاءَ مَعَ الْقَوْمِ غَمَرَهُمْ. أَبْيَضَ شَدِيدَ الْوَضَحِ. ضَخْمَ الْهَامَةِ. أَغَرَّ أَبْلَجَ. أَهْدَبَ الْأَشْفَارِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ. وَإِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ. كَأَنَّ الْعَرَقَ فِي وَجْهِهِ اللُّؤْلُؤُ. لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کچھ زیادہ تھے' جب آپ لوگوں کے ساتھ تشریف لاتے تھے تو اُن سے نمایاں محسوس ہوتے تھے' آپ گورے چٹے تھے' آپ کا سر بڑا تھا' رنگ صاف تھا' چہرہ روشن تھا' پلکوں کے بال لمبے تھے' ہتھیلیاں اور پاؤں پُرگوشت تھے' جب آپ چلتے تھے تو آگے کی طرف ذرا جھک کر چلتے تھے جیسے بلندی سے نیچے کی طرف آ رہے ہوں' آپ کے چہرہ پر پسینہ موتیوں کی طرح محسوس ہوتا تھا' میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا (خوبصورت) کوئی نہیں دیکھا"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان کردہ حلیہ

1074- وحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ. عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: كَانَ عَظِيمَ الْهَامَةِ أَبْيَضَ مُشْرَبًا حُمْرَةً. عَظِيمَ اللِّحْيَةِ. ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ. شَثْنَ الْكَفَّيْنِ. طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ. كَثِيرَ شَعْرِ الرَّأْسِ رَجْلَهُ. يَتَكَفَّأُ فِي مِشْيَتِهِ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ. لَا طَوِيلٌ وَلَا قَصِيرٌ. لَمْ أَرَ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے بتایا:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر بڑا تھا' آپ کی رنگت سفید تھی جس میں سرخی ملی ہوئی تھی' آپ کی داڑھی گھنی تھی' کندھے چوڑے تھے' ہتھیلیاں پُرگوشت تھیں' سینے سے پیٹ تک بالوں کی لمبی (اور پتلی) لکیر تھی' سر کے بال زیادہ تھے اور سیدھے تھے' آپ چلتے ہوئے کچھ جھک کر چلتے تھے یوں جیسے بلندی سے نیچے کی طرف اُتر رہے ہوں' آپ نہ تو زیادہ لمبے تھے اور نہ زیادہ چھوٹے تھے' میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا (خوبصورت) کوئی نہیں دیکھا"۔

-1074 رواہ أحمد 89/1، والترمذی: 3641، وخرجہ الألبانی فی الصحیحۃ: 2053۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ

1075- وحَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ:

مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ. لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ. بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ. لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"میں نے سرخ حلّہ میں لمبی زلفوں والا کوئی شخص، نبی اکرم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا' آپ کے بال کندھے تک آتے تھے' آپ کا سینہ چوڑا تھا' آپ نہ زیادہ چھوٹے تھے اور نہ زیادہ لمبے تھے"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان

1076- حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ قَوَامًا، وَأَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَأَحْسَنَ النَّاسِ لَوْنًا، وَأَطْيَبَ النَّاسِ رِيحًا، وَأَلْيَنَ النَّاسِ كَفًّا، مَا شَمَمْتُ رَائِحَةً قَطُّ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْهُ، وَلَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ قدوقامت کے حوالے سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے' چہرے کے حوالے سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے' رنگت کے اعتبار سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے' آپ کی خوشبو سب سے زیادہ پاکیزہ تھا' آپ کی ہتھیلی سب سے زیادہ نرم تھی' میں نے آپ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی مشک اور عنبر کوئی خوشبو

-1075 رواه البخاري:3551، ومسلم:2337، وأبو داؤد:4183، والترمذي:3639، والنسائي 183/8.

-1076 رواه البخاري:3561، ومسلم:2330، والترمذي:2015، وأحمد 413/1، وابن حبان:6303، والدارمي 31/1.

مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً، أَلْيَنَ مِنْ كَفِّهِ، وَكَانَ رَبْعَةً، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَا الْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ، إِذَا مَشَى أَظُنُّهُ قَالَ: يَتَكَفَّأُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں سونگھی اور نہ ہی کسی ریشم اور حریر کو آپ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم محسوس کیا' آپ درمیانہ قد کے مالک تھے نہ زیادہ لمبے تھے نہ زیادہ چھوٹے تھے' آپ کے بال نہ تو گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے' جب آپ چلتے تھے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:) تو آگے کی طرف جھک کر چلتے تھے''۔

سیدہ اُم معبد رضی اللہ عنہا کی روایت

1077- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ مُحْرِزِ بْنِ الْمَهْدِيِّ نِسْبَتُهُ إِلَى الْأَزْدِ وَيُكَنَّى مُكْرَمٌ: بِأَبِي الْقَاسِمِ. حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي سُوقِ قُدَيْدٍ قَالَ مُكْرَمٌ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامِ بْنِ حُبَيْشٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَتِيلِ الْبَطْحَاءِ يَوْمَ الْفَتْحِ. حِزَامٌ الْمُحَدِّثُ، عَنْ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو عَاتِكَةَ بِنْتِ خَالِدٍ الَّتِي كُنْيَتُهَا أُمُّ مَعْبَدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ: خَرَجَ مِنْهَا مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَدَلِيلُهُمَا اللَّيْثِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُرَيْقِطٍ، مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ الْخُزَاعِيَّةِ، فَسَأَلُوهَا

ابوالقاسم مکرم بن محرز بن مہدی نے' اپنے والد کے حوالے سے' حزام بن ہشام بن حبیش' (حضرت حبیش رضی اللہ عنہ وہ ہیں) جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور وہ فتح کے موقعہ پر بطحاء میں شہید ہو گئے تھے' کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' حزام (بن ہشام نے' اپنے دادا) حضرت حبیش بن خالد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے' جو سیدہ عاتکہ بنت خالد رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں' اس خاتون کی کنیت ''ام معبد'' ہے' (اور یہ روایت اسی خاتون کے حوالے سے منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مکہ سے نکالا گیا تو آپ وہاں سے نکلے آپ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کے ارادے سے وہاں سے نکلے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ تھے' اور راستہ بتانے والا شخص عبداللہ بن اریقط لیثی تھا' ان حضرات کا گزر ام معبد خزاعیہ کے خیمے کے پاس سے ہوا' ان حضرات نے اس خاتون سے گوشت اور دودھ کے بارے میں دریافت کیا تا کہ اس خاتون سے یہ چیزیں خرید لیں' لیکن ان حضرات کو اس خاتون کے پاس یہ چیزیں

1077- رواہ الحاکم 9/3' وعزاہ الھیثمی فی مجمع الزوائد 57/6' ورواہ البیھقی فی الدلائل 276/1' وابن سعد فی الطبقات 230/1۔

لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوهُ مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فِي كِسْرِ الْخَيْمَةِ، فَقَالَ: مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ: هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلِبَهَا؟ قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي نَعَمْ إِنْ رَأَيْتَ بِهَا لَبَنًا فَاحْلُبْهَا، فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا، وَسَمَّى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، وَدَرَّتْ، وَاجْتَرَّتْ، وَدَعَا بِإِنَاءٍ يَرْبِضُ الرَّهْطَ، فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ، وَسَقَى أَصْحَابَهُ، حَتَّى رَوَوْا، ثُمَّ شَرِبَ آخِرَهُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَرَاضُوا، ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ، حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا، تَابَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا، فَقَلَّ مَا لَبِثَتْ أَنْ جَاءَ زَوْجُهَا أَبُو مَعْبَدٍ، يَسُوقُ أَعْنُزًا عِجَافًا يَتَشَارَكْنَ هَزْلَى مُخُّهُنَّ قَلِيلٌ، فَلَمَّا رَأَى أَبُو مَعْبَدٍ، اللَّبَنَ عَجِبَ، وَقَالَ: مِنْ أَيْنَ لَكِ هَذَا اللَّبَنُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ،

نہیں ملیں' ان حضرات کے پاس زادِ سفر ختم ہو چکا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمے کے کونے میں ایک بکری ملاحظہ فرمائی' تو دریافت کیا: اے ام معبد اس بکری کا کیا معاملہ ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: کمزوری (یا بیماری) کی وجہ سے یہ دوسری بکریوں سے پیچھے رہ گئی ہے (یعنی ان کے ساتھ چرنے کے لیے نہیں جا سکی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس میں دودھ ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: یہ اس سے زیادہ کمزور ہے (یعنی دودھ دینے کے قابل نہیں ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دو گی کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں؟ اس خاتون نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں! جی ہاں! اگر آپ کو اس میں دودھ دکھائی دیتا ہے تو آپ اس کو دوہ لیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو دعا دی' اور اس بکری کے تھن پر اپنا دست مبارک پھیرا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا' اور اس خاتون کے لیے اس کی بکری کے بارے میں دعا کی' تو اس کے تھن دودھ سے بھر گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا برتن منگوایا' جو سب کے لیے کفایت کر جائے' آپ نے اس میں تیزی سے نکلنے والا دودھ دوہ لیا یہاں تک کہ وہ برتن بھر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ اس خاتون کو پینے کے لیے دیا' اس نے سیر ہو کر پیا' اس کے بعد آپ نے اپنے اصحاب کو وہ پینے کے لیے دیا' یہاں تک کہ وہ سب بھی سیر ہو گئے' پھر سب سے آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نوش فرمایا' پھر وہ حضرات روانہ ہو گئے' انہوں نے بعد میں ایک مرتبہ پھر اس برتن میں دودھ دوہ لیا تھا اور وہ ام معبد کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: تھوڑی دیر گزرنے کے بعد اُس کا شوہر

وَالشَّاءُ عَازِبٌ حِيَالٌ وَلَا حَلُوبَ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَتْ: لَا وَاللهِ، إِلَّا أَنَّهُ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ، مِنْ حَالِهِ كَذَا وَكَذَا قَالَ: صِفِيهِ لِي يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ أَبْلَجَ الْوَجْهِ، حَسَنَ الْخَلْقِ، لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ، وَلَمْ يُزْرِهِ صُقْلَةٌ، وَسِيمًا قَسِيمًا، فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ، وَفِي أَشْفَارِهِ غَطَفٌ، وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ، وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ، أَزَجُّ أَقْرَنُ، إِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ، وَإِنْ تَكَلَّمَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ، أَجْمَلُ النَّاسِ مِنْ بَعِيدٍ، وَأَحْلَاهُ وَأَحْسَنُهُ مِنْ قَرِيبٍ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ، فَصْلٌ، لَا نَزْرٌ وَلَا هَذَرٌ، كَأَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ يَنْحَدِرْنَ، رَبْعَةٌ، لَا بَايِسَ مِنْ طُولٍ، وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ، غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، فَهُوَ أَنْظَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا، لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَهُ، إِنْ قَالَ أَنْصَتُوا لِقَوْلِهِ، وَإِنْ أَمَرَ تَبَادَرُوا إِلَى أَمْرِهِ، مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ، لَا عَابِسٌ وَلَا مُعْتَدٍ

ابومعبد اپنی بکریاں لے کر آیا جو بھوکی تھیں اور کمزور تھیں' جب ابومعبد نے دودھ دیکھا تو وہ بڑا حیران ہوا' اُس نے کہا: اے اُم معبد! یہ دودھ تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ جبکہ یہ بکریاں باہر سے ہوکر آ رہی ہیں اور گھر میں ویسے ہی دودھ دوہنے کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ تو اُس خاتون نے بتایا: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہمارے پاس سے ایک برکت والے صاحب گزرے تھے جن کی صورتِ حال اس اس طرح تھی۔ تو اُن کے شوہر نے کہا: اے اُم معبد! تم اُن کا حلیہ میرے سامنے بیان کرو! تو اُن خاتون نے بتایا: میں نے ایک ایسے صاحب کو دیکھا جو نورانی شخصیت کے مالک تھے' اُن کا چہرہ روشن تھا' شکل وصورت عمدہ تھی' نہ تو دُبلا پن اُنہیں عیب دار کرتا تھا اور نہ ہی اُنہیں موٹا پا لاحق تھا' خوبصورت اور وجیہ وشکیل تھے' اُن کی آنکھوں میں سیاہی تھی اور پلکوں کے بال لمبے تھے' اُن کی آواز نرم تھی اور گردن ذرا لمبی تھی' اُن کی ڈاڑھی گھنی تھی' اَبرو لمبے تھے اور ملے ہوئے تھے' اگر وہ خاموش ہوتے تو باوقار محسوس ہوتے اور اگر کلام کرتے تو نمایاں محسوس ہوتے (یا سر یا ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کرتے)' اُن پر چمک نمایاں تھی' دوسرے سے دیکھنے میں سب سے خوبصورت لگتے تھے اور قریب لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور پسندیدہ لگتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام مٹھاس والا تھا اور واضح تھا' نہ اُس میں کمی تھی اور نہ ہی فضول گوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام موتیوں کی لڑی کی طرح تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے' نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی (دیکھنے والے کی آنکھ) کوتاہ قامتی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمتر سمجھتی تھی' درمیانے قد وقامت کے تھے' دیکھنے میں تینوں افراد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت اور سب

سے زیادہ قدر و منزلت کے مالک محسوس ہوتے تھے' اُن کے ساتھیوں نے اُنہیں گھیرا ہوا تھا' جب وہ بات کرتے تھے تو اُن کے ساتھی اُن کی بات کیلئے خاموش ہو جاتے تھے اور جب وہ حکم دیتے تھے تو وہ ساتھی اُس حکم پر عمل پیرا ہونے کیلئے لپکتے تھے' اُن کے ساتھی اُن کی خدمت کرتے تھے اور اُن کیلئے سب کچھ تیار کرتے تھے' وہ ماتھے پہ بل ڈالنے والے نہیں تھے اور نہ ہی زیادتی کرنے والے تھے۔

قَالَ اَبُو مَعْبَدٍ: هُوَ وَاللّٰهِ صَاحِبُ قُرَيْشٍ الَّذِى ذُكِرَ لَنَا مِنْ اَمْرِهِ مَا ذُكِرَ بِمَكَّةَ. وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَصْحَبَهُ. وَلَاَفْعَلَنَّ اِنْ وَجَدْتُ اِلَى ذٰلِكَ سَبِيلًا فَاَصْبَحَ صَوْتٌ بِمَكَّةَ عَالِيًا. يَسْمَعُونَ وَلَا يَدْرُونَ مَنْ صَاحِبُهُ؟ وَهُوَ يَقُولُ:

جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهِ
رَفِيقَيْنِ قَالَا خَيْمَتَىْ اُمِّ مَعْبَدِ
هُمَا نَزَلَاهَا بِالْهُدَى. فَاهْتَدَتْ بِهِ
فَقَدْ فَازَ مَنْ اَمْسَى رَفِيقَ مُحَمَّدِ
فَيَا لِقُصَيٍّ. مَا زَوَى اللّٰهُ عَنْكُمْ
بِهِ مِنْ فَعَالٍ لَا يُجَازَى وَسُؤْدَدِ
لِيَهْنِ بَنِى كَعْبٍ مَقَامَ فَتَاتِهِمْ
وَمَقْعَدَهَا لِلْمُؤْمِنِينَ بِمَرْصَدِ
سَلُوا اُخْتَكُمْ عَنْ شَاتِهَا وَاِنَائِهَا
فَاِنَّكُمْ اِنْ تَسْاَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدِ
دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ

تو ابو معبد نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو قریش کے متعلقہ فرد تھے جن کے معاملہ کا ذکر مکہ میں ہمارے سامنے کیا جا رہا تھا اور میں نے بھی یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اُن کا ساتھ دوں گا اور اگر میں اُن تک پہنچ پایا تو میں ایسا ضرور کروں گا۔ اُس موقع پر مکہ میں بلند آواز آئی جو لوگ سن رہے تھے لیکن اُنہیں یہ پتا نہیں چل رہا تھا کہ کہنے والا شخص کون ہے؟ وہ شخص یہ کہہ رہا تھا:

''اللہ تعالیٰ جو لوگوں کا پروردگار ہے وہ (سفر کے) دو ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے! جن دونوں نے اُم معبد کے خیمہ میں پڑاؤ کیا' وہ ہدایت کے ہمراہ وہاں ٹھہرے تو اُس خاتون نے اُس کی پیروی کی' تحقیق وہ شخص کامیاب ہو گیا جو حضرت محمد ﷺ کا ساتھی بن گیا اور افسوس اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے اُس چیز کو لپیٹ دیا جس کا بدلہ کچھ اور نہیں ہو سکتا اور سرداری کو (تم سے الگ کر دیا ہے تو کعب کی اولاد کو اپنی نوجوان خاتون کو مبارکباد دینی چاہیے جس کی رہائش گاہ اہلِ ایمان کیلئے پناہ گاہ بنی' تم اپنی بہن (یعنی اُم معبد) سے اُس کی بکری اور برتن کے بارے میں دریافت کرو اور اگر تم بکری سے پوچھو گے تو وہ بھی گواہی دے گی' (نبی اکرم ﷺ نے) اُس خاتون سے ایسی بکری منگوائی جو دودھ دینے کے قابل نہیں

عَلَيْهَا صَرِيحًا ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدِ
فَغَادَرَهَا رَهْنًا لَدَيْهَا لِحَالِبٍ
يُرَدِّدُهَا فِي مَصْدَرٍ ثُمَّ مَوْرِدِ

تھی اور پھر اُس بکری نے ایسا دودھ دیا جو ایک صحیح و سالم بکری دیتی ہے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) جب اُس خاتون کے ہاں سے روانہ ہوئے تو کچھ دودھ اُس کے پاس بھی چھوڑ دیا جو دودھ دوہنے والے فرد (یعنی اُم معبد کے شوہر) کیلئے تھا جو اُن بکریوں کو (پانی کے) گھاٹ پر لے جاتا تھا اور گھر واپس لاتا تھا"۔

قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَاعِرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِهَتْفِ الْهَاتِفِ، شَبَّبَ بِجَوَابِ الْهَاتِفِ، وَهُوَ يَقُولُ:

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے جب ہاتف کے یہ اشعار سنے تو اُنہوں نے اُس کے جواب میں یہ اشعار کہے:

لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ زَالَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ
وَقُدِّسَ مَنْ يَسْرِي اِلَيْهِمْ وَيَغْتَدِ
تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ، فَضَلَّتْ عُقُولُهُمْ
وَحَلَّ عَلَى قَوْمٍ بِنُورٍ مُجَدَّدِ
هَدَاهُمْ بِهِ بَعْدَ الضَّلَالَةِ رَبُّهُمْ
وَاَرْشَدَهُمْ، مَنْ يَتْبَعِ الْحَقَّ يَرْشُدِ
وَهَلْ يَسْتَوِي ضُلَّالُ قَوْمٍ تَسَفَّهُوا
عَمَايَتُهُمْ هَادٍ بِهِ كُلَّ مُهْتَدِي
وَقَدْ نَزَلَتْ مِنْهُ عَلَى اَهْلِ يَثْرِبٍ
رِكَابُ هُدًى، حَلَّتْ عَلَيْهِمْ بِاَسْعَدِ
نَبِيٌّ يَرَى مَا لَا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهُ
وَيَتْلُو كِتَابَ اللهِ فِي كُلِّ مَسْجِدِ
وَاِنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ
فَتَصْدِيقُهَا فِي الْيَوْمِ اَوْ فِي ضُحَى الْغَدِ

"وہ قوم رسوا ہوگئی جن کے پاس سے اُن کے نبی چلے گئے اور وہ قوم پاک ہوگئی جن کی طرف وہ نبی تشریف لے گئے' وہ نبی ایک قوم کو چھوڑ کر گئے تو اُس قوم کی عقلیں گمراہ ہوگئیں اور وہ نبی ایک قوم کے پاس آئے تو اُن کے پاس نور آ گیا' اُن کے پروردگار نے اُس نبی (یا نور) کے ذریعہ اُن لوگوں کو ہدایت نصیب کی اور اُن کی رہنمائی کی اور جو شخص حق کی پیروی کرتا ہے وہ سمجھداری کا مظاہرہ کرتا ہے اور کیا گمراہ لوگوں کی قوم جس نے بیوقوفی کو اختیار کیا (ہدایت یافتہ لوگوں) کے برابر ہو سکتی ہے؟ اہلِ یثرب کے پاس ہدایت کی رکاب نے پڑاؤ کیا اور اُن کو سب سے زیادہ سعادت مندی نصیب ہوئی' نبی وہ چیز دیکھتے ہیں جو اُن کے اردگرد لوگ نہیں دیکھ پاتے ہیں اور وہ ہر مسجد میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں' اور اگر وہ کسی دن میں کسی غیر موجود چیز کے بارے میں بات کریں تو اُسی دن میں یا اُس سے اگلے دن میں دن چڑھے تک اُس بات کی تصدیق سامنے آ جاتی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کی

لِيَهْنِ أَبَا بَكْرٍ سَعَادَةَ جَدِّهِ
بِصُحْبَتِهِ، مَنْ يُسْعِدِ اللهُ يَسْعَدِ
لِيَهْنِ بَنِي كَعْبٍ مَقَامَ فَتَاتِهِمْ
وَمَقْعَدَهَا لِلْمُؤْمِنِينَ بِمَرْصَدِ

"سعادت کے حوالے سے مبارکباد ہو جسے اللہ تعالیٰ سعادت نصیب کرتا ہے وہی سعادت مند ہوتا ہے اور کعب کی اولاد کو اُن کی خاتون کی رہائش گاہ کے حوالے سے مبارکباد ہو جس کا گھر اہلِ ایمان کیلئے پناہ گاہ ثابت ہوا"۔

قَالَ مُكْرَمٌ: مَعْنَى قَوْلِهَا: يَرْبِضُ الرَّهْطَ: يَرْوِيهِمْ. وَالْعَازِبُ: الْغَائِبُ عَنْ أَهْلِهِ. وَالْحِيَالُ: الَّتِي قَدْ مَرَّ لَهَا حَوْلٌ وَلَيْسَ بِهَا لَبَنٌ وَلَمْ يَقْرَبْهَا فَحَلٌّ. وَقَوْلُهُ: ثُمَّ أَرَاضُوا: أَرَاحُوا. وَالصَّقْلُ: هُوَ اللَّوْنُ الْحَسَنُ، وَالْوَسِيمُ الصَّبِيحُ، وَالْقَسِيمُ النَّصَفُ، الصَّحَلُ: صِحَّةُ الصَّوْتِ وَصَلَابَتُهُ، وَالسَّطَعُ: طُولُ الْعُنُقِ، وَالْكَثَاثَةُ: الْغِلَظُ. أَزَجُّ: طَوِيلُ الْحَاجِبَيْنِ، وَالْأَقْرَنُ: الْمُسْتَجْمِعُ شَعَرَ الْحَاجِبَيْنِ، وَالنَّزْرُ: الْقَلِيلُ، وَالْهَذْرُ: الَّذِي يَهْذِرُ بِالْكَلَامِ كَثْرَةً

مکرم فرماتے ہیں: "يَرْبِضُ الرَّهْطَ": کا مطلب ہے جو انہیں سیراب کردے۔

"عازب": جو اپنی بیوی (یا شوہر) کے پاس موجود نہ ہو۔

"حیال": جس (بکری) پر ایک سال گزر گیا ہو اور اس دوران اس کا دودھ نہ اترا ہو اور کسی نر نے اس کے ساتھ جفتی نہ کی ہو۔

"ثم اراضوا": یعنی پھر وہ حضرات روانہ ہو گئے۔

"الصقل": خوبصورت رنگ۔

"وسیم": یعنی صبیح (یعنی خوبصورت)۔ "قسیم": یعنی وجیہہ و شکیل۔ "صحل": آواز کی درستگی اور پختگی۔ "سطع": یعنی لمبی گردن۔ "کثاثة": یعنی (داڑھی شریف کا) گھنا ہونا۔ "ازج": یعنی لمبے ابرو۔ "اقرن" جس کے ابرو کے بال ملے ہوئے ہوں۔ "نزر" تھوڑا۔ "هذر" جو بکثرت کلام کر کے ناگواری کا باعث بنے۔

قریش کی اُم معبد سے تفتیش

1078- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُكْرَمٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قُرَّةَ الْخُزَاعِيُّ ثُمَّ الْكَعْبِيُّ قَالَ يَحْيَى: لَمَّا أَنْ

مکرم نے یحییٰ بن قرہ خزاعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب مکہ میں یہ اعلان ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے نکل گئے ہیں تو مشرکین کے ہر گھر نے اس اعلان کو توجہ سے سنا' وہ لوگ بیدار

1078- انظر السابق۔

هَتَفَ الْهَاتِفُ بِمَكَّةَ بِمَخْرَجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَمْ يَبْقَ بَيْتٌ مِنْ بُيُوتِ الْمُشْرِكِينَ، إِلَّا انْتَبَهَ بِهَتْفِ الْهَاتِفِ وَاسْتَيْقَظُوا. فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحُوا اجْتَمَعُوا ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِهِمْ: سَمِعْتُمْ مَا كَانَ الْبَارِحَةَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، سَمِعْنَا. قَالُوا: قَدْ بَانَ لَكُمْ مَخْرَجُ صَاحِبِكُمْ عَلَى طَرِيقِ الشَّامِ مِنْ حَيْثُ تَأْتِيكُمُ الْمِيرَةُ عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ، بِقُدَيْدٍ وَاطْلُبُوهُ، فَرُدُّوهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَسْتَعِينَ عَلَيْكُمْ بِكِلْبَانِ الْعَرَبِ. فَجَمَعُوا سَرِيَّةً مِنْ خَيْلٍ ضَخْمَةٍ، فَخَرَجَتْ فِي طَلَبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَتَّى نَزَلُوا بِأُمِّ مَعْبَدٍ، وَقَدْ أَسْلَمَتْ وَحَسُنَ إِسْلَامُهَا فَسَأَلُوهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَشْفَقَتْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ وَتَعَاجَمَتْ وَقَالَتْ: إِنَّكُمْ لَتَسْأَلُونَ عَنْ أَمْرٍ مَا سَمِعْتُ بِهِ قَبْلَ عَامِي هٰذَا، وَهِيَ صَادِقَةٌ لَمْ تَسْمَعْهُ إِلَّا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. تُخْبِرُونِي أَنَّ رَجُلًا يُخْبِرُكُمْ بِمَا فِي السَّمَاءِ؟ إِنِّي لَأَسْتَوْحِشُ مِنْكُمْ، وَلَإِنْ لَمْ تَنْصَرِفُوا عَنِّي لَأَصِيحَنَّ فِي قَوْمِي عَلَيْكُمْ. فَانْصَرَفُوا، وَلَمْ يَعْلَمُوا أَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو گئے' جب صبح ہوئی تو وہ لوگ اکٹھے ہوئے' پھر اُنہوں نے ایک دوسرے سے کہا: آج صبح جو کچھ ہوا وہ تم نے سنا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے سنا ہے۔ تو اُنہوں نے کہا: تمہارے سامنے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ تمہارے متعلقہ فرد شام کے راستہ سے نکلے ہیں' یہ وہی راستہ ہے جہاں سے تم میرہ کی طرف جاتے ہوئے قدید کے مقام سے اُمِ معبد کے دو خیموں کے پاس سے گزرتے ہو' تو تم اُنہیں وہاں تلاش کرو اور تم اُنہیں اس سے پہلے واپس لے آؤ کہ وہ تمہارے خلاف عربوں کے مختلف لوگوں سے مدد حاصل کریں۔ تو گھڑسواروں کا ایک گروہ اکٹھا ہوا اور وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ لوگ اُمِ معبد کے پاس پہنچ گئے۔ اُس خاتون نے اسلام قبول کر لیا تھا اور اچھی طرح سے اسلام قبول کیا تھا' لوگوں نے اُس خاتون سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا تو اُس خاتون کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اُن لوگوں کی طرف سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہوا تو اُس نے ذو معنی مفہوم مراد لیتے ہوئے یہ کہا: تم لوگ ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کر رہے ہو جو میں نے اس سے پہلے کبھی سنی ہی نہیں ہے اور وہ اس بارے میں سچی تھی کہ اُس نے یہ بات صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی۔ (اُس نے یہ بھی کہا:) تم لوگ مجھے بتا رہے ہو کہ ایک شخص تمہیں اُن چیزوں کے بارے میں اطلاع دیتا ہے جو آسمانوں میں ہیں' مجھے تو تم لوگوں پر حیرانگی ہو رہی ہے' اگر تم لوگ یہاں سے واپس نہ گئے تو میں اپنی قوم میں تمہارے خلاف چیخ و پکار شروع کر دوں گی۔ تو وہ لوگ وہاں سے چلے گئے اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پتا نہیں چل سکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ

تَوَجَّهَ، وَلَوْ قَضَى اللهُ الْكَرِيمُ: أَنْ يَسْأَلُوا الشَّاةَ مَنْ حَلَبَكِ؟ لَقَالَتْ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَلِكَ أَنَّهَا جُعِلَتْ شَاهِدَةً، فَعَمَّى اللهُ الْكَرِيمُ عَلَيْهِمْ مُسَاءَلَةَ الشَّاةِ، وَسَأَلُوا أُمَّ مَعْبَدٍ، فَكَتَمَتْهُمْ

کس طرف ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ لوگ یہ بھی دریافت کر سکتے تھے کہ تمہاری بکری کو کس نے دوھا ہے تو پھر اُس خاتون کو یہ جواب دینا پڑتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہی ایک چیز گواہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی توجہ اُس طرف نہیں ہونے دی کہ وہ بکری کے بارے میں دریافت کرتے' اُنہوں نے اُم معبد سے جو سوال کیا تھا اُم معبد نے اُس حوالے سے اُن سے بات چھپالی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ ابْنُ صَاعِدٍ فِي كِتَابِ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ، عَنْ مُكْرَمٍ وَغَيْرِهِ، مِنْ طُرُقٍ مُخْتَصَرٍ فِي بَابِ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

امام آجری بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث ابن صاعد نے کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں مکرم اور دیگر راویوں کے حوالے سے مختصر طور پر نقل کی ہے جو نبوت کے دلائل سے متعلق باب میں ہے۔

مشکل الفاظ کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَقَدْ تَكَلَّمَ أَبُو عُبَيْدٍ، وَغَيْرُهُ فِي غَرِيبِ حَدِيثِ أُمِّ مَعْبَدٍ، فَأَنَا أَذْكُرُهُ فَإِنَّهُ حَسَنٌ يَزِيدُ النَّاظِرَ فِيهِ عِلْمًا وَمَعْرِفَةً

(امام آجری فرماتے ہیں:) ابوعبید اور دیگر حضرات نے اُم معبد کی غریب حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے' میں اُسے ذکر کرتا ہوں کیونکہ یہ ایک عمدہ چیز ہے اس میں توجہ دینے والے شخص کی معرفت اور علم میں اضافہ ہوگا۔

قَوْلُهُ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ: وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُشْتِّينَ يَعْنِي مُرْمِلِينَ: قَدْ نَفِدَ زَادُهُمْ وَقَوْلُهُ مُشْتِّينَ: يَعْنِي دَائِبِينَ فِي الشِّتَاءِ وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ الْجَدْبُ وَضِيقُ الْأَمْرِ عَلَى الْأَعْرَابِ وَقَوْلُهُ فِي الشَّاةِ: فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ: يَعْنِي فَتَحَتْ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهَا لِلْحَلْبِ،

وہ حدیث کے آغاز میں یہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ مرملین مشتین' مرملین کا مطلب یہ ہے کہ اُن کا زادِ راہ ختم ہو گیا تھا' مشتین کا مطلب یہ ہے کہ وہ گرمی میں آچکے تھے' یہ وہ وقت تھا جس میں خشک سالی ہوتی ہے اور دیہاتیوں کیلئے صورتِ حال تنگی کا شکار ہو جاتی ہے۔ بکری کے بارے میں روایت میں یہ الفاظ: فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ' اس سے مراد یہ ہے کہ اُس کی دونوں ٹانگوں کو دودھ دوہنے کیلئے کھول دیا۔

وَقَوْلُهُ: دَعَا بِإِنَاءٍ يَرْبِضُ الرَّهْطَ: أَيْ

متن کے یہ الفاظ: يَرْبِضُ الرَّهْطَ' یعنی آپ نے اُن لوگوں

يَرْوِيهِمْ، حَتَّى يَثْقُلُوا فَيَرْبِضُوا وَالرَّهْطُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى الْعَشَرَةِ. وَقَوْلُهُ: فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا: الثَّجُّ: السَّيَلَانُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا} [النبا: 14]

أَيْ سَيَّالًا

وَقَوْلُهُ: حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ: تُرِيدُ عَلَا الْإِنَاءَ بَهَاءُ اللَّبَنِ، وَهُوَ وَبِيصُ رَغْوَتِهِ: تُرِيدُ أَنَّهُ مَلَأَهُ.

وَقَوْلُهُ: فَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى أَرَاضُوا: يَعْنِي حَتَّى رَوَوْا، حَتَّى تَقَعُوا بِالرِّيِّ. وَقَوْلُهُ فِي الْأَعْنُزِ: يَتَشَارَكْنَ هَزْلًا: يَعْنِي قَدْ عَمَّهُنَّ الْهُزَالُ فَلَيْسَ فِيهِنَّ مَنْفَعَةٌ وَلَا ذَاتُ طَرْقٍ وَهُوَ مِنَ الِاشْتِرَاكِ يَعْنِي أَنَّهُنَّ اشْتَرَكْنَ: فَصَارَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ حَظٌّ.

وَقَوْلُهُ: وَالشَّاءُ عَازِبٌ: أَيْ بَعِيدٌ فِي الْمَرْعَى، يُقَالُ عَزَبَ عَنَّا: إِذَا بَعُدَ وَيُقَالُ لِلشَّيْءِ إِذَا انْفَرَدَ: عَزَبَ،

ثُمَّ وَصَفَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَوْجِهَا أَبِي مَعْبَدٍ قَالَ: صِفِيهِ لِي، فَقَالَتْ: رَأَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ، أَبْلَجَ الْوَجْهِ، حَسَنَ الْخُلُقِ، لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ وَلَمْ

کو سیراب کر دیا یہاں تک کہ وہ بوجھل ہو گئے اور بیٹھ گئے۔ لفظ الرھط، تین سے لے کر دس افراد کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ متن کے یہ الفاظ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا، لفظ الثج کا مطلب بہنا ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اور ہم نے بھرے ہوئے بادلوں سے بہتا ہوا پانی نازل کیا''۔

(یہاں ''ثجاج'' کا مطلب یعنی بہتا ہوا۔

متن کے یہ الفاظ: حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، اس سے مراد یہ ہے کہ دودھ کی وجہ سے برتن اوپر تک بھر گیا، اس سے مراد اُس کے جھاگ کی چمک ہے اور مراد یہ ہے کہ وہ برتن بھر گیا۔

متن کے یہ الفاظ: حَتَّى أَرَاضُوا، یعنی وہ سیراب ہو گئے اور سیرابی میں واقع ہو گئے۔ متن کے یہ الفاظ: فِي الْأَعْنُزِ، یعنی اُن میں لاغر ہونا عام پایا جا رہا تھا اور اُن میں کوئی فائدہ بھی نہیں تھا اور اُن میں کوئی ایسی بھی نہیں تھی جو افزائشِ نسل کے کام آ سکے، یہ لفظ اشتراک سے منقول ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بکریاں اُس میں مشترک تھیں اور ہر ایک کیلئے اُس میں سے حصہ تھا۔ متن کے یہ الفاظ: وَالشَّاءُ عَازِبٌ، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چراگاہ سے دور تھیں، یہ کہا جاتا ہے: عزب عنا، جب وہ دور ہو جائے اور کوئی چیز جب منفرد ہو تو اُس کیلئے لفظ عزب استعمال ہوتا ہے۔

پھر اس خاتون نے اپنے شوہر ابومعبد کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کیا، جب اس شخص نے کہا: تم میرے سامنے ان کا حلیہ بیان کرو! تو اس خاتون نے کہا: میں نے ایک ایسے صاحب کو دیکھے جو ظاہری طور پر خوبصورت تھے ان کا چہرہ روشن تھا، ان کے نین نقش

تُزْرِيهِ صُقْلَةٌ، وَسِيمًا قَسِيمًا، فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ، وَفِي أَشْفَارِهِ غَطَفٌ، وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ، وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ، أَزَجُّ أَقْرَنُ، إِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ، وَإِنْ تَكَلَّمَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ، أَجْمَلُ النَّاسِ وَأَبْهَاهُ مِنْ بَعِيدٍ، وَأَحْسَنُهُ وَأَحْلَاهُ مِنْ قَرِيبٍ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ، لَا نَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ، كَأَنَّمَا مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ يَنْحَدِرْنَ، رَبْعَةٌ، لَا بَائِسَ مِنْ طُولٍ، وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ، غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، فَهُوَ أَنْظَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا، لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَهُ، إِنْ قَالَ أَنْصَتُوا، وَإِذَا أَمَرَ تَبَادَرُوا إِلَى أَمْرِهِ مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ، لَا عَابِسٌ، وَلَا مُعْتَدٍ.

عمدہ تھے دبلے ایسے نہیں کہ معیوب لگیں اور موٹے بھی نہیں تھے وجیہہ وشکیل تھے ان کی آنکھیں سیاہ تھیں ان کے ہونٹ باریک تھے اور ان کی آواز ہلکی تھی ان کی گردن لمبی اور داڑھی گھنی تھی ان کے ابرو باریک اور لمبے تھے اگر وہ خاموش ہوتے تو باوقار محسوس ہوتے اور اگر کلام کرتے تو سر (یا ہاتھ کو) اُٹھا کر کرتے ان پر خوبصورتی غالب تھی دور سے سب سے حسین وجمیل محسوس ہوتے اور قریب سے سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے میٹھے محسوس ہوتے ان کے گفتگو میٹھی ہوتی نہ بالکل کم اور نہ بہت زیادہ ان کی گفتگو یوں محسوس ہوتی جیسے لڑی میں سے موتی گر رہے ہیں وہ درمیانے قد کے مالک تھے نہ (زیادہ) لمبے ہونے کی وجہ سے برے محسوس ہوتے نہ کوتاہ قامتی کی وجہ سے آنکھ انہیں کمتر محسوس کرتی وہ درمیانے (قد وقامت کے) تھے تینوں افراد میں وہ دیکھنے میں سب سے زیادہ (خوبصورت) اور زیادہ قدر ومنزلت کے مالک لگتے تھے ان کے ساتھیوں نے انہیں درمیان میں کیا ہوا تھا اگر وہ (اپنے ساتھیوں سے) یہ کہتے: تم خاموش ہو جاؤ! تو وہ لوگ خاموش ہو جاتے اور اگر وہ اپنے (ساتھیوں کو) کوئی حکم دیتے تو وہ لوگ ان کے حکم (پر عمل پیرا ہونے کے لیے) لپکتے تھے وہ ایسے تھے کہ ان کے ساتھی ان کی خدمت کرتے تھے اور (ان کے ساتھی) ان کے کام کرتے تھے وہ نہ تو ماتھے پر بل ڈالنے والے تھے اور نہ ہی زیادتی کرنے والے تھے۔

قَوْلُهَا: أَبْلَجُ الْوَجْهِ: تُرِيدُ مُشْرِقُ الْوَجْهِ، وَقَوْلُهَا: لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ: وَالنُّحْلَةُ: الدِّقَّةُ، وَقَوْلُهَا: لَمْ تُزْرِيهِ صُقْلَةٌ، وَالصَّقْلُ: أَيْ وَلَا تَأْخُذُ الْخَاصِرَةَ، وَقَوْلُهَا:

اس خاتون کا یہ کہنا: أَبْلَجُ الْوَجْهِ: اِس سے اُس کی مراد یہ تھی کہ آپ روشن چہرے کے مالک تھے۔ اس خاتون کا یہ کہنا: لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ لفظ النُّحْلَةُ: کا مطلب دبلا ہونا ہے۔ اس خاتون کا یہ کہنا: لَمْ تُزْرِيهِ صُقْلَةٌ لفظ الصَّقْلُ: یعنی انہیں موٹاپے نے اپنی

وَسِيمٌ الْحَسَنُ الْوَضِيءُ: يُقَالُ: وَسِيمٌ بَيِّنُ الْوَسَامَةِ وَعَلَيْهِ مِيسَمُ الْحُسْنِ، وَالْقَسِيمُ: الْحَسَنُ، وَالْقَسَامَةُ: الْحُسْنُ، وَالدَّعَجُ: السَّوَادُ فِي الْعَيْنِ، وَقَوْلُهَا: وَفِي أَشْفَارِهِ عَطَفٌ بِالْعَيْنِ عِنْدَهُمْ أَشْبَهُ وَهُوَ أَنْ تَطُولَ الْأَشْفَارُ ثُمَّ تَنْعَطِفُ إِذَا كَانَ بِالْغَيْنِ كَأَنَّهُ يُقَالُ: غَطَفٌ وَمَنْ قَالَ: بِالْعَيْنِ قَالَ: هُوَ فِي الْأُذُنِ وَهُوَ أَنْ يُدْبِرَ إِلَى الرَّأْسِ وَيَنْكَسِرَ طَرَفُهَا، وَقَوْلُهَا: وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ: تُرِيدُ فِي صَوْتِهِ كَالْبَحَّةِ وَهُوَ أَنْ لَا يَكُونَ حَادًّا

وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّلْبِيَةِ حَتَّى يَصْحَلَ صَوْتُهُ بِالتَّلْبِيَةِ يَعْنِي بَحَّ صَوْتُهُ. قَالَ الشَّاعِرُ:

وَقَدْ صَحِلَتْ مِنَ النَّوْحِ الْحُلُوقُ

قَوْلُهَا: فِي عُنُقِهِ سَطَعٌ: أَيْ طُولٌ: يُقَالُ: فِي الْفَرَسِ عُنُقٌ سَطْعَاءُ إِذَا طَالَتْ عُنُقُهَا وَانْتَصَبَتْ وَقَوْلُهَا: أَقْرَنُ: يَعْنِي أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ، وَالزَّجَجُ طُولُ الْحَاجِبَيْنِ وَدِقَّتُهُمَا، وَالْقَرَنُ: أَنْ يَطُولَ الْحَاجِبَانِ حَتَّى يَلْتَقِيَ طَرَفَاهُمَا وَيُقَالُ: الْأَبْلَجُ هُوَ أَنْ

اپیٹ میں نہیں لیا تھا۔ اس خاتون کا یہ کہنا: وَسِيمٌ الْحَسَنُ الْوَضِيءُ: یہ کہا جاتا ہے: وَسِيمٌ بَيِّنُ الْوَسَامَةِ (خوبصورت جس کی خوبصورتی واضح ہو) یعنی جو خوبصورت ہو۔ الْقَسِيمُ: یعنی خوبصورت' الْقَسَامَةُ: کا مطلب خوبصورتی ہے۔ الدَّعَجُ: آنکھ میں سیاہی ہونا۔ اس خاتون کا یہ کہنا: وَفِي أَشْفَارِهِ عَطَفٌ: اہل علم کے نزدیک یہ لفظ (عطف) ''ع'' کے ساتھ ہونا زیادہ موزوں ہے' اور اس سے مراد پلکوں کا لمبا ہونا' (اور لمبی ہو کر) مڑ جانا ہے' جبکہ یہ لفظ ''غ'' کے ساتھ ہو یعنی ''غطف'' ہو' اور اگر ''ع'' کے ساتھ ہو' یہ کان کی صفت ہوگی جبکہ وہ سر کی طرف مڑا ہو' اور اس کنارہ چھوٹا ہو۔ اس خاتون کا یہ کہنا: وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ اس کی مراد یہ تھی' آپ کی آواز ہلکی تھی' تیز (کراری) نہیں تھی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّلْبِيَةِ حَتَّى يَصْحَلَ صَوْتُهُ بِالتَّلْبِيَةِ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں تلبیہ پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ تلبیہ (بلند آواز میں پڑھنے) کی وجہ سے آپ کی آواز بیٹھ جاتی تھی''۔ شاعر نے کہا ہے:

''نوحہ کرنے کی وجہ سے حلق (کی آواز) بیٹھ گئی''۔

اس خاتون کا یہ کہنا: فِي عُنُقِهِ سَطَعٌ: یعنی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن میں) طول (لمبا ہونا) پایا جاتا تھا۔ گھوڑے کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: عُنُقٌ سَطْعَاءُ: جبکہ اس کی گردن لمبی ہو اور بلند ہو۔ اس خاتون کا یہ کہنا: أَقْرَنُ: یعنی لمبے اور باریک ابروؤں کے مالک تھے' لفظ ''الزَّجَجُ'' کا مطلب ابروؤں کا لمبا اور باریک ہونا ہے۔ الْقَرَنُ: سے مراد یہ ہے کہ ابرو اتنے لمبے تھے کہ ان دونوں

يَنْقَطِعَ الْحَاجِبَانِ فَيَكُونُ بَيْنَهُمَا نَقِيًّا، وَقَوْلُهَا إِذَا تَكَلَّمَ سَمَا: تُرِيدُ عَلَا بِرَأْسِهِ أَوْ يَدِهِ، وَقَوْلُهَا فِي وَصْفِ مَنْطِقِهِ: فَصْلٌ، لَا نَزْرَ وَلَا هَذْرَ: أَيْ إِنَّهُ وَسَطٌ، لَيْسَ بِقَلِيلٍ وَلَا كَثِيرٍ، وَقَوْلُهَا: مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ: كَأَنَّهَا تَقُولُ: مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ كَمَا رَوَى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، لَيْسَ بِالْقَصِيرِ، وَلَا بِالطَّوِيلِ، قَوْلُهَا: وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ: أَيْ لَا تَحْتَقِرُهُ وَلَا تَزْدَرِيهِ، قَوْلُهَا: مَحْفُودٌ: أَيْ مَخْدُودٌ، يُقَالُ: الْحَفَدَةُ: الْأَعْوَانُ يَخْدِمُونَهُ، قَوْلُهَا: مَحْشُودٌ: هُوَ مِنْ قَوْلِكَ: حَشَدْتُ لِفُلَانٍ فِي كَذَا، إِذَا أَرَدْتَ أَنَّكَ اعْتَدَدْتَ لَهُ، وَصَنَعْتَ لَهُ، وَقَوْلُهَا: لَا عَابِسٌ. يَعْنِي: لَا عَابِسُ الْوَجْهِ مِنَ الْعُبُوسِ، وَلَا مُعْتَدٍ: يَعْنِي بِالْمُعْتَدِي الظَّالِمَ. لَيْسَ بِظَالِمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے کنارے مل جاتے تھے' ایک قول کے مطابق لفظ ''الْأَبْلَجُ'' سے مراد یہ ہے: دونوں ابرو ایک دوسرے سے الگ تھے یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان کی جگہ صاف تھی۔ اس خاتون کا یہ کہنا: إِذَا تَكَلَّمَ سَمَا: اس سے اُس کی مراد یہ ہے: (کلام کرتے ہوئے آپ) سر یا ہاتھ کو اُٹھا لیتے تھے۔ آپ کے کلام کا نقشہ کھینچتے ہوئے اُس خاتون کا یہ کہنا: فَصْلٌ لَا نَزْرَ وَلَا هَذْرَ یعنی وہ درمیانہ ہوتا تھا' نہ کم ہوتا تھا نہ زیادہ ہوتا تھا۔ اس خاتون کا یہ کہنا: مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ گویا کہ وہ یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قدو قامت کے مالک تھے' جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ ''نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوتاہ قامت تھے اور نہ ہی (زیادہ) لمبے تھے۔ اس خاتون کا یہ کہنا: وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ: یعنی کوتاہی قامت کی وجہ سے (دیکھنے والے کی) آنکھ انہیں حقیر نہیں سمجھتی تھی اور پرے نہیں کرتی تھی۔ اس خاتون کا یہ کہنا: مَحْفُودٌ: یعنی آپ ''مخدود'' تھے' ''الْحَفَدَةُ'' کا مطلب ہے ساتھی ان کی خدمت کرتے تھے۔ اس خاتون کا یہ کہنا: مَحْشُودٌ: یہ آپ کے اس قول سے (ماخوذ ہوگا) حَشَدْتُ لِفُلَانٍ فِي كَذَا۔ جبکہ آپ نے اُس کے لیے کچھ تیاری کا ارادہ کیا ہو' اور اس کے لیے کچھ تیار کیا ہو۔ اس خاتون کا یہ کہنا: لَا عَابِسٌ: یعنی آپ چہرے پر بل ڈالنے والے نہیں تھے' یہ لفظ ''عبوس'' (تیوری چڑھا لینا) سے ماخوذ ہے۔ وَلَا مُعْتَدٍ: اس سے مراد ظالم ہونا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظالم نہیں تھے۔

حضرت ہند بن ابوہالہ کا بیان کردہ حلیہ مبارک

1079- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو جَعْفَرٍ الْعِجْلِيُّ، أَمْلَاهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنِي: رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، مِنْ وَلَدِ أَبِي هَالَةَ زَوْجِ أُخْتِ خَدِيجَةَ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنٍ لِأَبِي هَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخْمًا مُفَخَّمًا، يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ، وَأَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ، عَظِيمَ الْهَامَةِ، رَجِلَ الشَّعْرِ إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ، وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ، إِذَا هُوَ وَفْرَةٌ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ، وَاسِعَ الْجَبِينِ، أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ، سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمْ، عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ، أَقْنَى الْعِرْنِينِ، لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ،

جمیع بن عمیر نے اپنی تحریر کے حوالے سے بنوتمیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بہنوئی ابوہالہ کی اولاد کے حوالہ سے‘ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے‘ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابوہالہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا‘ وہ حلیہ بہت اچھا بیان کرتے تھے۔ میں نے اُن سے نبی اکرم ﷺ کے حلیہ کے بارے میں دریافت کیا‘ میری یہ خواہش تھی کہ وہ میرے سامنے نبی اکرم ﷺ کا حلیۂ مبارک بیان کریں اور میں اُسے یاد رکھوں تو اُنہوں نے یہ بیان کیا: نبی اکرم ﷺ باوقار اور قابلِ تعظیم شخصیت کے مالک تھے‘ آپ کا چہرۂ مبارک یوں جگمگا تا تھا جس طرح چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے‘ آپ ﷺ درمیانے قد سے ذرا لمبے تھے اور (زیادہ) طویل القامت سے کچھ کم تھے‘ آپ ﷺ کا سرمبارک بڑا تھا‘ بال سیدھے تھے‘ اگر آپ ﷺ بالوں کی مینڈھیاں الگ کرتے تو خود بخود مانگ بن جاتی‘ آپ ﷺ کے بال کانوں کی لَو سے آگے نہیں جاتے تھے‘ آپ ﷺ کی رنگت روشن اور چمکدار تھی‘ پیشانی کشادہ تھی‘ ابرو باریک تھے اور ملے ہوئے نہیں تھے‘ اُن کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے عالم میں نمایاں ہو جاتی تھی‘ آپ ﷺ کی ناک بلندی مائل تھی‘ اُس میں ایک چمک تھی جو اُس کو گھیرے رہتی تھی‘ جو توجہ نہیں دیتا تھا وہ اُس کو بلند گمان کرتا تھا‘ ڈاڑھی مبارک گھنی تھی‘ رخسار سیدھے تھے‘ منہ گول تھا‘ دانت کشادہ تھے‘ سینہ سے پیٹ تک بالوں کی باریک لکیر تھی‘ آپ ﷺ

1079- رواہ ابن سعد فی الطبقات 122/1‘ والترمذی فی الشمائل: 7‘ والبیھقی فی دلائل النبوۃ 285/1‘ وعزاہ الھیثمی فی المجمع 278/4.

يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ. سَهْلَ الْخَدَّيْنِ. ضَلِيعَ الْفَمِ. أَشْنَبَ مُفَلَّجَ الْأَسْنَانِ. دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ. كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ. مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ. بَادِنًا مُتَمَاسِكًا. سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ. عَرِيضَ الصَّدْرِ. بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ. ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ. أَنْوَرَ الْمُتَجَرِّدِ. مَوْصُولَ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ. عَارِيَ الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ. أَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ. وَالْمَنْكِبَيْنِ وَأَعَالِيَ الصَّدْرِ. طَوِيلَ الزَّنْدَيْنِ. رَحْبَ الرَّاحَةِ. شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ. سَائِرَ أَوْ سَائِلَ يَعْنِي الْأَطْرَافَ سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ. يَشُكُّ خُمْصَانَ الْأَخْمَصَيْنِ. مَسِيحَ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ. إِذَا زَالَ قَلْعًا. يَخْطُو تَكَفُّؤًا وَيَمْشِي هَوْنًا إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا. خَافِضَ الطَّرْفِ. نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ. جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ. يَسُوقُ أَصْحَابَهُ. يَبْدُرُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ قَالَ: قُلْتُ: صِفْ لِي مَنْطِقَهُ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مُتَوَاصِلَ

کی گردن چاندی کی بنی ہوئی محسوس ہوتی تھی' آپ ﷺ کا قدوقامت درمیانہ تھا' جسمانی ہیئت بھاری لیکن موزوں تھی' سینہ اور پیٹ برابر تھے' چھاتی چوڑی تھی' کندھے کشادہ تھے' جوڑ بھاری تھے جب آپ نے (اوپری جسم سے) کپڑا اُتارا ہوتا تو سب سے زیادہ چمکدار محسوس ہوتے' سینہ سے لے کر ناف تک لکیر کی طرح باریک سے بال تھے' سینہ پر اور پیٹ پر ان کے علاوہ بال نہیں تھے' کلائیوں اور کندھوں اور سینہ کے اوپری حصہ پر بال تھے' کلائیاں چوڑی تھیں' ہتھیلی کشادہ تھی' دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پُرگوشت تھے' آپ ﷺ کے اطراف پھیلے ہوئے تھے (یعنی اعضاء چوڑے تھے)' پاؤں کے تلوے اوپر کی طرف اُٹھے ہوئے تھے جن کے نیچے سے پانی گزر جاتا تھا' جب آپ چلتے تھے تو آگے کی طرف جھک کر چلتے تھے اور ذرا تیز چلتے تھے یوں جیسے بلندی سے نیچے کی طرف آ رہے ہوں' جب (کسی کی طرف) متوجہ ہوتے تھے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے تھے' نگاہیں جھکا کے رکھتے تھے' آپ ﷺ کی نظر آسمان کے مقابلہ میں زیادہ تر زمین پر رہتی تھی' آپ ﷺ کی نظر زیادہ تر ملاحظہ کیلئے ہوتی تھی' اپنے اصحاب کو اپنے آگے چلنے کیلئے کہتے تھے اور جب کسی سے ملاقات ہوتی تو سلام میں پہل کرتے تھے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی گفتگو کے بارے میں بتائیں؟ اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ مسلسل حزین رہتے' ہمیشہ سوچ بچار کرتے' آپ ﷺ کو راحت نہ رہتی' زیادہ تر خاموش رہتے' ضرورت کے بغیر گفتگو نہیں کرتے تھے' کلام واضح ہوتا تھا اور

الْأَحْزَانِ، دَائِمَ الْفِكْرِ، لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ، طَوِيلَ السَّكْتِ، لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ، يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِأَشْدَاقِهِ، وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، فَصْلٌ، لَا فُضُولَ وَلَا تَقْصِيرَ، دَمِثٌ، لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمُهِينِ، يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ، وَإِنْ دَقَّتْ، لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ، لَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا، وَلَا مَا كَانَ لَهَا، فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ، لَمْ يَعْرِفْهُ أَحَدٌ وَلَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ، حَتَّى يَنْتَصِرَ لَهُ، وَلَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا، إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا، وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا، وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا يَضْرِبُ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنَى بَاطِنَ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ، جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ وَيَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بھرپور طریقہ سے اُسے ختم کرتے تھے' جامع کلمات استعمال کرتے تھے جو واضح ہوتے تھے' نہ فضول ہوتے تھے اور نہ کم ہوتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نرم مزاج تھے نہ تو (دوسروں سے) لاتعلق رہتے تھے اور نہ ہی کسی کی بےعزتی کرتے تھے' نعمت کی تعظیم کرتے تھے خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو اور کسی بھی نعمت کی مذمت نہیں کرتے تھے' اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے کی کسی چیز کی مذمت یا مدح نہیں کرتے تھے' دنیا کی وجہ سے غضب ناک نہیں ہوتے تھے' نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کے ساتھ کوئی واسطہ تھا لیکن جب حق کی خلاف ورزی ہوتی تھی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت تبدیل ہو جاتی تھی اور کوئی بھی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب کو روک نہیں سکتی تھی جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق کی مدد نہیں کر دیتے تھے' اپنی ذات کیلئے کبھی غصہ نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی بدلہ لیتے تھے' جب اشارہ کرتے تھے تو پوری ہتھیلی کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے اور جب حیرانگی کا اظہار کرتے تھے تو ہتھیلی کو پلٹ دیتے تھے' جب بات چیت کرتے تھے تو دائیں ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کے ساتھ ملا لیتے تھے اور جب غصہ میں آتے تھے تو منہ پھیر لیتے تھے اور رُخ موڑ لیتے تھے' جب خوش ہوتے تھے تو نگاہ جھکا لیتے تھے' عام طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا صرف مسکراہٹ ہوتی تھی' (اور مسکراتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت) اولوں کی طرح (سفید اور چمکدار) محسوس ہوتے تھے۔

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَكَتَمْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا، ثُمَّ حَدَّثْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ، وَوَجَدْتُهُ قَدْ سَأَلَ أَبَاهُ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک عرصہ تک اس روایت کو (حضرت امام) حسین (رضی اللہ عنہ) سے چھپا کے رکھا' پھر جب میں نے اُنہیں یہ روایت بیان کی تو یہ بات سامنے آئی کہ وہ اس بارے میں مجھ سے پہلے (حضرت ہند بن

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ مَدْخَلِهِ وَمَخْرَجِهِ وَشَكْلِهِ. فَلَمْ يَدَعْ مِنْهُ شَيْئًا

ابوہالہ رضی اللہ عنہ) سے رجوع کر چکے تھے' اُنہوں نے بھی (حضرت ہند رضی اللہ عنہ) سے وہی سوال کیا تھا جو میں نے اُن سے کیا تھا اور پھر مجھے یہ پتا چلا کہ اُنہوں نے (یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں اور گھر سے باہر کے معاملات کے بارے میں اپنے والد سے بھی دریافت کیا تھا۔ تو اُنہوں نے اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا' (یعنی سب کچھ وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا)۔

قَالَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَسَأَلْتُ أَبِي عَنْ دُخُولِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: كَانَ دُخُولُهُ لِنَفْسِهِ مَأْذُونًا لَهُ فِي ذٰلِكَ. فَكَانَ إِذَا أَوَى إِلَى مَنْزِلِهِ جَزَّأَ دُخُولَهُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ: جُزْءًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءًا لِأَهْلِهِ، وَجُزْءًا لِنَفْسِهِ. ثُمَّ جَزَّأَ جُزْأَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا. وَكَانَ مِنْ سِيرَتِهِ فِي جُزْءِ الْأُمَّةِ إِيثَارُ أَهْلِ الْفَضْلِ بِإِذْنِهِ. وَقَسْمِهِ عَلَى قَدْرِ فَضْلِهِمْ فِي الدِّينِ. فَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ. فَيَتَشَاغَلُ بِهِمْ وَيَشْغَلُهُمْ فِيمَا أَصْلَحَهُمْ وَالْأُمَّةُ كَذَا مِنْ مَسَائِلِهِ عَنْهُمْ وَإِيثَارِهِ بِالَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ وَيَقُولُ: لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَأَبْلِغُونِي حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ

(حضرت امام) حسین (رضی اللہ عنہ) نے بتایا: میں نے اپنے والد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (گھر میں) تشریف لانے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تھے تو گھر میں اپنے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے' ایک حصہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہوتا تھا' ایک حصہ اہلِ خانہ کیلئے ہوتا تھا اور ایک حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی ذات کیلئے ہوتا تھا۔ اپنی ذات والے مخصوص حصہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کیلئے استعمال کرتے تھے' یہ وقت ہر خاص و عام کو نصیب ہوتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے کچھ بھی لوگوں سے بچا کے نہیں رکھتے تھے' جو وقت اُمت کیلئے مخصوص ہوتا تھا اُس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت دینے اور وقت کی تقسیم کے حوالے سے فضیلت والے لوگوں کی دینی فضیلت کے حوالے سے ترجیحی رویہ اختیار کرتے تھے' کسی شخص کو ایک کام ہوتا تھا' کسی کو دو کام ہوتے تھے' کسی کو زیادہ کام ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کام کرتے تھے اور لوگوں کی بہتری کے کام کرتے تھے' اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے اُن کے معاملات کے بارے میں دریافت کرتے تھے اور جو چیز اُن کیلئے موزوں ہوتی تھی اُس

إِبْلَاغَهَا، فَإِنَّهُ مَنْ أَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ إِبْلَاغَهَا ثَبَّتَ اللهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. لَا يُذْكَرُ عِنْدَهُ إِلَّا ذَلِكَ وَلَا يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرِهِ يَدْخُلُونَ رُوَّادًا وَلَا يَفْتَرِقُونَ إِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ وَيَخْرُجُونَ أَدِلَّةً. يَعْنِي عَلَى الْخَيْرِ

حوالے سے اُن کے ساتھ ایثار سے کام لیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: موجود شخص غیر موجود تک تبلیغ کر دے اور جو شخص اپنی حاجت مجھ تک نہیں پہنچا سکتا اُس کے بارے میں مجھ تک اطلاع پہنچاؤ کیونکہ جو شخص کسی ایسے شخص کی حاجت مندی کی اطلاع حاکمِ وقت کو دے جو خود اپنی حاجت کی اطلاع نہ دے سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (اطلاع دینے والے شخص) کے دونوں قدموں کو جما ہوا رکھے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (صرف اسی طرح کے اُمور) کا ذکر ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے اس کے علاوہ قبول نہیں کرتے تھے' لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں علم کے حصول کیلئے حاضر ہوتے تھے اور (علم کے ساتھ) کھانا کھا کر اُٹھ کر جاتے تھے' وہ لوگ (بھلائی کے بارے میں) آگاہی حاصل کر کے جاتے تھے۔

قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ مَخْرَجِهِ، كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْزِنُ لِسَانَهُ إِلَّا مِمَّا يَعْنِيهِ، وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ، وَيُكْرِمُ كَرِيمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيهِ عَلَيْهِمْ، وَيَحْذَرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَطْوِيَ عَنْ أَحَدٍ بِشْرَهُ، وَلَا خُلُقَهُ وَيَتَفَقَّدُ أَصْحَابَهُ، وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ، وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيهِ، وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيُوهِنُهُ، مُعْتَدِلُ الْأَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ، لَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ أَنْ يَغْفُلُوا أَوْ يَمَلُّوا، لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهُ عَتَادٌ، لَا يَقْصُرُ

(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر کے معاملات کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران کیا کرتے تھے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیر ضروری گفتگو نہیں کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں اُلفت پیدا کرتے تھے' اُنہیں متنفر نہیں کرتے تھے' ہر قوم کے معزز فرد کی عزت افزائی کرتے تھے اور اُسے (یعنی معزز فرد ہی کو) اُن لوگوں کا نگران مقرر کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم احتیاط سے کام لیتے تھے لیکن پھر بھی کوئی شخص آپ کی طرف سے یہ چیز نہیں دیکھتا تھا کہ آپ نے ناگواری کا اظہار کیا ہو' جو لوگ موجود نہیں ہوتے تھے اُن کی خیر خبر دریافت کرتے تھے' لوگوں کے معاملات کے بارے میں تحقیق کرتے تھے' اچھائی کی تعریف کرتے تھے اور اُس کی تائید کرتے تھے اور بُرائی کی خرابی بیان

عَنِ الْحَقِّ وَلَا يُجَاوِزُهُ، الَّذِينَ يَلُونَهُ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ نَصِيحَةً وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً وَأَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَمُوَازَرَةً.

کرتے تھے اور اُس کمزور کرتے تھے' معاملات میں میانہ روی اختیار کرتے تھے' اختلاف نہیں کرتے تھے' آپ ﷺ اس اندیشہ کے تحت غافل نہیں ہوتے تھے کہ کہیں لوگ غفلت کا شکار نہ ہو جائیں' یا اُکتاہٹ کا شکار نہ ہو جائیں' ہر صورتِ حال کیلئے آپ ﷺ تیار رہتے تھے' حق میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے تھے اور اُس سے تجاوز بھی نہیں کرتے تھے' لوگوں میں سے بہترین لوگ آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے' اُن میں سے آپ ﷺ کے ساتھ زیادہ فضیلت اُس شخص کو حاصل ہوتی تھی جو خیر خواہ ہو اور زیادہ قدر و منزلت اُس شخص کی ہوتی تھی جو دوسروں کے ساتھ اچھا طرزِ عمل اختیار کرتا ہو۔

قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَا يَقُومُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ، وَلَا يُوطِنُ الْأَمَاكِنَ، وَيَنْهَى عَنْ إِيطَانِهَا. وَإِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ، وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ. يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبٍ، لَا يَحْسَبُ جَلِيسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْهُ، مَنْ جَالَسَهُ أَوْ قَاوَمَهُ لِحَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ، وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ مِنْهُ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ. فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً، مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ. لَا تُرْفَعُ فِيهِ

(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کے (محفل میں) تشریف فرما ہونے کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ ﷺ اس دوران کیا کرتے تھے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جب بھی بیٹھتے تھے' یا (محفل سے) اُٹھتے تھے تو ذکر کرتے تھے' آپ بیٹھنے کیلئے جگہ کو مخصوص نہیں کرتے تھے اور بیٹھنے کیلئے جگہ مخصوص کرنے سے (دوسروں کو بھی) منع کرتے تھے اور جب آپ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو وہیں تشریف فرما ہو جاتے جو محفل کی آخری حد ہوتی تھی اور اسی بات کا حکم دیتے تھے' بیٹھے ہوئے تمام لوگوں کو اُن کا حصہ (یعنی توجہ) دیتے' آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھنے والوں میں کوئی یہ گمان نہیں کرتا تھا کہ کوئی دوسرا شخص آپ ﷺ کے نزدیک اُس سے زیادہ معزز ہے' جو شخص آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھتا' یا کوئی شخص کسی کام کے سلسلہ میں اُٹھ کر چلا جاتا تو آپ ﷺ اُس کا انتظار کرتے جب تک وہ واپس نہیں آ جاتا' اگر کوئی شخص کوئی ضرورت

الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ، وَلَا تُثَنَّى فَلَتَاتُهُ، مُتَعَادِلِينَ يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ، يُوَقِّرُونَ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ الصَّغِيرَ، وَيُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ، وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ.

کی چیز مانگتا تو آپ ﷺ اُسے (خالی ہاتھ) واپس نہیں کرتے تھے وہ چیز دے دیتے تھے یا زبانی طور پر (ہمدردی کا اظہار) کرتے تھے آپ ﷺ کی عطا اور خوش اخلاقی لوگوں کیلئے کشادہ تھی جس طرح (اولاد کیلئے) باپ ہوتا ہے حق کے حوالے سے سب لوگ آپ ﷺ کے نزدیک برابر کی حیثیت رکھتے تھے آپ ﷺ کی محفل بُردباری حیاء صبر اور امانت کی محفل ہوتی تھی جس میں آوازیں بلند نہیں ہوتی تھیں اور حرام باتیں نہیں ہوتی تھیں لوگ اُس محفل میں تقویٰ کے حوالے سے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے لوگ تواضع کا اظہار کرتے تھے بڑوں کی تعظیم کرتے تھے چھوٹوں پر رحم کرتے تھے حاجت مندوں کیلئے ایثار کرتے تھے اور غریب الوطن شخص کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ سِيرَتِهِ فِي جُلَسَائِهِ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَائِمَ الْبِشْرِ، سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ، لَيْسَ بِفَظٍّ، وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَّابٍ، وَلَا عَيَّابٍ، وَلَا مَدَّاحٍ يَتَغَافَلُ عَنْ مَا لَا يُشْتَهَى فَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ وَلَا يَخِيبُ فِيهِ، قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ: الْمِرَاءِ، وَالْإِكْثَارِ وَمَا لَا يَعْنِيهِ، وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ: كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا وَلَا يُعَيِّرُهُ، وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ، لَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيمَا رَجَا ثَوَابَهُ، إِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ، فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا، وَلَا

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے نبی اکرم ﷺ کے ہم نشین افراد کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ رہتے تھے نرم اخلاق کے مالک تھے آپ ﷺ بُرے اخلاق کے مالک سخت مزاج یا چیخ و پکار کرنے والے نہیں تھے آپ ﷺ عیب جوئی نہیں کرتے تھے (خواہ مخواہ کی) تعریف نہیں کرتے تھے جن چیزوں کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اُن کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے تو آپ ﷺ سے مایوس نہیں ہوا جاتا تھا اور اس حوالے سے آپ ﷺ خرابی کا شکار نہیں ہوتے تھے آپ ﷺ نے اپنی ذات کے حوالے سے تین چیزیں چھوڑ دی ہوئی تھیں: مشکوک مذہبی بحث بکثرت (کلام) اور لایعنی چیزوں کا تذکرہ اور آپ ﷺ نے لوگوں کے حوالے سے تین چیزیں چھوڑ دی ہوئی

يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ. مَنْ تَكَلَّمَ أَنْصَتُوا لَهُ حَتَّى يَفْرُغَ. حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثُ أَوَّلِهِمْ. يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ. وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ. حَتَّى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ يَسْتَجْلِبُونَهُمْ وَيَقُولُ: إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا عَنْ مُكَافِئٍ. وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّى يَجُوزَ. فَيَقْطَعَهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ.

تھیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی مذمت نہیں کرتے تھے' کسی کو عار نہیں دلاتے تھے اور کسی کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہیں کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف وہ گفتگو کرتے تھے جس کے ثواب کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُمید ہوتی تھی' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات چیت کرتے تھے تو آپ کے ساتھی یوں ہوتے تھے جیسے اُن کے سروں پر پرندے موجود ہیں' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہوتے تھے تو وہ لوگ بات چیت کیا کرتے تھے' وہ لوگ بات چیت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں اختلاف نہیں کرتے تھے' اگر کوئی شخص بات کرتا تھا تو اُس کے فارغ ہونے تک دوسرے لوگ خاموش رہتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں لوگ پہلے زمانہ کی باتیں بھی کیا کرتے تھے' جس بات پر لوگ ہنستے تھے اُس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہنس پڑتے تھے' جس بات پر لوگ حیرانگی کا اظہار کرتے تھے اُس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حیرانگی کا اظہار کرتے تھے' اجنبی شخص کی گفتگو اور سوال پوچھنے کے دوران زیادتی (یعنی بدتمیزی) پر صبر سے کام لیتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ جب تم کسی ضرورت مند کو دیکھو تو اُس کی مدد کرو' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی طرف سے تعریف قبول نہیں کرتے تھے' البتہ بدلہ میں (تعریف کرنے والے) کی طرف سے قبول کر لیتے تھے' کسی بھی شخص کی بات درمیان میں نہیں کاٹتے تھے جب تک وہ شخص کسی ممنوعہ چیز کا ارتکاب نہیں کرتا تھا (اگر وہ غلط بات کہتا) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع کر کے یا (محفل سے) اُٹھ کے اُس کی بات کاٹ دیتے تھے۔

وَسَأَلْتُهُ كَيْفَ كَانَ سُكُوتُ النَّبِيِّ صَلَّى

(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: عَلَى أَرْبَعٍ: عَلَى الْحِلْمِ، وَالْحَذَرِ، وَالتَّقْدِيرِ، وَالتَّفْكِيرِ، فَأَمَّا تَقْدِيرُهُ فَفِي تَسْوِيَةِ النَّظَرِ وَالِاسْتِمَاعِ بَيْنَ النَّاسِ، وَأَمَّا تَفَكُّرُهُ فَفِيمَا يَفْنَى وَيَبْقَى، وَجُمِعَ لَهُ الْحِلْمُ فِي الصَّبْرِ. فَكَانَ لَا يُغْضِبُهُ شَيْءٌ وَلَا يَسْتَفِزُّهُ أَحَدٌ. جُمِعَ لَهُ الْحَذَرُ فِي أَرْبَعٍ: أَخْذُهُ بِالْحَسَنِ لِيُقْتَدَى بِهِ، وَتَرْكُهُ الْقَبِيحَ لِيُنْتَهَى عَنْهُ. وَاجْتِهَادُهُ الرَّأْيَ فِيمَا أَصْلَحَ أُمَّتَهُ. وَالْقِيَامُ فِيهَا، وَجَمَعَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. تَسْلِيمًا كَثِيرًا

اُن سے سوال کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کیسی ہوتی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: چار چیزیں ہوتی تھیں: بُردباری' احتیاط' تخمینہ اور غوروفکر۔ جہاں تک تخمینہ کا تعلق ہے تو وہ لوگوں کے معاملات کے بارے میں باتیں سننے اور اُن کا جائزہ لینے کے حوالے سے ہوتا تھا' جہاں تک غوروفکر کا تعلق ہے تو وہ اس بارے میں ہوتا تھا کہ جو کچھ فنا ہو چکا ہے اور جو باقی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صبر میں بُردباری کو ملا دیا گیا تھا' تو کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غضب ناک نہیں کرتی تھی اور نہ ہی کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوفزدہ نہیں کر سکتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے چار چیزوں کے حوالے سے احتیاط جمع کر دی گئی تھی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اچھائی کو اختیار کرتے تھے تا کہ اُس کی پیروی کی جائے' بُرائی کو ترک کر دیتے تھے تا کہ اُس سے باز رہا جائے' اُمت کی بہتری کے اُمور کے بارے میں پوری کوشش کرتے تھے اور عملی طور پر اس کیلئے اقدامات کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کیلئے دنیا و آخرت (کی بھلائی اور بہتری) جمع کر دی تھی' اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھرپور درود وسلام نازل کرے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ صِفَةِ خَلْقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحُسْنِ صُورَتِهِ الَّتِي أَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَصِفَةِ أَخْلَاقِهِ الشَّرِيفَةِ الَّتِي خَصَّهُ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهَا مَا فِيهِ كِفَايَةٌ لِمَنْ تَعَلَّقَ مِنْ أُمَّتِهِ بِطَرَفٍ مِنْهَا. وَنَسْأَلُ اللّٰهَ مَوْلَانَا الْكَرِيمَ الْمَعُونَةَ عَلَى الِاقْتِدَاءِ بِشَرَائِعِ نَبِيِّهِ. وَلَنْ يَسْتَطِيعَ

امام آجری فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری شکل و صورت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورتی جس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت افزائی کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ معزز اخلاق جو اللہ تعالیٰ نے بطورِ خاص آپ کو عطا کیے' اُن کے حوالے سے میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اُس میں اُس شخص کیلئے کفایت پائی جاتی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے تعلق رکھتا ہو اور اس حوالے سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہو' ہم اللہ تعالیٰ' جو ہمارا کریم پروردگار ہے' اُس سے اس بارے میں مدد کی دعا مانگتے ہیں کہ ہم اُس کے نبی

اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ اَنْ يَتَخَلَّقَ بِاَخْلَاقِهٖ اِلَّا مَنِ اخْتَصَّهُ اللّٰهُ الْكَرِيْمُ مِمَّنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَصَحَابَتِهٖ، وَاِلَّا فَمَنْ دُوْنَهُمْ يَعْجِزُ عَنْ ذٰلِكَ، وَلٰكِنْ مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهٗ وَمُرَادُهٗ فِيْ طَلَبِ التَّعَلُّقِ بِاَخْلَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجَوْتُ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ اَنْ يُثِيْبَهٗ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهٖ وَمُرَادِهٖ وَاِنْ ضَعُفَ عَنْهَا عَمَلُهٗ،

کی شریعت (یا طریقوں) کی پیروی کریں' لوگوں میں سے کوئی بھی شخص صرف اسی صورت میں آپ ﷺ کے اخلاق کی پیروی کر سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو یہ چیز نصیب کرے اور یہ وہ شخص ہو گا جو آپ ﷺ کے اہلِ خانہ' اولاد اور اصحاب سے محبت رکھتا ہو' جو شخص ان کے علاوہ ہو گا وہ اس حوالے سے عاجز رہے گا' جس شخص کی نیت اور مراد یہ ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کی پیروی کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کیلئے مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی نیت اور مراد کے مطابق اُسے اجر و ثواب عطا کرے گا' اگرچہ اس حوالے سے اُس شخص کا عمل کمزور ہو۔

1080- كَمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ وَصَفَ الْمُؤْمِنَ بِاَخْلَاقٍ كَرِيْمَةٍ شَرِيْفَةٍ، فَقَالَ فِيْمَا وَصَفَهٗ بِهٖ: اِنْ سَكَتَ تَفَكَّرَ، وَاِنْ تَكَلَّمَ ذَكَرَ، وَاِذَا نَظَرَ اعْتَبَرَ، وَاِذَا اسْتَغْنٰى شَكَرَ، وَاِذَا ابْتُلِيَ صَبَرَ، نِيَّتُهٗ تَبْلُغُ، وَقُوَّتُهٗ تَضْعُفُ، يَنْوِيْ كَثِيْرًا مِنَ الْعَمَلِ، يَعْمَلُ بِطَاقَتِهٖ مِنْهُ

جیسا کہ یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مؤمن کے پسندیدہ اور عمدہ اخلاق کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے کہ جب وہ خاموش ہو گا تو غور و فکر کرے گا' جب کلام کرے گا تو ذکر کرے گا' جب دیکھے گا تو عبرت حاصل کرے گا' جب خوشحال ہو گا تو شکر کرے گا' جب آزمائش میں مبتلا ہو گا تو صبر کرے گا' اُس کی نیت (اجر و ثواب تک) پہنچ جائے گی اگرچہ اُس کی قوت کمزور ہو' وہ بہت سے اعمال کی نیت کرے گا لیکن اپنی طاقت کے مطابق ہی اُن پر عمل کرے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، {وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ} [القلم: 4]

امام آجری فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! کیا آپ نے وہ نہیں سنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک تم عظیم اخلاق پر فائز ہو"۔

يُقَالُ: عَلٰى اَدَبِ الْقُرْآنِ، فَمَنْ كَانَ

یہ بات کہی جاتی ہے کہ (آپ ﷺ کے اخلاق) قرآن کے

اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَوَلِّيَهُ بِالْاَخْلَاقِ الشَّرِيفَةِ، فَلَيْسَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلُهُ فِي شَرَفِ الْاَخْلَاقِ

آداب تھے تو جس ہستی کو اللہ تعالیٰ نے معزز اخلاق سے نوازا ہو اخلاق کے حوالے سے فضیلت کے لحاظ سے اُن کے بعد یا اُن سے پہلے کوئی بھی اُن جیسا نہیں ہوسکتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق' قرآن تھا

1081- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ}

[القلم: 4]

فَخُلُقُهُ الْقُرْآنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق کیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک تم عظیم اخلاق پر فائز ہو''۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق' قرآن تھا۔

1082- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ}

[القلم: 4]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ عوفی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک تم عظیم اخلاق پر فائز ہو''۔

1081- رواہ مسلم: 746.

قَالَ: اَدَبُ الْقُرْآنِ

عطیہ بیان کرتے ہیں: (اس سے مراد) قرآن کے آداب ہیں۔

وہب بن منبہ کا بیان

1083- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ السُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدَ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: قَرَاْتُ اَحَدًا وَسَبْعِينَ كِتَابًا، فَوَجَدْتُ فِي جَمِيعِهَا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُعْطِ جَمِيعَ النَّاسِ، مِنْ بَدْءِ الدُّنْيَا اِلَى انْقِضَائِهَا مِنَ الْعَقْلِ فِي جَنْبِ عَقْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا كَحَبَّةِ رَمْلٍ مِنْ بَيْنِ جَمِيعِ رِمَالِ الدُّنْيَا، وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْجَحُ النَّاسِ عَقْلًا وَاَفْضَلُهُمْ رَاْيًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوادریس نے وہب بن منبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے اکہتر کتابیں پڑھیں اور اُن تمام میں یہ بات ہی پائی کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے آغاز سے لے کر اُس کے اختتام تک جتنی بھی عقل لوگوں کو عطا کی ہے وہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل کے مقابلہ میں یوں ہے جس طرح دنیا کی ساری ریت کے مقابلہ میں ریت کا ایک ذرّہ ہوتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عقل کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ بھاری پلڑا رکھتے ہیں اور رائے (دانشمندی) کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔

حدیث کے مشکل الفاظ کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَاَنَا اُبَيِّنُ مِنْ غَرِيبِ حَدِيثِ اَبِي هَالَةَ، الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَلَى مَا بَيَّنَهُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِثْلِ: اَبِي عُبَيْدٍ، وَغَيْرِهِ، فَاِنَّهُ عِلْمٌ حَسَنٌ لِاَهْلِ الْعِلْمِ وَغَيْرِهِمْ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اب میں ابن ابوہالہ سے منقول روایت میں مذکور غریب الفاظ کی وضاحت کروں گا اور یہ وضاحت اُن علماء کے حوالے سے ہوگی جو مقدم حیثیت رکھتے ہیں جیسے ابوعبید اور دیگر حضرات۔ کیونکہ یہ اہلِ علم اور دیگر لوگوں کیلئے ایک عمدہ علم ہو گا۔

قَوْلُهُ فِي اَوَّلِ الْحَدِيثِ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَاْلَاُ

روایت کے آغاز میں اُن کا یہ کہنا: "فَخْمًا مُفَخَّمًا" یعنی عظیم معظم یہ کہا جاتا ہے: وہ ایسا عظیم ہے جس کی عظمت واضح ہے۔ اور یہ

وَجْهُهُ تَلَألُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ: مَعْنَاهُ: عَظِيمًا، مُعَظَّمًا، يُقَالُ: فَخْمٌ بَيِّنُ الْفَخَامَةِ وَيُقَالُ: أَتَيْنَا فُلَانًا فَفَخَّمْنَاهُ، أَيْ عَظَّمْنَاهُ وَرَفَعْنَا مِنْ شَأْنِهِ وَقَالَ الشَّاعِرُ:

نَحْمَدُ مَوْلَانَا الْأَجَلَّ الْأَفْخَمَا

بات کہی جاتی ہے: ہم فلاں کے پاس آئے اور اُس کی تعظیم کی اور اُس کی شان کو بلند کیا۔ شاعر نے کہا ہے:

''ہم اپنے مولا کی حمد بیان کرتے ہیں جو جلیل القدر اور عظمت کا مالک ہے''۔

وَقَوْلُهُ: أَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ: الْمُشَذَّبُ: الطَّوِيلُ الْبَائِنُ، وَأَصْلُ التَّشْذِيبِ التَّفْرِيقُ يُقَالُ: شَذَّبْتُ الْمَالَ إِذَا فَرَّقْتُهُ، فَكَانَ الْمُفْرِطَ الطَّوِيلَ خَلْقُهُ وَلَمْ يُجْمَعْ، يُرِيدُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَكُنْ مُفْرِطَ الطُّولِ وَلَكِنَّهُ بَيْنَ الرَّبْعَةِ وَبَيْنَ الْمُشَذَّبِ، وَقَوْلُهُ: إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ: يُرِيدُ شَعْرَهُ، يُرِيدُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَفْرِقُ شَعْرَهُ إِلَّا أَنْ يَفْتَرِقَ الشَّعْرُ مِنْ قِبَلِهِ، وَيُقَالُ: كَانَ هَذَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلُهُ: أَزْهَرُ اللَّوْنِ: يُرِيدُ أَبْيَضَ اللَّوْنِ مُشْرِقًا، مِثْلُ قَوْلِهِمْ: سِرَاجٌ يُزْهِرُ، أَيْ يُضِيءُ، وَمِنْهُ سُمِّيَتِ الزُّهَرَةُ لِشِدَّةِ ضَوْئِهَا، فَأَمَّا الْأَبْيَضُ غَيْرُ الْمُشْرِقِ فَهُوَ الْأَمْهَقُ، وَقَوْلُهُ: أَزَجُّ الْحَوَاجِبِ: يَعْنِي طُولَ الْحَاجِبَيْنِ وَدِقَّتَهُمَا، وَسُبُوغَهُمَا إِلَى

متن کے الفاظ میں لفظ ''مشذب'' کا مطلب: نمایاں طویل ہونا ہے۔ ''تشذیب'' کا لغوی معنی فرق کرنا ہے جیسے مال میں فرق کیا جائے تو اُس کیلئے لفظ ''شذبت المال'' استعمال ہو گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دراز قامت تھے اور راوی کی مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل القامتی میں افراط نہیں پایا جاتا تھا بلکہ آپ کا قدوقامت درمیانہ ہونے اور (زیادہ) طویل القامتی کے درمیان کا تھا۔ متن کے یہ الفاظ: اگر آپ بال بنا لیتے تھے تو مانگ نکل آتی تھی' مراد یہ ہے کہ بال الگ ہو جاتے تھے' اُن کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں میں مانگ نہیں نکالتے تھے' البتہ آگے کی طرف سے بال الگ ہوجاتے تھے (یعنی مانگ سی بن جاتی تھی)۔ ایک قول کے مطابق ایسا ابتدائے اسلام میں تھا' بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مانگ نکالا کرتے تھے۔ متن کے الفاظ: ''ازھر اللون'' سے مراد یہ ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چمکدار سفید تھا جیسے عرب کہتے ہیں: ''سراج یزھر'' یعنی وہ روشنی دیتا ہے' اسی سے لفظ ''زھرہ'' ماخوذ ہے کیونکہ اُس کی چمک زیادہ ہوتی ہے' جو سفید رنگت چمکدار نہ ہو اُس کیلئے لفظ ''امھق'' استعمال ہوتا ہے۔ متن کے الفاظ ''ازج الحواجب'' سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اَبرو لمبے اور باریک تھے اور

مُؤَخَّرِ الْعَيْنَيْنِ ثُمَّ وَصَفَ الْحَوَاجِبَ فَقَالَ: سَوَابِغُ فِي غَيْرِ قَرَنٍ، وَالْقَرَنُ أَنْ يَطُولَ الْحَاجِبَانِ حَتَّى يَلْتَقِيَ طَرَفَاهُمَا قَالَ الْأَصْمَعِيُّ: كَانَتِ الْعَرَبُ تَكْرَهُ الْقَرَنَ، وَيُسْتَحَبُّ الْبَلَجُ، وَالْبَلَجُ أَنْ يَنْقَطِعَ الْحَاجِبَانِ فَيَكُونُ مَا بَيْنَهُمَا نَقِيًّا. وَقَوْلُهُ: أَقْنَى الْعِرْنِينِ: يَعْنِي الْمِعْطَسَ وَهُوَ الْمَرْسِنُ وَالْقَنَا فِيهِ. طُولُهُ وَدِقَّةُ أَرْنَبَتِهِ وَحَدَبٌ فِي وَسَطِهِ. وَقَوْلُهُ: يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ: يَعْنِي ارْتِفَاعَ الْقَصَبَةِ وَحُسْنَهَا وَاسْتِوَاءَ أَعْلَاهَا. وَإِشْرَافَ الْأَرْنَبَةِ قَلِيلًا. يَقُولُ: يَحْسُنُ قَنَا أَنْفِهِ اعْتِدَالٌ يَحْسَبُهُ قَبْلَ التَّأَمُّلِ أَشَمَّهُ. وَقَوْلُهُ: ضَلِيعَ الْفَمِ. يَعْنِي عَظِيمَهُ. يُقَالُ: ضَلِيعٌ بَيِّنُ الضَّلَاعَةِ. وَمِنْهُ قَوْلُ الْجِنِّيِّ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. إِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيعٌ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَحْمَدُ ذَلِكَ وَتَذُمُّ صِغَرَ الْفَمِ. قَوْلُهُ: دَقِيقُ الْمَسْرُبَةِ: وَالْمَسْرُبَةُ الشَّعْرُ الْمُسْتَدِقُّ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ إِلَى السُّرَّةِ قَوْلُهُ: كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ: يَعْنِي الْجِيدَ الْعُنُقَ. وَالدُّمْيَةُ الصُّورَةُ وَشَبَّهَهَا فِي بَيَاضِهَا بِالْفِضَّةِ. وَقَوْلُهُ: بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ: وَالْبَادِنُ: الضَّخْمُ،

آنکھوں کے کنارے تک پہنچتے تھے اُس کے بعد انہوں نے ابروؤں کی صفت بیان کرتے ہوئے یہ کہا: ”فی غیر قرن“ قرن سے مراد یہ ہے کہ وہ اتنے لمبے ہوں کہ اُن کے کنارے آپس میں مل جاتے۔ اصمعی کہتے ہیں: عرب ابروؤں کے ملنے کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں اور ”بلج“ کو پسندیدہ قرار دیتے ہیں‘ ”بلج“ سے مراد یہ ہے کہ ابرو ملے ہوئے نہ ہوں اور اُن کے درمیان کی جگہ صاف ہو۔ متن کے الفاظ: ”اقنی العرنین“ سے مراد چھینکنے کی جگہ یعنی ناک کا اگلا حصہ ہے اور اس میں ”القنا“ سے مراد ناک کا لمبا ہونا اور اُس کے بانسے کا باریک ہونا اور درمیانی حصہ کا اُٹھا ہوا ہونا ہے۔ متن کے یہ الفاظ: ”اشم“ سے مراد یہ ہے کہ ناک کے بانسے کی بلندی اور ناک کو ستواں ہونے کے حوالہ سے اُس کی خوبصورتی کی وجہ سے دیکھنے والا ایسا محسوس کرتا تھا اور بانسہ‘ معمولی سا اُٹھا ہوا تھا‘ وہ یہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ناک اعتدال کے ساتھ اُٹھا ہوا تھا اور دیکھنے والا غور کیے بغیر دیکھنے پر یہ سمجھتا کہ شاید یہ (زیادہ) اُٹھا ہوا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ”ضلیع الفم“ سے مراد اُس کا بڑا ہونا ہے جس طرح ایک جن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا: ”میں اُن جنات میں سے بڑا ہوں“۔ عرب اس چیز کی تعریف کرتے ہیں اور وہ منہ کے چھوٹا ہونے کی مذمت کرتے ہیں۔ اُن کے یہ الفاظ: ”دقیق المسربة“ مسربہ اُن بالوں کو کہتے ہیں جو گلے کے نیچے سے لے کر ناف تک ہوتے ہیں۔ اُن کے یہ الفاظ: ”کان عنقه جید دمیة فی صفاء الفضة“ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی گردن بناوٹ کے اعتبار سے خوبصورت تھی اور اُس کی چمک کے حوالہ سے اُسے انہوں نے چاندی کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ اُن کے یہ الفاظ:

يُقَالُ: بَدَنَ الرَّجُلُ، وَبَدَّنَ بِالتَّشْدِيدِ إِذَا أَسَنَّ. وَمَعْنَى قَوْلُهُ: مُتَمَاسِكٌ: يُرِيدُ أَنَّهُ مَعَ بَدَانَتِهِ مُتَمَاسِكُ اللَّحْمِ، لَيْسَ بِمُسْتَرْخِيهِ، وَقَوْلُهُ: سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ: يَعْنِي أَنَّ بَطْنَهُ غَيْرُ مُسْتَفِيضٍ فَهُوَ مُسَاوٍ لِصَدْرِهِ وَأَنَّ صَدْرَهُ عَرِيضٌ فَهُوَ مُسَاوٍ لِبَطْنِهِ وَقَوْلُهُ: ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ: يَعْنِي الْأَعْضَاءَ هُوَ فِي وَصْفِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَهُ أَنَّهُ كَانَ جَلِيلَ الْمُشَاشِ أَيْ عَظِيمَ رُءُوسِ الْعِظَامِ مِثْلِ الرُّكْبَتَيْنِ وَالْمِرْفَقَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ، وَقَوْلُهُ: أَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ: يَعْنِي مَا جُرِّدَ عَنْهُ الثَّوْبُ مِنْ بَدَنِهِ، وَهُوَ أَنْوَرُ مِنَ النُّورِ، يُرِيدُ شِدَّةَ بَيَاضِهِ، وَقَوْلُهُ: طَوِيلُ الزَّنْدَيْنِ: وَالزَّنْدُ مِنَ الذِّرَاعِ مَا انْحَسَرَ عَنْهُ اللَّحْمُ، وَلِلزَّنْدِ رَأْسَانِ: الْكُوعُ، وَالْكُرْسُوعُ، فَالْكُرْسُوعُ رَأْسُ الزَّنْدِ الَّذِي يَلِي الْخِنْصَرَ، وَالْكُوعُ رَأْسُ الزَّنْدِ الَّذِي يَلِي الْإِبْهَامَ يُقَالُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ: أَنَّهُ كَانَ عَرِيضَ زَنْدِهِ شِبْرًا، وَقَوْلُهُ: رَحْبُ الرَّاحَةِ: يُرِيدُ أَنَّهُ وَاسِعُ الرَّاحَةِ، وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَحْمَدُ ذَلِكَ وَتَمْدَحُ بِهِ وَتَذُمُّ صِغَرَ الْكَفِّ وَضِيقَ الرَّاحَةِ، قَوْلُهُ: شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ: يَعْنِي أَنَّهُمَا إِلَى الْغِلَظِ وَالْقِصَرِ.

''بادن متماسك'' بادن سے مراد چوڑا چکلا ہونا ہے یہ کہا جاتا ہے: ''بدن الرجل'' اور ''بدن'' یعنی شد کے ساتھ اُس وقت استعمال ہوتا ہے جب آدمی عمر رسیدہ ہو۔ اُن کے یہ الفاظ: ''متماسك'' سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم چوڑا ہونے کے باوجود گوشت ڈھلکا ہوا نہیں تھا بلکہ کھنچا ہوا تھا۔ اُن کے یہ الفاظ: ''سواء البطن والصدر'' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ باہر نکلا ہوا نہیں تھا بلکہ وہ سینہ کے برابر تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ چوڑا تھا لیکن وہ پیٹ کے برابر تھا۔ اُن کے یہ الفاظ: ''ضخم الكراديس'' میں کرادیس سے مراد اعضاء ہیں' جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے: ''جليل المشاش'' یعنی مرکزی ہڈیاں بڑی تھیں جیسے دونوں گھٹنے' دونوں کہنیاں' دونوں کندھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''انور المتجرد'' یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے اوپری حصہ پر لباس نہیں ہوتا تھا تو آپ سب سے زیادہ روشن محسوس ہوتے' اُن کی مراد یہ تھی کہ آپ کے جسم کا رنگ انتہائی سفید تھا۔ اُن کے الفاظ: ''طويل الزندين'' سے مراد کلائی ہے جہاں سے گوشت ہٹ جاتا ہے' کلائی کے دو حصے ہوتے ہیں: کوع اور کرسوع' کرسوع اُس حصہ کو کہتے ہیں جو کلائی کا وہ کنارہ ہے جو چھوٹی انگلی کی طرف ہو' اور کوع اُس کنارہ کو کہتے ہیں جو انگوٹھے کی طرف ہو۔ حسن بصری کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اُن کی کلائی زیادہ چوڑی تھی۔ اُن کے یہ الفاظ: ''رحب الراحة'' سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی کشادہ تھی اور عرب اس چیز کی تعریف کرتے ہیں اور اس حوالہ سے مدح بیان کرتے ہیں' جبکہ ہتھیلی کا چھوٹا ہونا یا تنگ ہونا قابلِ مذمت شمار

قَوْلُهُ: سَائِلُ الْأَطْرَافِ: يَعْنِي الْأَصَابِعَ، أَنَّهَا طِوَالٌ لَيْسَتْ بِمُتَعَقِّدَةٍ وَلَا مُنْقَبِضَةٍ. وَقَوْلُهُ: خُمْصَانَ الْأَخْمَصَيْنِ: يَعْنِي الْأَخْمَصَ فِي الْقَدَمِ مِنْ تَحْتِهَا وَهُوَ مَا ارْتَفَعَ عَنِ الْأَرْضِ فِي وَسَطِهَا، أَرَادَ بِقَوْلِهِ خُمْصَانَ الْأَخْمَصَيْنِ أَنَّ ذَلِكَ مِنْهُمَا مُرْتَفِعٌ وَأَنَّهُ لَيْسَ بِأَرَحَّ وَالْأَرَحُّ هُوَ الَّذِي يَسْتَوِي بَاطِنُ قَدَمِهِ حَتَّى يَمَسَّ جَمِيعُهُ الْأَرْضَ وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ الضَّامِرَةِ الْبَطْنِ خُمْصَانَةٌ. قَوْلُهُ: مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ: يَعْنِي أَنَّهُ مَمْسُوحُ الْقَدَمَيْنِ فَالْمَاءُ إِذَا صُبَّ عَلَيْهِمَا مَرَّ عَلَيْهِمَا مَرًّا سَرِيعًا لِاسْتِوَائِهِمَا. قَوْلُهُ: إِذَا زَالَ زَالَ تَقَلُّعًا: هُوَ بِمَنْزِلَةِ مَا وَصَفَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ. وَقَوْلُهُ: يَخْطُو تَكَفُّؤًا وَيَمْشِي هَوْنًا: يَعْنِي أَنَّهُ يَمْتَدُّ إِذَا خَطَا وَيَمْشِي فِي رِفْقٍ غَيْرَ مُخْتَالٍ، لَا يَضْرِبُ غَطْفًا. وَالْهَوْنُ بِفَتْحِ الْهَاءِ الرِّفْقُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا} [الفرقان: 63] فَإِذَا ضَمَمْتَ الْهَاءَ فَهُوَ الْهَوَانُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {عَذَابَ الْهُونِ} [الانعام: 93] قَوْلُهُ: ذَرِيعُ الْمِشْيَةِ: يُرِيدُ أَنَّهُ مَعَ هَذَا الْمَشْيِ سَرِيعٌ

کرتے ہیں۔ اُن کے یہ الفاظ: ''شثن الکفین والقدمین'' سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں بھاری تھے اور زیادہ بڑے نہیں تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''سائل الاطراف'' میں اطراف سے مراد انگلیاں ہیں' یعنی وہ لمبی تھیں' ایسا نہیں ہے کہ وہ تنگ یا چھوٹی تھیں۔ اُن کے یہ الفاظ: ''خمصان الاخمصین'' سے مراد یہ ہے کہ پاؤں کے نچلے حصہ میں اخمص تھا' یعنی وہ درمیان میں سے زمین سے اونچا تھا' اُن کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں درمیان میں سے اونچے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''ارح'' نہیں تھے' ارح سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاؤں کا تلوا بالکل سیدھا ہو اور پورا پاؤں زمین کے ساتھ مس ہوتا ہو۔ جس طرح (چھریرے جسم کی) دُبلے پیٹ والی عورت کو ''خمصانہ'' کہا جاتا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''مسیح القدمین'' سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں ممسوح تھے' یعنی جب اُن پر پانی ڈالا جاتا تو تیزی سے گزر جاتا کیونکہ وہ دونوں پاؤں سیدھے تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''اذا زال زال تقلعا'' یہ اُسی طرح ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ صفت بیان کی تھی: ''اذا مشی تقلع'' (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے قدم جما کر چلتے تھے)۔ اُن کے یہ الفاظ: ''یخطو تکفؤا ویمشی ھونا'' اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے لمبا قدم اُٹھاتے تھے اور پاؤں آرام سے زمین پر رکھتے تھے' تکبر کرنے والوں کی طرح زور سے نہیں رکھتے تھے۔ لفظ ''الھون'' میں ہاء پر زبر ہے اور اس سے مراد نرمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں کہ جب وہ زمین پر چلتے ہیں تو نرمی سے (چلتے ہیں)''۔

الْمِشْيَةِ، يُقَالُ: فَرَسٌ ذَرِيعٌ بَيِّنُ الذَّرَاعَةِ، إِذَا كَانَ سَرِيعًا. وَامْرَأَةٌ تَذْرَاعُ إِذَا كَانَتْ سَرِيعَةَ الْغَزْلِ. قَوْلُهُ: إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ: مَعْنَى الصَّبُّ الِانْحِدَارُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، رَحِمَهُ اللهُ: فَهَذِهِ صِفَاتُ خَلْقِهِ، وَأَمَّا صِفَاتُ أَخْلَاقِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَوْلُهُ: يَسُوقُ أَصْحَابَهُ: يُرِيدُ أَنَّهُ إِذَا مَشَى مَعَ أَصْحَابِهِ قَدَّمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَشَى وَرَاءَهُمْ. وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: يَبْسُرُ أَصْحَابَهُ: وَالْبَسْرُ السَّوْقُ. قَوْلُهُ: دَمِثًا: وَالدَّمِثُ مِنَ الرِّجَالِ السَّهْلُ اللَّيِّنُ. قَوْلُهُ: لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمُهِينِ: يُرِيدُ أَنَّهُ لَا يَحْقِرُ النَّاسَ وَلَا يُهِينُهُمْ وَلَيْسَ بِالْجَافِي الْغَلِيظِ الْفَظِّ وَلَا الْحَقِيرِ الضَّعِيفِ. قَوْلُهُ: يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ: يَقُولُ: إِنَّهُ لَا يَسْتَصْغِرُ شَيْئًا أُوتِيَهُ، وَإِنْ كَانَ صَغِيرًا، وَلَا يَحْقِرُهُ. وَقَوْلُهُ: وَلَا يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ: يَعْنِي أَنَّهُ كَانَ لَا يَصِفُ الطَّعَامَ بِطِيبٍ وَلَا فَسَادٍ إِنْ كَانَ فِيهِ. وَقَوْلُهُ: إِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ: مَعْنَى أَعْرَضَ عَدَلَ بِوَجْهِهِ وَذَلِكَ فِعْلُ الْحَذِرِ مِنَ الشَّيْءِ وَالْكَارِهِ لِلْأَمْرِ. وَأَشَاحَ. الْإِشَاحَةُ تَكُونُ بِمَعْنَيَيْنِ: أَحَدُهُمَا الْجِدُّ

اور اگر آپ اس لفظ میں ہاء پر پیش پڑھیں تو یہ توہین کے معنی میں استعمال ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''توہین کا عذاب''۔

اُن کے یہ الفاظ: ''ذریع المشیة'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس طرح چلنے کے ہمراہ آپ ﷺ تیز چلا کرتے تھے' یہ کہا جاتا ہے: گھوڑا ذریع کے طور پر چلا جو ذراعت واضح تھی جبکہ وہ تیز چلا ہو' اسی طرح عورت کیلئے لفظ ''تذراع'' استعمال ہوتا ہے جبکہ وہ تیزی سے سوت کاتتی ہو۔ اُن کے یہ الفاظ: ''اذا مشی کانما ینحط من صبب'' لفظ ''صب'' کا معنی: اوپر سے نیچے کی طرف آنا ہے۔

امام آجری فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کے ظاہری حلیہ کا بیان تھا جہاں تک آپ ﷺ کے اخلاق کے بیان کا تعلق ہے (تو اُس کے الفاظ کی وضاحت یہ ہے:)

اُن کے یہ الفاظ: ''یسوق اصحابه'' سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے اصحاب کو اپنے آگے چلنے کیلئے کہتے تھے اور خود اُن کے پیچھے چلتے تھے۔ ایک اور روایت میں ''یبسر اصحابه'' کے الفاظ ہیں اور ''بسر'' کا مطلب چلانا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''دمثا'' دمث اُس شخص کو کہتے ہیں جو آسان اور نرم ہو۔ اُن کے یہ الفاظ: ''لیس بالجافی ولا المهین'' اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کی تحقیر اور توہین نہیں کرتے تھے اور آپ ﷺ نہ تو سخت مزاج اور شدت پسند تھے اور نہ ہی کمزور اور حقیر تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''یعظم النعمة وان دقت'' وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو جو چیز دی جاتی تھی آپ اُسے کمتر نہیں سمجھتے تھے'

فِي الْأَمْرِ وَالْإِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ. يُقَالُ: أَشَاحَ إِذَا عَدَلَ بِوَجْهِهِ وَهَذَا مَعْنَى الْحَرْفِ فِي هَذَا وَمِنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، أَيْ عَدَلَ بِوَجْهِهِ وَذَلِكَ فِعْلُ الْحَذِرِ مِنَ الشَّيْءِ وَالْكَارِهِ الْأَمْرَ وَقَوْلُهُ: يَفْتَرُّ: أَيْ يَبْتَسِمُ وَمِنْهُ يُقَالُ: فَرَرْتُ الدَّابَّةَ إِذَا نَظَرْتُ إِلَى سِنِّهَا. وَقَوْلُهُ: عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ يَعْنِي: الْبَرَدَ شَبَّهَ ثَغْرَهُ بِهِ. وَالْغَمَامُ السَّحَابُ. وَقَوْلُهُ: فِي دُخُولِهِ: جَزَّأَ جُزْأَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ: وَيَرُدُّ ذَلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ: يَعْنِي أَنَّ الْعَامَّةَ كَانَتْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ فِي مَنْزِلِهِ كُلَّ وَقْتٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ يُوصِلُ إِلَيْهَا حَقَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ بِالْخَاصَّةِ الَّتِي تَصِلُ إِلَيْهِ. فَتُوَصِّلُهُ إِلَى الْعَامَّةِ. وَقَوْلُهُ: يَدْخُلُونَ رُوَّادًا: هُوَ جَمْعُ رَائِدٍ وَالرَّائِدُ أَصْلُهُ الَّذِي يَبْعَثُ بِهِ الْقَوْمُ يَطْلُبُ لَهُمُ الْكَلَأَ وَمَسَاقِطَ الْغَيْثِ وَلَمْ يُرِدِ الْكَلَأَ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ وَلَكِنَّهُ ضَرَبَهُ مَثَلًا لِمَا يَلْتَمِسُونَ عِنْدَهُ مِنَ الْعِلْمِ وَالنَّفْعِ فِي دِينِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ. وَقَوْلُهُ: لَا يَتَفَرَّقُونَ إِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ: الذَّوَاقُ أَصْلُهُ الطَّعْمُ. وَلَمْ يُرِدِ الطَّعْمَ هَا هُنَا. وَلَكِنَّهُ ضَرَبَهُ مَثَلًا لِمَا

اگر چہ وہ چھوٹی سی ہوتی تھی اور اُسے حقیر نہیں سمجھتے تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''لا یذم ذواقا ولا یمدحه'' یعنی آپ ﷺ کھانے کو عمدہ یا خراب نہیں کہتے تھے' اگر چہ اُس کھانے میں وہ چیز پائی جاتی تھی۔ اُن کے یہ الفاظ: ''اذا غضب اعرض واشاح'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ ﷺ اعراض کرتے تھے تو پورا رُخ پھیر لیتے تھے اور ایسا اُس وقت ہوتا تھا جب کسی چیز سے روکنا مقصود ہو' یا کسی معاملہ پر ناگواری کا اظہار مقصود ہو۔ لفظ ''الاشاحة'' دو معنی میں استعمال ہوتا ہے' ایک معنی یہ ہے کہ کسی معاملہ کے بارے میں بھرپور کوشش کی جائے اور ایک معنی یہ ہے کہ چہرہ پھیر لیا جائے اور یہاں یہی مفہوم مراد ہے' جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان میں یہی معنی مقصود ہے: ''آگ سے بچنے کی کوشش کرو خواہ وہ نصف کھجور کے ذریعہ ہو''۔ پھر آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا اور اشاحة کیا' یعنی چہرہ پھیر لیا' اور یہ کسی چیز سے بچنے کیلئے' یا کسی معاملہ پر ناگواری کے اظہار کیلئے ہوتا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''یفتر'' یعنی آپ ﷺ مسکرا دیتے' عربی میں کہا جاتا ہے: ''فررت الدابة'' جب میں نے اُس کے دانتوں کا جائزہ لیا ہو۔ اُن کے یہ الفاظ: ''حب الغمام'' اس سے مراد اولے ہیں' اُن کے ساتھ تشبیہ چمک کی وجہ سے دی گئی ہے' ''الغمام'' سے مراد بادل ہے' نبی اکرم ﷺ کے گھر کے معاملات کے بارے میں اُن کا یہ کہنا: ''جزا جزاه بينه وبين الناس ويرد ذلك بالخاصة على العامة'' اس سے مراد یہ ہے کہ عام لوگ ہر وقت آپ ﷺ کی خدمت میں آپ کے گھر میں حاضر نہیں ہو سکتے تھے' البتہ آپ ﷺ اُس مخصوص حصہ میں سے اُن عام افراد کا حق اُن تک پہنچا دیتے تھے جو

يَنَالُونَهُ عِنْدَهُ مِنَ الْخَيْرِ. وَقَوْلُهُ: يَخْرُجُونَ أَدِلَّةً: يَعْنِي يَخْرُجُونَ مِنْ عِنْدِهِ بِمَا قَدْ تَعَلَّمُوهُ، فَيَدُلُّونَ عَلَيْهِ النَّاسَ وَيُنَبِّئُونَهُمْ بِهِ وَهُوَ جَمْعُ دَلِيلٍ، مِثْلُ: شَحِيحٌ وَأَشِحَّةٌ، وَسَرِيرٌ وَأَسِرَّةٌ، وَقَوْلُهُ: وَذَكَرَ مَجْلِسَهُ: لَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ: يَعْنِي لَا تُقْذَفُ فِيهِ. يُقَالُ: أَبَنْتُهُ بِكَذَا مِنَ الشَّرِّ، إِذَا رَمَيْتَهُ وَمِنْهُ حَدِيثُ الْإِفْكِ: أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي بِمَنْ وَاللَّهِ، مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَمِنْهُ رَجُلٌ مَأْبُونٌ أَيْ: مَعْرُوفٌ بِخَلَّةِ سُوءٍ رُمِيَ بِهَا، وَقَوْلُهُ: وَلَا تُثَنَّى فَلَتَاتُهُ: يَعْنِي أَيْ لَا يُتَحَدَّثُ بِهَفْوَةٍ أَوْ زَلَّةٍ إِنْ كَانَتْ فِي مَجْلِسِهِ مِنْ بَعْضِ الْقَوْمِ، وَمِنْهُ يُقَالُ: ثَنَوْتُ الْحَدِيثَ إِذَا أَذَعْتُهُ، وَالْفَلَتَاتُ جَمْعُ فَلْتَةٍ وَهِيَ هَا هُنَا الزَّلَّةُ وَالسَّقْطَةُ، وَقَوْلُهُ: إِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ، كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرَ: يَعْنِي أَنَّهُمْ يَسْكُنُونَ، فَلَا يَتَحَرَّكُونَ وَيَغُضُّونَ أَبْصَارَهُمْ، وَالطَّيْرُ لَا تَسْقُطُ إِلَّا عَلَى سَاكِنٍ، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ حَلِيمًا وَقُورًا: إِنَّهُ لَسَاكِنُ الطَّائِرِ، وَقَوْلُهُ: لَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا عَنْ مُكَافِئٍ: عَنَى إِذَا ابْتُدِئَ بِمَدْحٍ كَرِهَ ذَلِكَ فَإِذَا

اُن خاص افراد کے حوالے سے ہوتا تھا جو آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو سکتے تھے اور پھر وہ خواص، عام افراد تک (دینی تعلیمات یا ضروریات کی چیزیں) پہنچا دیتے تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''یدخلون روادا'' یہ لفظ ''رائد'' کی جمع ہے' یہ اُس شخص کو کہتے ہیں جسے لوگ اس لیے آگے بھیج دیتے ہیں تاکہ وہ اُن کیلئے گھاس والی جگہ اور بارش کے نزول کا مقام تلاش کرے' یہاں مراد گھاس نہیں ہے بلکہ اُنہوں نے مثال بیان کی ہے کہ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں علم کے حصول کیلئے اور دین و دنیا کے نفع کے حصول کیلئے حاضر ہوتے تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''لا یتفرقون الا عن ذواق'' ذواق کا اصل مطلب کھانا ہے' لیکن یہاں کھانا مراد نہیں ہے بلکہ اُنہوں نے یہ مثال بیان کی ہے کہ لوگوں کو آپ ﷺ کے پاس سے بھلائی نصیب ہوتی تھی۔ اُن کے یہ الفاظ: ''یخرجون ادلة'' یعنی جب وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس سے نکلتے تھے تو وہ آپ ﷺ سے علم حاصل کر چکے ہوتے تھے اور وہ اس کے حوالے سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے اور لوگوں کو اُس علم کے بارے میں اطلاع دیتے تھے' یہ لفظ ''دلیل'' کی جمع ہے' جیسے لفظ ''شحیح و اشحة'' اور ''سریر و اسرة'' ہے۔ اُن کے یہ الفاظ جس میں اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی محفل کا ذکر کیا: ''لا توبن فیه الحرم'' یعنی اُس میں اُنہیں ڈالا نہیں جاتا تھا' یہ کہا جاتا ہے: ''ابنته بکذا من الشر'' میں نے اُسے خرابی سے اس طرح الگ کر لیا۔ اسی طرح حدیث افک میں ہے: ''اشیروا علی فی اناس ابنوا اهلی بمن واللہ ما علمت علیه من سوء قط'' (تم مجھے اُن لوگوں کے حوالے سے مشورہ دو جنہوں نے میری اُس اہلیہ کے حوالہ سے الزام عائد کیا ہے

اصْطَنَعَ مَعْرُوفًا فَأَثْنَى عَلَيْهِ مُثْنٍ وَشَكَرَهُ قَبِلَ ثَنَاءَهُ

جو اُس شخص کے حوالہ سے ہے جس کے بارے میں مجھے کسی بُرائی کا علم نہیں ہے)۔ اسی طرح لفظ "رجل مابون" کا مطلب ایسا شخص ہے جس پر یہ الزام ہو کہ وہ بُرا ساتھی ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: "لا تثنی فلتاته" یعنی اُس محفل میں ہفوات اور لغزشیں نہیں ہوتی تھیں، اگرچہ محفل میں دوسرے لوگ بھی موجود ہوتے تھے، اسی لفظ سے یہ جملہ ہے: "ثنوت الحدیث" جب آپ نے اُسے بکھیر دیا ہو، لفظ "الفلتات" لفظ "فلتة" کی جمع ہے اور یہاں اس سے مراد پھسلنا اور گر جانا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: "اذا تکلم اطرق جلساؤہ کان علی رءوسهم الطیر" یعنی وہ لوگ یوں ساکن بیٹھے رہتے تھے کہ حرکت نہیں کرتے تھے اور وہ نگاہیں جھکا کے رکھتے تھے، اس کی وجہ یہ ہے کہ پرندہ کسی ساکن چیز پر ہی بیٹھتا ہے، جب کوئی شخص بُردبار اور باوقار ہو تو اُس کیلئے یہ کہا جاتا ہے: وہ پرندہ کو ساکن کرنے والا ہے (یعنی پرندہ آ کر بیٹھ سکتا ہے)۔ اُن کے یہ الفاظ: "لا یقبل الثناء الا عن مکافئ" اس سے اُن کی مراد یہ ہے کہ اگر صرف تعریف کی جاتی تو آپ ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے، لیکن جب آپ ﷺ کسی کے ساتھ اچھائی کرتے اور پھر کوئی آپ کی تعریف کرتا اور شکرگزاری کا اظہار کرتا تو آپ ﷺ اُس کی تعریف کو قبول کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ إِلَيْهِ

باب: نبی اکرم ﷺ کی اس خصوصیت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی طرف سیر کروائی

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، رَحِمَهُ اللهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو جو

وَمِمَّا خَصَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مِمَّا أَكْرَمَهُ بِهِ، وَعَظَّمَ شَأْنَهُ زِيَادَةً مِنْهُ لَهُ فِي الْكَرَامَاتِ أَنَّهُ أَسْرِيَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ حَتَّى وَصَلَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ عُرِجَ بِهِ إِلَى السَّمَاوَاتِ فَرَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى. رَأَى مَلَائِكَةَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَأَى إِخْوَانَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى وَصَلَ إِلَى مَوْلَاهُ الْكَرِيمِ فَأَكْرَمَهُ بِأَعْظَمِ الْكَرَامَاتِ. وَفَرَضَ عَلَيْهِ وَعَلَى أُمَّتِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَذَلِكَ بِمَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ. ثُمَّ أَصْبَحَ بِمَكَّةَ سَرَّ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهِ أَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَسْخَنَ بِهِ أَعْيُنَ الْكَافِرِينَ وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ.

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ} [الاسراء: 1]

وَقَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أُسْرِيَ بِهِ وَكَيْفَ رَكِبَ الْبُرَاقَ وَكَيْفَ عُرِجَ بِهِ وَنَحْنُ نَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى

خصوصیات عطا کی ہیں جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت افزائی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کی عظمت کو زیادہ کیا اور اپنی طرف سے جو مزید نعمت' بزرگی کے حوالے سے عطا کی' وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسم اور عقل سمیت سیر کروائی یہاں تک کہ آپ کو بیت المقدس لے گیا' پھر وہاں سے آسمان کی طرف اوپر لے گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کی بڑی نشانیوں کو ملاحظہ فرمایا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کے فرشتوں کو' اپنے بھائی دیگر انبیاء کرام کو دیکھا یہاں تک کہ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں بھی حاضر ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ عزت والی چیزوں سے سرفراز کیا اور آپ پر اور آپ کی اُمت پر پانچ نمازیں فرض کیں' یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں ایک ہی رات میں پیش آیا تھا' اگلے دن صبح آپ پھر مکہ میں تھے' اس واقعہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیں اور کافروں اور تمام ملحدین کی آنکھوں کو گرم کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ کو لے گئی رات کے ایک حصہ میں' مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک' وہ مسجد اقصیٰ جس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اُس بندہ کو اپنی نشانیاں دکھائیں' بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے کہ آپ کو کیسے سیر کرائی گئی' کیسے آپ براق پر سوار ہوئے' کیسے آپ اوپر گئے؟ تو اگر اللہ نے چاہا تو اب ہم اُن روایات کو ذکر کریں گے۔

واقعہ معراج کا بیان

1084- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن شہاب زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا مَعًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جَاءَ السَّمَاءَ الدُّنْيَا قَالَ: جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَافْتَحْ فَفَتَحَ قَالَ: فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى

''میرے گھر کی چھت کو کھولا گیا' میں اُس وقت مکہ میں تھا' جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اُنہوں نے میرے سینہ کو کھولا اور اُسے زمزم کے ذریعہ دھویا' پھر وہ سونے سے بنا ہوا ایک طشت لے کر آئے جو حکمت اور ایمان دونوں کے ساتھ بھرا ہوا تھا' اُنہوں نے وہ (حکمت اور ایمان) میرے سینہ میں ڈال دیا اور پھر اُسے بند کر دیا' پھر اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر آسمان کی طرف چڑھ گئے' جب میں آسمان کے پاس آیا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو! اُس نے دریافت کیا: کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جبریل! اُس نے دریافت کیا: کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' اُس نے دریافت کیا: کیا اُنہیں پیغام دے کر بلوایا گیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم دروازہ کھولو' تو اُس نے دروازہ کھول دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب ہم آسمانِ دنیا پر چڑھے تو وہاں ایک صاحب موجود تھے جن کے دائیں طرف

1084- رواہ البخاری:3342 ومسلم:163۔

فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قَالَ: قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ عَنْ شِمَالِهِ بَكَى، قَالَ: ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: لِخَازِنِهَا: افْتَحْ فَفَتَحَ، فَقَالَ: لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ خَازِنُ سَمَاءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَعِيسَى، وَمُوسَى، وَإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي سَمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ.

لوگ موجود تھے اور بائیں طرف لوگ موجود تھے جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتے تھے تو ہنستے تھے اور جب بائیں طرف دیکھتے تھے تو روتے تھے۔ اُنہوں نے کہا: نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور جو دائیں طرف اور بائیں طرف لوگ موجود ہیں یہ اُن کی اولاد ہیں' ان میں سے دائیں طرف والے لوگ اہلِ جنت ہیں اور بائیں طرف والے لوگ اہلِ جہنم ہیں' جب یہ اپنے دائیں طرف دیکھتے ہیں تو ہنس پڑتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رو پڑتے ہیں' پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ ہم دوسرے آسمان پر آئے تو اُنہوں نے اُس کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو! اُس نے دروازہ کھول دیا' اُس دربان کے ساتھ بھی اُس کی مانند مکالمہ ہوا جو آسمانِ دنیا کے دربان کے ساتھ ہوا تھا' پھر اُس نے دروازہ کھول دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ذکر کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں میں حضرت آدم' حضرت ادریس' حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی' تاہم یہ بات ثابت نہیں ہو سکی کہ اُن کے مقامات کیا تھے (یعنی کون سے آسمان پر کس نبی سے ملاقات ہوئی؟)۔ تاہم اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کو آسمانِ دنیا پر پایا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا تھا۔ (اُس کے بعد حدیث کا بقیہ حصہ ہے)

وَقَالَ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب جبرائیل اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم'

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا مُوسَى قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا عِيسَى قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالِابْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ

حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو اُنہوں نے کہا: نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب میں گزرنے لگا تو میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے بھی یہی کہا کہ نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید! میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے بھی کہا: نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید! میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے فرمایا: نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید ہو! میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

ابن شہاب کی ایک روایت

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ بِمُسْتَوَى الْعَرْشِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَفَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ: فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ بِمُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. فَقَالَ:

ابن شہاب زہری نے ابن حزم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہم نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں عرش کے سامنے آ گیا۔ ابن حزم اور حضرت انس بن مالک نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں وہ لے کر واپس آیا، جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے دریافت کیا: آپ کے پروردگار نے آپ کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: اُس نے اُن پر پچاس نمازیں

مُوسَى، مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ: مُوسَى، رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّي، عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ، وَهِيَ خَمْسُونَ {مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ} [ق: 29] قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشَّاهَا مَا غَشَّى مِنْ أَلْوَانٍ مَا أَدْرِي مَا هِيَ قَالَ: ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

فرض کی ہیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ اپنے پروردگار سے رجوع کریں کیونکہ آپ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رجوع کیا تو اُس نے نصف (نمازیں) معاف کر دیں۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: پھر اپنے پروردگار سے رجوع کریں (یعنی کمی کیلئے کہیں) آپ کی اُمت ان کی طاقت نہیں رکھے گی۔ میں نے دوبارہ اپنے پروردگار سے رجوع کیا تو اُس نے کہا: یہ پانچ ہیں لیکن اجر و ثواب کے اعتبار سے پچاس ہوں گی کیونکہ میرا فرمان تبدیل نہیں ہوتا۔ پھر میں واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے کہا: آپ واپس اپنے پروردگار سے رجوع کریں۔ تو میں نے کہا: اب مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر جبریل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر سدرۃ المنتہیٰ تک آئے تو اُسے مختلف قسم کے رنگوں نے ڈھانپ لیا ہوا تھا' مجھے اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ یہ کیا چیز ہے' پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں موتیوں کے شگوفے تھے اور وہاں کی مٹی مشک کی تھی''۔

حضرت ابوسعید خدری کی نقل کردہ روایت

1085- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{سُبْحَانَ الَّذِی اَسْرَی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی} [الاسراء: 1]

''پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندہ کو رات کے ایک حصہ میں' مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک''۔

قَالَ: حَدَّثَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَةِ اُسْرِیَ بِهٖ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

اُتِیتُ بِدَابَّةٍ هِیَ اَشْبَهُ الدَّوَابِّ بِالْبَغْلِ، لَهُ اُذُنَانِ مُضْطَرِبَتَانِ وَهُوَ الْبُرَاقُ الَّتِی كَانَتِ الْاَنْبِیَاءُ تَرْكَبُهُ قَبْلِی. فَرَكِبْتُهُ فَانْطَلَقَ بِی تَقَعُ یَدَاهُ عِنْدَ مُنْتَهَی بَصَرِهٖ. فَسَمِعْتُ نِدَاءً عَنْ یَمِینِی: یَا مُحَمَّدُ، عَلَی رِسْلِكَ اَسْاَلُكَ. فَمَضَیْتُ. فَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَیْهِ. ثُمَّ سَمِعْتُ نِدَاءً عَنْ شِمَالِی: یَا مُحَمَّدُ. عَلَی رِسْلِكَ اَسْاَلُكَ. فَمَضَیْتُ وَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَیْهِ. ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْنِی امْرَاَةٌ عَلَیْهَا مِنْ كُلِّ زِینَةِ الدُّنْیَا رَافِعَةٌ یَدَیْهَا تَقُولُ: عَلَی رِسْلِكَ اَسْاَلُكَ. فَمَضَیْتُ فَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَیْهَا. ثُمَّ اَتَیْتُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ اَوْ قَالَ: الْمَسْجِدَ الْاَقْصَی. فَنَزَلْتُ عَنِ الدَّابَّةِ فَاَوْثَقْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِی كَانَتِ الْاَنْبِیَاءُ تُوثِقُ بِهَا. ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّیْتُ فِیهِ. فَقَالَ لِی جِبْرِیلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ: مَاذَا رَاَیْتَ فِی وَجْهِكَ؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُ نِدَاءً عَنْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اپنے واقعہ معراج کے بارے میں بتایا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو جانوروں میں سے خچر کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا' اُس کے دو کان تھے جو ہل رہے تھے یہ وہ براق تھا جس پر مجھ سے پہلے کے انبیاء نے سواری کی تھی' میں بھی اُس پر سوار ہو گیا' وہ مجھے لے کر روانہ ہوا تو اُس کا ایک قدم وہاں تک جاتا تھا جہاں تک نگاہ جاتی ہے' میں نے اپنے دائیں طرف ایک نداء سنی: اے محمد! آپ ٹھہریں! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے (یا میں آپ سے کچھ مانگتا ہوں)۔ میں چلتا رہا' میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں دی' پھر میں نے اپنے بائیں طرف ایک آواز سنی' کسی نے مجھے پکار کر کہا: اے محمد! آپ ٹھہر جائیے! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے (یا میں آپ سے کچھ مانگتا ہوں)۔ لیکن میں چلتا رہا' میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں دی' پھر میرے پاس ایک عورت آئی جس پر دنیا کی ہر قسم کی زیب و زینت موجود تھی' اُس نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے اور کہہ رہی تھی: آپ ٹھہر جائیے! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔ لیکن میں چلتا رہا اور میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں دی یہاں تک کہ میں بیت المقدس آ گیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مسجد اقصیٰ آ گیا' وہاں میں جانور سے اُترا اور میں نے اُسے اُس حلقہ کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاء

يَمِينِي: يَا مُحَمَّدُ عَلَى رِسْلِكَ اَسْأَلُكَ.
فَمَضَيْتُ وَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَيْهِ فَقَالَ: ذٰلِكَ
دَاعِيَ الْيَهُودِ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ وَقَفْتَ عَلَيْهِ
لَتَهَوَّدَتْ اُمَّتُكَ قُلْتُ: ثُمَّ سَمِعْتُ نِدَاءً عَنْ
يَسَارِي: يَا مُحَمَّدُ عَلَى رِسْلِكَ اَسْأَلُكَ.
فَمَضَيْتُ وَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَيْهِ فَقَالَ: ذَاكَ دَاعِي
النَّصَارَى اَمَا اِنَّكَ لَوْ وَقَفْتَ عَلَيْهِ تَنَصَّرَتْ
اُمَّتُكَ قُلْتُ: ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْنِي امْرَاَةٌ عَلَيْهَا
مِنْ كُلِّ زِينَةِ الدُّنْيَا رَافِعَةً يَدَيْهَا، تَقُولُ:
عَلَى رِسْلِكَ، اَسْأَلُكَ، فَمَضَيْتُ وَلَمْ اُعَرِّجْ
عَلَيْهَا فَقَالَ: تِلْكَ الدُّنْيَا تَزَيَّنَتْ لَكَ، اَمَا
اِنَّكَ لَوْ وَقَفْتَ عَلَيْهَا لَاخْتَارَتِ الدُّنْيَا عَلَى
الْآخِرَةِ، قَالَ: ثُمَّ اُتِيتُ بِاِنَاءَيْنِ: اَحَدُهُمَا
فِيهِ لَبَنٌ، وَالْآخَرُ: فِيهِ خَمْرٌ، فَقِيلَ لِي:
خُذْ فَاشْرَبْ اَيَّهُمَا شِئْتَ، فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ
فَشَرِبْتُهُ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ
اَوْ اَخَذْتَ الْفِطْرَةَ

اپنے جانوروں کو باندھا کرتے تھے' پھر میں مسجد میں داخل ہوا' میں
نے اُس میں نماز ادا کی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا:
آپ نے کیا دیکھا تھا؟ میں نے کہا: میں نے اپنے دائیں طرف ایک
پکار سنی تھی: اے محمد! آپ ٹھہر جائیے! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا
ہے۔ لیکن میں چلتا رہا' میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں دی۔ تو جبریل
علیہ السلام نے بتایا کہ وہ یہودیت کی طرف دعوت دینے والا تھا' اگر
آپ اُس کے پاس ٹھہر جاتے تو آپ کی اُمت یہودیت اختیار کر
لیتی۔ میں نے جبریل علیہ السلام کو بتایا کہ میں نے اپنے بائیں طرف
بھی ایک آواز سنی تھی: اے محمد! آپ ٹھہریئے! میں نے آپ سے کچھ
پوچھنا ہے' لیکن میں چلتا رہا اور اُس طرف توجہ نہیں دی۔ تو جبریل
علیہ السلام نے بتایا: وہ عیسائیت کی طرف دعوت دینے والا تھا' اگر
آپ اُس کے پاس ٹھہر جاتے تو آپ کی اُمت عیسائیت اختیار کر
لیتی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ایک عورت میرے سامنے آئی
تھی جس پر دنیا کی ہر قسم کی زیب و زینت تھی' اُس نے دونوں ہاتھ
بلند کیے ہوئے تھے اور وہ یہ کہہ رہی تھی: آپ ٹھہر جائیے! میں نے
آپ سے کچھ پوچھنا ہے' لیکن میں چلتا رہا' میں نے اُس کی طرف
توجہ نہیں کی۔ تو جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ وہ دنیا تھی جو آراستہ ہو
کر آپ کے سامنے آئی تھی' اگر آپ اُس کے پاس ٹھہر جاتے تو آپ
نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو اختیار کر لینا تھا۔ نبی اکرم ﷺ
فرماتے ہیں: پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے جن میں سے ایک
میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی' جبریل علیہ السلام نے مجھ
سے کہا: آپ کسی ایک کو حاصل کر لیں اور ان دونوں میں سے جس کو
چاہیں اُسے پی لیں۔ تو میں نے دودھ کو لیا اور اُسے پی لیا' تو جبریل

علیہ السلام نے کہا: آپ نے فطرت کے مطابق کام کیا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ نے فطرت کو اختیار کیا ہے۔

حضرت ابوسعید کی نقل کردہ ایک اور روایت

1086- قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قِيلَ لَهُ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ، غَوَتْ اُمَّتُكَ،

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: "اگر آپ شراب کو اختیار کر لیتے تو آپ کی اُمت نے گمراہ ہو جانا تھا"۔

وَقَالَ: اَبُو هَارُونَ: عَنْ اَبِي سَعِيدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ جِيءَ بِالْمِعْرَاجِ الَّذِي تَعْرُجُ فِيهِ اَرْوَاحُ بَنِي آدَمَ فَاِذَا اَحْسَنُ مَا رَاَيْتُ: اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْمَيِّتِ كَيْفَ يُحَدُّ بِبَصَرِهِ اِلَيْهِ؟ فَعُرِجَ بِنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا اِلَى بَابِ سَمَاءِ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَفَتَحُوا لِي وَسَلَّمُوا عَلَيَّ وَاِذَا مَلَكٌ يَحْرُسُ السَّمَاءَ، يُقَالُ لَهُ: اِسْمَاعِيلُ، مَعَهُ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ، مَعَ كُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ مِائَةُ اَلْفِ مَلَكٍ قَالَ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: پھر مجھے معراج کروائی گئی اور میں بلند ہو کر اُس مقام پر آیا جہاں اولادِ آدم کی ارواح ہوتی ہیں تو وہ جگہ سب سے زیادہ خوبصورت تھی' کیا تم نے میت کو دیکھا ہے کہ کیسے اُس کی نگاہ اُس کی طرف گئی ہوئی ہوتی ہے؟ پھر وہ مجھے ساتھ لے کر اوپر کی طرف بڑھے یہاں تک کہ ہم آسمانِ دنیا کے دروازہ تک پہنچ گئے' جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جبریل! اُن فرشتوں نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! دریافت کیا گیا: کیا اُنہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا گیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے میرے لیے دروازہ کھول دیا اور مجھ پر درود بھیجا' تو وہ فرشتہ جو آسمان کی حفاظت کر رہا تھا اُس کا نام اسماعیل تھا اور اُس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے ہیں اُن میں سے ہر ایک فرشتہ کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ}

"تمہارے پروردگار کے لشکروں کو صرف وہی جانتا ہے"۔

[المدثر: 31]

قَالَ: فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا هُوَ تُعْرَضُ عَلَيْهِ أَرْوَاحُ ذُرِّيَّتِهِ، فَإِذَا كَانَ رُوحُ مُؤْمِنٍ قَالَ: رُوحٌ طَيِّبٌ وَرِيحٌ طَيِّبَةٌ، اجْعَلُوا كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَإِذَا كَانَ رُوحُ كَافِرٍ قَالَ: رِيحٌ خَبِيثَةٌ وَرُوحٌ خَبِيثٌ، اجْعَلُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينٍ فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ لَهُمْ مَشَافِرُ كَمَشَافِرِ الْإِبِلِ وَقَدْ وُكِّلَ بِهِمْ مَنْ يَأْخُذُ بِمَشَافِرِهِمْ وَيَجْعَلُ فِي أَفْوَاهِهِمْ صَخْرًا مِنْ نَارٍ، فَتَخْرُجُ مِنْ أَسَافِلِهِمْ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ {الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا} [النساء: 10] الْآيَةَ ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ تُجْبَذُ لُحُومُهُمْ فَتُدَسُّ فِي أَفْوَاهِهِمْ فَيُقَالُ: كُلُوا كَمَا أَكَلْتُمْ فَإِذَا أَكْرَهُ مَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ. فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الْهَمَّازُونَ، اللَّمَّازُونَ، الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، ثُمَّ نَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہاں ایک شخص تھا جو بالکل اُسی طرح تھا جیسے اُس دن تھا جب اللہ تعالیٰ نے اُسے پیدا کیا تھا اُس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی اور اُس کے سامنے اُس کی اولاد کی ارواح پیش کی جارہی تھی' جب کسی مؤمن کی روح ہوتی تھی تو وہ کہتا تھا: یہ پاکیزہ روح ہے اور پاکیزہ خوشبو ہے' تم اسے علیین میں نوٹ کرلو' اور جب کسی کافر کی روح ہوتی تو وہ کہتا تھا: یہ خبیث روح ہے اور بُودار بُو ہے' تم اسے سجین میں نوٹ کرلو۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ آپ کے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے مجھے سلام کیا اور مجھے خوش آمدید کہا' پھر وہ بولے: نیک نبی کو خوش آمدید! پھر میں نے دیکھا کہ وہاں کچھ لوگ تھے جن کے اونٹوں کے جیسے ہونٹ تھے اور اُن کے ہونٹوں کو پکڑنے کیلئے کچھ لوگوں کو مقرر کیا گیا تھا وہ اُن کے منہ میں آگ کے بنے ہوئے پتھر ڈالتے تھے جو اُن کے نیچے سے نکل جاتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر کھاتے تھے اور یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھرا کرتے تھے۔ پھر میں نے دیکھا تو کچھ لوگ نظر آئے جن کے گوشت کھینچے جارہے تھے اور اُن کے منہ میں ڈالے جارہے تھے' اُن سے کہا جاتا تھا: تم لوگ کھاؤ جیسے پہلے کھاتے تھے' تو یہ ناپسندیدہ ترین منظر تھا۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا: یہ غیبت کرنے والے لوگ ہیں جو عیب جوئی کیا کرتے تھے اور لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ پھر میں نے دیکھا تو مجھے کچھ لوگ نظر آئے جو ایک دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے جس پر

عَلَى مَائِدَةٍ عَلَيْهَا لَحْمٌ مَشْوِيٌّ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُ مِنَ اللَّحْمِ وَإِذَا حَوْلَهُمُ الْجِيَفُ، فَجَعَلُوا يُقْبِلُونَ عَلَى الْجِيَفِ، يَأْكُلُونَ مِنْهَا وَيَدَعُونَ ذَلِكَ اللَّحْمَ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الزُّنَاةُ عَمَدُوا إِلَى مَا حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ وَتَرَكُوا مَا أَحَلَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ.

بھنا ہوا گوشت رکھا ہوا تھا اور وہ میں نے جو دیکھا ہے اُس میں سب سے بہترین گوشت تھا لیکن اُس کے اردگرد مُردار پڑا ہوا تھا اور وہ سب مُردار کی طرف جا رہے تھے اور اُسے کھا رہے تھے اور اُس گوشت کو چھوڑ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: یہ زنا کرنے والے لوگ ہیں' یہ اُس چیز کا قصد کرتے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کیلئے حرام قرار دیا تھا اور اُس چیز کو ترک کر دیتے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کیلئے حلال قرار دیا تھا۔

ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ لَهُمْ بُطُونٌ كَأَنَّهَا التَّنُّورُ وَهُمْ عَلَى سَابِلَةِ آلِ فِرْعَوْنَ، فَإِذَا مَرَّ بِهِمْ آلُ فِرْعَوْنَ ثَارُوا فَتَمِيلُ بِأَحَدِهِمْ بَطْنُهُ فَيَقَعُ فَيَطَؤُهُمْ آلُ فِرْعَوْنَ بِأَرْجُلِهِمْ وَهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَى النَّارِ غُدُوًّا وَعَشِيًّا. فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا فِي بُطُونِهِمْ فَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ {الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ} [البقرة: 275] ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ مُعَلَّقَاتٍ بِأَرْجُلِهِنَّ فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ اللَّاتِي يَزْنِينَ، وَيُقَتِّلْنَ أَوْلَادَهُنَّ. ثُمَّ صَعِدْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ، وَحَوْلَهُ تَبَعٌ مِنْ أُمَّتِهِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، ثُمَّ مَضَيْنَا إِلَى

پھر میں نے دیکھا تو وہاں مجھے کچھ لوگ نظر آئے جن کے پیٹ تنور کی مانند تھے اور وہ آلِ فرعون کے راستہ میں تھے' جب آلِ فرعون اُن کے پاس سے گزرتے تو یہ لپک جاتے' اُن میں سے کوئی ایک اپنے پیٹ کو لے کر آگے ہوتا تو گر جاتا اور آلِ فرعون اپنے پاؤں کے ذریعے اُنہیں روند دیتے' ان لوگوں کے سامنے صبح و شام آگ پیش کی جاتی تھی۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: یہ اپنے پیٹ میں سود کھانے والے لوگ ہیں' ان کی مثال اُس شخص کی مانند ہے جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس کر دیا ہو۔ پھر میں نے دیکھا کہ کچھ خواتین ہیں جو اپنے پاؤں کے بل لٹکی ہوئی ہیں' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کرتی تھیں اور اپنی اولاد کو قتل کر دیا کرتی تھیں۔ پھر ہم دوسرے آسمان کی طرف چڑھے تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے' اُن کے اردگرد اُن کی اُمت میں سے اُن کے پیروکار موجود تھے' اُن کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمک رہا تھا)' اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور مجھے

السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ، يَحْيَى، وَعِيسَى، شَبِيهٌ أَحَدُهُمْ بِصَاحِبِهِ ثِيَابُهُمَا وَشَعْرُهُمَا فَسَلَّمَا عَلَيَّ وَرَحَّبَا بِي، ثُمَّ مَضَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

خوش آمدید کہا۔ پھر ہم تیسرے آسمان کی طرف بڑھے تو وہاں دو خالہ زاد بھائی' یعنی حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام موجود تھے' وہ دونوں ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے تھے' اُن کا لباس بھی اور اُن کے بال بھی ایک دوسرے جیسے تھے' اُن دونوں نے مجھے سلام کیا اور اُن دونوں نے مجھے خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر آئے تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے' اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور مجھے خوش آمدید کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا} [مريم: 57]

''اور ہم نے اُسے بلند مقام کی طرف اُٹھالیا''۔

(اس سے یہی مراد ہے کہ وہ چوتھے آسمان پر ہیں)۔

ثُمَّ مَضَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ الْمُحَبَّبُ فِي قَوْمِهِ وَحَوْلَهُ تَبَعٌ كَثِيرٌ مِنْ أُمَّتِهِ فَوَصَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: طَوِيلُ اللِّحْيَةِ، تَكَادُ لِحْيَتُهُ تَمَسُّ سُرَّتَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، ثُمَّ مَضَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى، فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، فَوَصَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعْرِ، لَوْ كَانَ عَلَيْهِ قَمِيصَانِ خَرَجَ شَعْرُهُ مِنْهُمَا، فَقَالَ مُوسَى: يَزْعُمُ النَّاسُ أَنِّي أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهَذَا أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنِّي، وَلَوْ كَانَ وَحْدَهُ لَمْ أُبَالِ وَلَكِنْ كُلُّ نَبِيٍّ وَمَنِ اتَّبَعَهُ مِنْ أُمَّتِهِ، ثُمَّ

پھر ہم پانچویں آسمان کی طرف بڑھے تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام موجود تھے جو اپنی قوم کے افراد کے درمیان تھے اور اُن کے اردگرد اُن کی اُمت کے بہت سے افراد تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا حلیہ بیان کرتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ اُن کی داڑھی لمبی تھی' اُن کی داڑھی تقریباً ناف تک آ رہی تھی' اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چھٹے آسمان کی طرف بڑھے تو وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود تھے' اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور خوش آمدید کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا حلیہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک ایسے شخص تھے جن کے بال زیادہ تھے' اگر اُنہوں نے دو قمیصیں بھی پہنی ہوئی ہوتیں تو بھی اُس میں سے اُن کے بال نکل آتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز میں ہوں' حالانکہ یہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجھ سے زیادہ معزز ہیں' اگر وہ

مَضَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ جَالِسٌ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَقِيلَ لِي: هَذَا مَكَانُكَ وَمَكَانُ أُمَّتِكَ، ثُمَّ تَلَا:

اکیلے ہوتے تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی لیکن ہر نبی کے ساتھ اُس کی اُمت کے کچھ افراد تھے جو اُس کی پیروی کرتے تھے۔ پھر ہم ساتویں آسمان کی طرف بڑھے تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے جو اپنی پشت کو بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور بولے: نیک نبی کو خوش آمدید! پھر مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کا اور آپ کی اُمت کا ٹھکانہ ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ} [آل عمران: 68]

''بے شک لوگوں میں سے ابراہیم کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُن کی پیروی کی اور یہ نبی ہے اور ایمان والے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کا دوست ہے''۔

ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ، فَصَلَّيْتُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ نَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِشَجَرَةٍ إِنْ كَانَتِ الْوَرَقَةُ مِنْهَا لَمُغَطِّيَةٌ هَذِهِ الْأُمَّةَ وَإِذَا فِي أَصْلِهَا عَيْنٌ تَخْرُجُ فَانْشَعَبَتْ شُعْبَتَيْنِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ: أَمَّا هَذَا فَهُوَ نَهَرُ الرَّحْمَةِ، وَأَمَّا هَذَا فَهُوَ الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَاغْتَسَلْتُ مِنْ نَهَرِ الرَّحْمَةِ فَغُفِرَ لِي مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِي وَمَا تَأَخَّرَ، ثُمَّ أَخَذْتُ عَلَى الْكَوْثَرِ حَتَّى دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَإِذَا فِيهَا رُمَّانٌ

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) پھر میں بیت المعمور میں داخل ہو گیا' میں نے اُس میں نماز ادا کی' اُس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر قیامت تک دوبارہ اُن کی باری نہیں آتی' پھر میں نے دیکھا تو وہاں ایک درخت موجود تھا کہ اُس کا ایک پتا پوری اُمت کو ڈھانپ لیتا' اُس کی جڑ میں سے ایک چشمہ نکل رہا تھا جس کے دو حصے ہو رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ رحمت کی نہر ہے اور یہ حوضِ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ آپ کو عطا کرے گا۔ تو میں نے رحمت کی نہر میں غسل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی' پھر میں نے کوثر کو لیا (یا میں اُس کی طرف آیا) اور میں جنت میں داخل ہو گیا تو اُس میں ایسی چیزیں تھیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں اور کسی انسان کے دل میں اُن کا خیال بھی نہیں آیا ہو گا' اُس میں انار ایسے تھے جیسے مقتبہ اونٹوں کی کھال ہوتی ہے اور اُس میں پرندے یوں

كَأَنَّهُ جُلُودُ الْإِبِلِ الْمُقَتَّبَةِ. وَإِذَا فِيهَا طَيْرٌ كَأَنَّهَا الْبُخْتُ،

تھے جیسے بختی اونٹ ہوتا ہے۔

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذِهِ لَطَيْرٌ نَاعِمَةٌ فَقَالَ: آكِلُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا يَا أَبَا بَكْرٍ. وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَأْكُلَ مِنْهَا. وَرَأَيْتُ جَارِيَةً فَسَأَلْتُهَا: لِمَنْ أَنْتِ؟ فَقَالَتْ: لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فَبَشَّرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ وَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً. فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ: بِمَ أَمَرَكَ رَبُّكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ. فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَنْ يَقُومُوا بِهَذَا فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَسَأَلْتُهُ. فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا. ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مُوسَى. فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي إِذَا مَرَرْتُ بِمُوسَى حَتَّى فَرَضَ عَلَيَّ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَقَالَ لِي مُوسَى: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ رَجَعْتُ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ أَوْ قَالَ: مَا أَنَا بِرَاجِعٍ فَقِيلَ لِي: فَإِنَّ لَكَ بِهَذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ صَلَاةً. الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَمَنْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ ثُمَّ لَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً. وَمَنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو پرندہ نعمت والا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! میں اُس میں سے کھاؤں گا اور مجھے یہ اُمید ہے کہ تم بھی اُس میں سے کھاؤ گے۔ میں نے وہاں ایک خاتون دیکھی' اُس سے دریافت کیا کہ تم کس کی بیوی ہو؟ اُس نے جواب دیا: زید بن حارثہ کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اس خاتون کے حوالے سے بشارت دی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے ایک حکم دیا اور مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں' جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے دریافت کیا: آپ کے پروردگار نے آپ کو کیا حکم دیا ہے؟ میں نے کہا: اُس نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا: آپ واپس جائیں! اور اُس سے تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی اُمت انہیں ادا نہیں کر پائے گی۔ میں اپنے پروردگار کی طرف واپس گیا اور اُس سے درخواست کی تو اُس نے مجھے دس معاف کر دیں۔ میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا' پھر میں مسلسل اپنے پروردگار کی طرف جاتا رہا' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرتا (تو وہ اور کم کرنے کیلئے کرتے) یہاں تک کہ پروردگار نے مجھ پر پانچ نمازیں فرض کیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر کہا کہ آپ اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور تخفیف کی درخواست کریں۔ تو میں نے کہا: اب مجھے واپس جاتے ہوئے حیاء آتی ہے' میں واپس نہیں جاؤں گا۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو ان

عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ وَاحِدَةً

پانچ کے بدلے میں پچاس نمازوں کا ثواب ملے گا کیونکہ ایک نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے' جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور پھر اُس پر عمل نہ کرے تو اُس کیلئے بھی ایک نیکی نوٹ کی جائے گی اور جو شخص اُس پر عمل کرلے گا تو اُس کیلئے دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی اور جو شخص بُرائی کا ارادہ کرے اور اُس پر عمل نہ کرے تو اُس کیلئے کچھ بھی نوٹ نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ اُس پر عمل کرلے تو اُس کیلئے ایک بُرائی نوٹ کی جائے گی''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

1087- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُسْرَجًا مُلْجَمًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: اسْكُنْ، فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ فَارْفَضَّ عَرَقًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس براق لایا گیا' یہ اُس رات کی بات ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیر کرائی گئی' اُس پر زین رکھی ہوئی تھی اور لگام ڈالی ہوئی تھی' وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اُچھلنے لگا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اُس سے کہا: تم ٹھہر جاؤ! تم پر ایسا کوئی شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) زیادہ معزز ہو۔ تو وہ (پشیمانی کی وجہ سے) عرق آلود ہوگیا۔

حضرت ابن عباس کی نقل کردہ روایت

1088- أَنْبَأَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

1087- رواه الترمذي: 3130، وصححه الألباني في صحيح الترمذي: 2503.

1088- رواه أحمد 309/1، وعزاه الهيثمي في المجمع 64/1.

عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي قَالَ: ثُمَّ أَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ قَالَ: فَضِقْتُ بِأَمْرِي وَعَلِمْتُ أَنَّ النَّاسَ مُكَذِّبِيَّ فَقَعَدْتُ مُعْتَزِلًا حَزِينًا فَمَرَّ بِي عَدُوُّ اللهِ أَبُو جَهْلٍ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيَّ، ثُمَّ قَالَ كَالْمُسْتَهْزِئِ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُسْرِيَ بِيَ اللَّيْلَةَ قَالَ: فَقَالَ: إِلَى أَيْنَ؟ قُلْتُ: إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: فَلَمْ يُرِهِ أَنَّهُ مُكَذِّبُهُ مَخَافَةَ أَنْ يَجْحَدَ الْحَدِيثَ قَالَ: فَقَالَ: إِنْ دَعَوْتُ إِلَيْكَ قَوْمَكَ أَتُحَدِّثُهُمْ مِثْلَ مَا حَدَّثْتَنِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: يَا مَعْشَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ هَلُمُّوا إِلَيَّ قَالَ: فَانْتَقَضَتِ الْمَجَالِسُ فَجَاءُوا حَتَّى جَلَسُوا إِلَيْهِمَا قَالَ: فَقَالَ أَبُو

''جب مجھے رات کے وقت معراج کروائی گئی تو اگلے دن میں مکہ میں موجود تھا' مجھے اپنے معاملہ کی مشکل کا احساس ہوا اور مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے' میں الگ تھلگ پریشان بیٹھا ہوا تھا' میرے پاس سے اللہ کا دشمن ابوجہل گزرا' وہ آیا اور میرے پاس آ کر بیٹھ گیا' پھر اُس نے مذاق اُڑانے کے انداز میں پوچھا: کیا کچھ ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات مجھے سیر کروائی گئی۔ اُس نے دریافت کیا: کہاں کی؟ میں نے جواب دیا: بیت المقدس تک کی۔ ابوجہل نے کہا: اور پھر صبح کے وقت آپ ہمارے درمیان بھی موجود ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: ابوجہل کی نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ رائے نہیں تھی کہ آپ اُس کے ساتھ غلط بیانی کریں گے' اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اُن کی بات کا انکار نہ کیا جائے۔ ابوجہل نے کہا: اگر میں آپ کی قوم کو آپ کے پاس بلا کر لاؤں تو کیا آپ اُنہیں بھی وہ بات بیان کریں گے جو آپ نے مجھے بیان کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: تو ابوجہل نے کہا: اے کعب بن لوی کے خاندان کے لوگو! میرے پاس آؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ محفل بھر گئی اور لوگ آ گئے اور ان دونوں کے پاس بیٹھ گئے تو ابوجہل نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ اپنی

جَهْلٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدِّثْ قَوْمَكَ مَا حَدَّثْتَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُسْرِيَ بِيَ اللَّيْلَةَ فَقَالُوا: إِلَى أَيْنَ؟ فَقُلْتُ: إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالُوا: ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: فَبَيْنَ مُصَفِّقٍ وَآخَرَ وَاضِعٍ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مُسْتَعْجِبًا لِلْكَذِبِ زَعَمَ، قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا الْمَسْجِدَ؟ قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ مَنْ قَدْ سَافَرَ إِلَى ذَلِكَ الْبَلَدِ وَرَأَى الْمَسْجِدَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَهَبْتُ أَنْعَتُ فَمَا زِلْتُ أَنْعَتُ حَتَّى لُبِسَ عَلَيَّ بَعْضُ النَّعْتِ قَالَ: فَجِيءَ بِالْمَسْجِدِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَتَّى وُضِعَ دُونَ دَارِ عَقِيلٍ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: أَمَّا النَّعْتُ فَقَدْ أَصَبْتَ

قوم کو بھی وہ بات بیان کیجئے جو آپ نے مجھے بیان کی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات مجھے سیر کرائی گئی۔ لوگوں نے دریافت کیا: کہاں تک کی؟ میں نے جواب دیا: بیت المقدس تک کی۔ لوگوں نے دریافت کیا: پھر آپ صبح ہمارے درمیان بھی موجود ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے حیرانگی کا اظہار کیا' کسی نے تالی پیٹی' کسی نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیا' اُن کا یہ گمان تھا کہ یہ غلط بیانی ہے۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: کیا آپ یہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے سامنے اُس مسجد کا نقشہ بیان کریں؟ راوی بیان کرتے ہیں: حاضرین میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جو اُس شہر تک سفر کر کے گئے ہوئے تھے اور اُنہوں نے وہ مسجد دیکھی ہوئی تھی (اور اُنہیں یہ بات معلوم تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی وہاں نہیں گئے ہیں)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے اُن لوگوں کے سامنے اُس کا نقشہ بیان کرنا شروع کیا' میں مسلسل اُن کے سامنے بیان کرتا رہا یہاں تک کہ کسی جگہ پر نقشہ بیان کرنے میں مجھے اُلجھن ہوئی تو وہ مسجد میرے سامنے آ گئی' میں اُس کی طرف دیکھ رہا تھا' وہ عقیل کے گھر کے پیچھے نظر آ رہی تھی' میں اُس کی طرف دیکھ کر (بیان کرتا جا رہا تھا)۔ تو لوگوں نے کہا: جہاں تک نقشہ کی بات ہے تو وہ آپ نے درست بیان کیا ہے۔

حضرت ابوبکر کی تصدیق اور صدیق کا خطاب

1089- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي

امام عبدالرزاق نے معمر کے حوالے سے' زہری کے حوالے سے' عروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ جلدی سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بولے: یہ آپ کے آقا' ان کا یہ کہنا ہے کہ گزشتہ رات اُنہیں بیت المقدس تک

حَدِيثِهٖ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سَعَى رِجَالٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوا لَهٗ: هٰذَا صَاحِبُكَ يَزْعُمُ اَنَّهٗ قَدْ اُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ لَيْلَتِهٖ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَوَ قَالَ ذَاكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَاَنَا اَشْهَدُ اِنْ كَانَ قَالَ ذَاكَ لَقَدْ صَدَقَ، قَالُوا: تُصَدِّقُهٗ اَنَّهٗ قَدْ جَاءَ الشَّامَ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَرَجَعَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ؟ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَعَمْ، اَنَا اُصَدِّقُهٗ بِاَبْعَدَ مِنْ ذٰلِكَ، اُصَدِّقُهٗ بِخَبَرِ السَّمَاءِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الصِّدِّيقَ

سیر کرائی گئی اور پھر اُسی رات میں وہ واپس بھی آ گئے۔تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اُنہوں نے یہ بات کہی ہے؟ اُن لوگوں نے کہا: جی ہاں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر اُنہوں نے یہ بات کہی ہے تو اُنہوں نے سچ بیان کیا ہوگا۔اُن لوگوں نے کہا: کیا آپ اُن کی اس بات کو سچ قرار دے رہے ہیں کہ وہ ایک ہی رات میں ''شام'' چلے بھی گئے ہیں اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! میں اس سے زیادہ دور کی باتوں کے حوالے سے بھی اُن کی تصدیق کرتا ہوں' میں تو آسمان کی خبروں کے بارے میں بھی اُن کی تصدیق کرتا ہوں جو صبح وشام آتی ہیں۔(راوی بیان کرتے ہیں:) اسی لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ''صدیق'' کا خطاب دیا گیا۔

امام آجری کی بحث

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: مَنْ مَيَّزَ جَمِيعَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرِي لَهٗ عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَسْرَى بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَيْهِ بِجَسَدِهٖ وَعَقْلِهٖ، لَا اَنَّ الْاِسْرَاءَ كَانَ مَنَامًا وَذٰلِكَ اَنَّ الْاِنْسَانَ لَوْ قَالَ: وَهُوَ بِالْمَشْرِقِ رَاَيْتُ الْبَارِحَةَ فِي النَّوْمِ كَاَنِّي بِالْمَغْرِبِ لَمْ يُرَدَّ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ وَلَمْ يُعَارَضْ وَاِذَا قَالَ: كُنْتُ لَيْلَتِي بِالْمَغْرِبِ، لَكَانَ قَوْلُهٗ كَذِبًا، وَكَانَ قَدْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص ان تمام روایات کو جمع کرے جو ہم نے ذکر کی ہیں' وہ یہ بات جان لے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جسم اور عقل سمیت سیر کروائی گئی تھی' ایسا نہیں ہے کہ یہ سفر نیند کے عالم میں (خواب کے دوران ہوا تھا) اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جو مشرق میں موجود ہو' وہ یہ کہے کہ میں خواب میں گزشتہ رات مغرب چلا گیا تھا تو اُس کے قول کو مسترد نہیں کیا جائے گا اور کوئی بھی اُس کے مدمقابل نہیں آئے گا' اور اگر وہ شخص یہ کہے کہ گزشتہ رات میں مغرب میں تھا' تو اب اُس کا قول جھوٹ شمار ہوگا اور یہ کہا جائے گا کہ تم نے ایک بڑی بات کہی ہے جبکہ وہ شہر اتنی دور ہو کہ

تَقُوْلَ بِعَظِيمٍ إِذَا كَانَ مِثْلُ ذَلِكَ الْبَلَدِ غَيْرَ وَاصِلٍ إِلَيْهِ فِي لَيْلَتِهِ لَا خِلَافَ فِي هَذَا. فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ: لِأَبِي جَهْلٍ وَلِسَائِرِ قَوْمِهِ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ عَلَى وَجْهِ الْمَنَامِ لَقَبِلُوا مِنْهُ ذَلِكَ وَلَمْ يَتَعَجَّبُوا مِنْ قَوْلِهِ وَلَقَالُوا لَهُ: صَدَقْتَ وَذَلِكَ أَنَّ الْإِنْسَانَ قَدْ يَرَى فِي النَّوْمِ كَأَنَّهُ فِي أَبْعَدِ مِمَّا أَخْبَرْتَنَا وَلَكِنَّهُ لَمَّا قَالَ لَهُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُسْرِيَ بِيَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ كَانَ خِلَافًا لِلْمَنَامِ عِنْدَ الْقَوْمِ وَكَانَ هَذَا فِي الْيَقَظَةِ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ. فَقَالُوا لَهُ: فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ ذَهَبْتَ إِلَى الشَّامِ وَأَصْبَحْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا؟ ثُمَّ قَوْلُهُمْ: لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَذَا صَاحِبُكَ يَزْعُمُ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ رَجَعَ مِنْ لَيْلَتِهِ وَقَوْلُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَهُمْ وَمَا رَدَّ عَلَيْهِمْ، كُلُّ هَذَا دَلِيلٌ لِمَنْ عَقَلَ وَمَيَّزَ عَلِمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ أَسْرَى بِهِ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ وَشَاهَدَ جَمِيعَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ، وَدُخُولَهُ الْجَنَّةَ، وَجَمِيعُ مَا رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَفَرَضَ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ كُلُّ ذَلِكَ لَا

وہاں ایک رات میں پہنچا نہ جا سکتا ہو' اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تو اگر نبی اکرم ﷺ نے ابوجہل سے اور دیگر لوگوں سے یہ کہا ہوتا کہ میں نے گزشتہ رات خواب میں یہ دیکھا گویا کہ میں بیت المقدس میں موجود ہوں' تو اُن لوگوں نے آپ کی اس بات کو قبول کر لینا تھا اور آپ کی اس بات پر حیرانگی کا اظہار نہیں کرنا تھا اور آپ کو یہ کہنا تھا کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کیونکہ آدمی نیند کے دوران اس سے زیادہ دور کی چیز بھی دیکھ سکتا ہے جو آپ نے ہمیں بیان کی ہے۔ لیکن جب نبی اکرم ﷺ نے اُن سے یہ فرمایا کہ گزشتہ رات مجھے بیت المقدس کی سیر کروائی گئی' تو اب اُن لوگوں کے نزدیک یہ واقعہ نیند کا نہیں تھا' یہ بیداری کا واقعہ تھا اور یہ سیر آپ کے جسم اور عقل سمیت ہوئی تھی' اسی لیے اُن لوگوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: کیا ایک ہی رات میں آپ ''شام'' چلے بھی گئے اور صبح پھر ہمارے درمیان موجود ہیں۔ پھر اُن لوگوں کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا کہ آپ کے آقا یہ کہتے ہیں کہ اُنہیں بیت المقدس تک سیر کرائی گئی اور پھر اُسی رات وہ واپس بھی آ گئے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جواب' جو اُنہوں نے اُن لوگوں کو دیا' یہ سب اس بات کی دلیل ہیں اُس شخص کیلئے جو عقل رکھتا ہے اور تمیز کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ خصوصیت عطا کی ہے کہ آپ کی جسم اور آپ کی عقل سمیت آپ کو سیر کروائی گئی اور آپ ﷺ نے آسمانوں میں جو کچھ بھی دیکھا اُن سب کا آپ نے مشاہدہ کیا' آپ جنت میں داخل ہوئے' آپ نے اپنے پروردگار کی تمام نشانیوں کو دیکھا' پروردگار نے آپ پر نماز فرض کی۔ ان سب کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ نیند کے دوران ہوا' بلکہ یہ جسم اور عقل سمیت ہوا تھا

يُقَالُ مَنَامٌ بَلْ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ. وَفَضْلَةٌ خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِهَا. فَمَنْ زَعَمَ اَنَّهُ مَنَامٌ. فَقَدْ اَخْطَاَ فِي قَوْلِهِ وَقَصَّرَ فِي حَقِّ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَدَّ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ وَتَعَرَّضَ لِعَظِيمٍ وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ

اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر آپ ﷺ کو عطا کی ہے' جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ ایسا نیند کے دوران ہوا تھا تو وہ اپنی بات میں غلطی کرتا ہے' وہ نبی اکرم ﷺ کے حق میں کوتاہی کرتا ہے' قرآن وسنت (سے ثابت ہونے والے مفہوم) کو مسترد کرتا ہے اور ایک بڑی بات کے درپے ہوتا ہے۔ باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہوسکتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّؤْيَةِ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو جو یہ خصوصیت عطا کی کہ آپ ﷺ نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا' اس کا تذکرہ

1090- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ. عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ. عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ. عَنْ عِكْرِمَةَ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفَى اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْخُلَّةِ. وَاصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكَلَامِ. وَاصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّؤْيَةِ

''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کے طور پر منتخب کیا' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام کیلئے منتخب کیا اور حضرت محمد ﷺ کو دیدار کیلئے منتخب کیا''۔

سورۂ نجم کی آیت کی وضاحت

1091- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

{وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى}

[النجم: 13]

قَالَ: رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس (نبی) نے اُسے (یعنی حق کا جلوہ) دوسری مرتبہ دیکھا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان

1092- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان

1093- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیج کر اُن سے دریافت کیا: کیا حضرت محمد ﷺ نے اپنے

-1092 رواہ أحمد 285/1، والترمذی: 3276، وابن أبی عاصم فی السنة: 439، وأخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی: 2614.

عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: أَنْ نَعَمْ. فَرَدَّ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَسُولَهُ أَنْ كَيْفَ رَآهُ؟ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ رَآهُ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ مِنْ دُونِهِ فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ عَلَى كُرْسِيٍّ مِنْ ذَهَبٍ يَحْمِلُهُ أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: مَلَكٌ فِي صُورَةِ رَجُلٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ نَسْرٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ أَسَدٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ ثَوْرٍ

پروردگار کو دیکھا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے قاصد کو دوبارہ اُن کے پاس بھیجا اور دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے کیسے دیکھا تھا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں جواب بھجوایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو ایک سرسبز باغ میں دیکھا تھا جس کا فرش سونے کا بنا ہوا تھا' پروردگار سونے کی بنی ہوئی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اُس کرسی کو چار فرشتوں نے اُٹھایا ہوا تھا' ایک فرشتہ کی شکل انسان جیسی تھی' ایک فرشتہ کی شکل باز جیسی تھی' ایک فرشتہ کی شکل شیر جیسی تھی اور ایک فرشتہ کی شکل بیل جیسی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جواب

1094- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: بَعَثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَبَعَثَ إِلَيْهِ: أَنْ نَعَمْ. قَدْ رَآهُ فَرَدَّ رَسُولَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیج کے دریافت کیا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں جواب بھجوایا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے قاصد کو دوبارہ واپس بھیجا اور دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے کیسے دیکھا تھا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب بھجوایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو

إِلَيْهِ. فَقَالَ: فَكَيْفَ رَآهُ؟ قَالَ: رَآهُ عَلَى كُرْسِيٍّ مِنْ ذَهَبٍ، تَحْمِلُهُ أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: مَلَكٌ فِي صُورَةِ رَجُلٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ أَسَدٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ ثَوْرٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ نَسْرٍ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ دُونَهُ فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ

دیکھا کہ وہ سونے کی بنی ہوئی کرسی پر ہے اور اُس کرسی کو چار فرشتوں نے اُٹھایا ہوا ہے' ایک فرشتہ آدمی کی شکل کا تھا' ایک فرشتہ شیر کی شکل کا تھا' ایک فرشتہ بیل کی شکل کا تھا اور ایک فرشتہ باز کی شکل کا تھا اور پروردگار اُس وقت ایک سرسبز باغ میں موجود تھا اور اُس کے آگے سونے کا فرش تھا۔

اُمیہ بن ابوصلت کے شعر کی تصدیق

1095- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْشَدَ قَوْلَ: أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ الثَّقَفِيِّ:

رَجُلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِينِهِ
وَالنَّسْرُ لِلْأُخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن ابوصلت ثقفی کا یہ شعر پڑھا:

''ایک آدمی اور اُس کے دائیں پاؤں کے نیچے بیل اور دوسری طرف باز اور گھات لگائے ہوئے شیر''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔

1096- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعُطَارِدِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

-1095 رواہ أحمد 256/1، وذکرہ الهیثمی فی المجمع 127/8، وضعفہ الألبانی فی تخریج أحادیث السنة: 579.

-1096 انظر السابق.

قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَنْشَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ:

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمیہ بن ابوصلت کا یہ شعر پڑھا:

رَجُلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِينِهِ
وَالنَّسْرُ لِلْأُخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ

''ایک آدمی اور بیل اُس کے دائیں پاؤں کے نیچے اور باز دوسری طرف اور گھات لگائے ہوئے شیر''۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس نے سچ کہا ہے۔

عکرمہ کا جواب

1097- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: نَعَمْ فَمَا زَالَ يَقُولُ: رَآهُ، حَتَّى انْقَطَعَ نَفَسُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عباد بن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو سنا' اُن سے سوال کیا گیا:

کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور وہ یہ اُس وقت تک کہتے رہے کہ میں نے دیکھا کہ اُن کی سانس پھول گئی۔

پروردگار سے مکالمہ

1098- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1098- رواہ الترمذی: 3231، وأحمد 368/1، وصححہ الألبانی فی ارواء الغلیل: 684.

اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اللجْلَاجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَاَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ؟، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلَى؟ قُلْتُ: رَبِّ فِي الْكَفَّارَاتِ، الْمَشْيِ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَاِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ، وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

''میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا اُس نے فرمایا: اے محمد! ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: اے پروردگار! کفارات کے بارے میں اور زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر باجماعت نماز کیلئے جانے کے بارے میں اور ناپسندیدہ صورتِ حال میں اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں' کہ جو شخص ان کی حفاظت کرے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ساتھ مرے گا اور وہ اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جائے گا جیسے اُس دن تھا جب اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا۔

پروردگار کا فرمان

1099- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اللجْلَاجِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَدَا يَوْمًا عَلَى اَصْحَابِهِ مُسْتَبْشِرًا يَعْرِفُونَ فِي وَجْهِهِ السُّرُورَ، فَقَالَ لَهُمْ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے (اس بارے میں دریافت کیا)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بتایا:

1099- انظر السابق۔

إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَتَانِي اللَّيْلَةَ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، يَخْتَصِمُونَ فِي الْكَفَّارَاتِ الْمَشْيِ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ، فَقَالَ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ، مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

''گزشتہ رات میرا پروردگار (خواب میں) میرے پاس سب سے خوبصورت شکل وصورت میں آیا اور فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں! اے میرے پروردگار! سعادت تیری طرف سے حاصل ہوسکتی ہے۔ پروردگار نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اے میرے پروردگار! وہ کفارات کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں اور باجماعت نماز کیلئے پیدل چل کر جانے کے بارے میں اور شدید سردی میں اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ پروردگار نے فرمایا: اے محمد! تم نے ٹھیک کہا ہے! جو شخص ایسا کرے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور وہ اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جائے گا جیسے اُس دن تھا جب اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا''۔

تفصیلی روایت

1100- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ اللَّجْلَاجِ، يُحَدِّثُ مَكْحُولًا، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَايِشٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

1100- رواه أحمد 5/378.

رَاَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي اَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ لِي: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى يَا مُحَمَّدُ؟ قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ اَيْ رَبِّي قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: اَنْتَ اَعْلَمُ اَيْ رَبِّ، فَوَضَعَ كَفَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ تَلَا:

"میں نے (خواب میں) اپنے پروردگار کو سب سے زیادہ خوبصورت شکل وصورت میں دیکھا' اُس نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! ملاءِ اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: تُو زیادہ بہتر جانتا ہے! میرے پروردگار! تو اُس نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے وہ جان لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

{وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ}

"اسی طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھا دی تاکہ وہ یقین رکھنے والوں میں رہے"۔

ثُمَّ قَالَ لِي: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى يَا مُحَمَّدُ؟ قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ: وَمَا الدَّرَجَاتُ؟ قُلْتُ: الْمَشْيُ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ خَلْفَ الصَّلَوَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ قَالَ: وَفِيمَ؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَبَذْلُ السَّلَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، قَالَ: قُلِ:

پھر پروردگار نے فرمایا: اے محمد! ملاءِ اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: درجات کے بارے میں۔ اُس نے دریافت کیا: درجات سے مراد کیا ہے؟ میں نے عرض کی: باجماعت نماز کیلئے پیدل چل کر جانا' نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنا' سخت سردی میں اچھی طرح وضو کرنا۔ اُس نے دریافت کیا: اور کس چیز کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: کفارات کے بارے میں۔ اُس نے دریافت کیا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کی: کھانا کھلانا' سلام پھیلانا اور اُس وقت نماز ادا کرنا جب لوگ سو رہے ہوں۔ پروردگار نے فرمایا: تم یہ کہو!

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْحَسَنَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينَ، وَأَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ، وَتَغْفِرَ لِي، وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ

"اے اللہ! میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ میں نیکیاں کروں اور گناہوں کو ترک کر دوں اور مسکینوں سے محبت رکھوں اور یہ کہ تُو میری توبہ قبول کر لے اور میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کرے اور جب

بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي وَاَنَا غَيْرُ مَفْتُونٍ،

تُو کسی قوم کے درمیان آزمائش پیدا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے ایسی حالت میں موت دینا کہ میں اُس آزمائش سے محفوظ رہوں"۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَعَلَّمُوهُنَّ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُنَّ لَحَقٌّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ کلمات سیکھ لو اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یہ کلمات حق ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ مَا فَضَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَبِيَّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا مِنَ الْكَرَامَاتِ عَلَى جَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں جو فضیلت عطا کی جس کا تعلق مختلف بزرگیوں سے ہے

اور یہ فضیلت تمام انبیاء پر عطا ہوئی ہے

1101- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کے حوالے سے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِي: اُرْسِلْتُ اِلَى الْاَبْيَضِ وَالْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي، وَاُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

"مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں' مجھے ہر سفید فام' سیاہ فام اور سرخ فام کی طرف مبعوث کیا گیا' میرے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا' رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی' میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال قرار نہیں دیا گیا تھا اور مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے"۔

1101- والحدیث حسنہ الألبانی فی الارواء: 285.

زمین کی کنجیاں عطا ہونا

1102- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قُلْنَا: مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَسُمِّيتُ أَحْمَدَ، وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُورًا، وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے محمد بن علی بن حنفیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اُنہوں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا ہے جو انبیاء میں سے کسی کو عطا نہیں کیا گیا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی' مجھے زمین کی کنجیاں دی گئیں' میرا نام احمد رکھا گیا' میرے لیے مٹی کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا اور میری اُمت کو سب سے بہتر اُمت بنایا گیا''۔

سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

1103- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الطَّرِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1102- رواه أحمد 98/1.

1103- رواه مسلم :522.

جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَاُوتِيتُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ اَحَدٌ مِنْهُ قَبْلِي وَلَا يُعْطَى اَحَدٌ مِنْهُ بَعْدِي

''ہمیں دیگر لوگوں پر تین حوالے سے فضیلت عطا کی گئی ہے' ہمارے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے' ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند قرار دیا گیا ہے اور مجھے سورۂ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی ہیں جو عرش کے نیچے موجود خزانے سے عطا کی گئی ہیں' مجھ سے پہلے کسی کو ان میں سے کچھ بھی عطا نہیں کیا گیا اور میرے بعد ان میں سے کچھ بھی عطا نہیں کیا جائے گا''۔

اُمتِ مسلمہ کی خصوصیت

1104- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، وَهَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ مَسْجِدًا، وَجُعِلَ تُرَابُهَا لَنَا طَهُورًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَاُوتِيتُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ اَحَدٌ قَبْلِي وَلَا اَحَدٌ

''ہمیں دیگر لوگوں پر تین حوالے سے فضیلت دی گئی ہے' ہمارے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز بنایا گیا ہے اور اُس کی مٹی کو ہمارے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے اُس وقت جب ہمیں پانی نہیں ملتا اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند بنایا گیا ہے اور مجھے عرش کے نیچے موجود خزانے سے سورۂ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی ہیں' ان میں سے کچھ بھی مجھ سے پہلے کسی کو

1104- انظر السابق۔

بَعْدِی

عطا نہیں کیا گیا اور نہ ہی میرے بعد کسی کو عطا کیا جائے گا“۔

نبی اکرم ﷺ کی پانچ خصوصیات

1105- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَمِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اُعْطِيتُ خَمْسًا فَلَا اَقُولُ فَخْرًا: بُعِثْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَاُحِلَّ لِيَ الْمَغْنَمُ، وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ قَبْلِي، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَهُوَ يَسِيرُ اَمَامِي مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَاُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ فَاَخَذْتُهَا لِاُمَّتِي وَهِيَ اِنْ شَاءَ اللهُ نَائِلَةٌ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ

”مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' مجھے ہر سرخ و سیاہ فام کی طرف مبعوث کیا گیا' میرے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا' میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال نہیں ہوا' رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور یہ رعب ایک ماہ کے فاصلہ سے (دشمن کو لاحق ہو جاتا ہے) اور مجھے شفاعت عطا کی گئی' میں نے اپنی اُمت کیلئے اُسے اختیار کیا ہے' اگر اللہ نے چاہا تو وہ ہر شخص کو نصیب ہو گی جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہو گا“۔

نبی اکرم ﷺ کی چھ خصوصیات

1106- وَاَنْبَاَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل

1105- رواه أحمد 350/1، وابن أبي شيبة 303/6.

1106- رواه مسلم: 523.

عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

کرتے ہیں:

فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِیتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ کَافَّةً، وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّونَ

"مجھے دیگر انبیاء پر چھ حوالوں سے فضیلت عطا کی گئی ہے مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا میرے لیے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز قرار دیا گیا مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور میرے ذریعہ انبیاء (کی بعثت) کے سلسلہ کو ختم کیا گیا"۔

1107- اَنْبَاَنَا اَبُو عُبَیْدِ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ، عَنْ سَیَّارٍ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ: اَنَّ نَبِیَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَضَّلَنِی عَلَى الْاَنْبِیَاءِ، اَوْ قَالَ: اُمَّتِی عَلَى الْاُمَمِ بِاَرْبَعٍ: اَرْسَلَنِی اِلَى النَّاسِ کَافَّةً، وَجَعَلَ الْاَرْضَ کُلَّهَا مَسْجِدًا وَطَهُورًا، فَاَیْنَمَا اَدْرَکَتِ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِی الصَّلَاةُ فَاِنَّهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ طَهُورُهُ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ یَسِیرُ بَیْنَ یَدَیَّ مَسِیرَةَ شَهْرٍ قُذِفَ فِی قُلُوبِ اَعْدَائِی وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے دیگر انبیاء پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میری اُمت کو دیگر تمام اُمتوں پر چار حوالوں سے فضیلت عطا کی ہے اُس نے مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا ہے اُس نے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے تو میری اُمت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کو پائے گا تو وہ جگہ اُس کے نماز ادا کرنے کی ہوگی اور وہیں وہ طہارت حاصل کر سکے گا اور ایک ماہ کے فاصلہ سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی جو میرے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دیا گیا اور میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا"۔

1107- رواہ الترمذی: 1553، وصححہ الألبانی فی الارواء 316/1.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

يقول عمر بن ابراهيم عفا الله عنه: أنبأنا الفيه أبو الحسن أحمد بن مقبل الدئنى غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين سنة عشرين وستمائة.قال: حدثنا الفقيه الامام أبو الحسن أحمد بن محمد بن عبد الله بن مسعود بن سلمة البريهى ثم السكسكى رحمة الله عليه فى مدينة أب فى أيام من شهر ذى الحجة سنة ثمانى وسبعين وخمسمائة. قال: أنبأنا الفقيه الحافظ أبو الحسن على بن أبى بكر بن التُّبع بن فضيل رحمة الله. قال: أنبأنا الشيخ الفيه أسعد بن خير بن يحيى بن عيسى بن ملامس رحمه الله عن أبيه خير بن يحيى. قال: حدثنا أبو بكر أحمد بن محمد البزار المكى. عن محمد بن الحسين. الآجرى رحمة الله عليه

عمر بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: ابوالحسن احمد بن مقبل الدئنی نے ہمیں یہ بات بتائی' اللہ تعالیٰ اُنہیں اور اُن کے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کرے! یہ 620ہجری کی بات ہے' وہ بیان کرتے ہیں: فقیہ' امام ابوالحسن احمد بن محمد بن عبداللہ بن مسعود بن سلمہ بریہی ثم سکسکی نے ''اب'' نامی شہر میں ذوالحج کے مہینہ میں 578ہجری میں ہمیں یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: فقیہ' حافظ ابوالحسن علی بن ابوبکر بن تبع بن فضیل نے ہمیں یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: شیخ فقیہ اسد بن خیر بن یحییٰ بن عیسیٰ بن لامس نے اپنے والد خیر بن یحییٰ کے حوالے سے ہمیں یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: ابوبکر احمد بن محمد بزار مکی نے امام محمد بن حسین آجری کے حوالے سے ہمیں یہ بات بتائی۔

قال محمد بن الحسين رحمه الله:

امام محمد بن حسین آجری بیان کرتے ہیں:

بَابُ ذِكْرِ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ مِمَّا شَاهَدَهُ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا خَصَّهُ بِهَا مَوْلَاهُ الْكَرِيمُ

1108- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ أَبْصَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ بَطْنَهُ مِنَ الْجُوعِ بِحَجَرٍ، فَخَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ لَوْ صَنَعْتِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ عَصَبَ بَطْنَهُ مِنَ الْجُوعِ بِحَجَرٍ فَصَنَعْتُ لَهُ شَيْئًا قَدْ ذَكَرَهُ الصَّلْتُ فَانْطَلَقْتُ فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ: قُومُوا فَقَامَ ثَمَانُونَ رَجُلًا. فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هِيَ خُبْزَةُ شَعِيرٍ صَنَعْتُهَا لَكَ فَقَالَ: ادْعُ بِهَا فَجَاءَ بِالْخُبْزَةِ فَدَعَا عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَمَاعَةُ أَصْحَابِهِ

باب: نبی اکرم ﷺ کی نبوت کے اُن دلائل (یعنی معجزات) کا تذکرہ جن کا مشاہدہ صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ سے کیا' یہ وہ معجزات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر آپ ﷺ کو عطا کیے

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا ہے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے اور بولے: اے اُم سلیم! اگر تم نبی اکرم ﷺ کیلئے کھانا تیار کر دو (تو یہ مناسب ہوگا) کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا۔ تو سیدہ اُم سلیم نے نبی اکرم ﷺ کیلئے تھوڑا سا کھانا تیار کر دیا' جس کا ذکر صلت بن مسعود نامی راوی نے کیا ہے۔ (آگے روایت میں یہ الفاظ ہیں:) میں گیا اور نبی اکرم ﷺ کو بلایا تو آپ نے اہلِ صفہ سے فرمایا: تم لوگ بھی اُٹھو! تو اسّی افراد اُٹھ گئے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ جَو کی ایک روٹی ہے جو میں نے آپ کیلئے تیار کروائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے لے کر آؤ! تو وہ روٹی کو لے آئے' نبی اکرم ﷺ نے اُس کیلئے برکت کی دعا کی پھر نبی اکرم ﷺ نے اور آپ کے تمام صحابہ نے اُسے کھایا یہاں تک کہ وہ لوگ سیر ہو گئے اور گھر والوں نے بھی اُسے کھایا وہ بھی سیر ہو

1108- رواه الترمذی: 2372، وعزاه الهیثمی فی المجمع 307/8 للطبرانی فی الأوسط، خرجه الألبانی فی الصحیحة: 615.

حَتَّى شَبِعُوا، وَأَكَلَ أَهْلُ الْبَيْتِ حَتَّى شَبِعُوا وَأَهْدَيْنَا

گئے اور پھر ہم نے وہ روٹی تحفہ کے طور پر (پڑوس وغیرہ میں) بھجوائی۔

حضرت ابوطلحہ کے گھر کا واقعہ

1109- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ. فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِنِصْفِهِ وَرِدَاءٍ تَبِينُ بِنِصْفِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبُو طَلْحَةَ أَرْسَلَكَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا قَالَ: فَانْطَلَقَ، وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ أَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی اہلیہ) سیدہ اُم سلیم سے کہا: مجھے نبی اکرم ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس ہوئی ہے جو شاید بھوک کی وجہ سے ہے' تو کیا تمہارے پاس (پکانے کیلئے) کچھ ہے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُس خاتون نے جَو کی کچھ ٹکیاں نکالیں اور پھر اپنی چادر لے کر اُس کے نصف حصہ میں روٹیاں لپیٹ دیں اور چادر کا نصف حصہ کھلا تھا' پھر اُنہوں نے مجھے نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں موجود پایا' آپ کے پاس کچھ افراد تھے' میں اُن کے پاس آ کر کھڑا ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ابوطلحہ نے تمہیں بھجوایا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے اپنے آس پاس موجود لوگوں سے کہا: تم لوگ اُٹھو! راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' میں ان حضرات کے آگے چلتا ہوا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُنہیں اس صورتِ حال کے بارے میں بتایا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اُم سلیم! نبی اکرم ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں ہے جو ہم اُن

1109- رواه البخاري: 3578، ومسلم: 1612، والترمذي: 3634.

طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتِ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو طَلْحَةَ، حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَكِ؟ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ فَقَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ حَتَّى شَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

سب لوگوں کو کھلائیں۔ تو سیدہ اُم سلیم نے جواب دیا: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے اور گھر کے اندر داخل ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُم سلیم! تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ لے آؤ۔ تو سیدہ اُم سلیم وہ روٹیاں لے آئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُن کے ٹکڑے کیے گئے' سیدہ اُم سلیم نے کپی میں سے اُس پر گھی نچوڑا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے بارے میں جو اللہ کو منظور تھا' وہ پڑھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کیلئے کہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دس آدمیوں کو اندر آنے کیلئے کہا' اُن لوگوں نے کھانا کھالیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو کر نکل گئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کیلئے کہو۔ اُنہوں نے بھی کھانا کھالیا اور سیر ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کیلئے کہو۔ یوں اُن تمام لوگوں نے کھانا کھالیا اور سیر ہو گئے' اُس وقت اُن لوگوں کی تعداد ستر یا شاید اسّی تھی۔

حضرت ابوایوب انصاری کے گھر کا واقعہ

1110- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیلئے کھانا تیار کیا جو ان دونوں حضرات کیلئے کافی تھا' میں ان دونوں کے پاس وہ کھانا لے کر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور انصار کے معززین میں سے تیس افراد کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ حضرت ابوایوب انصاری

صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْرَ مَا يَكْفِيهِمَا فَأَتَيْتُهُمَا بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِي ثَلَاثِينَ مِنْ أَشْرَافِ الْأَنْصَارِ قَالَ: فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيَّ، مَا عِنْدِي شَيْءٌ أَزِيدُهُ قَالَ: فَكَأَنِّي تَثَاقَلْتُ، فَقَالَ: اذْهَبْ وَادْعُ لِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ أَشْرَافِ الْأَنْصَارِ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا، فَقَالَ: اطْعَمُوا فَأَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا، ثُمَّ شَهِدُوا أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، ثُمَّ بَايَعُوهُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجُوا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِي سِتِّينَ مِنْ أَشْرَافِ الْأَنْصَارِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَوَاللهِ لَأَنَا بِالسِّتِّينَ أَجْوَدُ مِنِّي بِالثَّلَاثِينَ قَالَ: فَدَعَوْتُهُمْ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَفَّعُوا فَأَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا، ثُمَّ شَهِدُوا أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَبَايَعُوهُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجُوا ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِي تِسْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: فَلَأَنَا أَجْوَدُ مِنِّي بِالتِّسْعِينَ مِنِّي بِالسِّتِّينَ وَالثَّلَاثِينَ، فَدَعَوْتُهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا، ثُمَّ شَهِدُوا أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَبَايَعُوهُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجُوا قَالَ: فَأَكَلَ مِنْ طَعَامِي مِائَةٌ وَثَمَانُونَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس سے بڑی پریشانی ہوئی کیونکہ میرے پاس تو اُس سے زیادہ اور کچھ نہیں تھا۔ میں ابھی اسی پریشانی میں تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور انصار کے معززین میں سے تیس افراد کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں نے اُن حضرات کو بلایا' وہ لوگ آ گئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کھانا کھاؤ۔ اُن لوگوں نے کھانا کھایا اور واپس چلے گئے' اُنہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں' اُنہوں نے نکلنے سے پہلے آپ کی بیعت بھی کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور انصار کے معززین میں سے ساٹھ افراد کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ساٹھ افراد تو میرے نزدیک تیس کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھے' میں اُنہیں بلا کر لے آیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ شروع کرو! (یعنی کھانا کھاؤ) اُنہوں نے بھی کھانا کھایا اور واپس چلے گئے' اُنہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور جانے سے پہلے آپ کی بیعت کی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور میرے پاس نوے انصار کو بلا کر لاؤ۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ساٹھ اور تیس کے مقابلہ میں تو نوے افراد میرے نزدیک کہیں زیادہ تھے' میں اُن کو بھی بلا کر لایا' اُنہوں نے بھی کھانا کھایا اور کھا کر واپس گئے اور اُنہوں نے جانے سے پہلے اس بات کی گواہی دی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ کی بیعت بھی کی۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو یوں میرے کھانے سے 180 افراد نے کھانا کھایا اور اُن سب کا تعلق انصار سے تھا۔

حضرت سمرہ بن جندب کا مشاہدہ

1111- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُتِيَ بِقَصْعَةٍ فِيهَا لَحْمٌ فَتَعَاقَبُوهَا مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى الظُّهْرِ. يَقُومُ قَوْمٌ وَيَقْعُدُ آخَرُونَ قَالَ: فَقِيلَ لِسَمُرَةَ: هَلْ كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ: فَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ؟ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى السَّمَاءِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک ٹکڑا لایا گیا جس میں گوشت موجود تھا تو اُسے کھانے کیلئے لوگ صبح سے لے کر دوپہر تک یکے بعد دیگرے آتے رہے' ایک قوم اُٹھتی تھی اور دوسرے آ کر بیٹھ جاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا وہ بڑھ رہا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تمہیں کس بات پر حیرانگی ہو رہی ہے! اُس میں اس طرف سے اضافہ ہو رہا تھا' اُنہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

ایک غزوہ کا واقعہ

1112- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مطلب بن عبداللہ' عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَتِ النَّاسَ مَخْمَصَةٌ.

''ایک جنگ میں شرکت کیلئے جاتے ہوئے ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' لوگوں کو بھوک لاحق ہو گئی' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ

1111- رواہ الترمذی: 3629' وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی: 2866۔

1112- رواہ ابن حبان فی موارد الظمآن 31/1۔

فَاسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فِي نَحْرِ بَعْضِ ظُهُورِهِمْ. وَقَالُوا: يُبَلِّغُنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ بِنَا إِذَا لَقِينَا عَدُوَّنَا رِجَالًا وَلَكِنْ إِنْ رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؛ أَنْ تَدْعُوَ النَّاسَ بِبَقِيَّةِ أَزْوَادِهِمْ فَتَجْمَعَهَا ثُمَّ تَدْعُوَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ. فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيُبَلِّغُنَا بِدَعْوَتِكَ أَوْ يُبَارِكُ لَنَا فِي دَعْوَتِكَ. فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بِبَقِيَّةِ أَزْوَادِهِمْ فَجَاءُوا بِهِ يَجِيءُ الرَّجُلُ بِالْحَثْيَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَفَوْقَ ذَلِكَ قَالَ: فَكَانَ أَعْلَاهُمُ الَّذِي جَاءَ الصَّاعَ مِنَ التَّمْرِ فَجَمَعَهُ عَلَى نِطَعٍ ثُمَّ دَعَا النَّاسَ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَمَا بَقِيَ فِي الْجَيْشِ وِعَاءٌ إِلَّا مَلَأَهُ وَبَقِيَ مِثْلُهُ. فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ. وَأَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهِمَا إِلَّا حَجَبَتَاهُ عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی سواریوں کے جانوروں میں سے کچھ کو قربان کر لیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی صورتِ حال سے دوچار کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسی صورت میں ہمارا کیا بنے گا کہ جب ہم دشمن کے سامنے پیادہ ہو کر جائیں گے' یارسول اللہ! اس لیے مناسب یہ ہے کہ آپ لوگوں کو یہ فرمائیں کہ وہ اپنے زادِ سفر میں سے بچی ہوئی تمام باقی چیزیں لے کر آئیں' آپ اُنہیں ایک جگہ اکٹھا کر کے اُن میں برکت کی دعا کریں تو آپ کی دعا کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ یہ چیزیں ہمارے لیے پوری کر دے گا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ کی دعا کی وجہ سے ہمارے لیے برکت رکھ دے گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں سے کہا کہ وہ باقی بچ جانے والا تمام زادِ سفر لے کر آئیں۔ وہ لوگ وہ چیزیں لے کر آئے' کوئی شخص مٹھی بھر اناج لے کر آیا' کوئی اس سے کچھ زیادہ لے کر آیا' جو شخص سب سے زیادہ لے کر آیا تھا وہ کھجور کا ایک صاع لے کر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سب چیزیں ایک دسترخوان پر اکٹھی کر دیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اپنے برتن لانے کیلئے کہا۔ تو اُس وقت لشکر میں موجود ہر برتن بھر گیا اور پھر بھی اُتنی ہی چیزیں باقی رہ گئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو بھی مؤمن بندہ ان دونوں باتوں پر ایمان رکھتے ہوئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

حاضر ہوگا تو یہ دونوں اُس کیلئے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گے"۔

حضرت ابوہریرہ کی روایت

1113- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَقَالَ: اجْمَعُوا أَزْوَادَكُمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْحِفْنَةِ مِنَ التَّمْرِ، وَبِالْحِفْنَةِ مِنَ السَّوِيقِ، وَطَرَحُوا الْأَنْطَاعَ وَالْعَبَاءَ أَوْ قَالَ الْأَكْسِيَةَ فَوَضَعَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ اپنا زادِ سفر اکٹھا کرو۔ تو کوئی شخص مٹھی بھر کھجوریں لے آیا' کوئی مٹھی بھر جَو لے آیا' اُن سب نے انہیں ایک دسترخوان پر ڈال دیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عباء پر یا چادر پر ڈال دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اُس پر رکھا اور پھر ارشاد فرمایا:

كُلُوا . فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا، وَأَخَذْنَا فِي مَزَاوِدِنَا. ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، مَنْ جَاءَ بِهِمَا غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

"تم لوگ کھاؤ! تو ہم نے کھانا شروع کیا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور ہم نے اُسے اپنے زادِ سفر کے طور پر بھی حاصل کرلیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں' جو شخص ان دونوں (کلمات) کو لے کر آئے گا جبکہ وہ ان دونوں میں شک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

حضرت ابن عباس کی روایت

1114- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ أَيْضًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1113- رواه مسلم: 27، وأحمد 421/2.

1114- رواه أحمد 305/1.

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ خُثَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرًّا فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ بَلَغَهُ أَنَّ قُرَيْشًا تَقُولُ: مَا يَتَتَابَعُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ هَزْلًا وَلَا ضَعْفًا. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ انْتَحَرْنَا مِنْ ظَهْرِنَا. فَأَكَلْنَا مِنْ لُحُومِهَا وَشُحُومِهَا أَصْبَحْنَا غَدًا إِذَا غَدَوْنَا عَلَى الْقَوْمِ وَبِنَا جَمَامٌ فَقَالَ: لَا وَلَكِنِ ائْتُونِي بِفَضْلِ أَزْوَادِكُمْ فَبَسَطُوا أَنْطَاعًا فَصَبُّوا عَلَيْهَا مَا فَضَلَ مِنْ أَزْوَادِهِمْ. فَدَعَا لَهُمْ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ. فَأَكَلُوا حَتَّى تَضَلَّعُوا شِبَعًا. ثُمَّ كَفَتُوا مَا فَضَلَ مِنْ فُضُولِ أَزْوَادِهِمْ فِي جُرُبِهِمْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب نبی اکرم ﷺ نے قریش کے ساتھ صلح کے لیے "مر" کے مقام پر پڑاؤ کیا تو آپ کو یہ بات پتا چلی کہ قریش یہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے اصحاب انتہائی لاغر اور کمزور ہو چکے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم سواریوں کے جانوروں کو قربان کریں اور اُن کا گوشت کھائیں اور اُن کی چربی کھائیں تو جب ہم دشمن کے سامنے جائیں گے تو ہم سیر ہوں گے (اور بھرپور طاقت ہوگی)۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! تم میرے پاس اپنے زادِ سفر میں سے باقی بچی ہوئی چیزیں لے کر آؤ۔ پھر لوگوں نے ایک دسترخوان بچھایا اور اُس پر اپنے زادِ سفر میں سے بچی ہوئی چیزیں لا کر رکھنی شروع کیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس سامان میں برکت کی دعا کی تو اُن لوگوں نے اُسے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے۔ پھر اُنہوں نے اُسے جمع بھی کیا جو اُس میں سے باقی بچ گیا تھا' اُسے اُنہوں نے اپنے تھیلوں میں اکٹھا کرلیا۔

حضرت جابر کے گھر کا واقعہ

1115- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا حَفَرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ خندق کھود رہے تھے تو مسلمانوں کو شدید پریشانی اور شدید بھوک لاحق تھی یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے

1115- رواه البخاري: 4101، ومسلم: 2039، وأحمد 300/3.

وَسَلَّمَ الْخَنْدَقَ اَصَابَ الْمُسْلِمِينَ جَهْدٌ وَجُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى رَبَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَطْنِهِ صَخْرَةً مِنَ الْجُوعِ قَالَ جَابِرٌ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَهْلِي فَذَبَحْتُ عَنَاقًا كَانَتْ عِنْدِي، وَقُلْتُ لِأَهْلِي: أَعِنْدَكُمْ دَقِيقٌ؟ قَالُوا: عِنْدَنَا أَمْدَادٌ مِنْ دَقِيقِ شَعِيرٍ قَالَ: فَأَمَرْتُهُمْ فَخَبَزُوهُ وَصَنَعُوا طَعَامَهُمْ. ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي صَنَعْتُ لَكَ وَلِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِكَ طَعَامًا فَقَالَ: انْطَلِقْ فَهَيِّئْ طَعَامَكَ حَتَّى آتِيَكَ قَالَ: فَفَعَلْتُ قَالَ: ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَالْجَيْشُ جَمِيعًا قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا هِيَ عَنَاقٌ صَنَعْتُهَا وَشَيْءٌ مِنْ دَقِيقِ شَعِيرٍ لَكَ وَلِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِكَ قَالَ: فَدَعَا بِالْقَصْعَةِ وَقَالَ: اُثْدُمْ فِيهَا قَالَ: فَفَعَلْتُ، ثُمَّ ذَكَرَ عَلَيْهِ اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا طَعِمُوا وَشَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ: أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً أُخَرَ فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا شَبِعُوا أَدْخَلْتُ عَشَرَةً آخَرِينَ حَتَّى شَبِعَ الْجَيْشُ جَمِيعًا وَإِنَّ الطَّعَامَ نَحْوًا مِمَّا كَانَ

بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا' میں نے ایک بکری ذبح کی جو میرے گھر میں موجود تھی' میں نے اپنی بیوی سے کہا: کیا تمہارے پاس آٹا ہے؟ اُس نے کہا: ہمارے پاس جَو کے آٹے کے کچھ مد ہیں۔ میں نے اُسے ہدایت کی کہ وہ روٹی پکائے اور کھانا تیار کرے۔ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے عرض کی: میں نے آپ کیلئے اور آپ کے اصحاب میں سے کچھ حضرات کیلئے کھانا تیار کروایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور کھانا تیار کرو' میں تمہارے پاس آتا ہوں۔ میں نے ایسا کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے ساتھ پورا لشکر تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ تو ایک چھوٹی سی بکری تھی جسے میں نے تیار کروایا ہے اور تھوڑا سا جَو کا آٹا تھا جو آپ کے کچھ اصحاب کیلئے تھا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ برتن منگوایا' آپ نے ارشاد فرمایا: اس پر سالن لا کر رکھو۔ میں نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر اللہ کا نام لینا شروع کیا اور برکت کی دعا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر بلاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا' اُنہوں نے کھانا کھایا اور سیر ہو کر باہر چلے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر بلاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا' یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو گئے تو میں نے دس اور لوگوں کو بلایا یہاں تک کہ پورا لشکر سیر ہو گیا اور کھانا اُسی طرح تھا جس طرح پہلے تھا۔

نور کے چشمے لہرائیں

1116- وَحَدَّثَنَا الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: شَكَى النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشَ قَالَ: فَدَعَا بِعُسٍّ، وَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِيهِ، ثُمَّ وَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الْعُسِّ ثُمَّ قَالَ: اسْتَقُوا فَرَأَيْتُ الْعُيُونَ تَنْبُعُ مِنْ بَيْنَ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا پیالہ منگوایا' آپ نے پانی منگوا کر اُس میں انڈیلا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اُس پیالے میں رکھا اور پھر ارشاد فرمایا: پانی حاصل کرنا شروع کرو! تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے پھوٹتے ہوئے دیکھے۔[1]

1117- أَنْبَأَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ مَا يَغْمُرُ أَصَابِعَهُ أَوْ لَا يَكَادُ يَغْمُرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں اتنا پانی تھا جس میں انگلیاں ڈوب سکتی تھیں' یا شاید انگلیاں ڈوبنے کے قریب ہو سکتی تھیں' تو لوگوں نے اُس پانی کے ذریعہ وضو کرنا شروع کیا اور پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ رہا

[1] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

-1116 رواہ البخاری:3576، ومسلم:1856، وأحمد3/343.

-1117 رواہ البخاری:3572، ومسلم:2276.

اَصَابِعَهُ شَكَّ سَعِيدٌ فَجَعَلُوا يَتَوَضَّئُونَ، وَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ قَالَ: فَقُلْنَا لِاَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ: قَالَ: زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ

تھا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اُس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: تین سو کے لگ بھگ تھی۔

حضرت زیاد بن حارث کی روایت

1118- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعَمَ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ. حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا حَتَّى اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَزَلَ فَتَبَرَّزَ. ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيَّ وَقَدْ تَلَاحَقَ اَصْحَابُهُ فَقَالَ: هَلْ مِنْ مَاءٍ يَا اَخَا صُدَاءٍ قُلْتُ: لَا اِلَّا شَيْءٌ قَلِيلٌ لَا يَكْفِيكَ فَقَالَ: اجْعَلْهُ فِي اِنَاءٍ ثُمَّ ائْتِنِي بِهِ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِي الْاِنَاءِ فَرَاَيْتُ بَيْنَ كُلِّ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهِ عَيْنًا تَفُورُ فَقَالَ:

زیاد بن نعیم حضرمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے صحابیٔ رسول حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک سفر کے دوران میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا ہوا تھا' صبح صادق کے قریب آپ سواری سے اُترے اور قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف واپس تشریف لائے' آپ کے کچھ اصحاب بھی شامل ہو چکے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: اے صداء قبیلہ سے تعلق رکھنے والے فرد! کیا کوئی پانی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! صرف تھوڑا سا ہے وہ آپ کیلئے کافی نہیں ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے کسی برتن میں ڈال کر میرے پاس لے کر آؤ۔ میں اُسے لے کر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ہتھیلی برتن میں رکھی تو میں نے دیکھا کہ آپ کی تمام انگلیوں میں سے ہر دو انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے صداء قبیلہ سے تعلق رکھنے والے فرد! اگر مجھے اپنے پروردگار سے حیاء نہ آ رہی ہوتی تو ہم سب اس پانی کو پی بھی لیتے اور جانوروں کو سیراب بھی کر لیتے' تم میرے ساتھیوں میں یہ اعلان کر دو کہ جس شخص کو پانی کی ضرورت ہے (وہ

1118- رواہ الحارث فی مسندہ 627/2 والبیہقی فی السنن 381/1.

لَوْلَا اَنِّي اَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ يَا اَخَا صُدَاءٍ لَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا. نَادِ فِي اَصْحَابِي مَنْ لَهُ حَاجَةٌ فِي الْمَاءِ فَنَادَيْتُ فِيهِمْ فَاَخَذَ مَنْ اَرَادَ مِنْهُمْ

آ کر حاصل کر لے)۔ میں نے اُن حضرات کے درمیان اعلان کیا تو اُن میں سے جس نے پانی لینا تھا اُس نے حاصل کر لیا۔

حضرت ابوہریرہ کی کھجوروں کی تھیلی

1119- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اُصِبْتُ بِثَلَاثٍ: بِمَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ صُوَيْحِبَهُ وَخُوَيْدِمَهُ، وَبِقَتْلِ عُثْمَانَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ، وَالْمِزْوَدَةِ، وَمَا الْمِزْوَدَةُ؟ قَالُوا: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا الْمِزْوَدَةُ؟ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ النَّاسَ مَخْمَصَةٌ قَالَ: فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. شَيْءٌ مِنْ تَمْرٍ فِي مِزْوَدٍ قَالَ: فَاْتِينِي بِهِ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فَاَخْرَجَ قَبْضَةً فَبَسَطَهَا ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عَشَرَةً فَدَعَوْتُ لَهُ عَشَرَةً. فَاَكَلُوا حَتَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے تین سانحات کا سامنا کرنا پڑا' نبی اکرم ﷺ کے وصال کا حالانکہ میں آپ ﷺ کا ادنیٰ ساتھی اور ادنیٰ خادم تھا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا اور ایک تھیلی کا' وہ تھیلی بھی کیا چیز تھی! لوگوں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! وہ تھیلی کیا چیز تھی؟ اُنہوں نے بتایا: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' لوگوں کو بھوک لاحق ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! ایک تھیلی میں تھوڑی سی کھجوریں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے پاس لے کر آؤ۔ میں وہ آپ کے پاس لے کر آیا' نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اُس میں داخل کیا اور اُس میں سے مٹھی بھر کھجوریں نکال کر اُنہیں پھیلایا اور پھر فرمایا: میرے پاس دس آدمیوں کو بلا کر لاؤ۔ میں دس آدمیوں کو آپ کے پاس بلا کر لایا' اُنہوں نے کھجوریں کھائیں یہاں تک کہ سیر ہو گئے' پھر آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اُس میں داخل کیا اور مٹھی بھر کھجوریں نکال کر اُن کو پھیلایا' پھر فرمایا: میرے پاس دس آدمی بلا کر لاؤ۔ میں دس آدمیوں کو آپ کے پاس بلا کر لایا' اُنہوں نے کھجوریں کھائیں یہاں تک کہ سیر ہو گئے' نبی اکرم ﷺ اسی طرح

1119- رواہ البیہقی 110/6' وذکرہ ابن کثیر فی الشمائل: 245۔

شَبِعُوا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فَاَخْرَجَ قَبْضَةً فَبَسَطَهَا ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عَشَرَةً فَدَعَوْتُ لَهُ عَشَرَةً فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا. فَمَا زَالَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ حَتَّى اَكَلَ الْجَيْشُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا. ثُمَّ قَالَ لِي: خُذْ مَا جِئْتَ بِهِ وَاَدْخِلْ يَدَكَ وَاقْبِضْهُ وَلَا تَكُبَّهُ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَبَضْتُ عَلَى اَكْثَرِ مِمَّا جِئْتُ بِهِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَمَّا اَكَلْتُ مِنْهُ؟ اَكَلْتُ حَيَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَطْعَمْتُ، وَاَكَلْتُ حَيَاةَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَطْعَمْتُ، وَحَيَاةَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَطْعَمْتُ، وَحَيَاةَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَطْعَمْتُ. فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. انْتُهِبَ مِنِّي فَذَهَبَ الْمِزْوَدُ

کرتے رہے یہاں تک کہ سارے لشکر نے کھجوریں کھائیں اور تمام لوگ سیر ہو گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جو چیز لے کر آئے تھے وہ واپس لے لو' تم اپنا ہاتھ اس میں داخل کر کے مٹھی بھر کھجوریں نکال لیا کرنا لیکن اس کو اُلٹا نہ کرنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے وہ تھیلی واپس لی تو اُس میں اُس سے زیادہ کھجوریں تھیں جتنی میں لے کر آیا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ میں نے اُس میں سے کتنی کھجوریں کھائی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں' میں نے خود بھی اُس میں سے کھجوریں لے کر کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں' میں نے خود بھی اُس میں سے کھجوریں کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں' میں نے خود بھی اُس میں سے کھجوریں لے کر کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بھی میں نے خود بھی اُس میں سے کھجوریں کھائیں اور دوسروں کو بھی اُس میں سے کھجوریں کھلائیں' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اُس میں سے کھجوریں نکلنی بند ہو گئیں اور پھر وہ تھیلی گم ہو گئی۔

ایک پیالہ دودھ اصحابِ صفّہ کے لیے کافی ہونا

1120- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ: اَخْبَرَنَا

مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! بھوک کی شدت کی وجہ سے میں اپنے پیٹ پر سختی سے پتھر باندھا کرتا تھا اور بھوک کی شدت کی وجہ سے میں اپنا جگر زمین کے اوپر رکھ دیتا تھا'

1120- رواہ البخاری: 6452، وأحمد 515/2، والترمذی: 2479.

مُجَاهِدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ بِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَسْأَلُهُ عَنْهَا إِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي، فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: أَبَا هِرٍّ الْحَقْ، فَاتَّبَعْتُهُ، فَدَخَلَ فَأَذِنَ لِي فَوَجَدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هَذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ آلُ فُلَانٍ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ انْطَلِقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ قَالَ: فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ، وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ، لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ، إِذَا جَاءَتْ صَدَقَةٌ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِمْ، وَلَمْ يَذَرْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا جَاءَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا وَأَصَابَ مِنْهَا، فَأَحْزَنَنِي إِرْسَالُهُ إِيَّايَ، وَقُلْتُ: كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أَشْرَبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَغَذَّى بِهَا، فَمَا يُغْنِي هَذَا

ایک دن میں لوگوں کے راستہ میں بیٹھا ہوا تھا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے اُن سے اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا' میں نے اُن سے یہ سوال صرف اس لیے کیا تھا کیونکہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے (اور گھر جاکر کھانا کھلائیں گے) لیکن وہ گزر گئے' اُنہوں نے ایسا نہیں کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے' میرے ذہن میں جو تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کا اندازہ ہو گیا اور میرے چہرے پر جو تھا وہ بھی آپ کو پتا چل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! آؤ! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چل پڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے اندر تشریف لے گئے' آپ نے مجھے اندر آنے کی اجازت دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھر میں دودھ کا ایک پیالہ ملا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہلیہ سے فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا: فلاں صاحب نے' یا آلِ فلاں نے آپ کو تحفہ کے طور پر بھجوایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوہریرہ! تم اہلِ صفہ کے پاس جاؤ اور اُنہیں بلا کر لاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات سے غمگین ہو گیا' اہلِ صفہ اسلام کے مہمان تھے' اُن کا کوئی گھر بار' کوئی مال و متاع نہیں تھا' جب کوئی صدقہ آتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ اُن لوگوں کی طرف بھجوا دیتے تھے' آپ اس میں سے کچھ بھی نہیں لیتے تھے اور جب کوئی تحفہ آپ کی خدمت میں آتا تھا تو آپ اس میں اُن کو بھی شریک کر لیتے تھے اور خود بھی اُسے استعمال کرتے تھے۔ مجھے اس بات نے غمگین کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کیلئے پیغام بھجوایا ہے' میں نے سوچا کہ مجھے تو یہ اُمید تھی کہ میں اس دودھ کو پی لوں گا اور اس

اللَّبَنُ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا الرَّسُولُ، فَإِذَا جَاءُوا اَمَرَنِي وَكُنْتُ أُعْطِيهِمْ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَمِنْ طَاعَةِ رَسُولِهِ بُدٌّ، فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوا، اسْتَأْذَنُوا، فَاَذِنَ لَهُمْ، فَاَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَالَ: اَیْ اَبَا هِرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: قُمْ فَاَعْطِهِمْ قَالَ: فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ اُعْطِي الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يُرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّهُ اِلَيَّ، ثُمَّ اُعْطِي الْآخَرَ، فَيَشْرَبُ حَتَّى يُرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّهُ اِلَيَّ، حَتَّى رُوِيَ جَمِيعُ الْقَوْمِ وَانْتَهَيْتُ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيَّ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: اَبَا هِرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ وَقَالَ: اشْرَبْ فَشَرِبْتُ وَقَالَ: اشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: اشْرَبْ وَاَشْرَبُ، حَتَّى قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا قَالَ: فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ الْاِنَاءَ فَسَمَّى وَحَمِدَ اللهَ وَشَرِبَ مِنْهُ

کے ذریعہ غذا حاصل کروں گا' اتنا سا دودھ اہلِ صفہ کے کس کام آئے گا! میں قاصد کے طور پر جاؤں گا' جب وہ لوگ آئیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیں گے کہ میں اُن لوگوں کو وہ دودھ دوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی فرمانبرداری اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا' میں اُن لوگوں کے پاس گیا' اُنہیں بلا کر لایا' وہ لوگ آئے اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اجازت دی' وہ لوگ گھر میں اپنی جگہ پر بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُٹھو اور اُنہیں دو۔ میں نے وہ پیالہ لیا اور ایک شخص کو دیا' اُس نے وہ پی لیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا' پھر اُس نے وہ مجھے واپس کر دیا' پھر میں نے دوسرے کو دیا اُس نے بھی پیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا' پھر وہ اُس نے مجھے واپس کر دیا یہاں تک کہ تمام لوگ سیر ہو گئے' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ لیا اور اُسے اپنے ہاتھ پر رکھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور مسکرائے' آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ اور پی لو۔ میں بیٹھا اور میں نے پی لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور پیو! میں نے اور پیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور پیو! میں نے اور پیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہی کہتے رہے: اور پیو! اور میں پیتا رہا یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! اب مجھے اس کیلئے کوئی گنجائش نہیں ملتی۔ پھر میں نے وہ پیالہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واپس کیا تو آپ نے بسم اللہ پڑھ کر اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر کے اُس کو پی لیا۔

حضرت ثوبان کی روایت

1121- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ اَنَّهُ ذُكِرَ لَهُ اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَزَلَ بِنَا ضَيْفٌ بَدَوِيٌّ فَجَلَسَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَامَ بُيُوتِهِ، فَجَعَلَ يَسْاَلُهُ عَنِ النَّاسِ كَيْفَ فَرَحُهُمْ بِالْاِسْلَامِ وَكَيْفَ حُزْنُهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَمَا زَالَ يُخْبِرُهُ مِنْ ذٰلِكَ بِالَّذِي يَسُرُّهُ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ نَضِرًا، حَتّٰى اِذَا انْتَفَخَ النَّهَارُ، وَحَانَ اَكْلُ الطَّعَامِ اَنْ يُؤْكَلَ، دَعَانِي فَاَشَارَ اِلَيَّ مُسْتَخْفِيًا لَا يَاْلُوا اَنِ ائْتِ بَيْتَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَاَخْبِرْهَا اَنَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَيْفًا، قَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ مَا اَصْبَحَ فِي بَيْتِنَا شَيْءٌ يَاْكُلُهُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ فَرَدَّنِي اِلَى نِسَائِهِ، كُلُّهُنَّ يَعْتَذِرْنَ بِمَا اعْتَذَرَتْ بِهِ

عروہ بن رویم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی شخص ہمارے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے لوگوں کے بارے میں دریافت کرنا شروع کیا کہ وہ اسلام کے حوالے سے کیسے خوش ہیں! اور نماز کے حوالے سے کیسے پریشان ہیں؟ وہ مسلسل آپ کو اس بارے میں بتاتا رہا یہاں تک کہ اُس نے آپ کو ایسی بات بتائی جو آپ کو خوش کر گئی' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو خوش ہوتے ہوئے دیکھا۔ جب دن چڑھ گیا اور کھانا کھانے کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا او رمیری طرف پوشیدہ طور پر اشارہ کیا کہ تم عائشہ کے گھر جاؤ اور اُسے بتاؤ کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک مہمان آیا ہے۔ (میں نے جا کے بتایا) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو ہدایت کے ہمراہ اور دینِ حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! ہمارے گھر میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جسے لوگوں میں سے کوئی کھا سکے۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی تمام ازواج کے گھر بھیجا اور اُن تمام ازواج نے وہی معذرت کی جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے معذرت کی تھی' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دیکھا کہ اُس پر پریشانی کے آثار نمایاں ہوئے' وہ دیہاتی بھی سمجھدار تھا' اُسے اندازہ ہو گیا۔ وہ دیہاتی مسلسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتا رہا یہاں تک کہ

عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. حَتَّى رَأَيْتُ لَوْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِفَ. وَكَانَ الْبَدَوِيُّ عَاقِلًا فَفَطِنَ. فَمَا زَالَ الْبَدَوِيُّ يُعَارِضُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَتَّى قَالَ: إِنَّا أَهْلُ الْبَادِيَةِ مُعَانُونَ فِي زَمَانِنَا لَسْنَا كَأَهْلِ الْحَضَرِ. إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَنَا الْقَبْضَةُ مِنَ التَّمْرِ يَشْرَبُ عَلَيْهَا أَوِ الشَّرْبَةُ مِنَ اللَّبَنِ فَذَلِكَ الْخِصْبُ. فَمَرَّتْ عِنْدَ ذَلِكَ عَنْزٌ لَنَا قَدِ احْتَلَبْتُ. كُنَّا نُسَمِّيهَا ثَمْرَاءَ فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بِاسْمِهَا وَقَالَ: ثَمْرَا ثَمْرَا. فَأَقْبَلَتْ إِلَيْهِ تُحَمْحِمُ فَأَخَذَ بِرِجْلِهَا وَمَسَحَ ضَرْعَهَا وَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ فَحَفَلَتْ. فَدَعَانِي بِمِحْلَبٍ لَنَا. فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَحَلَبَ وَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ. فَمَلَأَهُ. ثُمَّ قَالَ: ادْفَعْ بِاسْمِ اللهِ فَدَفَعْتُ إِلَى الضَّيْفِ فَشَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً ضَخْمَةً. ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَضَعَهُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُدْ فَعَادَ. ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَضَعَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ: عُدْ فَكَرَّرَ حَتَّى امْتَلَأَ وَشَرِبَ مَا شَاءَ اللهُ. ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ وَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ وَمَلَأَهُ ثُمَّ قَالَ: أَبْلِغْ هَذَا عَائِشَةَ فَلْتَشْرَبْ مِنْهُ مَا بَدَا لَهَا ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَحَلَبَ فِيهِ

اُس نے کہا: ہم دیہاتی لوگ اپنے رہن سہن کے اعتبار سے شہریوں کی مانند نہیں ہوتے ہیں' ہمارے لیے تو اتنا کافی ہے کہ مٹھی بھر کھجوریں کھا کر اوپر سے تھوڑا سا دودھ پی لیں' یہی چیز سیر کرنے کیلئے کافی ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران ہماری ایک بکری پاس سے گزری جس کا دودھ دوہ لیا گیا تھا' ہم نے اُس کا نام ثمراء رکھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اُس کے نام سے بلایا اور فرمایا: ثمراء! ثمراء! تو وہ دوڑتی ہوئی آپ کی طرف آئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی ٹانگ کو پکڑا اور اُس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور پھر فرمایا: اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! تو اُس کے تھن میں دودھ آ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دودھ کا برتن لانے کیلئے کہا' وہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا' آپ نے دودھ دوہ لیا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! اس کو بھر دو' پھر آپ نے فرمایا: اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! رُک جاؤ۔ پھر میں نے وہ دودھ مہمان کو دیا' اُس مہمان نے اُس میں سے ڈھیر سارا دودھ پیا' اُس نے دودھ کا برتن رکھنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اور پیو! اُس نے پھر پیا' اُس نے پھر رکھنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اور پیو! ایسا تکرار کے ساتھ ہوا یہاں تک کہ جتنا اللہ کو منظور تھا اُس مہمان نے اُس میں سے پیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس برتن میں اور دودھ دوہ لیا' فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اسے بھر دو۔ پھر فرمایا: یہ عائشہ کو پہنچا دو' اُسے جتنا مناسب لگے اُتنا اس میں سے پی لے۔ پھر میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے اُس میں اور دودھ دوہ لیا' فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اسے

وَقَالَ: بِاسْمِ اللّٰهِ فَمَلَأَهُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى نِسَائِهِ كُلَّمَا شَرِبَتِ امْرَأَةٌ رَدَّنِي إِلَى الْأُخْرَى وَقَالَ: بِاسْمِ اللّٰهِ حَتَّى رَدَّهُنَّ كُلَّهُنَّ، ثُمَّ رَدَدْتُ إِلَيْهِ وَقَالَ: بِاسْمِ اللّٰهِ وَقَالَ: ارْفَعْ إِلَيَّ فَرَفَعْتُهُ فَقَالَ: بِاسْمِ اللّٰهِ فَشَرِبَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَعْطَانِي، فَلَمْ آلُ أَنْ أَضَعَ شَفَتَيَّ عَلَى دَرَجِ الْقَدَحِ فَشَرِبْتُ شَرَابًا أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِهَا فِيهَا.

بھر دو۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنی تمام ازواج کے پاس بھیجا' جب بھی ایک اہلیہ وہ دودھ پی لیتیں (اور میں نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آتا) تو آپ مجھے دوسری اہلیہ کی طرف بھیج دیتے' آپ ﷺ ہر مرتبہ یہی فرماتے: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! یہاں تک کہ اُن تمام ازواج نے دودھ پی کر واپس کر دیا' میں پھر واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ میں لایا' آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' پھر آپ ﷺ نے جتنا اللہ کو منظور تھا وہ پیا اور پھر مجھے دیا تو میں نے پیالہ کے کونے پر اپنے ہونٹ رکھنے میں کوئی تاخیر نہیں کی اور میں نے ایک ایسا مشروب پیا جو شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس بکری کے مالکان کیلئے اس میں برکت رکھ دے۔

حضرت ابورافع کی روایت

1122- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے' ہمارے ہاں بکری بھنی ہوئی رکھی تھی' آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابورافع! مجھے ایک دستی دو۔ میں نے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی' آپ نے اُسے کھالیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابورافع! مجھے دستی دو۔

1122- رواہ أحمد 8/6.

بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى، عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَقَالَ: يَا اَبَا رَافِعٍ. نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ فَاَكَلَهُ. ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا رَافِعٍ. نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ فَاَكَلَهُ. ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا رَافِعٍ. نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَقُلْتُ: وَهَلْ لِلشَّاةِ اِلَّا ذِرَاعَانِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ سَكَتَّ لَاَعْطَيْتَنِي مَا دَعَوْتُ بِهَا

میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی' آپ نے اُسے کھالیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابورافع! مجھے دستی دو۔ میں نے عرض کی: کیا بکری میں صرف دو ہی دستیاں نہیں ہوتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم خاموش رہتے تو جب تک میں طلب کرتا رہتا تم مجھے دیتے رہتے۔

حضرت نعمان بن مقرن کی روایت

1123- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ فِي اَرْبَعِمِائَةٍ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ: فَاَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ. بِبَعْضِ اَمْرِهِ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مَعَنَا طَعَامٌ نَتَزَوَّدُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: يَا عُمَرُ زَوِّدْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عِنْدِي اِلَّا فَضْلٌ مِنْ تَمْرٍ مَا

حضرت نعمان بن مقرن بیان کرتے ہیں: ہم مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے چار سو افراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بعض احکامات دیئے تو اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے پاس اتنا اناج نہیں ہے جسے ہم زادِ سفر کے طور پر استعمال کرسکیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! انہیں زادِ سفر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس جو اضافی کھجوریں ہیں' میرا نہیں خیال کہ وہ ان کے کام آسکیں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور انہیں زادِ سفر دو۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں ساتھ لے کر گئے' اُنہوں نے (اپنی گودام کا) دروازہ کھولا تو اُس میں اضافی کھجوریں اتنی تھیں جتنا خاکستری اونٹ ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے اپنی

1123- رواہ أحمد 445/5.

اَرٰى اَنْ يُغْنِيَ عَنْهُمْ شَيْئًا قَالَ: فَانْطَلِقْ فَزَوِّدْهُمْ قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا فَفَتَحَ عَلَيْهِ فَاِذَا فِيهَا فَضْلَةٌ مِنْ تَمْرٍ مِثْلِ الْبَعِيرِ الْاَوْرَقِ قَالَ: فَاَخَذَ الْقَوْمُ حَاجَتَهُمْ وَكُنْتُ فِي آخِرِ الْقَوْمِ فَالْتَفَتُّ وَمَا اَفْقِدُ مِنْهُ مَوْضِعَ تَمْرَةٍ وَقَدِ احْتَمَلَ مِنْهُ اَرْبَعُمِائَةِ رَجُلٍ

ضرورت کے مطابق وہ کھجوریں حاصل کیں۔ میں کھجوریں لینے والوں کے آخر میں تھا' جب میں نے توجہ کی تو مجھے اُن کھجوروں میں کچھ بھی کمی محسوس نہیں ہوئی' حالانکہ چارسو افراد نے اُن میں سے کھجوریں لی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت

1124- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنْتُ اَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ. فَاَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ. فَقَالَ: يَا غُلَامُ هَلْ مَعَكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قُلْتُ: لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: فَاَدْنِنِي شَاةً. فَاَتَيْتُهُ بِجَذَعَةٍ لَمْ يَمَسَّهَا الْفَحْلُ. فَمَسَحَ ضَرْعَهَا وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ. ثُمَّ حَلَبَ فِي قَعْبٍ فَشَرِبَ. ثُمَّ نَاوَلَ اَبَا بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: اقْلِصْ فَقَلَصَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (مکہ مکرمہ میں) میں عقبہ بن ابومعیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے! کیا تمہارے پاس دودھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک بکری میرے پاس لے کر آؤ۔ میں ایک ایسی بکری آپ کے پاس لے کر آیا جس کے ساتھ کسی نر نے قربت نہیں کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے تھن پر ہاتھ پھیرا' برکت کی دعا کی پھر اُس کا دودھ ایک پیالے میں دوہ لیا اور اُسے پی لیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا' اُنہوں نے بھی پی لیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھن سے فرمایا: خشک ہوجاؤ! تو وہ خشک ہوگیا۔

1124- رواہ أحمد 379/1، وابن حبان: 6504۔

حَدِيثُ الْحَنَّانَةِ

1125- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُوضَعَ الْمِنْبَرُ، فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ، وَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَنَّ ذَلِكَ الْجِذْعُ حَتَّى سَمِعْنَا حَنِينَهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ

حنّانہ (یعنی رونے والے تنے) کا واقعہ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن مسیب' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

منبر بنائے جانے سے پہلے نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے' جب منبر (مسجد میں) رکھا گیا اور نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے تو کھجور کا وہ تنا رونے لگا یہاں تک کہ ہم نے اُس کے رونے کی آواز سنی' نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے' آپ نے اپنا دستِ مبارک اُس پر رکھا تو اُسے سکون آیا۔

حضرت جابر کی روایت

1126- وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ إِلَى جَنْبِ صَخْرَةٍ أَوْ خَشَبَةٍ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَنِدُ عَلَيْهِ يَخْطُبُ ثُمَّ اتَّخَذَ مِنْبَرًا فَكَانَ يَقُومُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک پتھر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لکڑی یا شاید کسی چیز کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے' آپ ﷺ خطبہ کے دوران اُس کے ساتھ ٹیک لگا لیا کرتے تھے' پھر آپ نے منبر بنوایا اور آپ ﷺ اُس پر بیٹھ کر خطبہ دینے لگے تو وہ (ستون یا پتھر یا جو بھی چیز تھی) رونے لگا جس کے پاس کھڑے ہو کر آپ ﷺ

-1125 رواہ البخاری:3584.

-1126 رواہ أحمد 306/3 وابن ماجہ:1417 وخرجہ الألبانی فی صحیح ابن ماجہ:1164.

فَحَنَّتْ تِلْكَ الَّتِي كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا حَنِينًا سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَسَحَهَا أَوْ قَالَ: فَمَسَّهَا فَسَكَنَتْ

خطبہ دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اُس کے رونے کی آواز اہلِ مسجد نے سنی۔ نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے اُس پر ہاتھ پھیرا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ ﷺ نے اُس کو مَس کیا تو اُسے سکون آیا۔

حضرت انس کی روایت

1127- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى جَنْبِ خَشَبَةٍ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَيْهَا. فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوا لِي مِنْبَرًا فَبَنَوْا لَهُ عَتَبَتَيْنِ. فَلَمَّا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، حَنَّتِ الْخَشَبَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ: وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعْتُ الْخَشَبَةَ تَحِنُّ حَنِينَ الْوَالِهِ. فَمَا زَالَتْ تَحِنُّ حَتَّى نَزَلَ إِلَيْهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' جس کے ساتھ آپ ﷺ ٹیک لگا لیا کرتے تھے' جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے ایک منبر بنوا دو۔ لوگوں نے آپ کیلئے دو سیڑھیوں کا منبر بنا دیا۔ جب آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے تو وہ لکڑی نبی اکرم ﷺ کی جدائی میں رونے لگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اُس وقت مسجد میں موجود تھا' میں نے اُس لکڑی کے رونے کی آواز سنی یوں جیسے کوئی جانور اپنے بچہ کیلئے روتا ہے' وہ لکڑی اُس وقت تک روتی رہی جب تک نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اُتر کر اُس کے پاس تشریف نہیں لائے اور آپ ﷺ نے اُسے ساتھ نہیں لگایا' اُس کے بعد وہ خاموش ہوئی۔

حسن بصری کا بیان

قَالَ: فَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا بَكَى ثُمَّ قَالَ: يَا عِبَادَ اللهِ الْخَشَبَةُ تَحِنُّ إِلَى

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو رو پڑتے تھے اور پھر فرماتے تھے: اے اللہ کے

1127- رواہ أحمد 3/226، والترمذی: 3631، وخرجه الألبانی فی الصحیحة: 2174.

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَوْقًا إِلَيْهِ لِمَكَانِهِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَأَنْتُمْ أَحَقُّ أَنْ تَشْتَاقُوا إِلَى لِقَائِهِ

بندو! ایک لکڑی تو نبی اکرم ﷺ کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدرو منزلت کی وجہ سے آپ سے محبت رکھتے ہوئے روتی ہے' تو تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ تم نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کے مشتاق رہو۔

1128- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ. عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى خَشَبَةٍ فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوا لِي مِنْبَرًا فَبَنَوْا لَهُ مِنْبَرًا. إِنَّمَا كَانَ عَتَبَتَيْنِ فَتَحَوَّلَ مِنَ الْخَشَبَةِ إِلَى الْمِنْبَرِ فَحَنَّتْ وَاللّٰهِ الْخَشَبَةُ حَنِينَ الْوَالِهِ قَالَ: فَقَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا وَاللّٰهِ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ أَسْمَعُ ذَلِكَ. فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ تَحِنُّ حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَمَشَى إِلَيْهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن جب خطبہ دیتے تھے تو آپ اپنی پشت ایک لکڑی کے ساتھ لگا لیتے تھے' جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے ایک منبر بنا دو۔ لوگوں نے آپ کیلئے منبر بنا دیا جو دو سیڑھیوں کا تھا' نبی اکرم ﷺ لکڑی کے پاس سے منبر پر منتقل ہوئے تو وہ لکڑی رونے لگی' اللہ کی قسم! وہ لکڑی یوں رونے لگی جیسے کوئی جانور (اپنے بچہ کیلئے) روتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اللہ کی قسم! میں اُس وقت مسجد میں موجود تھا اور اُس کے رونے کی آواز سن رہا تھا' اللہ کی قسم! وہ اُس وقت تک روتی رہی جب تک نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اُتر کر چلتے ہوئے اُس کے پاس نہیں آئے اور آپ نے اُسے اپنے ساتھ نہیں لگایا' اس کے بعد اُسے سکون آیا۔

فَبَكَى الْحَسَنُ وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ الْخَشَبُ يَحِنُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَفَلَيْسَ الرِّجَالُ

حسن بصری نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد روتے ہوئے کہا: اے مسلمانوں کے گروہ! ایک لکڑی تو اللہ کے رسول کی (محبت کی) وجہ سے روتی ہے تو کیا انسانوں میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو

1128- انظر السابق۔

الَّذِينَ يَرْجُونَ لِقَاءَهُ أَحَقُّ أَنْ يَشْتَاقُوا إِلَيْهِ؟

آپ کی بارگاہ میں حاضری کی اُمید رکھتا ہو تو وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہوگا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف اشتیاق محسوس کرے۔

1129- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ جَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ وَالْقَوْمُ يَجِيئُونَ فَلَا يَكَادُونَ يَسْمَعُونَ كَلَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى يُرَاجِعُوا مَنْ عِنْدَهُ. فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ كَثُرُوا وَإِنَّ الْجَائِي يَجِيءُ فَلَا يَكَادُ يَسْمَعُ كَلَامَكَ حَتَّى يَرْجِعَ، فَلَوْ أَنَّكَ اتَّخَذْتَ شَيْئًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ فَتُسْمِعُ النَّاسَ كَلَامَكَ قَالَ: فَمَا شِئْتُمْ قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَى غُلَامٍ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نَجَّارٍ وَإِلَى طَرْفَاءِ الْغَابَةِ فَجَعَلُوا لَهُ مِنْهُ مِرْقَاتَيْنِ. فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَيَخْطُبُ عَلَيْهِ. فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ الَّتِي كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب مدینہ منورہ میں لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو پہلے کچھ لوگ آتے اور پھر بعد میں دوسرے لوگ آتے' تو کچھ لوگ اللہ کے رسول کا کلام سن نہیں پاتے تھے یہاں تک کہ وہ اُن لوگوں کی طرف رجوع کرتے تھے جو نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوتے تھے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے اور بعض اوقات کوئی آنے والا بعد میں آتا ہے اور وہ واپس جانے تک آپ کا (کوئی بھی) کلام نہیں سن پاتا' اگر آپ کوئی ایسی چیز استعمال کریں جس پر کھڑے ہو کر آپ خطبہ دیں اور وہ زمین سے اونچی ہو تو اس طرح آپ لوگوں کو اپنا کلام سنا سکیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تم مناسب سمجھو! راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے غلام کو پیغام بھیجا' جو بڑھئی کا کام کرتا تھا کہ وہ جنگل کی طرف سے لکڑیاں کاٹ کر لائے' اُس نے نبی اکرم ﷺ کیلئے دو سیڑھیاں بنائیں' نبی اکرم ﷺ اُس منبر پر تشریف فرما ہو کر اُس پر خطبہ دیتے تھے' جب آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ ایسا کیا تو وہ لکڑی رونے لگی جس کے پاس کھڑے ہو کر نبی اکرم ﷺ پہلے خطبہ دیا کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ اُس کی طرف گئے' آپ نے اپنا دستِ مبارک اُس پر رکھا تو اُسے سکون آیا۔

1129- رواه أحمد 5/330 وبنحوه رواه البخاري: 377.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ

بَابُ ذِكْرِ سُجُودِ الْبَهَائِمِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْظِيمًا لَهُ وَاِكْرَامًا لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ جانوروں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور آپ کے اکرام کیلئے آپ کو سجدہ کرنا

1130- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يُوسُفَ الْكِنْدِيُّ اَبُو عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي رِجَالٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لَهُ. فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ؛ كُنَّا نَحْنُ اَحَقُّ بِالسُّجُودِ لَكَ مِنْ هَذِهِ الْغَنَمِ فَقَالَ: اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي فِي اُمَّتِي اَنْ يَسْجُدَ اَحَدٌ لِاَحَدٍ، وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے' آپ کے ساتھ کچھ انصاری لوگ بھی تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: باغ میں کچھ بکریاں تھیں' اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس بکری کے مقابلہ میں اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت میں کسی کیلئے بھی یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے' اگر کسی کیلئے ایسا کرنا مناسب ہوتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

اونٹ کا سجدہ کرنا

1131- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1130- رواہ أحمد 67/6 وضعفه الألبانی فی الارواء 58/7.

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ: رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللهِ سَجَدَتْ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ، فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ قَالَ: اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوا أَخَاكُمْ، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَ امْرَأَتَهُ أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَحْمَرَ، وَمِنْ جَبَلٍ أَحْمَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ، لَكَانَ نَوْلُهَا أَنْ تَفْعَلَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کچھ مہاجرین اور انصار کے ساتھ تھے' ایک اونٹ آیا اور اُس نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا' آپ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! جانور اور درخت آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور اپنے بھائی (یعنی نبی اکرم ﷺ) کا احترام کرو' کسی شخص کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے' اگر میں نے کسی کو یہ حکم دینا ہوتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو یہ حکم دے کہ وہ سیاہ پہاڑ کو سرخ پہاڑ کی طرف اور سرخ پہاڑ کو سیاہ پہاڑ کی طرف منتقل کرے تو اُس عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسا کرے۔

اس بارے میں ایک اور روایت

1132- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي مُصْعَبٍ وَكَتَبْتُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَنْظُرُ فِي كِتَابِهِ، قُلْتُ: حَدَّثَكَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ: اشْتَرَى إِنْسَانٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ بَعِيرًا يَنْضَحُ عَلَيْهِ، فَأَدْخَلَهُ الْمِرْبَدَ فَحَرِبَ الْجَمَلُ، فَلَا يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ إِلَّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ثعلبہ بن ابو مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے بنوسلمہ سے ایک اونٹ خریدا جس پر پانی لایا جاتا تھا' اُس نے اُسے اپنے گودام میں داخل کیا' وہ اونٹ مشتعل ہو گیا جو بھی شخص اندر داخل ہو کر اُس کے پاس جانے کی کوشش کرتا تھا وہ اُس پر حملہ کر دیتا تھا' اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے' آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کھول

تَخَبَّطَهُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: افْتَحُوا عَنْهُ فَقَالُوا: إِنَّا نَخْشَى عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْهُ فَقَالَ: افْتَحُوا عَنْهُ فَفَتَحُوا عَنْهُ، فَلَمَّا رَآهُ الْجَمَلُ خَرَّ سَاجِدًا، فَقَالَ الْقَوْمُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا أَحَقَّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ مِنْ هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ قَالَ: كَلَّا لَوِ انْبَغَى لِشَيْءٍ مِنَ الْخَلْقِ أَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ مِنْ دُونِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَانْبَغَى لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

دو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ آپ کو نقصان پہنچائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھول دو! جب لوگوں نے اُسے کھول دیا اور اُس اونٹ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ آپ کے سامنے سجدہ میں گر گیا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس جانور کے مقابلہ میں ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! اگر مخلوق میں سے کسی کیلئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کو سجدہ کرنا مناسب ہوتا تو عورت کیلئے یہ مناسب تھا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرتی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَفِي هٰذَا بَابٌ طَوِيلٌ مِمَّا شَاهَدَهُ الصَّحَابَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس بارے میں ایک طویل باب ہے جس کا مشاہدہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآخِرَةِ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

باب: آخرت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر تمام انبیاء پر فضیلت کا تذکرہ

1133- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ آدَمَ فَمَنْ دُونَهُ

''میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا' (قیامت کے دن) ''لواء حمد'' میرے ہاتھ میں ہوگا اور حضرت آدم

1133- رواه أحمد 2/3، والترمذي: 3148، وابن ماجه: 4308، والحاكم 83/1، وخرجه الألباني في صحيح ابن ماجه: 3477.

إِلَّا وَهُوَ تَحْتَ لِوَائِي

علیہ السلام اور اُن کے علاوہ ہر نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا"۔

1134- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا' میرے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا' اُس دن' ہر نبی حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے علاوہ (ہر نبی) میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا"۔

1135- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَابِدُ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا"۔

1136- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انبیاء کرام علیہم السلام کا

1134- انظر السابق.

اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ، ذُكِرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَسَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاِنَّ بِيَدِي لِوَاءَ الْحَمْدِ اِنَّ تَحْتَهُ لَآدَمَ وَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ

"اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن میں تمام بنی نوع انسان کا سردار ہوؤں گا اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا اور "لواءِ حمد" میرے ہاتھ میں ہوگا' حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے علاوہ باقی سب اُس کے نیچے ہوں گے اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: اِيشْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا فَخْرَ؟ قِيلَ لَهُ وَاللهُ اَعْلَمُ: يَحْتَمِلُ مِنْ تَوَاضُعِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَوْلَاهُ الْكَرِيمِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ، اَيْ اِنِّي لَسْتُ اَفْخَرُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا وَلَكِنِّي اُحَدِّثُكُمْ بِنِعَمِ اللهِ الْكَرِيمِ عَلَيَّ، اِذْ كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَالَ لَهُ:

{وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ}

[الضحیٰ: 11]

فَحَدَّثَهُمْ بِنِعَمِ اللهِ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا" اس میں کیا احتمال ہے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: ویسے تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن اس میں یہ احتمال بھی پایا جا سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار اور اہلِ ایمان کے سامنے تواضع کے طور پر یہ بات ارشاد فرمائی ہے' یعنی میں اس حوالے سے تمہارے سامنے فخر کا اظہار نہیں کر رہا بلکہ میں اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت تمہیں بیان کر رہا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا ہے:

"اور تم اپنے پروردگار کی نعمت کو بیان کرو"۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں بیان کی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کی ہیں۔

بَابُ مَا رُوِيَ اَنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ النَّاسِ دُخُولًا الْجَنَّةَ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

1137- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1137 خرجه الألباني في الصحيحة:1570۔

قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں وہ پہلا فرد ہوؤں گا جو جنت کے دروازہ کی کنڈی کو پکڑ کر اُسے کھٹکھٹاؤں گا''۔

جنت کا دروازہ سب سے پہلے کھٹکھٹانا

1138- وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں وہ پہلا فرد ہوؤں گا جو جنت کے دروازہ کو کھٹکھٹائے گا''۔

1139- وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صُبَيْحٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْجُنَيْدِ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ مُغِيرَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالُوا: أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1138- رواه مسلم: 196.

1139- رواه مسلم: 197، وأحمد: 3/136.

عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

آتِي بَابَ الْجَنَّةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟، فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: بِكَ أُمِرْتُ، لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ

''میں جنت کے دروازہ پر آؤں گا اور دروازہ کھولنے کیلئے کہوں گا تو دربان پوچھے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: میں محمد ہوں! تو دربان کہے گا: آپ ہی کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے میں کسی کیلئے (جنت کا دروازہ) نہ کھولوں''۔

1140- وَحَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا

''میں وہ پہلا فرد ہوؤں گا جو جنت کی دروازے کی کنڈی پکڑ کر اُسے کھٹکھٹاؤں گا''۔

قَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: فَأُقَعْقِعُهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے یہ فرما رہے تھے کہ میں اسے کھٹکھٹاؤں گا۔

قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ مَرَّةً أُخْرَى: قَالَ: وَقَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهَا

ابن عباد نامی راوی نے یہ بات بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اُسے حرکت دے رہے تھے۔

وَوَصَفَهَا سُفْيَانُ وَوَصَفَهُ لَنَا ابْنُ عَبَّادٍ وَجَعَلَ يَقُولُ: هٰكَذَا يَمِينًا وَشِمَالًا

سفیان نامی راوی نے یہ کر کے دکھایا تھا اور ابن عباد نامی راوی نے ہمارے سامنے اسے کر کے دکھایا تھا اور انہوں نے اس طرح کیا تھا، یعنی دائیں اور بائیں کیا تھا۔

1140- انظر: 1139.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَضَمَّ مُوسَى بْنُ هَارُونَ يَدَهُ وَجَعَلَ يُحَرِّكُهَا.

وَضَمَّ أَبُو بَكْرٍ الْآجُرِّيُّ يَدَهُ وَجَعَلَ يُحَرِّكُهَا. وَضَمَّ أَبُو الْقَاسِمِ يَدَهُ وَحَرَّكَهَا. وَضَمَّ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْفَضْلِ يَدَهُ وَحَرَّكَهَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) موسیٰ بن ہارون نامی راوی نے (اس روایت کو بیان کرتے ہوئے) اپنے ہاتھ کو ملایا اور پھر اُسے حرکت دی۔

امام ابوبکر آجری (یعنی اس کتاب کے مصنف) نے اپنے ہاتھ کو ملایا اور پھر اُسے حرکت دینا شروع کی۔ (کتاب کے ناقل) ابوالقاسم نے اپنے ہاتھ کو ملایا اور پھر اُسے حرکت دی۔ ابوبکر بن ابوالفضل نے اپنے ہاتھ کو ملایا اور اُسے حرکت دی۔

1141- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ فِي الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں جنت میں جانے والا پہلا فرد ہوں گا''۔

بَابُ ذِكْرِ مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّفَاعَةِ لِلْخَلْقِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ خُصُوصًا لَهُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی طور پر مخلوق کی شفاعت کا منصب عطا کیا جائے گا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ، أَعْنِي كِتَابَ الشَّرِيعَةِ فِي بَابِ: مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَمْ أُحِبَّ إِعَادَتَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَطُولَ بِهِ الْكِتَابُ. وَبَابُ: الْحَوْضِ الَّذِي

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس سے پہلے ہم اس کتاب میں یعنی کتاب ''الشریعہ'' باب: ''جو شخص شفاعت کو جھٹلاتا ہے'' میں اس حوالے سے روایات ذکر کر چکے ہیں' تو مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں اُن روایات کو دُہراؤں کیونکہ یہ اندیشہ ہے کہ اس طرح کتاب طویل ہو جائے گی۔ اسی طرح باب: ''وہ حوض جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا

1141- رواہ الترمذی: 3147.

أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرْتُهُ فِي بَابِ: مَنْ كَذَّبَ بِالْحَوْضِ فَلَمْ أُحِبَّ إِعَادَتَهُ وَنَذْكُرُ هَاهُنَا مَا لَمْ يَتَقَدَّمْ ذِكْرُهُ

جائے گا" اس کا تذکرہ میں نے اس باب میں کیا ہے: "جو شخص حوض کو جھٹلاتا ہے" تو مجھے اُس کو دُہرانا پسند نہیں ہے اب ہم یہاں وہ چیزیں ذکر کریں گے جو اس سے پہلے ذکر نہیں ہوئی ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْكَوْثَرِ الَّذِي أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ

باب: اُس کوثر کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ کو جنت میں عطا کیا جائے گا

1142- أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: قَالَ لِي مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ: مَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي الْكَوْثَرِ؟ قُلْتُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسماعیل بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: عطاء بن سائب نے ہمیں یہ بات بتائی کہ محارب بن دثار نے مجھ سے دریافت کیا: سعید بن جبیر نے حوضِ کوثر کے بارے میں کیا بیان کیا ہے؟ تو میں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا ہے کہ اس سے مراد خیر کثیر ہے۔

1143- قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ يَجْرِي عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوثر" جنت میں موجود ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اُس کا پانی جواہرات اور یاقوت پر بہتا ہے"۔

کوثر جنت کی نہر ہے

1144- وَأَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

1143- رواه الترمذی: 3599، وابن ماجه: 4334، وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی۔

1144- انظر السابق۔

مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ، تُرْبَتُهُ مِنْ أَطْيَبِ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ

''کوثر' جنت میں موجود ایک نہر کا نام ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اُس کا پانی جواہرات اور یاقوت پر بہتا ہے' اُس کی مٹی مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے' اُس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے''۔

1145- وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنْبَأَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذْ عَرَضَ لِي نَهْرٌ حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ، فَقَالَ الْمَلَكُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا؟ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى أَرْضِهِ فَأَخْرَجَ مِنْ طِينِهِ الْمِسْكَ

''میں جنت میں چل رہا تھا کہ اسی دوران میرے سامنے ایک نہر آئی جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے بنے ہوئے تھے' فرشتہ نے دریافت کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے پروردگار نے آپ کو عطا کی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یا اُس فرشتہ نے) اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اُس کی مٹی میں سے مشک نکال کر دکھایا''۔

1146- وَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے

-1145 رواہ البخاری:6581، وأحمد3/164، وأبو داؤد:4748، والترمذی:3598.

-1146 رواہ أحمد3/236، والترمذی:2678، والحاکم 2/537، وصححہ الألبانی فی صحیح الجامع:4614.

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْكَوْثَرُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: هُوَ نَهَرٌ أَعْطَانِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، فِيهِ طُيُورٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ . فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ: آكِلُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا

عرض کی: یارسول اللہ! کوثر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو میرے پروردگار نے مجھے عطا کی ہے' یہ جنت میں ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو نعمت والی چیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان (پرندوں کا گوشت) کو کھانے والا زیادہ نعمت میں ہوگا۔

1147- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: أَغْفَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِغْفَاءَةً فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فَإِمَّا قَالَ لَهُمْ وَإِمَّا قَالُوا لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: إِنَّهُ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ، فَقَرَأَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کو جھکا کے رکھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا تو مسکرا رہے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی لوگوں کو بتایا' یا لوگوں نے آپ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ؟ . قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهُ نَهَرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ، عَلَيْهِ

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: انا اعطیناک الکوثر" آپ نے اس سورت کو مکمل تلاوت کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پڑھ لیا تو فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کوثر سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نہر ہے جس کا میرے

1147- رواہ مسلم: 400، وأحمد 102/3.

حَوْضٌ يَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آنِيَتُهُ كَعَدَدِ الْكَوَاكِبِ

پروردگار نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے' یہ جنت میں ہے اور اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے' اس پر ایک حوض ہے جس حوض پر میری اُمت قیامت کے دن آئے گی اور اُس (حوض) کے برتن ستاروں کی تعداد جتنے ہیں''۔

1148- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا نَهَرًا حَافَّتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِي إِلَى مَا يَجْرِي فِيهِ الْمَاءُ فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا هَذَا؟ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں جنت میں داخل ہوا' میں نے اُس میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے بنے ہوئے خیمے تھے' میں نے اپنا ہاتھ اُس کے بہتے ہوئے پانی میں ڈالا تو وہ مشکِ اذفر تھا۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے''۔

1149- وَأَخْبَرَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ: الْكَوْثَرُ نَهَرٌ أُعْطِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُطْنَانِ الْجَنَّةِ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا بُطْنَانُ الْجَنَّةِ قَالَتْ: وَسَطُ الْجَنَّةِ، شَاطِئَاهُ دُرٌّ مُجَوَّفٌ أَوْ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کوثر وہ نہر ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بطنان جنت میں عطا کی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا کہ بطنان جنت سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جنت کا درمیانی حصہ اس (نہر) کے دونوں کناروں پر کھوکھلے جواہرات ہوں گے۔(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی

1148- رواہ أحمد 103/3۔

1149- رواہ البخاری: 4965۔

کو شک ہے)

1150- وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ} [الکوثر: 1]

قَالَ: هُوَ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ عُمْقُهُ سَبْعُونَ اَلْفَ فَرْسَخٍ، مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، شَاطِئَاهُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوتٍ، خَصَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کیا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ جنت میں موجود ایک نہر ہے' جس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس کے دونوں کناروں پر موتیوں' زبرجد اور یاقوت (کے پتھر لگے ہوئے ہیں)' اللہ تعالیٰ نے یہ دیگر تمام انبیاء کے مقابلہ میں بطورِ خاص اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو یہ خصوصیت عطا کی ہے کہ قیامت کے دن وہ آپ کو مقامِ محمود پر فائز کرے گا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اِعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَعْطَى نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الشَّرَفِ الْعَظِيمِ وَالْحَظِّ الْجَزِيلِ مَا لَمْ يُعْطِهِ نَبِيًّا قَبْلَهُ مِمَّا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظیم شرف اور زبردست حصہ عطا کیا ہے جو آپ سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں کیا' اس حوالے سے کچھ چیزیں وہ ہیں جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود عطا کیا ہے

وَاَعْطَاهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ يَزِيدُهُ شَرَفًا وَفَضْلًا. جَمَعَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ لَهُ فِيهِ كُلَّ حَظٍّ جَمِيلٍ مِنَ الشَّفَاعَةِ لِلْخَلْقِ وَالْجُلُوسِ عَلَى الْعَرْشِ.

تاکہ آپ کے شرف اور عزت میں اضافہ ہو اس "مقام" میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کیلئے مخلوق کی شفاعت اور عرش پر بیٹھنے کے حوالے سے ہر عمدہ حصہ جمع کر دیا ہے۔

خَصَّ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهِ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاَقَرَّ لَهُ بِهِ عَيْنَهُ يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ سَرَّ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ مِمَّا خَصَّ بِهِ نَبِيَّهُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ الْعَظِيمَةِ وَالْفَضِيلَةِ الْجَمِيلَةِ تَلَقَّاهَا الْعُلَمَاءُ بِاَحْسَنِ الْقَبُولِ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى ذٰلِكَ.

اللہ تعالیٰ نے یہ "مقام" بطورِ خاص ہمارے نبی ﷺ کو عطا کیا ہے اور اس کے ذریعہ آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا ہے' یہ وہ مرتبہ ہے جس پر پہلے والے اور بعد والے لوگ رشک کریں گے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے اہلِ ایمان کو یہ خوشی عطا کی ہے کہ اُس نے اُن کے نبی کو اس مرتبہ کے حوالے سے عظیم بزرگی اور عمدہ فضیلت سے نوازا ہے۔ علماء نے ان روایات کو اچھے طریقہ سے قبول کیا ہے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جاتی ہے۔

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ سے ارشاد فرمایا:

{وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

"اور رات کے کسی حصہ میں تم تہجد پڑھو جو تمہارے لیے نفل ہو گی' عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا"۔

حضرت حذیفہ کی روایت

1151- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

1151- رواه ابن أبي عاصم في السنة: 789 وصححه الألباني.

بْنِ الْيَمَانِ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: {عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

قَالَ: يَجْمَعُ اللّٰهُ الْخَلْقَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ، وَيُنْفِذُهُمُ الْبَصَرُ، عُرَاةً، حُفَاةً، قِيَامًا، سُكُوتًا، فَيُنَادِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، وَعَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ، وَلَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا اور ایسی حالت ہوگی کہ کوئی پکارنے والا اُن سب تک اپنی آواز پہنچا سکے گی اور نگاہ اُن سب پر جا سکے گی' وہ سب لوگ برہنہ جسم' برہنہ پاؤں کھڑے ہوئے ہوں گے اور ساکن ہوں گے' اُس وقت پروردگار فرمائے گا: اے محمد! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں! اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہوسکتی ہے اور ساری بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے' ہدایت والا وہ ہے جسے تُو نے ہدایت عطا کی ہو' تیرے بندے تیرے سامنے موجود ہیں' تیری طرف آ کر تیری ہی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے' تیرے مقابلے میں تیرے علاوہ اور کوئی جائے نجات اور جائے پناہ نہیں ہے' تُو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے' تُو ہر عیب سے پاک ہے' اے بیت (یعنی بیت اللہ) کے پروردگار''۔

قَالَ: فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو یہ مقامِ محمود ہے۔

قَالَ اِسْحَاقُ: وَحَدَّثَنَاهُ شَرِيكٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَزَادَ: الَّذِي يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ

اسحاق بیان کرتے ہیں: شریک نے اسی سند کے ساتھ یہ روایت ہمیں بیان کی ہے اور اُس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (یہ وہ مقامِ محمود ہے) جس پر سب پہلے والے اور بعد والے رشک کریں گے۔

1152- حَدَّثَنَا اَيْضًا قَاسِمُ الْمُطَرِّزُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1152- انظر السابق-

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ الْعَبْسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ إِسْحَاقَ الْأَزْرَقِ سَوَاءً وَزَادَ:

الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

صلہ بن زفر عبسی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

اُس کے بعد راوی نے اسحاق ازرق کی ذکر کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ وہ مقامِ محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

1153- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ، وَإِنَّ مُحَمَّدًا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَكْرَمُ الْخَلَائِقِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا اور تمہارے آقا اللہ کے خلیل ہیں اور حضرت محمد ﷺ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے سردار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق میں سب سے زیادہ برگزیدہ ہیں''۔

وَقَرَأَ:

{عَسَى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا} [الاسراء: 79]

پھر انہوں نے اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

1154- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ، وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَرَأَ:

{عَسَى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا} [الاسراء: 79]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا اور تمہارے آقا اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور حضرت محمد ﷺ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے سردار ہوں گے' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

مقامِ محمود کی وضاحت

1155- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِنِّي لَقَائِمٌ يَوْمَئِذٍ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ

قَالَ: فَقَالَ مُنَافِقٌ لِشَابٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ: سَلْهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ، فَسَأَلَهُ قَالَ: يَوْمَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّهِ يَئِطُّ بِهِ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْحَدِيدُ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَيُجَاءُ بِكُمْ عُرَاةً حُفَاةً فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اكْسُوا خَلِيلِي، فَيُؤْتَى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أُكْسَى عَلَى أَثَرِهِ فَأَقُومُ عَنْ يَمِينِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقَامًا مَحْمُودًا يَغْبِطُنِي بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، وَيَسِيرُ لِي نَهَرٌ مِنَ الْكَوْثَرِ إِلَى حَوْضِي قَالَ: يَقُولُ الْمُنَافِقُ: لَمْ أَسْمَعْ كَالْيَوْمِ قَطُّ لَقَلَّمَا جَرَى نَهَرٌ إِلَّا عَلَى حَالٍ وَرَضْرَاضٍ، فَسَلْهُ فِيمَ يَجْرِي النَّهَرُ، فَقَالَ: فِي حَالَةٍ مِنَ الْمِسْكِ وَرَضْرَاضٍ قَالَ: يَقُولُ الْمُنَافِقُ: لَمْ أَسْمَعْ كَالْيَوْمِ قَطُّ لَقَلَّمَا يَجْرِي نَهَرٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ لَهُ نَبَاتٌ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لِذَلِكَ النَّهَرِ نَبَاتٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمَا هُوَ قَالَ: قُضْبَانُ الذَّهَبِ قَالَ: فَسَلْهُ هَلْ لِتِلْكَ الْقُضْبَانِ ثَمَرٌ قَالَ: نَعَمِ

"میں اُس دن مقامِ محمود پر کھڑا ہوؤں گا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک منافق نے ایک انصاری نوجوان سے کہا: تم ان سے دریافت کرو کہ مقامِ محمود سے مراد کیا ہے؟ اُس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک ایسا دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر جلوہ گر ہوگا اور وہ کرسی اُس کی وجہ سے یوں آواز نکالے گی جس طرح لوہے کا پالان آواز نکالتا ہے اور وہ اتنی بڑی ہے جتنے آسمان اور زمین بڑے ہیں' پھر تم لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) برہنہ جسم اور برہنہ پاؤں لایا جائے گا' سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ! تو دو سفید چادریں لائی جائیں گی جو جنت کی چادروں میں سے ہوں گی' پھر اُس کے بعد مجھے لباس پہنایا جائے گا تو میں اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف مقامِ محمود پر کھڑا ہو جاؤں گا اور اُس وقت مجھ پر تمام پہلے والے اور بعد والے لوگ رشک کریں گے اور پھر کوثر (نامی نہر سے) ایک حصہ چلتا ہوا میرے حوض پر آئے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس منافق نے کہا: میں نے آج کی طرح کی گفتگو کبھی نہیں سنی' کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی نہر جاری ہو رہی ہو اور اُس میں چھوٹے پتھر موجود رہیں' تم اُن سے دریافت کرو کہ وہ نہر کن چیزوں پر جاری ہوگی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سوال کے جواب میں) فرمایا: وہ ایسی حالت میں ہوگی کہ وہ مشک اور چھوٹے پتھروں پر جاری ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: اُس منافق نے کہا: میں نے آج کی طرح کا ایسا کلام نہیں سنا' عام طور پر جو نہر جاری ہوتی ہے تو اُس کے پاس نباتات

اللُّؤْلُؤُ وَالْجَوْهَرُ قَالَ: فَسَلْهُ عَنْ شَرَابِ الْحَوْضِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا شَرَابُ الْحَوْضِ؟ قَالَ: أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ مَنْ سَقَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، وَمَنْ حَرَمَهُ لَمْ يُرْوَ بَعْدَهَا أَبَدًا

بھی ہوتے ہیں' اُس انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اُس نہر کے پاس نباتات بھی ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اُس نے عرض کی: وہ کیا ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سونے کے پودے (یا شاخیں)۔ اُس منافق نے کہا: تم اُن سے دریافت کرو کہ کیا اُن شاخوں پر پھل بھی لگا ہو گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! موتی اور جواہرات لگے ہوں گے۔ اُس نے کہا: تم ان سے حوض کے مشروب کے بارے میں دریافت کرو' انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! حوض کا مشروب کیا ہو گا (یا کیسا ہو گا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا' جس شخص کو اللہ تعالیٰ اُس (حوض میں) سے مشروب پلا دے گا اُسے اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی اور جو شخص اس سے محروم رہے گا وہ کبھی سیراب نہیں ہو گا۔

حضرت عبداللہ بن سلام کا بیان

1156- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ وَأَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفٌ السَّدُوسِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جِيءَ بِنَبِيِّكُمْ فَأُقْعِدَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُرْسِيِّهِ. فَقَالَ: رَجُلٌ لِأَبِي سَعِيدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب قیامت کا دن ہو گا تو تمہارے نبی کو لایا جائے گا' اُنہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے اُس کی کرسی پر بٹھا دیا جائے گا' تو ایک شخص نے ابوسعید جریری نامی راوی سے کہا: اے ابوسعید! جب اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر ہو گا تو کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: تمہارا ستیاناس ہو! دنیا میں یہ وہ حدیث ہے جو میری آنکھوں کیلئے سب سے زیادہ ٹھنڈک کا باعث ہے (یعنی مجھے سب سے زیادہ پسند ہے)۔

الْجُرَيْرِيِّ: يَا أَبَا سَعِيدٍ: إِذَا كَانَ عَلَى كُرْسِيِّهِ فَهُوَ مَعَهُ قَالَ: وَيْلَكُمْ، هَذَا أَقَرُّ حَدِيثٍ فِي الدُّنْيَا لِعَيْنِي

مقام محمود سے مراد شفاعت کا مقام ہے

1157- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَحَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: الشَّفَاعَةُ

وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ:

هُوَ الْمَقَامُ الَّذِي يَشْفَعُ فِيهِ لِأُمَّتِهِ

ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد شفاعت ہے۔

ابواسامہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اس سے مراد وہ مقام ہے جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کیلئے شفاعت کریں گے''۔

1158- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے

-1157 رواہ أحمد 2/422، والترمذی: 3136۔

-1158 انظر السابق۔

قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدَ الْأَوْدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

هُوَ الْمَقَامُ الَّذِي أَشْفَعُ فِيهِ لِأُمَّتِي

بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ وہ مقام ہے جہاں میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں گا''۔

1159- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ: الشَّفَاعَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مقامِ محمود سے مراد شفاعت ہے۔

مقامِ محمود کی مراد سے متعلق مجاہد کی روایت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَأَمَّا حَدِيثُ مُجَاهِدٍ فِي فَضِيلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَفْسِيرُهُ لِهَذِهِ الْآيَةِ: أَنَّهُ يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ، فَقَدْ تَلَقَّاهَا الشُّيُوخُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالنَّقْلِ لِحَدِيثِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہاں تک نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کے بارے میں مجاہد کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے اور اس آیت کی تفسیر کا تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عرش پر بٹھائے گا' تو اہلِ علم میں سے مشائخ نے اور نبی اکرم ﷺ کی حدیث کو نقل کرنے والے افراد نے اسے اچھی طرح سے حاصل کیا ہے اور عمدہ طریقہ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. تَلَقَّوْهَا بِأَحْسَنِ تَلَقٍّ، وَقَبِلُوهَا بِأَحْسَنِ قَبُولٍ، وَلَمْ يُنْكِرُوهَا، وَأَنْكَرُوا عَلَى مَنْ رَدَّ حَدِيثَ مُجَاهِدٍ إِنْكَارًا شَدِيدًا وَقَالُوا: مَنْ رَدَّ حَدِيثَ مُجَاهِدٍ فَهُوَ رَجُلُ سُوءٍ

سے اسے قبول کیا ہے' ان حضرات نے اس کا انکار نہیں کیا' اور جس شخص نے اس حدیث کو قبول نہیں کیا' اُس کا اُنہوں نے شدت سے انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے: جو شخص مجاہد کی روایت کو مسترد کرے گا وہ ایک بُرا شخص ہوگا۔

قُلْتُ: فَمَذْهَبُنَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَبُولُ مَا رَسَمْنَاهُ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، وَقَبُولُ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ، وَتَرْكُ الْمُعَارَضَةِ وَالْمُنَاظَرَةِ فِي رَدِّهِ. وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ. وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ جَمَاعَةٌ

میں یہ کہتا ہوں: ہمارا یہ مسلک ہے' باقی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' کہ اس مسلک کے بارے میں ہم نے جو روایات نقل کی ہیں اُنہیں قبول کریں' جو اس سے پہلے ذکر ہو چکی ہیں اور مجاہد کی نقل کردہ روایت کو بھی قبول کریں اور اس کو مسترد کرنے کیلئے معارضہ یا مناظرہ کرنے کے عمل کو ترک کریں' باقی اللہ تعالیٰ ہر ہدایت کے بارے میں توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مددگار ہے۔ یہ روایت ایک جماعت نے ہمیں بیان کی ہے۔

1160- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

لیث نے مجاہد کے حوالے سے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

قَالَ: يُقْعِدُكَ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ

مجاہد بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تمہیں اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔

1161- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

الطَّرِيقُ قَالَ: حَدَّثَنَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ

1162- قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ.

مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:
(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

قَالَ: يُقْعِدُهُ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ

مجاہد بیان کرتے ہیں: یعنی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔

1163- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
لیث نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:
(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

قَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ

مجاہد بیان کرتے ہیں: یعنی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا۔

1164- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
لیث نے مجاہد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: يُجْلِسُهُ عَلَى الْعَرْشِ

مجاہد بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا"۔

1165- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: يُجْلِسُهُ أَوْ يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

لیث نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا"۔

مجاہد فرماتے ہیں: یعنی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا"۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم اس کا یہی ہے)

ایک دعا اور اُس کی فضیلت

1166- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

(یہاں ایک روایت میں الفاظ مختلف ہیں)

1166- والحدیث عزاہ الهیثمی فی المجمع 163/10 للبزار والطبرانی۔

رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ فِي حَدِيثِهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

مَنْ قَالَ:

جو شخص یہ دعا کرتا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''اے اللہ! تُو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نازل فرما اور اُنہیں قیامت کے دن اپنی بارگاہ میں اُس مقرب مقام پر فائز فرما (جس کا تُو نے اُن کے ساتھ وعدہ کیا ہے)''۔

وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اُس کیلئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَهَذِهِ الْفَضِيلَةُ فِي الْقُعُودِ عَلَى الْعَرْشِ لَا نَدْفَعُهَا وَلَا نُمَارِي فِيهَا، وَلَا نَتَكَلَّمُ فِي حَدِيثٍ فِيهِ فَضِيلَةٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ يَدْفَعُهُ وَلَا يُنْكِرُهُ.

ابن صاعد کہتے ہیں: عرش پر بیٹھنے کے بارے میں یہ فضیلت اس کو ہم نہ تو پرے کریں گے اور نہ ہی اس کے بارے میں شک کریں گے اور نہ ہی اُس حدیث کے بارے میں کلام کریں گے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت منقول ہے' کسی ایسے حوالے سے کلام جو اس روایت کو پرے کرتا ہو' یا جو اس کا انکار کرتا ہو۔

قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَهَذَا الْحَدِيثُ يُقَارِبُ الْأَحَادِيثَ فِي مَعْنَى يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ

ابن صاعد بیان کرتے ہیں: یہ حدیث بھی اُن احادیث کے قریب ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا۔

امام آجری کی بحث

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِيشْ مَعْنَى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ پھر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہوگا:

{وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ} [الاسراء: 79]

''اور رات میں تم تہجد ادا کرو' یہ تمہارے لیے نفل ہے''۔

أَهِيَ نَافِلَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ غَيْرِهِ مِنَ النَّاسِ؟ وَهَلْ قِيَامُ اللَّيْلِ وَاجِبٌ عَلَى غَيْرِهِ؟ أَوْ نَافِلَةٌ لَهُ خَاصَّةً؟ قِيلَ لَهُ: مَعْنَاهُ مَعْنًى حَسَنٌ

کیا یہ نبی اکرم ﷺ کیلئے نفل ہے اور دوسرے لوگوں کیلئے نفل نہیں ہے؟ کیا نبی اکرم ﷺ کے علاوہ دیگر لوگوں کیلئے رات کے وقت نوافل ادا کرنا واجب ہیں؟ یا یہ نبی اکرم ﷺ کیلئے بطور خاص نفل ہیں؟ تو اُس شخص کو جواب دیا جائے گا: اس کا مفہوم بہت عمدہ ہے۔

اعْلَمْ أَنَّهُ كَانَ قِيَامُ اللَّيْلِ وَاجِبًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَلَى أُمَّتِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا} [المزمل: 2]

فَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَقُومُهُ وَأُمَّتُهُ. وَيَصْعُبُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ تَقْدِيرُ اللَّيْلِ لِلْقِيَامِ. فَتَفَضَّلَ اللهُ الْكَرِيمُ عَلَى نَبِيِّهِ وَعَلَى أُمَّتِهِ فَنَسَخَ عَنْهُ وَعَنْهُمْ قِيَامَ اللَّيْلِ؛ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاللهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ} إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ مَنْ شَاءَ قَامَهُ. وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَقُمْهُ إِذَا أَدَّى فَرَائِضَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَمَنْ قَامَهُ كَفَّرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ.

یہ بات آپ جان لیں کہ پہلے رات کے وقت نوافل ادا کرنا نبی اکرم ﷺ اور آپ کی اُمت پر واجب تھا اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اسی بات کا تذکرہ ہے:

''اے چادر اوڑھنے والے! تم رات کو نوافل ادا کرو البتہ اُس کا تھوڑا حصہ ادا نہ کرو' یا اُس کا نصف حصہ یا اُس سے کچھ کم ہو یا اُس سے کچھ زیادہ ہو' تم قرآن کو ٹھہر ٹھہر کے پڑھو''۔

تو نبی اکرم ﷺ اور آپ کی اُمت کے افراد رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے' رات کے وقت نوافل ادا کرنا اہلِ ایمان کیلئے دشواری کا باعث ہوتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور آپ کی اُمت پر یہ فضل کیا کہ یہ چیز نبی اکرم ﷺ کیلئے اور آپ کی اُمت کیلئے منسوخ کر دی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں یہی مراد ہے:

''اور اللہ تعالیٰ رات اور دن کو شمار کرتا ہے' وہ یہ جانتا ہے کہ تم اس کا شمار نہیں کر سکتے تو اُس نے تمہاری توبہ قبول کی تو تمہیں جتنا قرآن آتا ہو' اُتنا پڑھ لیا کرو'' یہ سورت کے آخر تک ہے۔

تو اُس کے بعد رات کے نوافل کا حکم یہ ہو گیا کہ جو شخص چاہے وہ ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ ادا نہ کرے' جبکہ وہ فرائض کو اُس طرح سے ادا کر چکا ہو جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کا حکم دیا ہے' لیکن جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے

اُس کے گناہوں کو دور کر دے گا۔

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

{نَافِلَةً لَكَ} [الاسراء: 79]

''تمہارے لیے نفل ہے''۔

مَعْنَاهُ: اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ. فَلَيْسَ لَكَ ذُنُوبٌ تُكَفَّرُ عَنْكَ. وَاِنَّمَا قِيَامُكَ اللَّيْلَ وَجَمِيعُ اَعْمَالِ الطَّاعَاتِ فَضْلٌ لَكَ فِي دَرَجَاتِكَ عِنْدَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ نَافِلَةً لَكَ. وَسَائِرِ اُمَّتِكَ مَا عَمِلُوهُ مِنَ الطَّاعَاتِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ. اِنَّمَا يَعْمَلُونَ فِي كَفَّارَاتِ الذُّنُوبِ. وَاَنْتَ فَلَا ذُنُوبَ لَكَ تُكَفِّرُهَا قِيَامُ اللَّيْلِ نَافِلَةٌ لَكَ يَا مُحَمَّدُ

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے' تو اب تمہارے تو گناہ ہیں ہی نہیں کہ وہ اُن کا کفارہ بنیں' تو تمہارا رات کے وقت قیام کرنا اور نیکی کے تمام کام' تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہارے درجات میں اضافہ کا باعث ہوں گے اور یہ تمہارے لیے نفل ہوں گے اور تمہاری تمام اُمت کیلئے بھی' جو بھی اطاعت میں سے اس پر عمل کریں گے جس کا تعلق رات کے قیام سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو' تو وہ گناہوں کے کفارہ کیلئے ایسا کریں گے اور تمہارا تو کوئی گناہ ہے ہی نہیں کہ جس کا یہ کفارہ بنے' تو رات کا قیام اے محمد! تمہارے لیے نفل ہوگا۔

مجاہد کی وضاحت

1167- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الشَّاهِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً} [الاسراء: 79] لَكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کیا ہے:

''اور رات کے وقت تم تہجد پڑھو' یہ تمہارے لیے نفل ہے''۔

قَالَ: لَمْ تَكُنِ النَّافِلَةُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. خَاصَّةً مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ.

مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ نفل کسی کیلئے بھی نہیں تھا صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بطورِ خاص تھا' اُس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت ہو چکی ہے تو اب فرائض کے ہمراہ آپ جو

فَمَا عَمِلَ مِنْ عَمَلٍ مَعَ الْمَكْتُوبَاتِ فَهُوَ نَافِلَةٌ لَهُ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَا يَعْمَلُ فِي كَفَّارَةِ الذُّنُوبِ، وَالنَّاسُ يَعْمَلُونَ مَا سِوَى الْمَكْتُوبَةِ فِي كَفَّارَةِ ذُنُوبِهِمْ، فَلَيْسَ لِلنَّاسِ نَوَافِلُ إِنَّمَا هِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی عمل کریں گے وہ آپ کیلئے نفل ہوگا جو فرائض کے علاوہ ہو'اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں کے کفارہ کیلئے تو کوئی عمل کرتے نہیں ہیں جبکہ لوگ فرائض کے علاوہ جتنے بھی عمل کرتے ہیں وہ اُن کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' تو لوگوں کیلئے یہ چیز نفل نہیں ہوگی' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نفل ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَضَائِلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرَةٌ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَقَدْ وَعَدَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ سَيُعْطِيهِ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْكَرَامَاتِ حَتَّى يَرْضَى وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى}

[الضحى: 5]

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بے شمار ہیں' دنیا اور آخرت میں ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہیں' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ آخرت میں آپ کو وہ مرتبہ و مقام عطا کرے گا کہ جس سے آپ راضی ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں وہ عطا کرے گا جس سے تم راضی ہو جاؤ گے''۔

1168- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ مَفْتُوحٌ عَلَى أُمَّتِهِ كَفْرًا كَفْرًا فَسُرَّ بِذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ چیز پیش کی گئی کہ آپ کی اُمت پر کیا کچھ کشادہ ہوگا' آپ اس بات پر خوش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

1168- رواہ الحاکم 526/2 وعزاہ الھیثمی فی المجمع 138/7.

{وَالضُّحَى} [الضحى: 1] إِلَى قَوْلِهِ:
{وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى}
[الضحى: 5].

"والضحیٰ" یہ آیت یہاں تک ہے: "عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں اتنا عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے"۔

فَأَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلْفَ قَصْرٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ؛ تُرَابُهُنَّ الْمِسْكُ، فِي كُلِّ قَصْرٍ مَا يَنْبَغِي لَهُ مِنَ الْأَزْوَاجِ وَالْخَدَمِ

تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک ہزار محلات عطا کیے ہیں کہ جن کی مٹی مشک کی بنی ہوئی ہے اور ہر ایک محل میں جتنے آپ چاہیں گے اُتنی ازواج اور خادم ہوں گے۔

1169- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ مَفْتُوحٌ عَلَى أُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ كَفْرًا كَفْرًا، فَسُرَّ بِذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یہ چیز پیش کی گئی کہ آپ کے بعد آپ کی اُمت کو کس کس قسم کی کشادگی نصیب ہوگی' آپ اس بات پر خوش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

{وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى}
[الضحى: 5]

"عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں اتنا عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے"۔

قَالَ: فَأَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ أَلْفَ قَصْرٍ، فِي كُلِّ قَصْرٍ مَا يَنْبَغِي لَهُ مِنَ الْأَزْوَاجِ وَالْخَدَمِ

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت میں ایک ہزار محلات عطا کیے ہیں جن میں جتنے آپ چاہیں گے اُتنی بیویاں اور خادم ہوں گے۔

1169- انظر السابق۔

1170- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّهْشَلِيُّ شَاذَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

رَأَيْتُ مَا هُوَ مَفْتُوحٌ عَلَى أُمَّتِي كَفْرًا كَفْرًا. فَسَرَّنِي ذَلِكَ فَنَزَلَتْ {وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى} إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى} [الضحى: 5]

''مجھے یہ بات دکھائی گئی کہ میری اُمت کیلئے کیا کیا کچھ کشادہ کیا جائے گا تو میں اس بات پر خوش ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی:

''وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور تمہارا پروردگار تمہیں اتنا عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے''۔

قَالَ: أُعْطِيَ أَلْفَ قَصْرٍ مِنْ لُؤْلُؤٍ تُرَابُهَا الْمِسْكُ. فِي كُلِّ قَصْرٍ مَا يَنْبَغِي لَهُ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے موتیوں سے بنے ہوئے ایک ہزار محلات دیئے گئے ہیں جن کی مٹی مشک کی بنی ہوئی ہے اور ہر ایک محل میں وہ کچھ ہوگا جو اُس کے لائق ہوگا۔

بَابُ ذِكْرِ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی وفات کا تذکرہ

1171- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اللہ کی قسم! میں نے اُس دن سے زیادہ روشن' زیادہ نورانی اور

1170- انظر: 1168۔

1171- رواہ الترمذی: 3622، والحاکم 3/57 وصححہ ووافقہ الذہبی۔

أَنَسٍ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا أَضْوَأَ وَلَا أَنْوَرَ وَلَا أَحْسَنَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا رَأَيْتُ يَوْمًا أَظْلَمَ وَلَا أَقْبَحَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زیادہ خوبصورت دن اور کوئی نہیں دیکھا جب نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں (یعنی ہجرت کر کے پہلی مرتبہ مدینہ منورہ) تشریف لائے تھے اور میں نے اُس دن سے زیادہ تاریک اور زیادہ بُرا دن کوئی نہیں دیکھا جس دن میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا۔

1172- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا مَاتَ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم ﷺ (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو وہاں کی ہر جگہ جگمگا اُٹھی تھی اور جب آپ کا وصال ہوا تو وہاں کی ہر چیز تاریک ہوگئی۔

حضرت جبریل کی بارگاہِ رسالت میں حاضری

1173- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ بَحْرٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن حسن بن علی اپنے والد (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

1172- انظر السابق۔

1173- عزاہ الهيثمي في المجمع 35/9 للطبراني۔

قَالَ:

لَمَّا كَانَ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ هَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ بِمَا تَجِدُ خَاصَّةً لَكَ وَإِكْرَامًا لَكَ وَتَفْضِيلًا لَكَ، يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ: أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي هَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَجِدُ مِنْكَ خَاصَّةً لَكَ وَإِكْرَامًا لَكَ وَتَفْضِيلًا لَكَ يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ: أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا، وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ هَبَطَ جِبْرِيلُ وَمَعَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ وَمَعَهُ مَلَكٌ عَلَى شِمَالِهِ يُقَالُ لَهُ: إِسْمَاعِيلُ، جُنْدُهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، جُنْدُ كُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ مِائَةُ أَلْفٍ، {وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ} [المدثر: 31]، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي لِقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ، فَسَبَقَهُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَجِدُ مِنْكَ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے تین دن پہلے حضرت جبریل علیہ السلام' آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! اُس ذات نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی صورتِ حال کے بارے میں آپ سے زیادہ بہتر جانتی ہے اور مجھے آپ کو خصوصیت عطا کرنے کیلئے اور آپ کی عزت افزائی کیلئے اور آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے بھیجا ہے' اُس نے آپ سے یہ فرمایا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! میں خودکو مغموم پا رہا ہوں اور اے جبریل! میں خودکو پریشان پا رہا ہوں۔ اگلے دن حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: مجھے اُس ذات نے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی صورتِ حال کے بارے میں آپ سے زیادہ بہتر جانتی ہے' ایسا آپ کی خصوصیت کے اظہار' آپ کی عزت افزائی اور آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے کیا ہے اور اُس نے آپ سے یہ فرمایا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! میں خودکو مغموم پا رہا ہوں اور اے جبریل! میں خودکر پریشان پا رہا ہوں۔ جب تیسرا دن آیا تو حضرت جبریل علیہ السلام' آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے ساتھ ملک الموت بھی تھا اور اُس کے ساتھ بائیں طرف ایک فرشتہ تھا جس کا نام اسماعیل تھا' اُس کے لشکر کی تعداد ستر ہزار فرشتوں پر مشتمل تھی جن میں سے ہر ایک فرشتہ کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے تھے' تو تمہارے پروردگار کے لشکروں کے بارے میں صرف وہی جانتا ہے' اُس فرشتہ نے اپنے پروردگار سے یہ اجازت مانگی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر

خَاصَّةٌ لَكَ وَإِكْرَامًا لَكَ وَتَفْضِيلًا لَكَ، يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ: أَجِدُنِي مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي مَكْرُوبًا قَالَ: وَاسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَأْذِنْ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ يَا جِبْرِيلُ قَالَ: فَدَخَلَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ رَبِّي وَرَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَرَنِي أَنْ أُطِيعَكَ فِيمَا تَأْمُرُنِي بِهِ، إِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ نَفْسَكَ قَبَضْتُهَا وَإِنْ كَرِهْتَ تَرَكْتُهَا قَالَ: وَتَفْعَلُ ذَلِكَ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ: بِذَلِكَ أُمِرْتُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اشْتَاقَ إِلَيْكَ وَأَحَبَّ لِقَاءَكَ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى مَلَكِ الْمَوْتِ فَقَالَ: امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ فَقَبَضَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْنَا قَائِلًا يَقُولُ وَمَا نَرَى شَيْئًا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کرے۔ حضرت جبریل علیہ السلام ان تمام فرشتوں سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! آپ پر سلام ہو! اُس ذات نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی صورتِ حال کے بارے میں زیادہ بہتر جانتی ہے اور یہ آپ کی خصوصیت کے اظہار' آپ کی عزت افزائی اور آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے ہے' اُس نے آپ سے یہ فرمایا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خود کو مغموم پا رہا ہوں اور میں خود کو پریشان پا رہا ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد! یہ موت کا فرشتہ ہے جو آپ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے اور آپ یہ بات جان لیں کہ اس نے آپ سے پہلے کسی سے اجازت نہیں مانگی اور نہ ہی آپ کے بعد کسی سے اجازت مانگے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! اُسے اندر آنے کیلئے کہو۔ وہ اندر آیا اور اُس نے کہا: اے حضرت محمد! آپ پر سلام ہو! میرے اور آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ آپ مجھے جو بھی ہدایت کریں گے میں آپ کی فرمانبرداری کروں گا' اگر آپ مجھے یہ حکم دیں گے کہ میں آپ کی جان قبض کرلوں تو میں اُس کو قبض کرلوں گا اور اگر آپ اس کو ناپسند کریں گے تو میں اس کو ترک کر دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ملک الموت! کیا تم ایسا کرو گے؟ اُس نے عرض کی: اے حضرت محمد! مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ آپ کا مشتاق ہے اور آپ کی حاضری کو پسند کرتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت

فِي اللهِ عَزَاءٌ مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَعِوَضٌ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَخَلَفٌ مِنْ كُلِّ مَا فَاتَ، فَبِاللهِ فَثِقُوا، وَإِيَّاهُ فَارْجُوا، فَإِنَّ الْمَحْرُومَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ

کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا: تمہیں جو حکم دیا گیا ہے تم اُسے پورا کرو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کر لی گئی' اسی دوران ہم نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا' ہمیں نظر کوئی نہیں آیا:

''ہر ہلاک ہونے والے کے حوالے سے تعزیت اللہ تعالیٰ ہی سے کی جا سکتی ہے اور ہر مصیبت کا عوض اور ہر فوت ہو جانے والی کی جگہ دوسری چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے تو تم لوگ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھو' اُسی سے اُمید رکھو' محروم وہ شخص ہوتا ہے جو ثواب سے محروم رہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ رَسَمْتُ فِي كِتَابِ فَضَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاتَهُ، وَغُسْلَهُ، وَكَيْفَ صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوَقْتَ دَفْنِهِ، وَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ، وَثَوَابَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ حَالًا بَعْدَ حَالٍ، وَنَذْكُرُ بَعْدَ هَذَا فَضْلَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ الَّذِينَ اخْتَارَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَصْهَارًا وَأَنْصَارًا، وَوُزَرَاءَهُمُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل' آپ کی وفات کا تذکرہ' آپ کو غسل دیئے جانے کا' آپ کی نمازِ جنازہ ادا کیے جانے کا' آپ کے دفن کے وقت کا' آپ کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کی گئی؟ اور جو شخص آپ پر درود بھیجتا ہے اُس کے ثواب کا تذکرہ کیا ہے' اب ہم اس کے بعد آپ کے اصحاب کے فضائل کا تذکرہ کریں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے منتخب کیا تھا جو آپ کے عزیز بھی تھے' مددگار بھی تھے' آپ کے وزراء بھی تھے' جن کا تعلق مہاجرین اور انصار سے ہے' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہوں اور ہمیں ان کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اشعار

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: بَلَغَنِي أَنَّهُ لَمَّا دُفِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَوَقَفَتْ عَلَى قَبْرِهِ فَأَنْشَأَتْ تَقُولُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر دیا گیا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس کھڑی ہوئیں اور اُنہوں نے یہ اشعار کہے:

أَمْسَى بِخَدِّي لِلدُّمُوعِ رُسُومُ
أَسَفًا عَلَيْكَ وَفِي الْفُؤَادِ كُلُومُ
وَالصَّبْرُ يَحْسُنُ فِي الْمَوَاطِنِ
كُلِّهَا إِلَّا عَلَيْكَ فَإِنَّهُ مَذْمُومُ
لَاعَيْبَ فِي حُزْنِي عَلَيْكَ لَوْ
أَنَّهُ كَانَ الْبُكَاءُ لِمُقْلَتَيَّ يَدُومُ

''میری یہ حالت ہے کہ آنسوؤں کی وجہ سے میرے رخساروں پر لکیریں بن گئی ہیں (اے اللہ کے رسول!) یہ آپ کے غم کی وجہ سے ہے اور دل میں زخم بن چکے ہیں' ہر طرح کی صورتِ حال میں صبر اچھا ہوتا ہے لیکن آپ کے حوالہ سے اس کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ قابلِ مذمت ہوتا ہے' آپ پر میرے غم کے اظہار پر کوئی عیب نہیں لگایا جا سکتا' اگرچہ میری آنکھوں سے ہمیشہ آنسو رواں رہیں''۔

فضائل صحابہ کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَفَضِّلِ عَلَيْنَا بِالنِّعَمِ الدَّائِمَةِ، وَالْاَيَادِي الْجَمِيلَةِ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً، سِرًّا وَعَلَانِيَةً، حَمْدَ مَنْ يَعْلَمُ اَنَّ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ يُحِبُّ الْحَمْدَ، فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، ذَاكَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ وَاَصْحَابِهِ الْمُنْتَجَبِينَ وَاَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے، جس نے ہم پر یہ فضل کیا کہ دائمی نعمتیں عطا کیں اور ظاہری و باطنی، پوشیدہ اور علانیہ عمدہ نعمتیں عطا کیں، یہ ایک ایسے شخص کی بیان کی ہوئی حمد ہے جو یہ بات جانتا ہے کہ اُس کا کریم پروردگار حمد کرنے کو پسند کرتا ہے، تو ہر حال میں حمد اُسی کیلئے مخصوص ہے، اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور تمام بعد والوں کے سردار پر درود نازل کرے جو حضرت محمد ہیں، جو تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول ہیں اور اُن کی پاکیزہ آل اور اُن کے منتخب اصحاب اور اُن کی ازواج پر بھی درود نازل کرے جو اہلِ ایمان کی مائیں ہیں۔

تمہیدی کلمات

اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّهُ مِمَّا يَسَّرَ اللهُ الْكَرِيمُ لِي مِنْ رَسْمِ كِتَابِ الشَّرِيعَةِ، يَسَّرَ لِي اَنْ رَسَمْتُ فِيهِ مِنْ فَضَائِلِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَذْكُرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَضَائِلَ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، الَّذِينَ اخْتَارَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَهُ وَاَصْهَارَهُ وَاَنْصَارَهُ وَالْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِهِ فِي اُمَّتِهِ، وَهُمُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ

امابعد! جب اللہ تعالیٰ نے میرے لیے یہ چیز آسان کی کہ میں کتاب ''الشریعہ'' تحریر کروں تو اُس نے میرے لیے یہ چیز بھی آسان کی کہ میں اُس میں اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے فضائل بیان کروں اور پھر اُس کے بعد آپ ﷺ کے صحابہ کے فضائل بیان کروں، اللہ تعالیٰ اُن حضرات سے راضی ہو، یہ وہ حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کیلئے منتخب کیا، انہیں نبی اکرم ﷺ کا وزیر، آپ کا عزیز، آپ کا مددگار اور آپ کے بعد آپ کی اُمت میں آپ کا جانشین بنایا، یہ مہاجرین اور انصار ہیں جن

الَّذِينَ نَعَتَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ بِأَحْسَنِ النَّعْتِ وَوَصَفَهُمْ بِأَجْمَلِ الْوَصْفِ، وَأَخْبَرَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ نَعَتَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ بِأَحْسَنِ النَّعْتِ وَوَصَفَهُمْ بِأَجْمَلِ الْوَصْفِ. {ذَلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ} [الحديد: 21]

کی صفات اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عمدہ طریقہ سے بیان کی ہیں اور اُن کا وصف خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ اُس نے ان لوگوں کا تذکرہ تورات اور انجیل میں عمدہ طریقہ سے کیا ہے اور ان کی صفات عمدہ طریقہ سے بیان کی ہیں' یہ اللہ تعالیٰ کا وہ فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے۔

مہاجرین کا تعارف

فَأَمَّا الْمُهَاجِرُونَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. فَإِنَّهُمْ آمَنُوا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ. وَصَدَّقُوا الْإِيمَانَ بِالْعَمَلِ. صَبَرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةٍ. آثَرُوا الذُّلَّ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِزِّ فِي غَيْرِ اللهِ. وَآثَرُوا الْجُوعَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الشِّبَعِ فِي غَيْرِ اللهِ. عَادَوْا فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ. وَهَاجَرُوا مَعَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَارَقُوا الْآبَاءَ وَالْأَبْنَاءَ وَالْأَهْلَ وَالْعَشَائِرَ. وَتَرَكُوا الْأَمْوَالَ وَالدِّيَارَ وَخَرَجُوا فُقَرَاءَ. كُلُّ ذَلِكَ مَحَبَّةً مِنْهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَرَ عِنْدَهُمْ مِنْ جَمِيعِ مَنْ ذَكَرْنَاهُ بِإِيمَانٍ صَادِقٍ. وَعُقُولٍ

جہاں تک مہاجرین کا تعلق ہے تو یہ لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے' انہوں نے عمل کے ہمراہ' ایمان کی تصدیق کی' سختیوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صبر سے کام لیا' غیر اللہ کے ساتھ رہ کر ظاہری غلبہ حاصل کرنے کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے (دین کی پیروی کرتے ہوئے) ظاہری طور پر کمتر حیثیت کو قبول کیا' غیر اللہ کے ساتھ رہ کر سیر ہونے کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے (دین کے ساتھ رہ کر) بھوکے رہنے کو ترجیح دی' انہوں نے اللہ تعالیٰ کی وجہ سے قریب اور دور کے لوگوں سے دشمنی مول لی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی' اپنے آباؤ اجداد' اولاد' اہلِ خانہ اور خاندانوں کو چھوڑ دیا' اپنی زمینوں اور علاقوں کو چھوڑ دیا اور غربت کے عالم میں نکل کھڑے ہوئے' یہ سب کام اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کی وجہ سے سرانجام دیئے۔ اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' ان حضرات (مہاجرین) کے نزدیک ہر اُس چیز سے زیادہ قابلِ ترجیح تھے جن کا ہم نے ذکر کیا (یعنی جان و مال' خاندان' اموال وغیرہ) ان کا ایمان سچا تھا، ان کی عقلیں تائید یافتہ تھیں' شخصیت معزز تھی' رائے ٹھیک تھی' صبر عمدہ تھا اور

مُؤَيَّدَةٍ، وَأَنْفُسٍ كَرِيمَةٍ، وَرَأْيٍ سَدِيدٍ، وَصَبْرٍ جَمِيلٍ بِتَوْفِيقٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ. {أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة: 22]

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کی وجہ سے تھا' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور یہ اُس سے راضی ہو گئے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں' خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کے گروہ (کے لوگ) ہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔

انصار کا تعارف

وَأَمَّا الْأَنْصَارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَهُمْ قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنُصْرَةِ دِينِهِ وَاتِّبَاعِ نَبِيِّهِ، فَآمَنُوا بِهِ بِمَكَّةَ، وَبَايَعُوهُ، وَصَدَقُوا فِي بَيْعَتِهِمْ إِيَّاهُ فَأَحَبُّوهُ، وَنَصَرُوهُ، {وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ} [الاعراف: 157]، وَأَرَادُوا أَنْ يُخْرِجُوهُ مَعَهُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ مَحَبَّةً مِنْهُمْ لَهُ، فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَرْكَهُ إِلَى وَقْتٍ، ثُمَّ خَرَجُوا إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَخْبَرُوا إِخْوَانَهُمْ بِإِيمَانِهِمْ فَآمَنُوا وَصَدَّقُوا، فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَيْهِمُ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَبْشَرُوا بِذَلِكَ، وَسُرُّوا بِقُدُومِهِ عَلَيْهِمْ، فَأَكْرَمُوهُ، وَعَظَّمُوهُ، وَعَلِمُوا أَنَّهَا نِعْمَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدَهُمْ، فَفَرِحُوا بِقُدُومِهِمْ، وَأَكْرَمُوهُمْ بِأَحْسَنِ الْكَرَامَةِ، وَوَسَّعُوا لَهُمُ الدِّيَارَ،

جہاں تک انصار کا تعلق ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی دین کی مدد کیلئے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کیلئے منتخب کیا' یہ مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کر لیا تھا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بیعت کی تھی وہ سچی بیعت تھی' یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتے تھے' آپ کی مدد کرنا چاہتے تھے اور اُس نور کی پیروی کرتے تھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نازل ہوا تھا' یہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ مدینہ منورہ لے جائیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں سے یہ کہا کہ اس کو کچھ وقت کیلئے مؤخر کر دیں' پھر یہ لوگ وہاں سے مدینہ منورہ واپس چلے گئے' انہوں نے اپنے ایمان کے بارے میں اپنے بھائیوں کو بتایا تو ان کے بھائی بھی ایمان لے آئے اور اُنہوں نے بھی تصدیق کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے ان کی طرف تشریف لے گئے تو اُنہوں نے اس کو خوشخبری کے طور پر قبول کیا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری پر خوش ہوئے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام کیا اور آپ کی تعظیم کی اور یہ بات جان لی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف

وَآثَرُوهُمْ عَلَى الْأَهْلِ، وَالْأَوْلَادِ، وَأَحَبُّوهُمْ حُبًّا شَدِيدًا، وَصَارُوا إِخْوَةً فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَتَآلَفَتِ الْقُلُوبُ بِتَوْفِيقِ مِنَ الْمَحْبُوبِ بَعْدَ أَنْ كَانُوا أَعْدَاءً،

سے اُن پر ہونے والی ایک نعمت ہے۔ ان کے بعد مہاجرین آئے تو یہ لوگ مہاجرین کی آمد پر بھی خوش ہوئے' انہوں نے مہاجرین کا اچھے طریقہ سے احترام کیا' ان کیلئے اپنے علاقوں میں گنجائش پیدا کی' اُنہیں اپنے اہلِ خانہ اور اپنی اولاد پر ترجیح دی اور اُن کے ساتھ شدید محبت رکھی' یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ایک دوسرے کے بھائی بن گئے' ان کے دلوں میں اُلفت قائم ہوگئی جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کی وجہ سے تھے حالانکہ یہ لوگ پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

{هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ. لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ}

[الانفال: 63]

''وہی وہ ذات ہے جس نے اپنی مدد اور اہلِ ایمان کے ذریعے تمہاری تائید کی اور ان (لوگوں) کے دلوں میں محبت پیدا کر دی حالانکہ (ان کی حالت یہ تھی) کہ زمین میں جو کچھ بھی موجود ہے' اگر تم وہ سب خرچ دیتے تو بھی اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا نہیں کر سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اُلفت پیدا کی' بے شک وہ غالب اور حکمت والا ہے''۔

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَمِيعِ:

پھر اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں سے ارشاد فرمایا:

{وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا}

[آل عمران: 103]

''اور اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو جب (پہلے) تم دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی تو تم اُس کی نعمت کی وجہ سے بھائی بھائی بن گئے اور (پہلے) تم جہنم کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہیں اُس (جہنم میں گرنے) سے بچا لیا''۔

فَاجْتَمَعُوا جَمِيعًا عَلَى مَحَبَّةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَحَبَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

تو یہ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی محبت کے حوالے سے اکٹھے ہو گئے اور اُس رسول کی مدد کرنے میں ایک

وَسَلَّمَ، وَعَلَى الْمُعَاوَنَةِ عَلَى نُصْرَتِهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لَهُ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، لَا تَأْخُذُهُمْ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، فَنَعَتَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارَ فِي كِتَابِهِ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْهُ بِكُلِّ نَعْتٍ حَسَنٍ جَمِيلٍ، وَوَعَدَهُمُ الْجَنَّةَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا، وَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ، {أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة: 22].

دوسرے سے تعاون کرنے میں اکٹھے ہو گئے' تنگی اور آسانی' خوشی اور ناپسندیدگی ہر حال میں اطاعت و فرمانبرداری پر متفق ہوئے' اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی انہوں نے پرواہ نہیں کی' تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر مہاجرین اور انصار کی صفت بیان کی جو عمدہ طریقہ سے بیان کی اور اُن کے ساتھ جنت کا وعدہ کیا جس میں یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے اور ہمیں یہ بات بتائی کہ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو چکا ہے اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہیں اور خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی کامیاب ہوتا ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَاذْكُرْ لَنَا مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہمارے سامنے وہ چیز ذکر کریں جو آپ کی بیان کردہ بات پر دلالت کرتی ہے۔

قُلْتَ؛ قِيلَ لَهُ: لَا يَسَعُنَا أَنْ نَنْطِقَ بِشَيْءٍ إِلَّا بِمَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَأَقَاوِيلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَسَأَذْكُرُ لَكَ مِنْ ذَلِكَ مَا يُقِرُّ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ أَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ وَيُسْخِنُ بِهِ أَعْيُنَ الْمُنَافِقِينَ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا قَصَدْنَا لَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ ہمارے پاس یہ گنجائش نہیں ہے کہ ہم کسی بھی حوالے سے (اپنی طرف سے) کلام کریں' ہم صرف وہ کلام کریں گے جو کتاب و سنت اور صحابہ کرام کے اقوال کے مطابق ہو۔ اب میں آپ کے سامنے وہ آیات ذکر کروں گا جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کرے گا اور جس کے ذریعہ منافقین کی آنکھوں کو گرم کر دے گا تو ہم نے جو قصد کیا ہے اُس کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا مَدَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ فِي كِتَابِهِ مِمَّا أَكْرَمَهُمُ اللهُ بِهِ

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} [التوبة: 100]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ} [الانفال: 72]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنْكُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مہاجرین اور انصار کا کس طرح ذکر کیا ہے کہ جس کے حوالے سے اُن کی عزت افزائی کی ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور سبقت لے جانے والے پہلے لوگ جن کا تعلق مہاجرین اور انصار سے ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اچھائی کے ہمراہ اُن کی پیروی کی' اللہ تعالیٰ (ان سب سے) راضی ہو گیا ہے اور یہ اللہ سے راضی ہو گئے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں کے ہمراہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی' یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں''۔

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور اُنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے (مہاجرین کو) پناہ دی اور مدد کی' یہی لوگ حقیقی طور پر مؤمن ہیں' اُن کیلئے مغفرت اور معزز رزق ہے اور وہ لوگ جو اس کے بعد ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد میں حصہ لیا' وہ بھی تم میں سے ہیں اور اللہ کی کتاب میں رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار

إِنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ}

[الانفال: 75,74]

ہوتے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کے بارے میں علم رکھتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ} إِلَى قَوْلِهِ: {فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ}

[الاعراف: 8]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''غریب مہاجرین کیلئے جنہیں اُن کے علاقوں اور اموال سے نکال دیا گیا' وہ اللہ کا فضل اور رضامندی تلاش کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول کی مدد کرتے ہیں' یہی لوگ سچے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ اور ایمان کو اُن سے پہلے ٹھکانہ بنا لیا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ} إِلَى قَوْلِهِ: {فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ} [آل عمران: 195] إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَاللهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ} [آل عمران: 195]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو قیام کی حالت میں اور بیٹھ کر اور پہلوؤں کے بل (لیٹ کر) اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں:) اے ہمارے پروردگار! تُو نے اسے بے وجہ نہیں پیدا کیا' تُو ہر عیب سے پاک ہے' تو تُو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''تو اُن کے پروردگار نے اُن کی دعا کو قبول کیا' بے شک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا' خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث ہو' تم ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہو'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور اللہ تعالیٰ کے پاس عمدہ ثواب ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَئِكَ لَهُمُ

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''لیکن رسول اور وہ لوگ جو اُس کے ہمراہ ایمان لائے اُنہوں نے اپنے اموال اور جانوں کے ذریعہ جہاد کیا' ان لوگوں کیلئے

الْخَيْرَاتُ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ}
[التوبة: 89]

بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ ہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:
{وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا}
[النساء: 100]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:
''اور جو شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے' اللہ اور اُس کے رسول سے ہجرت کرتے ہوئے' اور پھر اُسے موت آ لیتی ہے تو اُس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:
{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ} [الاعراف: 43] الْآيَةَ.

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:
''اور اُن کے سینوں میں جو کینہ ہے' ہم اُسے نکال دیں گے اور وہ وہاں ہوں گے (جہاں) اُن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گے اور وہ یہ کہیں گے: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت نصیب کی' ورنہ ہم خود تو ہدایت حاصل کرنے والے نہیں تھے' اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب نہ کرتا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:
{هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا} [الانفال: 62] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:
''وہی وہ ذات ہے جس نے اپنی مدد اور اہلِ ایمان کے ذریعہ تمہاری تائید کی اور اُن (اہلِ ایمان) کے درمیان اُلفت قائم کر دی' اگر تم زمین میں موجود سب کچھ خرچ کر دیتے'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:
{ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:
''پھر بے شک تمہارے پروردگار نے اُن کیلئے جنہوں نے ہجرت کی' اس کے بعد کہ اُنہیں آزمائش کا شکار کیا گیا' اور پھر اُنہوں

مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ} [النحل: 110]

نے جہاد کیا اور صبر سے کام لیا' تو اس کے بعد تمہارا پروردگار مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ} [النحل: 41]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی' اس کے بعد کہ اُن پر ظلم ہوا تو ہم اُنہیں دنیا میں بھی اچھائی عطا کرے گا اور آخرت کا اجر تو زیادہ ہے' کاش کہ وہ لوگ اس کا علم رکھتے' وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور وہ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَوْمَ لَا يُخْزِي اللهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ: رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ}

[التحريم: 8]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"اُس دن اللہ تعالیٰ نبی اور اُس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا' اُن کا نور اُن کے آگے چل رہا ہوگا اور اُن کے دائیں طرف ہوگا' وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تُو ہمارے نور کو ہمارے لیے مکمل کر دے اور ہماری مغفرت کر دے' بے شک تُو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا} [الفتح: 18]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"تحقیق اللہ تعالیٰ' اہلِ ایمان سے راضی ہو گیا' جب اُنہوں نے درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر لی' تو وہ یہ جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں ہے' تو اُس نے اُن پر سکینت نازل کی اور اُنہیں فتح قریب کا بدلہ دیا"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم ایسی قوم کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو کہ وہ لوگ اُس شخص سے محبت رکھیں جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے' خواہ وہ (مخالفت کرنے والا) اُن کے باپ دادا ہوں' یا اُن کے بیٹے ہوں' یا اُن کے بھائی ہوں' یا رشتہ دار ہوں' یہ وہ

الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة: 22]

لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے اور اپنی طرف سے روح کے ذریعہ اُن کی تائید کی ہے اور وہ اُنہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو گیا اور وہ اُس سے راضی ہو گئے' یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں' خبردار! بے شک اللہ کا گروہ ہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا} [الفتح: 29] إِلَى قَوْلِهِ: {مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا} [الفتح: 29]

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے خلاف سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں' تم اُنہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں دیکھو گے کہ وہ اللہ کا فضل اور اُس کی رضامندی تلاش کر رہے ہوں گے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُن سے مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا} [النور: 55]

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ زمین میں اُنہیں نائب مقرر کیا ہے جس طرح اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو نائب بنایا تھا اور اُن کیلئے اُن کے دین کو مستحکم کر دے گا جس دین کے حوالے سے وہ اُن کیلئے راضی ہوا ہے اور اُن کے خوف کے بعد وہ اُنہیں امن نصیب کرے گا' وہ لوگ میری عبادت کرتے ہیں' وہ کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتے ہیں''۔

امام آجری کے توصیفی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَقَدْ وَاللهِ أَنْجَزَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكَرِيمُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اُس کو پورا کیا اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ مَا وَعَدَهُمْ بِهِ. جَعَلَهُمُ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ الرَّسُولِ. وَمَكَّنَهُمْ فِي الْبِلَادِ. فَفَتَحُوا الْفُتُوحَ. وَغَنِمُوا الْأَمْوَالَ. وَسَبَوْا ذَرَارِيَّ الْكُفَّارِ. وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِيهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ خَلْقٌ كَثِيرٌ. وَأَعَزُّوا دِينَ اللهِ عَزَّ جَلَّ. وَأَذَلُّوا أَعْدَاءَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَظَهَرَ أَمْرُ اللهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ. وَسَنُّوا لِلْمُسْلِمِينَ السُّنَنَ الشَّرِيفَةَ. وَكَانُوا بَرَكَةً عَلَى جَمِيعِ الْأُمَّةِ. أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. وَعُثْمَانُ. وَعَلِيٌّ

بعد خلفاء بنایا' اُنہیں زمین میں حکومت عطا کی' اُنہیں فتوحات عطا کیں' اُنہیں مالِ غنیمت عطا کیا' اُن لوگوں نے کفار کے بچوں کو قیدی بنایا' بہت سے کفار نے اُن کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا' ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کو مضبوط کیا اور اللہ کے دشمنوں کو ذلیل کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو گیا خواہ مشرکین کو یہ اچھا نہ لگتا ہو' انہوں نے مسلمانوں کیلئے عمدہ طریقہ کا آغاز کیا اور یہ پوری اُمت کیلئے برکت تھے۔ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی رضی اللہ عنہم۔ (قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة: 22]

''اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور یہ اُس سے راضی ہو گئے' یہ اللہ کا گروہ ہیں' خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والے ہیں''۔

ایک زبردست قول

يُقَالُ: مَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ. وَمَنْ أَحَبَّ عُمَرَ. فَقَدْ أَوْضَحَ السَّبِيلَ. وَمَنْ أَحَبَّ عُثْمَانَ فَقَدِ اسْتَنَارَ بِنُورِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى. وَمَنْ قَالَ الْحُسْنَى فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ

یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ دین کو مضبوط کر لیتا ہے' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ راستہ کو واضح کر لیتا ہے' جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے روشنی حاصل کر لیتا ہے اور جو شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ مضبوط رسّی کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے اور جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں اچھی بات کہتا ہے وہ نفاق سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ. رَحِمَهُ اللهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) ان تمام حضرات میں سے ہر ایک

وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا لَا يُحْصَى كَثْرَةً، نَفَعَنَا اللهُ بِحُبِّهِمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ، وَأَنَا أَذْكُرُ إِنْ شَاءَ اللهُ بَعْدَ هَذَا مَا فَضَّلَهُمْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے فضائل ایسے ہیں کہ جنہیں کثرت کی وجہ سے شمار نہیں کیا جا سکتا' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے محبت کی وجہ سے ہمیں نفع عطا کرے' بے شک وہ سننے والا اور قریب ہے۔ اب اگر اللہ نے چاہا تو میں اب وہ فضائل بیان کروں گا جو فضائل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کے بیان کیے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ مَا نَعَتَهُمْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَالْحَظِّ الْجَزِيلِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عظیم فضیلت اور زبردست حصہ کے حوالے سے ان حضرات کی کیا صفات بیان کی ہیں

1174- أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

''مہاجرین اور انصار' دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے دوست ہیں (یا مددگار ہیں)''۔

1175- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّهِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1174- رواه أحمد 363/4، والحاكم 81/4، وخرجه الألباني في الصحيحة: 1036.

1175- انظر السابق.

عَنْ زِرٍّ، وَاَبِي وَائِلٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

''مہاجرین اور انصار' دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے دوست ہیں''۔

1176- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِيَقْطَعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: حَتّٰى تَقْطَعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهُ فَقَالَ اِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تا کہ بحرین کی زمینیں اُنہیں جاگیر کے طور پر عطا کیں' تو اُنہوں نے عرض کی: (ہم انہیں اُس وقت تک قبول نہیں کریں گے) جب تک آپ ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی ان کی مانند جاگیریں عطا نہیں کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے بعد ترجیحی سلوک کا سامنا کرو گے تو تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم مجھ سے آملو۔

قیامت کے دن مہاجرین کی فضیلت

1177- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى اَبِي مُصْعَبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِلْمُهَاجِرِينَ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ

''مہاجرین کیلئے سونے سے بنے ہوئے منبر ہوں گے جن پر وہ

1176- رواه البخاری:3794، ومسلم:1845.

1177- رواه الحاکم 77/4، وخرجه الألبانی فی ضعیف الجامع:4754.

يَجْلِسُونَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَدْ اٰمِنُوا مِنَ الْفَزَعِ

قیامت کے دن بیٹھے ہوئے ہوں گے اور وہ گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے“۔

مہاجرین، حوضِ کوثر پر سب سے پہلے آئیں گے

1178- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ، وَشَيْبَةُ بْنُ الْأَحْنَفِ الْأَوْزَاعِيُّ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا سَلَّامٍ الْأَسْوَدَ يُحَدِّثُ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ حَوْضَهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا لَهُ؟ فَقَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشَّعِثَةُ رُءُوسُهُمْ، الدَّنِسَةُ ثِيَابُهُمْ، الَّذِينَ لَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ، وَلَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسلام نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حوض کا ذکر کیا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس پر سب سے پہلے کون لوگ آئیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غریب مہاجرین جن کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں، جن کے کپڑے میلے کچیلے ہوتے ہیں، جن کیلئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے اور یہ لوگ صاحبِ حیثیت خواتین سے نکاح نہیں کر سکتے۔

مہاجرین جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے

1179- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدَكٍ الْقَزْوِينِيُّ بِقَزْوِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ، عَنْ أَبِي عُشَّانَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1178- رواہ الترمذی: 2444، وأحمد 275/5، وابن ماجہ: 4303، والحاکم 184/4۔

1179- رواہ الحاکم 72/2، وعزاہ الهيثم في المجمع 259/10۔

الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

هَلْ تَدْرُونَ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالُوا: اللهُ اَعْلَمُ وَرَسُولُهُ قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ، وَيُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوتُ اَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ شَاءَ مِنْ مَلَائِكَتِهِ: اِيتُوهُمْ فَحَيُّوهُمْ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا نَحْنُ سُكَّانُ سَمَائِكَ وَخِيرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ اَفَتَاْمُرُنَا فَنُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: اِنَّهُمْ كَانُوا عِبَادًا لِي يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا، وَتُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ، وَتُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، يَمُوتُ اَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً قَالَ: فَيَاْتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَيَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ

''کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ اللہ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے کون جنت میں داخل ہوگا؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں مہاجرین داخل ہوں گے جن کے ذریعہ سوراخوں کو بند کیا جاتا ہے اور اُن کے ذریعہ ناپسندیدہ صورتِ حال سے بچا جاتا ہے' اُن میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے تو اُس کی خواہش اُس کے سینہ میں ہی ہوتی ہے وہ اُسے پوری کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا' اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جس سے چاہے گا اُس سے فرمائے گا: تم اُن لوگوں کے پاس جاؤ اور اُنہیں سلام کرو۔ فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں اور تیری مخلوق میں بہترین لوگ ہیں' کیا تُو ہمیں یہ حکم دے رہا ہے کہ ہم اُنہیں سلام کریں؟ پروردگار فرمائے گا: یہ میرے ایسے بندے ہیں جنہوں نے میری عبادت کی' انہوں نے کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرایا' ان کے ذریعہ سوراخوں کو بند کیا جاتا ہے اور ان کے ذریعہ ناپسندیدہ صورتِ حال سے بچا جاتا تھا' ان میں سے کسی شخص کا ایسی صورتِ حال میں انتقال ہوتا تھا کہ اُس کی ضرورت اُس کے سینہ میں ہوتی تھی وہ اُسے پوری کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تو اُس وقت فرشتے اُن لوگوں کے پاس آئیں گے' وہ ہر دروازے سے اُن پر داخل ہوں گے (اور یہ کہیں گے' جس کا ذکر

{سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ} [الرعد: 24]

قرآن میں ہے:
''تم پر سلام ہو! اُس حوالے سے جو تم نے صبر کیا ہے اور آخرت کا ٹھکانا بہترین ہے''۔

انصار کی فضیلت کا بیان

1180- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: عَلِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشِّعْبَ أَحْرَزُ مِنَ الْوَادِي، فَقَالَ:

ابن جدعان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات جانتے تھے کہ نشیبی حصہ کے مقابلے میں گھاٹی زیادہ محفوظ ہوتی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا، وَسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ، الْأَنْصَارُ عَيْبَتِي وَكَرِشِي، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَكَرَاتِ، وَتَذْهَبُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا لَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ: جِئْتَنَا طَرِيدًا فَآوَيْنَاكَ، وَخَذَلَكَ النَّاسُ فَنَصَرْنَاكَ . فَبَكَوْا، وَقَالُوا: لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ الْمِنَّةُ عَلَيْنَا .

''اگر انصار کسی گھاٹی پر چلیں اور دوسرے لوگ نشیبی حصہ میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا' اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا' تم اُن کے اچھے افراد کی اچھائی کو قبول کرو اور اُن کے بُرے افراد (کی بُرائی سے) درگزر کرو' انصار میرے قریبی اور راز دار لوگ ہیں۔ (پھر آپ نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا:) کیا تم لوگ اس بات سے راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ بھیڑ بکریاں لے جائیں اور تم لوگ اللہ کے رسول کو لے جاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ کہہ سکتے ہو کہ آپ اُس وقت ہمارے پاس آئے تھے جب آپ کو نکال دیا گیا تھا تو ہم نے آپ کو پناہ دی تھی' لوگوں نے آپ کو رسوا کرنا چاہا تھا اور ہم نے آپ کی مدد کی تھی۔ (یہ بات سننے کے بعد) انصار رونے لگے اور بولے: ہم پر اللہ اور اُس کے رسول ہی کا فضل ہے''۔

1180- رواه البخاري: 3799.

انصار کے ساتھ اظہارِ یکجہتی

1181- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطَاءٍ شَاذَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ

"اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا' اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا"۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَقَدْ آوَوْا وَنَصَرُوا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات نے پناہ دی تھی اور مدد کی تھی' اللہ تعالیٰ کی رحمت ان پر نازل ہو۔

حضرت ابوبکر کا انصار کو خراجِ تحسین

1182- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَهْبُ اللهِ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، وَخَالِدُ بْنُ نِزَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلُنَا وَمَثَلُ الْأَنْصَارِ كَمَا قَالَ الْغَنَوِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر نے اپنی سند کے ساتھ امام شافعی کے حوالے اُن کی سند کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

ہماری (یعنی مہاجرین کی) اور انصار کی مثال اُس طرح ہے جس طرح جعفر کے بچوں سے غنوی نے یہ شعر کہا تھا:

1181- رواہ البخاری: 3779۔

لِبَنِي جَعْفَرٍ:

جَزَى اللهُ عَنَّا جَعْفَرًا حِينَ أَشْرَفَتْ
بِنَا نَعْلُنَا فِي الْوَاطِئِينَ فَزَلَّتِ
أَبَوْا أَنْ يَمَلُّونَا وَلَوْ أَنَّ أُمَّنَا
تُلَاقِي الَّذِي يَلْقَوْنَ مِنَّا لَمَلَّتِ

''اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے جعفر کو جزائے خیر دے! جب اُس نے ہمیں دیکھا کہ چلنے والوں میں ہمارے جوتے پھسل رہے ہیں (تو اُس نے ہماری مدد کی) اور ہم سے اُکتاہٹ کا شکار ہونے سے انکار کر دیا حالانکہ اُن لوگوں نے ہماری جس صورتِ حال کا سامنا کیا تھا اگر اُس طرح کی صورتِ حال کا سامنا ہماری ماں نے کیا ہوتا تو وہ بھی اُکتاہٹ کا شکار ہو جاتی۔

1183- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

الْأَنْصَارُ شِعَارٌ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ

''انصار جسم کے ساتھ والا لباس ہیں اور دیگر لوگ اوپر اوڑھنے والی چادر ہیں' اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا''۔

1184- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

1183- رواه أحمد 67/3.

1184- رواه البخاري: 3779، وأحمد 191/3.

وَسَلَّمَ:

لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ

"اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا"۔

انصار سے محبت کی تلقین

1185- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْمَلَةَ، عَنْ أَبِي ثِفَالٍ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّتَهُ، تُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
رباح بن عبدالرحمٰن نے اپنی دادی کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَا يُؤْمِنُ بِي مَنْ لَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ

"وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہیں کرتا"۔

انصار سے بغض کا انجام

1186- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَهُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَا، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَسَأَلَنَا فَقُلْنَا: كُنَّا فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: أَوَلَا أَزِيدُكُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
سعد بن ابراہیم نے حکم بن میناء کے حوالے سے یزید بن حارثہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
ایک مرتبہ میں کچھ انصار کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اُنہوں نے ہم سے دریافت کیا تو ہم نے جواب دیا کہ ہم انصار کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے' اُنہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک اور بات مزید بتاؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

1185- أخرجه أحمد 382/6.

1186- رواه أحمد 96/4، خرجه الألباني في الصحيحة: 191.

حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللهُ

''جو شخص انصار سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھے گا اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس سے بغض رکھے گا''۔

انصار سے بھلائی کی تلقین

1187- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ الزُّبَيْرِ هَمَّ بِعَرِيفِ الْأَنْصَارِ أَنْ يَقْتُلَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اسْتَوْصُوا بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا أَوْ مَعْرُوفًا اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن زید بیان کرتے ہیں:

مصعب بن زبیر نے انصار کے کسی بڑے کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' مصعب بن زبیر کے پاس تشریف لے گئے اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''انصار کے بارے میں بھلائی کی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اچھائی کی تلقین قبول کرو' تم اُن کے اچھے افراد کی (اچھائی کو) قبول کرو اور اُن کے بُرے فرد (کی بُرائی سے) درگزر کرو''۔

قَالَ: فَنَزَلَ مُصْعَبٌ مِنْ سَرِيرِهِ عَلَى بِسَاطِهِ، فَأَلْزَقَ عُنُقَهُ، أَوْ قَالَ: خَدَّهُ، أَوْ قَالَ: تَمَعَّكَ، فَقَالَ: أَمْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ، أَمْرُ

راوی بیان کرتے ہیں: تو مصعب بن زبیر اپنی چارپائی سے نیچے اُتر کر چٹائی پر آ گئے اور اُنہوں نے اپنی گردن جھکائی اور بولے: ان صاحب کو لے جائیں! (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اُنہوں نے کہا: اللہ کے رسول کا حکم سر آنکھوں پر ہے!

1187- أخرجه أحمد 241/3.

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ

اللہ کے رسول کا حکم سر آنکھوں پر ہے۔

انصار اور اُن کے بچوں کیلئے دعا

1188- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا عُمَرُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ

''اے اللہ! انصار کی' انصار کے بچوں کی اور انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کردے''۔

1189- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ

''اے اللہ! انصار کی اور انصار کے بچوں کی اور انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کردے''۔

1190- حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عوف بن سلمہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنی دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1188- رواه البخاري:4906، ومسلم:2506.

1189- انظر السابق.

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ

''اے اللہ! انصار کی' انصار کے بچوں کی' انصار کے بچوں کے بچوں کی اور انصار کے غلاموں کی مغفرت کردے''۔

مہاجرین اور انصار کیلئے دعائے مغفرت

1191- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، وَأَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے' تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت کردے''۔

انصار سے محبت کی اہمیت

1192- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ الظَّفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1191- رواه البخاري:379، ومسلم:1805.

1192- رواه البيهقي في الشعب 44/1.

مَا آمَنَ بِي مَنْ لَمْ يُحِبَّنِي، وَمَا أَحَبَّنِي مَنْ لَمْ يُحِبَّ الْأَنْصَارَ

''وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا اور وہ شخص مجھ سے محبت نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہیں رکھتا''۔

ہمیشہ انصار کے ساتھ بھلائی کی جائے گی

1193- أَنْبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فِي مَجْلِسٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: رَزِينٌ أَوِ ابْنُ رَزِينٍ فَقَالَ: مَنْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ، وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں مہاجرین اور انصار کی ایک محفل میں تشریف فرما تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کا نام رزین' یا شاید ابن رزین تھا۔

اُس نے دریافت کیا: سعد بن عبادہ کون ہیں؟
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھا کر اُس کی طرف دیکھا' آپ غصہ میں تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُؤْذُوا الْأَنْصَارَ، مَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ نَصَرَهُمْ، فَقَدْ نَصَرَنِي، وَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَمَنْ بَغَى عَلَيْهِمْ فَقَدْ بَغَى عَلَيَّ، وَمَنْ قَضَى لَهُمْ حَاجَةً كُنْتُ فِي حَاجَتِهِ

''تم لوگ انصار کو اذیت نہ پہنچاؤ' جو شخص اُنہیں اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا' جو اُن کی مدد کرے گا وہ میری مدد کرے گا' جو اُن سے محبت رکھے گا وہ مجھ سے محبت رکھے گا' جو اُن سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا' جو اُن کے خلاف سرکشی کرے گا وہ میرے خلاف سرکشی کرے گا' جو اُن کی ضرورت پوری کرے گا میں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَسْرَعَ

قیامت کے دن اُس کی ضرورت زیادہ تیزی سے پوری کروں گا“۔

قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَهٰذَا لِسَعْدٍ اَمْ لِلْاَنْصَارِ عَامَّةً؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ لِلْاَنْصَارِ عَامَّةً، وَلِاَعْقَابِهِمْ، وَلِاَعْقَابِ اَعْقَابِهِمْ اَبَدَ الْاَبَدِ

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا یہ حضرت سعد کے ساتھ مخصوص ہے یا انصار کیلئے عمومی طور پر ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جی نہیں!) بلکہ یہ انصار کیلئے عمومی طور پر ہے اور اُن کی اولاد کیلئے اور اولاد کی اولاد کیلئے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہے۔

1194- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَوْفِيُّ الْقَاضِي، عَنْ اَبِيهِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَمِيعًا، عَنْ جَدِّهِ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ اَحَبَّنِي فَبِحُبِّي اَحَبَّ الْاَنْصَارَ، وَمَنْ اَبْغَضَنِي، فَبِبُغْضِي اَبْغَضَ الْاَنْصَارَ، لَا يُحِبُّهُمْ مُنَافِقٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ مُؤْمِنٌ، مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ، النَّاسُ دِثَارٌ وَالْاَنْصَارُ شِعَارٌ، وَلَوْ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا وَسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَ دَارَهُمْ دَارًا لِاِعْزَازِ دِينِهِ، وَلِنَبِيِّهِ اَنْصَارًا، وَاللّٰهِ مَا

”جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے انصار سے بھی محبت رکھے اور جو شخص مجھ سے بغض رکھتا ہے وہ میرے بغض کی وجہ سے انصار سے بھی بغض رکھے گا‘ کوئی منافق ان سے محبت نہیں رکھ سکتا اور کوئی مؤمن ان سے بغض نہیں رکھ سکتا‘ جو شخص ان سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے ناپسند کرے گا‘ لوگ اوپر اوڑھنے والی چادر ہیں اور انصار اندرونی لباس ہیں‘ اگر انصار ایک وادی میں چلیں اور لوگ دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا‘ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا‘ اے اللہ! انصار کی‘ انصار کے بچوں کی‘ انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت فرمادے‘ بے شک اللہ تعالیٰ نے اُن کے علاقہ کو اپنے دین کو غلبہ دینے کیلئے اور اپنے نبی

شُرِعَ لِلّٰهِ مِنْ شَرِيعَةٍ، وَلَا سُنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ سُنَّةٍ، وَلَا فُرِضَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَرِيضَةٍ، وَلَا جُمِعَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُمُعَةٍ، وَلَا ازْدَحَمَتْ مَنَاكِبُ الرِّجَالِ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا فِي دُورِهِمْ. وَبَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَبِأَسْيَافِهِمْ

کو مدد دینے کیلئے منتخب کیا' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے جو بھی شرعی حکم نازل کیا' یا جو بھی طریقہ مقرر کیا' یا جو بھی فرض عائد کیا' یا جو جمعہ مقرر کیا تو نماز کی ادائیگی کیلئے لوگوں کے کندھے' انصار کے علاقوں میں ہی ایک دوسرے کے ساتھ ملے اور اُن کے درمیان اور اُن کی تلواروں کے درمیان ایسا ہوا''۔

بَابُ ذِكْرِ حُزْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْصَارِ السَّبْعِينَ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن ستر انصاریوں کیلئے غمگین ہونا جو بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہو گئے تھے

1195- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ يَعْنِي: الْأَحْوَلَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَى أَهْلِ بِئْرِ مَعُونَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی بھی جنگی مہم پر اتنا غمگین نہیں دیکھا جتنے غمگین آپ بئر معونہ کے افراد پر ہوئے تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَيُقَالُ: إِنَّهُمْ كَانُوا أَصْحَابَ قُرْآنٍ

سفیان بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ یہ سب لوگ قرآن کے حافظ تھے۔

انصار کے نقباء کا بیان

1196- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بھی چیز پر اتنے غمگین نہیں ہوئے تھے جتنے

1195- رواه البخاري:1300، ومسلم:677.

1196- انظر السابق.

يَقُولُ: مَا وَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِينَ رَجُلًا الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ

آپ اُن ستر افراد پر غمگین ہوئے تھے جنہیں بئر معونہ کے واقعہ میں شہید کر دیا گیا تھا۔

قَالَ سُفْيَانُ: نُقَبَاءُ الْأَنْصَارِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَسَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَسَعْدُ بْنُ خُثَيْمَةَ، وَأَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، وَهَذَا هُوَ أَبُو جَابِرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ، وَالْحَارِثُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَرَافِعُ بْنُ مَالِكٍ، وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَالْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ، وَأَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ

سفیان بیان کرتے ہیں: انصار کے نقباء یہ حضرات ہیں: حضرت سعد بن عبادہ' حضرت سعد بن ربیع' حضرت سعد بن خثیمہ' حضرت اسعد بن زرارہ' حضرت عبداللہ بن رواحہ' حضرت عبداللہ بن عمرو' حضرت عبداللہ بن عمرو' یہ حضرت جابر بن عبداللہ کے والد ہیں' حضرت ابوالہیثم بن تیہان' حضرت حارث بن قاسم' حضرت رافع بن مالک' حضرت اُسید بن حضیر' حضرت براء بن معرور اور حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہم۔

70 کے عدد سے انصار کی نسبت

1197- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: يَا رَبِّ سَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ، وَقُتِلَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ، وَقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ، وَقُتِلَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا حَتَّى عَدَّ خَمْسَ (كَذَا) مَوَاطِنَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) ابن جدعان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ستر کے عدد کو انصار کے ساتھ کیسی نسبت ہے! غزوۂ اُحد کے موقع پر ستر حضرات شہید ہوئے' بئر معونہ کے واقعہ میں ستر حضرات شہید ہوئے' جنگ یمامہ میں ستر حضرات شہید ہوئے' فلاں فلاں موقع پر ستر حضرات شہید ہوئے یہاں تک کہ اُنہوں نے پانچ مختلف مواقع کا ذکر کیا (جہاں انصار کے ستر افراد شہید ہوئے تھے)۔

1198- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَبِّ سَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ يَوْمَ أُحُدٍ، وَسَبْعِينَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ، وَسَبْعِينَ يَوْمَ مُؤْتَةَ، وَسَبْعِينَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

حماد بن سلمہ نے ثابت کے حوالے سے‘ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

ستّر کے عدد کو انصار کے ساتھ کیسی نسبت ہے! غزوۂ اُحد کے موقع پر انصار کے ستّر افراد شہید ہوئے‘ بئر معونہ کے واقعہ میں ستّر افراد شہید ہوئے‘ جنگ موتہ میں ستّر افراد شہید ہوئے‘ جنگ یمامہ میں ستّر افراد شہید ہوئے۔

بَابُ ذِكْرِ بَيْعَةِ الْأَنْصَارِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِمَكَّةَ وَتَصْدِيقِهِمْ إِيَّاهُ

باب: انصار کا مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسلام پر بیعت کرنا اور اُن کا آپ کی تصدیق کرنا

1199- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، وَإِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيَّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومحمد عبداللہ بن صالح بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے (یہاں صرف سند ہے‘ حدیث اگلی روایت ہے)۔

بیعتِ عقبہ کا بیان

1200- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس سال تک حج کے موقع پر حاجیوں کی رہائش گاہوں میں مجنہ اور عکاظ کے بازاروں میں اور منٰی میں حاجیوں کی رہائشی جگہوں پر اُن کے پاس تشریف لے جاتے رہے

1199- رواه أحمد 322/2 والحاكم 624/2.

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ عَشْرَ سِنِينَ يَتْبَعُ الْحَاجَّ فِي مَنَازِلِهِمْ فِي الْمَوْسِمِ وَبِمَجَنَّةَ وَعُكَاظَ وَمَنَازِلِهِمْ مِنْ مِنًى فَيَقُولُ: مَنْ يُؤْوِينِي وَيَنْصُرُنِي حَتَّى اُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّي، وَلَهُ الْجَنَّةُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَنْصُرُهُ، وَلَا يُؤْوِيهِ، حَتَّى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْحَلُ مِنْ مِصْرَ اَوْ مِنَ الْيَمَنِ اِلَى ذِي رَحِمِهِ، فَيَأْتِيهِ قَوْمُهُ فَيَقُولُونَ لَهُ: احْذَرْ غُلَامَ قُرَيْشٍ لَا يَفْتِنُكَ، وَيَمْشِي بَيْنَ رِحَالِهِمْ يَدْعُوهُمْ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُشِيرُونَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ حَتَّى بَعَثَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ يَثْرِبَ، فَيَأْتِيهِ الرَّجُلُ مِنَّا فَيُؤْمِنُ بِهِ، وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ، فَيَنْقَلِبُ اِلَى اَهْلِهِ فَيُسْلِمُونَ بِاِسْلَامِهِ، حَتَّى لَمْ يَبْقَ دَارٌ مِنْ دُورِ يَثْرِبَ اِلَّا فِيهَا رَهْطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُظْهِرُونَ الْاِسْلَامَ، وَبَعَثَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ فَائْتَمَرْنَا، وَاجْتَمَعْنَا سَبْعُونَ رَجُلًا مِنَّا فَقُلْنَا: حَتَّى مَتَى نَذَرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْرَدُ فِي جِبَالِ مَكَّةَ وَيَخَافُ؟ فَرَحَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَيْهِ فِي الْمَوْسِمِ، فَوَاعَدَنَا شِعْبَ الْعَقَبَةِ، فَقَالَ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا ابْنَ اَخِي، لَا

اور یہ فرماتے رہے: کون مجھے پناہ دے گا اور میری مدد کرے گا؟ تاکہ میں اپنے پروردگار کے پیغام کی تبلیغ کروں' ایسے شخص کو جنت ملے گی۔ لیکن نبی اکرم ﷺ کو کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو آپ کی مدد کرتا یا آپ کو پناہ دیتا' یہاں تک کہ ایک شخص مصر سے' یا شاید یمن سے سفر کر کے اپنے رشتہ داروں سے ملنے کیلئے آیا' اُس کی قوم کے افراد اُس کے پاس گئے اور اُس سے کہا: تم قریش کے اُس نوجوان سے بچ کے رہنا! کہیں وہ تمہیں کسی آزمائش کا شکار نہ کر دے' وہ لوگوں کی رہائشی جگہوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے اور اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے' یہاں تک کہ اُن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے بتایا کہ یہ وہ نوجوان ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یثرب سے بھیجا' ہم میں سے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ پر ایمان لے آیا' آپ ﷺ نے اُسے قرآن (کی کچھ آیات) کی تعلیم دی' وہ اپنے اہلِ خانہ کی طرف واپس گیا تو اُس کی دعوت پر اُس کے اہلِ خانہ بھی مسلمان ہو گئے' یہاں تک کہ یثرب کے ہر محلہ میں کچھ نہ کچھ مسلمان ہو گئے جو اپنے اسلام کا اظہار کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا' ہم ستر افراد اکٹھے ہو کر گئے' ہم نے طے کیا کہ کب تک نبی اکرم ﷺ مکہ کے پہاڑوں کے درمیان رہیں گے اور خوف کی زندگی گزارتے رہیں گے' ہم لوگ روانہ ہوئے اور حج کے موقع پر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے یہ طے کیا کہ عقبہ کی گھاٹی کے پاس (آپ ﷺ سے ملاقات کریں گے) آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! مجھے نہیں معلوم

اَدْرِي مَا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ الَّذِينَ جَاءُوكَ؟ إِنِّي ذُو مَعْرِفَةٍ بِأَهْلِ يَثْرِبَ، وَاجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ مِنْ رَجُلٍ وَرَجُلَيْنِ فَلَمَّا نَظَرَ الْعَبَّاسُ فِي وُجُوهِنَا قَالَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا نَعْرِفُهُمْ، هٰؤُلَاءِ أَحْدَاثٌ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: تُبَايِعُونِي عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ، وَعَلَى النَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَعَلَى أَنْ تَقُولُوا فِي اللّٰهِ لَا تَأْخُذُكُمْ فِيهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَعَلَى أَنْ تَنْصُرُونِي إِذَا قَدِمْتُ إِلَيْكُمْ، وَتَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَأَزْوَاجَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ، وَلَكُمُ الْجَنَّةُ

کہ یہ کون لوگ ہیں جو تمہارے پاس آئے ہیں' میں تو اہلِ یثرب کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ جب ہم ایک ایک دو دو کر کے نبی اکرم ﷺ کے پاس اکٹھے ہونے لگے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ہمارے چہروں کا جائزہ لیا تو بولے: یہ جو لوگ ہیں ہم ان سے واقف نہیں ہیں' یہ تو کم عمر لوگ ہیں۔ ہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس بات پر میری بیعت کرو کہ چاق و چوبند اور سستی (ہر حال میں) اطاعت و فرمانبرداری کرو گے' تنگدستی اور خوشحالی (ہر حال میں) خرچ کرو گے' نیکی کا حکم دو گے' بُرائی سے منع کرو گے اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو بھی بات کہو گے تو اس بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرو گے اور اس بات پر بیعت کرو کہ تم میری مدد کرو گے جب میں تمہارے پاس آؤں گا اور تم میرا بچاؤ اُسی طرح کرو گے جس طرح تم اپنے آپ کا' اپنی بیویوں کا' اپنے بچوں کا بچاؤ کرتے ہو (یہ سب کام کرنے کے عوض میں) تمہیں جنت ملے گی۔

فَقُمْنَا نُبَايِعُهُ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ أَصْغَرُ السَّبْعِينَ إِلَّا أَنَا، فَقَالَ: رُوَيْدًا يَا أَهْلَ يَثْرِبَ، إِنَّا لَمْ نَضْرِبْ إِلَيْهِ أَكْبَادَ الْمَطِيِّ إِلَّا وَنَعْلَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِنَّ إِخْرَاجَهُ الْيَوْمَ مُفَارَقَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً، وَقَتْلُ خِيَارِكُمْ، وَأَنْ تَعَضَّكُمُ السُّيُوفُ. فَأَمَّا أَنْتُمْ قَوْمٌ تَصْبِرُونَ عَلَيْهَا إِذَا مَسَّتْكُمْ، وَعَلَى قَتْلِ خِيَارِكُمْ، وَمُفَارَقَةِ الْعَرَبِ

(راوی بیان کرتے ہیں:) ہم آپ ﷺ کی بیعت کرنے کیلئے اُٹھے تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا' وہ اُن ستر افراد میں میرے علاوہ باقی سب سے کمسن تھے' اُنہوں نے کہا: اے یثرب کے رہنے والو! تم ٹھہر جاؤ! ہم سفر کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور صرف اس لیے آئے ہیں کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں' آج اگر انہیں ان کے علاقہ سے نکال کر لے جایا جاتا ہے تو یہ تمام عربوں سے علیحدگی اختیار کرنے کے مترادف ہوگا' تمہارے بہترین لوگ مارے جائیں گے' تمہاری

كَافَّةً، فَخُذُوهُ وَأَجْرُكُمْ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِمَّا أَنْتُمْ تَخَافُونَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خِيفَةً فَذَرُوهُ فَهُوَ أَعْذَرُ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالُوا: يَا أَسْعَدُ، أَمِطْ عَنَّا يَدَكَ، فَوَاللهِ لَا نَذَرُ هَذِهِ الْبَيْعَةَ وَلَا نَسْتَقِيلُهَا، فَقُمْنَا إِلَيْهِ رَجُلًا رَجُلًا، فَأَخَذَ عَلَيْنَا شَرْطَهُ الْعَبَّاسُ، وَيُعْطِينَا عَلَى ذَلِكَ الْجَنَّةَ

تلواریں توڑ دی جائیں گی' جب تمہیں اس صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا اور تمہارے بہترین لوگ مارے جائیں اور تمام عرب علیحدگی اختیار کر لے تو اگر تو تم اُس صورتِ حال پر صبر کرتے ہو تو ٹھیک ہے' پھر تم انہیں حاصل کر لو' تم لوگوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا لیکن اگر تمہیں اپنی ذات کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے تو پھر انہیں ان کے حال پر رہنے دو' اس صورت میں یہ چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے معذرت پیش کرنے کے حوالے سے زیادہ موزوں ہو گی۔ تو اُن لوگوں نے کہا: اے اسعد! اپنا ہاتھ ایک طرف ہٹاؤ' اللہ کی قسم! ہم اس بیعت کو نہیں چھوڑیں گے اور اسے واپس نہیں کریں گے۔ تو ایک ایک شخص اُٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم پر وہ چیز عائد کی جو شرط حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مقرر کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس کے عوض میں جنت ملنے کا وعدہ دیا۔

1201- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، بِطُولِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے طویل حدیث کے طور پر منقول ہے۔

1202- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ الْقَافِلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَصْبَغِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَامِلٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُلْوَانُ بْنُ دَاوُدَ الْبَجَلِيُّ، عَنِ اللَّيْثِيِّ يَعْنِي:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزناد بیان کرتے ہیں:

جب مکہ میں مشرکین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف سختی کرنا شروع کی تو آپ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَبَا الْمُصَبِّحِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ الْمُشْرِكُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بِمَكَّةَ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ: يَا عَمِّ امْضِ إِلَى عُكَاظَ. فَأَرِنِي مَنَازِلَ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ حَتَّى أَدْعُوَهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَأَنْ يَمْنَعُونِي وَيُؤْوُونِي حَتَّى أُبَلِّغَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَرْسَلَنِي بِهِ . فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: نَعَمْ. فَأَنَا مَاضٍ مَعَكَ. حَتَّى أَدُلَّكَ عَلَى مَنَازِلِ الْأَحْيَاءِ.

اے چچا! آپ عکاظ (کے بازار) میں تشریف لے جائیں اور مجھے عربوں کے مختلف قبیلوں کی رہائشی جگہیں بتائیں تاکہ میں اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دوں' وہ لوگ میرا بچاؤ کریں' مجھے پناہ دیں تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن احکام کی تبلیغ کروں جن کے ہمراہ اُس نے مجھے بھیجا ہے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ٹھیک ہے! میں تمہارے ساتھ چلوں گا اور عربوں کے مختلف قبیلوں کی رہائشی جگہوں کے بارے میں تمہیں بتاؤں گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَذَكَرَ حَدِيثَ عَرْضِهِ عَلَى الْقَبَائِلِ قَبِيلَةً قَبِيلَةً. فَكُلٌّ لَمْ يُجِبْهُ. وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُمْ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اُس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے کہ کس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قبائل میں سے ہر ایک قبیلہ کے پاس الگ الگ جا کر اپنی دعوت پیش کی' کسی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول نہیں کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس سے ہو کر واپس آ گئے۔

اخْتَصَرْتُ أَنَا الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ: فَلَمَّا جَاءَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَّةُ النَّفَرُ الْخَزْرَجِيُّونَ: أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ، وَأَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَسَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَالنُّعْمَانُ بْنُ حَارِثَةَ، وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَلَقِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس روایت کا اختصار کیا ہے' آگے چل کر اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگلے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خزرج قبیلہ کے چھ افراد آ کر ملے: حضرت اسعد بن زرارہ' حضرت ابوالہیثم بن تیہان' حضرت عبداللہ بن رواحہ' حضرت سعد بن ربیع' حضرت نعمان بن حارثہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کے مخصوص ایام میں جمرۂ عقبہ کے قریب رات کے وقت ان سے ملاقات کی' آپ ان کے

وَسَلَّمَ، فِي أَيَّامِ مِنًى عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لَيْلًا، فَجَلَسَ إِلَيْهِمْ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِلَى عِبَادَتِهِ، وَالْمُوَازَرَةِ عَلَى دِينِهِ الَّذِي بَعَثَ بِهِ أَنْبِيَاءَهُ وَرُسُلَهُ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَعْرِضَ عَلَيْهِمْ مِمَّا أُوحِيَ إِلَيْهِ، فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ مِنْ سُورَةِ إِبْرَاهِيمَ:

{وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا} [ابراھیم: 35]

إِلَى آخِرِ السُّورَةِ، فَرَقَّ الْقَوْمُ وَأَخْبَتُوا حِينَ سَمِعُوا مِنْهُ مَا سَمِعُوا، فَأَجَابُوهُ فَمَرَّ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُمْ يُكَلِّمُونَهُ وَيُكَلِّمُهُمْ، فَعَرَفَ صَوْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: سُكَّانُ يَثْرِبَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، وَقَدْ دَعَوْتُهُمْ إِلَى مَا دَعَوْتُ إِلَيْهِ مَنْ قَبْلَهُمْ مِنَ الْأَحْيَاءِ، فَأَجَابُونِي وَصَدَّقُونِي وَذَكَرُوا أَنَّهُمْ يُخْرِجُونَنِي مَعَهُمْ إِلَى بِلَادِهِمْ، فَنَزَلَ الْعَبَّاسُ وَعَقَلَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ هَذَا ابْنُ أَخِي وَهُوَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ،

پاس تشریف فرما ہوئے اور اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف آنے اور اُس کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور اُنہیں اُس دین کے بارے میں بتایا جس کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور رسولوں کو مبعوث کیا تھا، اُنہوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ جو چیز آپ کی طرف وحی کی گئی ہے آپ وہ اُن کے سامنے پڑھ کر سنائیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کے سامنے سورۂ ابراہیم کی یہ آیات پڑھ کر سنائیں:

''اور جب ابراہیم نے کہا: اے میرے پروردگار! تُو اس شہر کو امن والا بنا دے''۔

یہ آیات آپ ﷺ نے سورت کے آخر تک پڑھیں۔ تو اُن لوگوں کے دل نرم ہو گئے اور جب اُنہوں نے یہ کلام سنا تو وہ حیران رہ گئے، اُنہوں نے آپ ﷺ کی دعوت قبول کی۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا گزر وہاں سے ہوا، وہ لوگ اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے اور نبی اکرم ﷺ اُن کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی آواز پہچان لی اور دریافت کیا: اے میرے بھتیجے! یہ کون لوگ ہیں جو تمہارے پاس موجود ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ یثرب کے رہنے والے لوگ ہیں جن کا تعلق اوس اور خزرج قبیلہ سے ہے، میں نے انہیں بھی اُسی بات کی دعوت دی ہے جس بات کی دعوت میں نے ان سے پہلے دیگر قبائل کو دی تھی، ان لوگوں نے میری دعوت قبول کر لی ہے اور میری تصدیق کر دی ہے اور انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ یہ لوگ مجھے ساتھ لے کر اپنے علاقوں میں لے جائیں گے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ (سواری سے) اُترے، انہوں نے اپنی سواری کو باندھا اور پھر بولے: اے اوس اور خزرج

قبیلہ سے تعلق رکھنے والے افراد! یہ میرا بھتیجا ہے اور یہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

ثُمَّ ذَكَرَ مَا جَرَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَبَّاسِ مِنَ الْخُطَبِ الطَّوِيلِ،

(مصنف بیان کرتے ہیں:) اُس کے بعد راوی نے انصاری حضرات اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے درمیان ہونے والی طویل گفتگو نقل کی ہے۔ (آگے چل کر وہ یہ بیان کرتے ہیں:)

قَالَ: فَقَامَ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَقَالَ فِيمَا خَاطَبَ بِهِ الْعَبَّاسَ: وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ لَا تَطْمَئِنَّ إِلَيْنَا فِي أَمْرِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مَوَاثِيقَنَا، فَهَذِهِ خَصْلَةٌ لَا نَرُدُّهَا عَلَى أَحَدٍ أَرَادَهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذْ مَا شِئْتَ، وَالْتَفَتَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، خُذْ لِنَفْسِكَ مَا شِئْتَ وَاشْتَرِطْ لِرَبِّكَ مَا شِئْتَ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْتَرِطُ لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَلِنَفْسِي أَنْ تَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَكُمْ ، قَالُوا: فَذَلِكَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ

پھر حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو حاضرین میں سب سے کمسن تھے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جو بات کہی تھی اُس کے بارے میں اُنہوں نے کہا: جہاں تک آپ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ آپ ان کے معاملہ میں ہم سے اُس وقت تک مطمئن نہیں ہوں گے جب تک ہم پختہ عہد نہیں کرتے تو یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے ہم کسی ایسے شخص کے حوالے سے مسترد نہیں کریں گے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ عہد لینا چاہتا ہو' آپ جو چاہیں عہد لے لیں۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنی ذات کیلئے جو چاہیں عہد لیں اور اپنے پروردگار کیلئے جو چاہیں شرط مقرر کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے پروردگار کیلئے یہ شرط مقرر کرتا ہوں کہ تم لوگ اُس کی عبادت کرو گے اور کسی کو اُس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور اپنی ذات کیلئے یہ مقرر کرتا ہوں کہ تم لوگ میرا اُن تمام چیزوں سے بچاؤ کرو گے جن سے تم اپنے آپ کا' اپنے بچوں کا اور اپنی بیویوں کا بچاؤ کرتے ہو۔ اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کا ہوا (یعنی ہم آپ کے ساتھ یہ عہد کرتے ہیں)۔

قَالَ: فَقَالَ الْعَبَّاسُ: عَلَيْكُمْ بِذَلِكَ ذِمَّةُ اللهِ مَعَ ذِمَّتِكُمْ، وَعَهْدُ اللهِ مَعَ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تم پر یہ چیز لازم ہے (کہ اس عہد کو پورا کرو) اللہ تعالیٰ کی پناہ تمہاری پناہ کے ساتھ ہوگی' اللہ

عُهُودِكُمْ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ تُبَايِعُونَهُ وَتُبَايِعُونَ اللهَ رَبَّكُمْ، يَدُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ أَيْدِيكُمْ لَتَجِدُّنَّ فِي نُصْرَتِهِ، وَلَتَشُدُّنَّ مِنْ أَزْرِهِ، وَلَتُوَفُّنَّ لَهُ بِعَهْدِهِ بِدَفْعِ أَيْدِيكُمْ وَصَرْحِ أَلْسِنَتِكُمْ وَنُصْحِ صُدُورِكُمْ، ثُمَّ لَا تَمْنَعَنَّكُمْ رَغْبَةٌ أَشْرَفْتُمْ عَلَيْهَا، وَلَا رَهْبَةٌ أَشْرَفَتْ عَلَيْكُمْ، وَلَا يُؤْتَى مِنْ قِبَلِكُمْ قَالُوا جَمِيعًا: نَعَمْ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ سَامِعٌ شَاهِدٌ، فَإِنَّ ابْنَ أَخِي قَدِ اسْتَرْعَاهُمْ دَمَهُ وَاسْتَحْفَظَهُمْ نَفْسَهُ، اللَّهُمَّ: فَكُنْ لِابْنِ أَخِي عَلَيْهِمْ شَهِيدًا، فَرَضِيَ الْقَوْمُ بِمَا أَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ، وَرَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ كَانُوا قَالُوا لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِذَا أَعْطَيْنَاكَ ذَلِكَ فَمَا لَنَا؟ قَالَ: لَكُمْ رِضْوَانُ اللهِ وَالْجَنَّةُ: قَالُوا: رَضِينَا وَقَبِلْنَا، فَأَقْبَلَ ابْنُ التَّيِّهَانِ، عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ هَذَا رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ، وَقَدْ آمَنْتُمْ بِهِ وَصَدَّقْتُمُوهُ، فَقَالُوا: بَلَى قَالَ: أَوَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَمَسْقَطِ رَأْسِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَمَوْلِدِهِ، قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَإِنْ كُنْتُمْ خَاذِلِيهِ أَوْ مُسْلِمِيهِ

تعالیٰ کا عہد تمہارے اس عہد کے ساتھ ہوگا جو اس حرمت والے مہینہ میں حرمت والے شہر میں، تم نے ان کی بیعت کی ہے اور تم نے اللہ تعالیٰ کی اپنے پروردگار کی بیعت کی ہے، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ تمہارے ہاتھوں کے اوپر ہوگا، تم اُس کی مدد ضرور پاؤ گے اور تم انہیں مضبوطی ضرور فراہم کرو گے اور تم ان کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو ضرور پورا کرو گے، اپنے ہاتھوں کے ذریعہ پرے کر کے اور اپنی زبانوں کے ذریعہ صراحت کر کے اور اپنے سینوں کے خلوص کے ذریعہ اور پھر کوئی رغبت جو تمہارے سامنے آئے وہ تمہارے لیے رکاوٹ نہیں بنے گی اور کوئی خوف تمہارے لیے رکاوٹ نہیں بنے گا جو تمہارے سامنے آئے، اور تمہاری طرف سے کوئی (خلاف ورزی) نہیں آئے گی۔ تو اُن سب لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تُو سننے والا ہے اور گواہ ہے، میرے بھتیجے کے خون کے یہ لوگ ذمہ دار بنے ہیں اور اُس کی ذات کی حفاظت کا ذمہ انہوں نے لیا ہے، اے اللہ! تُو میرے بھتیجے کیلئے ان لوگوں کے حوالے سے گواہ ہو جا۔ تو لوگ اُس چیز سے راضی ہو گئے جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی ذات کے حوالے سے اُنہیں عطا کیا تھا اور نبی اکرم ﷺ بھی راضی ہو گئے، اس سے پہلے وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کر چکے تھے: یا رسول اللہ! جب ہم آپ کو یہ سب کچھ دیں گے تو اس کے بدلے میں ہمیں کیا ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت ملے گی۔ تو اُن لوگوں نے کہا: ہم راضی ہو گئے اور ہم نے اسے قبول کیا۔ تو اسی دوران ابن تیہان اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو کہ یہ تمہاری طرف اللہ کے رسول ہیں، تم لوگ ان پر

يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ لِبَلَاءٍ يَنْزِلُ بِكُمْ فَالْآنَ، فَإِنَّ الْعَرَبَ سَتَرْمِيكُمْ فِيهِ عَنْ قَوْسٍ وَاحِدَةٍ. فَإِنْ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ عَنِ الْأَنْفُسِ وَالْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَمَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الثَّوَابِ خَيْرٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ فَأَجَابَ الْقَوْمُ جَمِيعًا: لَا، بَلْ نَحْنُ مَعَهُ بِالْوَفَاءِ وَالصِّدْقِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَعَلَّكَ إِذَا حَارَبْنَا النَّاسَ فِيكَ، وَقَطَعْنَا مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ مِنَ الْحِلْفِ وَالْجِوَارِ وَالْأَرْحَامِ، وَحَمَلَتْنَا الْحَرْبُ عَلَى شَيْشَائِهَا، وَكَشَفَتْ لَنَا عَنْ قِنَاعِهَا، وَلَحِقْتَ بِبَلَدِكَ وَتَرَكْتَنَا، وَقَدْ حَارَبْنَا النَّاسَ فِيكَ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: الدَّمُ الدَّمُ، الْهَدْمُ الْهَدْمُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: خَلِّ بَيْنَنَا يَا أَبَا الْهَيْثَمِ حَتَّى نُبَايِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَبَقَهُمْ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى بَيْعَتِهِ، فَقَالَ: أُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ الِاثْنَا عَشَرَ نَقِيبًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ایمان لے آئے ہو اور تم لوگوں نے ان کی تصدیق کر دی ہے۔ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو کہ یہ حرمت والے شہر میں رہتے ہیں اور یہ ان کی آبائی رہائش گاہ ہے جہاں ان کا خاندان ہے جو ان کی جائے پیدائش ہے۔ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! (ایسا ہی ہے) تو ابن تیہان نے کہا: اگر تم نے انہیں رسوائی کا شکار کرنے کی کوشش کی' یا کسی بھی مشکل صورتِ حال کا سامنا کرنے پر انہیں کبھی بھی (دشمن کے) حوالے کیا تو اس کے بارے میں ابھی غور کر لو کیونکہ عرب ان کی ذات کے حوالے سے مل کر تمہارے خلاف ہو جائیں گے' تو اگر اپنی جان اور مال اور اولاد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں تمہارا دل اس حوالے سے مطمئن ہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر و ثواب ہے وہ تمہاری جانوں' تمہارے اموال اور تمہاری اولاد سے زیادہ بہتر ہے۔ تو تمام لوگوں نے جواب دیا: (جی نہیں!) بلکہ ہم ان کے ساتھ عہد کو پورا کریں گے اور سچے ثابت ہوں گے۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم آپ کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ جنگ کریں اور ہمارے اور اُن کے درمیان حلیف ہونے کا' پڑوسی ہونے کا' یا رشتہ داری کا جو تعلق ہے وہ ختم ہو جائے اور ہم اُن کے ساتھ جنگ کرنے پر مجبور ہوں اور پھر ایسا نہ ہو کہ یہ صورتِ حال ہو جائے کہ آپ واپس اپنے شہر میں آ جائیں اور ہمیں چھوڑ دیں جبکہ ہم نے آپ کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ جنگ کی ہوئی ہوگی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' آپ نے فرمایا: خون! خون اور ھدم! ھدم۔ تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالہیثم! تم ہمارے درمیان سے

ہٹ جاؤ! تا کہ ہم اللہ کے رسول کی بیعت کر لیں۔ تو حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے ہی سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی۔ اُنہوں نے کہا: یارسول اللہ! میں اُسی چیز پر آپ کی بیعت کرتا ہوں جس چیز پر بنی اسرائیل کے بارہ نقیبوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: أُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ الِاثْنَا عَشَرَ مِنَ الْحَوَارِيِّينَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَقَالَ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ: أُبَايِعُ اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ وَأُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ أُتِمَّ عَهْدِي بِوَفَائِي وَأُصَدِّقَ قَوْلِي بِفِعْلِي فِي نَصْرِكَ. وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ حَارِثَةَ: أُبَايِعُ اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ، وَأُبَايِعُكَ عَلَى الْإِقْدَامِ فِي أَمْرِ اللهِ لَا أُرَاقِبُ فِيهِ الْقَرِيبَ وَلَا الْبَعِيدَ، فَإِنْ شِئْتَ وَاللهِ مِلْنَا بِأَسْيَافِنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ عَلَى أَهْلِ مِنًى. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ أُؤْمَرْ بِذَلِكَ وَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: أُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ، عَلَى أَنْ لَا تَأْخُذَنِي فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ وَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: أُبَايِعُ اللهَ وَأُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى أَنْ لَا أَعْصِيَ لَكُمَا أَمْرًا وَلَا أُكَذِّبَكُمَا حَدِيثًا وَانْصَرَفَ الْقَوْمُ إِلَى بَلَدِهِمْ مَسْرُورِينَ. فَنَشَرُوا مَا أَعْطَاهُمْ رَسُولُ

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں اُس چیز پر آپ کی بیعت کرتا ہوں جس پر حضرت عیسیٰ کے بارہ حواریوں نے اُن کی بیعت کی تھی۔ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتا ہوں اور آپ کی بیعت کرتا ہوں اس بات پر کہ میں اپنے عہد کو پورا کروں گا اور آپ کی مدد کرنے میں اپنے قول کی، اپنے فعل کے ہمراہ تصدیق کروں گا۔ حضرت نعمان بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتا ہوں اور آپ کی بیعت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کے حوالے سے میں کسی قریب یا دور کے فرد سے خوفزدہ نہیں ہوؤں گا، اللہ کی قسم! اگر آپ چاہیں تو ہم ابھی اسی وقت جا کر اہلِ منیٰ پر حملہ کر سکتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس بات پر آپ کی بیعت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کروں گا۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتا ہوں، یارسول اللہ! اور آپ کی بیعت کرتا ہوں، اس بات پر کہ میں آپ دونوں کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا اور آپ دونوں کی کسی بات کو جھٹلاؤں گا نہیں۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ، وَحَسُنَتْ إِجَابَةُ قَوْمِهِمْ لَهُمْ حَتَّى وَافَوْهُ مِنْ قَابِلٍ وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا. فَصَاحَ إِبْلِيسُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حِينَ رَأَى جَمَاعَتَهُمْ صَيْحَةً أَسْمَعَتْ جَمَاعَةَ قُرَيْشٍ، وَذَلِكَ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ. فَنَادَى يَا أَهْلَ مِنًى: هَذَا مُحَمَّدٌ وَأَهْلُ يَثْرِبَ، قَدِ اجْتَمَعُوا عَلَى الْحَمْلِ عَلَيْكُمْ وَاسْتِبَاحَةِ حَرِيمِكُمْ قَالَ: وَيُشَبِّهُ صَوْتَهُ بِصَوْتِ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّهْمِيِّ. قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَتَانِي فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ أَبُو جَهْلٍ وَقَدْ أَفْزَعَنِي مَا أَفْزَعَهُ. وَأَخَذَتْنِي الْعُرَوِيُّ وَهِيَ الرِّعْدَةُ، وَقُمْتُ لِأَبُولَ. فَلَمَّا فَرَغْتُ جَاءَنِي أَبُو جَهْلٍ فَأَعْجَلَنِي فَقَالَ: قُمْ أَنَائِمٌ أَنْتَ؟ أَمَا أَفْزَعَكَ مَا أَفْزَعَنَا؟ وَتَوَجَّهَ إِلَى عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ. فَأَخْبَرَهُ بِصَوْتِ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ. يُخْبِرُ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَهْلَ يَثْرِبَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى الْحَمْلِ عَلَيْكُمْ. وَاسْتِبَاحَةِ حَرِيمِكُمْ. قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: فَأَتَيْنَا رَجُلًا وَقُورًا، مَعَهُ ذِهْنُهُ لَمْ يَرُعْهُ مَا رَاعَنَا، يَعْنِي عُتْبَةَ. فَقَالَ عُتْبَةُ: هَلْ أَتَاكُمْ فَأَخْبَرَكُمْ بِهَذَا؟ قَالُوا: لَا. وَلَكِنَّا سَمِعْنَا صَوْتَهُ قَالَ: فَلَعَلَّهُ الْخَيْثَعُورُ. يَعْنِي: إِبْلِيسَ الْكَذَّابَ ثُمَّ

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر وہ سب لوگ اپنے علاقہ کی طرف خوش وخرم واپس چلے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُنھیں جو کچھ عطا کیا تھا اُس بات کو اُنہوں نے پھیلایا جس کا تعلق وحی سے تھا تو اُن کی قوم نے اچھے طریقہ سے اُن کی دعوت کو قبول کیا' یہاں تک کہ اگلے سال یہ ستر افراد (نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کیلئے) آئے' جب شیطان نے ان حضرات کو اُس رات دیکھا تو وہ چیخ پڑا اور اُس نے قریش کے کئی افراد تک اپنی آواز پہنچائی' یہ ایامِ تشریق کی بات ہے' اُس نے بلند آواز میں پکار کر کہا: اے اہلِ منیٰ! یہ محمد اور یثرب کے لوگ ہیں جو تم پر حملہ کرنے کیلئے اکٹھے ہو گئے ہیں تا کہ تمہارے حرم کی حرمت کو پامال کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں: شیطان کی آواز منبہ بن حجاج سہمی کی آواز جیسی تھی۔ عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے ابوجہل گھبراہٹ کے عالم میں اپنی چادر کو گھسیٹتا ہوا میرے پاس آیا' جس چیز نے اُسے پریشان کیا ہوا تھا اُس سے میں بھی پریشان تھا اور مجھ پر کپکپی طاری تھی' میں پیشاب کرنے کیلئے اُٹھا' جب اس سے فارغ ہوا تو ابوجہل آ گیا' اُس نے جلدی سے دروازہ کھولنے کیلئے کہا اور پھر بولا: اُٹھ جاؤ! کیا تم سوئے ہوئے ہو! کیا جس چیز نے ہمیں خوف کا شکار کیا ہے اُس نے تمہیں بھی خوف کا شکار کر دیا ہے۔ پھر وہ عتبہ بن ربیعہ کی طرف گیا اور اُسے منبہ بن حجاج کی آواز کے بارے میں بتایا کہ اُس نے یہ خبر دی ہے کہ حضرت محمد اور اہلِ یثرب اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ تم پر حملہ کر دیں اور تمہارے حرم کی حرمت کو پامال کر دیں۔ عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: ہم ایک باوقار شخص کے پاس آئے تھے جس کا ذہن اُس کے ساتھ تھا' وہ اُس چیز سے پریشان نہیں ہوا جس چیز نے ہمیں پریشان

قَالَ: انْهَضُوا فَمَضَى الْقَوْمُ نَحْوَ السَّبْعِينَ قَالَ عَمْرٌو: وَاللهِ لَقَالُوا سَبْعِينَ. فَظَنَنَّا أَنَّهُمْ سَبْعُمِائَةٍ. فَدَفَعْنَا إِلَى الْقَوْمِ مُعْدِينَ. فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَبَقَ إِلَيْهِمْ. وَكَلَّمَ الْقَوْمَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ. فَقَالَ: يَا أَهْلَ يَثْرِبَ سَاءَ مَا ظَنَنْتُمْ. إِذْ مَنَّتْكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَنَّكُمْ تُخْرِجُونَ بِأَخِينَا مِنْ غَيْرِ مَلَاءٍ مِنَّا وَلَا مَشُورَةٍ تَقَحُّمًا مِنْكُمْ عَلَيْنَا وَظُهُورًا. وَلَئِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّا نُقِرُّ بِذَلِكَ أَوْ نَرْضَى بِهِ. لَبِئْسَ مَا رَأَيْتُمْ. فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ حَارِثَةَ: بَلْ نُخْرِجُهُ وَأَنْفُكَ رَاغِمٌ. وَاللهِ لَوْ نَعْلَمُ أَنَّهُ أَمْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَنْ نُخْرِجَكَ مَعَنَا لَأَعْلَقْنَا فِي عُنُقِكَ حَبْلًا. ثُمَّ سُقْنَاكَ ذَلِيلًا. قَالَ: فَارْتَدَعَ أَبُو سُفْيَانَ. وَقَالَ: مَا تِلْكَ لَكُمْ بِعَادَةٍ. وَلَوْ تَكَلَّمْتَ بِهَذَا فِي جَمْعٍ مِنَ الْمَوْسِمِ لَكَذَّبَكَ غَيْرُ وَاحِدٍ. إِنَّ الْعَرَبَ لَتَعْلَمُ أَنَّا أَعَزُّ أَهْلِ الْبَطْحَاءِ وَأَمْنَعُهُ. أَفَمَا عِنْدَكُمْ مِنَ الْجَوَابِ غَيْرُ هَذَا؟ قَالَ: يَقُولُ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلْ تَنْصَرِفُونَ عَنَّا. فَإِنَّهُ أَجْمَلُ فِي الرَّأْيِ. وَأَحْسَنُ لِذَاتِ الْبَيْنِ. وَأَمْثَلُ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَنُغَادِرُهُ عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ:

کیا تھا۔ عمرو بن العاص کی مراد عتبہ بن ربیعہ (نام کا عرب سردار تھا)۔ عتبہ نے کہا: کیا منبہ بن حجاج نے خود تمہارے پاس آ کر تمہیں اس کی خبر دی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! ہم نے اُس کی آواز سنی ہے۔ عتبہ نے کہا: ہوسکتا ہے وہ خیثعوز ہو اُس کی مراد ابلیس کذاب تھا۔ پھر اُس نے کہا: تم لوگ اُٹھو! تو سب لوگ اُن افراد کی طرف گئے جن کی تعداد ستّر کے قریب تھی۔ عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اُنہوں نے لفظ ستّر کہا تھا' لیکن ہم یہ گمان کر رہے تھے کہ وہ سات سو لوگ ہوں گے' پھر ہم اُن لوگوں کے پاس آئے۔ اُن لوگوں کی طرف سب سے پہلے جا کر بات چیت شروع کرنے والا شخص ابوسفیان بن حرب تھا۔ اُس نے کہا: اے اہلِ یثرب! تم نے جو گمان کیا ہے وہ بُرا ہے اور تم ایک غلط فہمی کا شکار ہوئے ہو کہ تم ہم سے رابطہ کیے بغیر اور مشورہ کیے بغیر ہمارے بھائی کو لے کر نکل جاؤ گے' تم ایسا کر لو گے تا کہ ہم پر اپنا زور ثابت کرو اور غلبہ دکھاؤ' اگر تم یہ گمان کر رہے ہو کہ ہم اس چیز کو برقرار رکھیں گے اور اس سے راضی رہیں گے تو جو تمہاری رائے ہے وہ غلط ہے۔ تو حضرت نعمان بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! بلکہ ہم اُنہیں لے جائیں گے اگرچہ تمہاری ناک خاک آلود ہو' اللہ کی قسم! اگر ہمیں یہ پتا ہو کہ اللہ کے رسول کا یہ حکم ہے کہ ہم نے تمہیں بھی اپنے ساتھ لے کر جانا ہے تو ہم تمہاری گردن میں رسّی ڈال کر تمہیں ذلیل کر کے ہانکتے ہوئے لے جائیں گے۔ تو ابوسفیان نے اپنی چادر جھاڑی اور بولا: تم لوگوں کا یہ طریقہ تو نہیں ہے' اگر تم نے حج کے موقع پر لوگوں کے مجمع میں یہ بات کہی ہوتی تو کئی لوگ تمہیں جھوٹا قرار دیتے کیونکہ عرب یہ بات جانتے ہیں کہ میں بطحاء کے رہنے والوں میں سب سے زیادہ

نَعَمْ، تُغَادِرُونَهُ عِنْدَ قَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ غَيْرِ خَاذِلِينَ لَهُ، وَلَا أَضِنَّاءَ عَلَيْهِ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَمَاذَا نَقُولُ لِنِسَائِنَا؟ قَالَ: تَقُولُونَ لَهُنَّ:

معزز اور سب سے زیادہ صاحب حیثیت ہوں' کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی اور جواب نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ ہمیں چھوڑ کے چلے جاؤ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی رائے سب سے زیادہ خوبصورت ہے اور سب سے زیادہ واضح' مثالی اور عمدہ ہے۔ تو ابوسفیان نے کہا: کیا ہم اُنہیں تمہارے پاس چھوڑ کر چلے جائیں! تو عبداللہ بن رواحہ نے جواب دیا: جی ہاں! تم اُنہیں اُن لوگوں کے پاس چھوڑ کر جاؤ جو اُن (یعنی نبی اکرم ﷺ) سے محبت رکھتے ہیں اور وہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) اُن سے محبت رکھتے ہیں' جو (لوگ) اُنہیں رسوائی کا شکار نہیں کریں گے اور نہ ہی اُن کے حوالے سے کنجوسی (یا بزدلی) کا مظاہرہ کریں گے۔ ابوسفیان نے کہا: ہم اپنی خواتین کو کیا جواب دیں گے؟ تو عبداللہ بن رواحہ نے کہا: تم اُن خواتین سے یہ کہنا:

فَلَمَّا رَأَيْنَا الْقَوْمَ دُونَ نَبِيِّهِمْ
كَأُسْدٍ حَمَتْ عَرِيشَهَا وَعَرِينَا
صَدَدْنَا صُدُودًا كَانَ خَيْرَ بَقِيَّةٍ
لِنِسْوَانِنَا مِنْ بَعْدِنَا وَبَنِينَا
وَلَمْ نَرَ إِلَّا ذَاكَ وَجْهًا أَوِ الرَّدَى
وَطَلْقًا لَنَا وَرَزِينَا
وَقُلْنَا انْصِرَافُ الْقَوْمِ مِنَ الرَّدَى
أَوِ الْحَرْبِ تَدْرِي أَعْظَمًا وَشُئُونَا

''جب ہم نے اُن لوگوں کو اپنے نبی کے آگے دیکھا تو وہ اُس شیر کی مانند تھے جو اپنی کچھار کی حفاظت کرتا ہے' ہم نے (اُن کے مخالفین کو) روک دیا اور نبی اکرم ﷺ ہمارے بعد ہماری خواتین اور ہمارے بچوں کیلئے باقی سب چیزوں سے بہتر ہیں' ہم نے آپ کو ہمیشہ اپنے ساتھ خندہ پیشانی اور مہربان پایا ہو۔ ہم نے کہا: لوگوں کا ایسے واپس چلے جانا' یا جنگ کرنا ان میں سے تم جانتے ہو کہ کون سا زیادہ مشکل اور اہم ہے''۔

قَالَ: وَتَعَاظَمَ الْأَمْرُ بَيْنَ الْقَوْمِ حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَنْهَضَ إِلَى بَعْضٍ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَبُو جَهْلٍ وَخَشِيَ الْفَضِيحَةَ لِكَثْرَةِ

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کے درمیان معاملہ بڑھ گیا یہاں تک کہ ڈر ہوا کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ آور نہ ہو جائیں' جب ابوجہل نے یہ بات دیکھی اور اُسے رسوائی کا اندیشہ ہوا کیونکہ دوسری طرف

الْقَوْمِ وَقِلَّةِ اَصْحَابِهِ تَقَدَّمَ فَقَالَ: اَيُّهَا الْقَوْمُ. اِنَّا لَمْ نَأْتِ لِهَذَا. اسْكُتُوا وَاسْمَعُوا قَوْلِي هَذَا وَخُذُوا اَوْ دَعُوا. فَسَكَتَ الْقَوْمُ. وَابْتَدَاَ خَطِيبًا فَقَالَ: اللاتُ مَجْدُنَا وَالْعُزَّى عِصْمَتُنَا. وَنَحْنُ اَهْلُ اللهِ وَفِي بَيْتِهِ الْمَحْجُوبِ. وَوَادِيهِ الْمُحَرَّمِ اَعَزَّ بِهِ حُرْمَتَنَا. وَدَفَعَ بِهِ عَنْ بَيْضَتِنَا. وَجَعَلَنَا وُلَاةَ بَيْتِهِ. وَمُنْتَهَى طُرُقِ الْمَنَاسِكِ. وَاَهْلَ اَلْوِيَةِ الْمَوْسِمِ. وَسِقَايَةَ الْحَاجِّ. وَحِجَابَةَ الْبَيْتِ. وَرِفَادَةَ الْكُلِّ. لَا تُنْكِرُونَ ذَلِكَ. وَلَا تَدْفَعُونَهُ. ثُمَّ اِنَّكُمْ يَا اَهْلَ يَثْرِبَ قَدْ كُنْتُمْ اِخْوَانَنَا وَجِيرَانَنَا. وَتَوَدُّونَا وَنَوَدُّكُمْ حَتَّى ارْتَكَبْتُمْ مِنَّا اَمْرًا لَمْ نَكُنْ لِنَرْتَكِبَهُ مِنْكُمْ تَقَحُّمًا مِنْكُمْ عَلَيْنَا. وَظُهُورًا بِحَقِّنَا. ثُمَّ اَرَدْتُمْ اَنْ تَخْرُجُوا بِاَخِينَا مِنْ غَيْرِ مَلَاٍ مِنَّا وَلَا مَشُورَةٍ وَلَا رِضًى. خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ عَلَى مِثْلِ هَذِهِ الْحَرَّةِ وَفِي مِثْلِ الْيَوْمِ. فَاِنَّ لَكُمْ فِي سَائِرِ ذَلِكَ مِنَ الْاَيَّامِ مَا تَلْتَبِسُونَ ذَلِكَ مِنْهُ فِي غَيْرِ ثَائِرَةٍ وَلَا قَطِيعَةٍ. هَذِهِ اَيَّامٌ عَظِيمَةُ الْحُرْمَةِ وَاجِبَةُ الْحَقِّ. الْقَطِيعَةُ فِيهَا مَرْفُوعَةٌ. وَالْعُقُوبَةُ اِلَيْهَا سَرِيعَةٌ. ثُمَّ سَكَتَ.

لوگ زیادہ تھے اور اُس کے ساتھ آنے والے افراد کم تھے تو وہ آگے بڑھا اور بولا: اے لوگو! ہم اس مقصد کیلئے نہیں آئے ہیں' تم لوگ خاموش ہو جاؤ اور میری بات سنو! پھر تمہاری مرضی ہے کہ اسے قبول کر لینا یا ترک کر دینا۔ تو سب لوگ خاموش ہو گئے' تو اُس نے خطبہ دیتے ہوئے آغاز کیا اور بولا: لات (نام کا بت) ہماری بزرگی ہے اور عزیٰ (نام کا بت) ہماری حفاظت کا ذریعہ ہے' ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں اور اُس کے گھر کے نگران ہیں' اُس کی حرمت والی وادی کے نگران ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت عطا کی ہے اور ہم سے نقصان کو پرے کیا ہے' اُس نے ہمیں اپنے گھر کا نگران بنایا ہے' حج کے تمام مناسک ہماری طرف آ کر ختم ہوتے ہیں' حج کے موقع کے تمام جھنڈے ہمارے ہوتے ہیں' حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت' بیت اللہ میں داخل ہونے دینے یا نہ ہونے دینے کا حق' تمام لوگوں کی میزبانی ہمارے ذمہ ہے' تم لوگ اس بات کا انکار نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس بات کو ایک طرف کر سکتے ہو' پھر تم لوگ' اے اہلِ یثرب! تم ہمارے بھائی تھے' ہمارے پڑوسی تھے' تم ہم سے محبت رکھتے تھے' ہم تم سے محبت رکھتے تھے یہاں تک کہ اب تم نے ہمارے ساتھ یہ کیسی حرکت کا ارتکاب کیا ہے جس کا ارتکاب ہم تمہارے ساتھ نہیں کر سکتے تھے' تم نے ہمارے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی ہے' ہمارے حق پر غلبہ پانے کی کوشش کی ہے اور پھر تم یہ ارادہ رکھتے ہو کہ تم ہماری اجازت اور مشورے اور رضامندی کے بغیر ہمارے بھائی کو یہاں سے لے جاؤ گے' تم ہمیں اور اُس کو یہیں پر رہنے دو' وہ بھی خاص طور پر اس موقع پر (جو حج کے مخصوص ایام ہیں) باقی دنوں میں تم کسی وقت آ جانا اور ان سے

مل لینا اور کوئی زیادتی نہ کرنا اور تعلق کے حقوق کو پامال نہ کرنا' آج کل کے دن تو عظیم حرمت والے ہیں اور جن کے حق کا خیال رکھنا ضروری ہے' ان دنوں میں زیادتی کی پکڑ ہوتی ہے اور اُس کی سزا بھی جلدی ملتی ہے' پھر وہ (یعنی ابوجہل) خاموش ہو گیا۔

فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَنَا مِنَ الْعَمَى، وَاسْتَنْقَذَنَا بِنُورِ الْإِسْلَامِ مِنْ ظُلْمَةِ الْجَهَالَةِ، فَعَبَدْنَا رَبًّا وَاحِدًا، وَجَعَلْنَا مَا سِوَاهُ مِنَ الْاَنْدَادِ وَالْاَوْثَانِ دِينَ الشَّيْطَانِ اَنْصَابًا نَصَبَهَا النَّاسُ بِاَيْدِيهِمْ لَا تَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا. ثُمَّ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَدْ تَكَلَّمْتُمْ؛ وَشَرُّ الْقَوْلِ مَا لَا حَقِيقَةَ لَهُ. زَعَمْتُمْ اَنَّا انْتَهَكْنَا حُرْمَتَكُمْ فِي ابْنِ اَخِيكُمْ. اِنْ اَجَبْنَا دَعْوَتَهُ، وَشَرَّفْنَا مَنْزِلَتَهُ وَاتَّبَعْنَا اَمْرَهُ. فَمَا اَسَاْنَا فِي ذَلِكَ بِكُمْ وَلَا بِهِ. اِذَا كَانَتْ تِلْكَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَنَا، وَلَقَدْ قَطَعْنَا فِيهِ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ نَسَبًا وَاَرْحَامًا مِنْكُمْ. فَمَا الْتَمَسْنَا بِذَلِكَ سَخَطَهُمْ. وَلَا اَرَدْنَا بِذَلِكَ رِضَاكُمْ. فَاِنْ كُنْتُمْ اِنَّمَا فَزِعْتُمْ اِلَى مُسَاءَتِهِ لِمَكَانِنَا مِنْهُ. فَطَالَ مَا اَرَدْتُمْ بِهِ تِلْكَ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ. ثُمَّ لَا تَصِلُونَ اِلَيْهِ فَالْآنَ اِذَا عَقَدْنَا حَبْلَنَا بِحَبْلِهِ الْتَمَسْتُمُوهُ فَاَنْتُمْ

پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے گمراہی سے ہمیں ہدایت نصیب کی اور اندھے پن سے ہمیں بصیرت عطا کی اور جہالت کی تاریکیوں سے ہمیں بچا کر اسلام کا نور عطا کیا تو ہم ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور اُس کے علاوہ کسی بھی شریک یا بتوں کو ماننے کو شیطان کا دین قرار دیتے ہیں' یہ اُن کے اپنے مقرر کیے ہوئے ہیں جنہیں شیطان نے لوگوں کے ذریعہ مقرر کروایا ہے' یہ باطل معبود لوگوں کو کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے' اے قریش سے تعلق رکھنے والے افراد! تم لوگوں نے کلام کیا اور انتہائی بُری بات کہی' ایسی بات جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے' تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہارے بھتیجے کے حوالے سے تمہاری حرمت کو پامال کیا ہے' اگر ہم نے اُن کی دعوت کو قبول کر لیا ہے' اُن کی قدر و منزلت کا احترام کیا ہے اور اُن کے حکم کی پیروی کی ہے تو ہم نے تمہارے ساتھ یا اُن کے ساتھ کیا بُرائی کی ہے جبکہ ہمارے نزدیک اُن کی یہی قدر و منزلت ہے' ہم نے ان کی وجہ سے اُن لوگوں سے بھی لاتعلق اختیار کر لی ہے جو تمہارے مقابلہ میں نسب کے اعتبار سے اور رشتہ داری کے اعتبار سے (ہمارے) زیادہ قریب تھے اور ہم اس کے ذریعہ اُن لوگوں کی ناراضگی حاصل نہیں کرنا چاہتے تھے اور نہ ہی ہم اس کے ذریعہ تمہاری رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں' اگر تم اُن کے ساتھ ہمارے تعلق کی

الْيَوْمَ مِنْهَا اَبْعَدُ، دِمَاؤُنَا دُونَ دَمِهِ، وَاَنْفُسُنَا دُونَ نَفْسِهِ. فَإِنْ كَانَ هٰذَا مِنْكُمْ مُصَانَعَةً لِلنَّاسِ، وَاَنَفًا لِسَخَطِهِمْ. فَنَحْنُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ الَّذِي اَعْطَيْنَاهُ مِنْ اَنْفُسِنَا اَشَدُّ خَوْفًا. وَعَلٰى عُهُودِنَا بِالْوَفَاءِ اَشَدُّ حَدَبًا. فَلَا سَبِيلَ اِلٰى مَالَا سَبِيلَ اِلَيْهِ. وَلٰكِنَّا سَنَعْرِضُ عَلَيْكُمْ رَاْيًا بِمَا لَوْ تَوَسَّلْتُمْ اِلَيْنَا بِهِ مِنَ الصِّهْرِ وَالْجِوَارِ. اِنْ شِئْتُمْ اَنْ تُبَايِعُوهُ كَمَا بَايَعْنَاهُ. وَنَحْنُ لَهُ وَلَكُمْ تَبَعٌ. وَاِنْ كَرِهْتُمْ ذٰلِكَ وَكَانَ ظَنُّكُمْ دَائِرَةً تَخَافُونَهَا مِنَ النَّاسِ طَلَبْتُمْ اِلَى ابْنِ اَخِيكُمْ وَكُنَّا لَكُمْ شُفَعَاءَ. فَاَخَذْتُمْ مَا تَاْمَنُونَ بِهِ عِنْدَهُ غَدًا. وَاِنْ كَانَ هٰذَا مِنْكُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْيَ كُنَّا لِابْنِ اَخِيكُمْ جُنَّةً. فَاِنْ ظَفِرَ فَاَخُوكُمْ وَاِلَّا هَلَكْنَا دُونَهُ وَسَلِمْتُمْ وَكُفِيتُمُ الشَّوْكَةَ فَلْيَسَعْكُمْ رَاْيُكُمْ وَلْتَسَعْكُمْ اَحْلَامُكُمْ.

وجہ سے خوفزدہ ہوتو تم نے ایک طویل عرصہ سے اُنہیں بھی خوف کا شکار کرنے کی کوشش کی ہے جب سے وہ تمہارے درمیان موجود ہیں' تم لوگوں نے اُن کے ساتھ رشتہ داری کے حقوق کا خیال نہیں رکھا اور اب جب ہم نے اُن کے ساتھ تعلق جوڑ لیا ہے تو تم اُنہیں حاصل کرنا چاہتا ہو' آج تم اُن سے زیادہ دور ہو چکے ہو' اُن سے پہلے ہمارے خون ہوں گے' اُن کی جان سے پہلے ہماری جانیں ہوں گی اور اگر تم لوگ اس بے چینی کا اظہار لوگوں کے خوف کی وجہ سے اور اُن کی ناراضگی کے ڈر کی وجہ سے کر رہے ہو تو ہم لوگ جبکہ اپنا آپ ان کے حوالے کر چکے ہیں تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس سے زیادہ ڈرتے ہیں اور اپنے کیے ہوئے عہد کو پورا کرنے کی زیادہ کوشش کریں گے تو جس طرف کوئی راستہ نہیں جاتا اُس طرف کوئی گنجائش نہیں ہے' البتہ ہم تمہارے سامنے ایک پیشکش رکھتے ہیں کہ اگر تم ان کے ساتھ اپنے تعلق اور پڑوس کے حوالے سے کچھ چاہتے ہو' تو اگر تم چاہو تو ان کی بیعت کر لو جس طرح ہم نے ان کی بیعت کی ہے' ہم ان کے بھی پیروکار ہوں گے اور تمہارے بھی پیروکار ہوں گے اور اگر تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے' اور تمہارا گمان صرف اس حوالے سے ہے کہ تم لوگوں سے ڈرتے ہو اور تم اپنے بھتیجے کے طلبگار ہو' تو ہم تمہارے لیے سفارشی ہوں' تو تم وہ چیز اختیار کر رہے ہو کہ کل تم ان کے حوالے سے اُس سے محفوظ ہو گے اور اگر یہ بات تمہاری طرف سے حسد اور سرکشی کی وجہ سے ہے تو ہم تمہارے بھتیجے کیلئے ڈھال ہیں' اگر یہ کامیاب ہوئے تو تمہارے بھائی ہوں گے ورنہ اس سے پہلے ہم ہلاکت کا شکار ہوں گے' تم لوگ سلامت بھی رہو گے اور تمہاری شان و شوکت بھی برقرار رہے گی' تم اپنی رائے کا جائزہ لے لو اور اپنی سمجھ

بوجھ آزمالو۔

فَلَمَّا كَثُرَ لَغَطُ الْقَوْمِ، قَامَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ أَنْتُمُ الْإِخْوَةُ وَالْجِيرَانُ وَالْأَصْهَارُ، وَقَدْ عَرَضْتُمْ فِي أَمْرِ هَذَا الرَّجُلِ، وَهَذَا أَمْرٌ نُرِيدُ أَنْ نُفَكِّرَ فِيهِ، وَنَنْظُرَ ثُمَّ نَعْرِضُ عَلَيْكُمْ رَأْيَنَا، فَأَمْهِلُونَا حَتَّى نَتَشَاوَرَ فِيهِ حَتَّى يَجْتَمِعَ أَمْرُنَا عَلَى أَمْرٍ يَكُونُ لَنَا وَلَكُمْ فِيهِ سَعَةٌ وَرِضًى قَالُوا: ذَلِكَ إِلَيْكَ، فَتَنَحَّى عُتْبَةُ بِأَصْحَابِهِ حُجْرَةً يَعْنِي: نَاحِيَةً فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ؟ قَالَ أَبُو جَهْلٍ: قَدْ رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ، قَالَ: فَإِنْ كُنْتَ رَأَيْتَ مَا رَأَيْتَ فَقَدْ وَاللهِ سَمِعْتُ مَنْطِقًا يَقْطُرُ دَمًا، وَرَأَيْتُ قَوْمًا قَدْ أَشْرَفُوا فِي أَنْفُسِهِمْ عَلَى حَظٍّ عَظِيمٍ، لَا يَعْدِلُهُ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ مَا هُمْ مَيِّتُونَ دُونَهُ سَاعَتَنَا هَذِهِ افَتَطِيبُ أَنْفُسُكُمْ بِالْمَوْتِ؟ قَالَ أَبُو جَهْلٍ وَقَدْ ضَرَعَ إِلَى الْمُنَازَعَةِ: أَفَنَرْجِعُ بِغَيْرِ شَيْءٍ؟ قَالَ: أَظُنُّكَ وَاللهِ سَتَرْجِعُ بِغَيْرِ شَيْءٍ أَوْ بِشَيْءٍ عَلَيْكَ لَا لَكَ، فَإِنْ أَذِنْتُمْ لِي كَلَّمْتُ الْقَوْمَ وَآتَيْتُهُمْ مِنْ وَجْهٍ لَعَلَّهُمْ يُحْسِنُونَ إِجَابَتَكُمْ فِيهِ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: فَبَدَرْتُ الْقَوْمَ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا أَبَا الْوَلِيدِ،

جب لوگوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو عتبہ بن ربیعہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے اوس اور خزرج قبیلہ سے تعلق رکھنے والے افراد! تم لوگ ہمارے بھائی بھی ہو' پڑوسی بھی ہو' رشتہ دار بھی ہو' تم نے ان صاحب کے معاملہ کے بارے میں پیشکش کی ہے' یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے بارے میں ہم مزید غور وفکر کرنا چاہتے ہیں' ہم اس کا جائزہ لے کر پھر تمہارے سامنے اپنی رائے پیش کریں گے' تم ہمیں مہلت دو تاکہ ہم اس بارے میں مشورہ کرلیں' تاکہ ہم سب کی ایک رائے ہو جس میں ہمارے لیے بھی اور تمہارے لیے گنجائش بھی ہو اور رضامندی بھی ہو۔ اُن لوگوں نے کہا: آپ ایسا کر سکتے ہیں۔ عتبہ اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر ایک طرف ہو گیا اور بولا: کیا تم لوگوں نے وہ چیز دیکھی ہے جو میں نے دیکھی ہے؟ ابوجہل نے کہا: تم نے جو چیز دیکھی ہے وہ ہم نے بھی دیکھی ہے۔ عتبہ نے کہا: اگر تم نے وہ چیز دیکھی ہے جو میں نے دیکھی ہے' تو اللہ کی قسم! میں نے ایک ایسا کلام سنا ہے جس میں سے خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں اور میں نے اُن لوگوں کو دیکھا ہے جو ایک بڑے حصہ کے حوالے سے اپنی ذات کو تیار کر رہے ہیں' وہ اس کے برابر کسی کو بھی نہیں سمجھتے ہیں' وہ اس گھڑی میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مرنے کیلئے تیار ہیں' تو کیا موت کے ذریعہ تم لوگ مطمئن ہو جاؤ گے؟ ابوجہل جو اختلاف بڑھانا چاہ رہا تھا' اُس نے کہا: کیا ہم کچھ لیے بغیر واپس چلے جائیں؟ تو عتبہ نے کہا: تمہارے بارے میں میرا یہی گمان ہے کہ اللہ کی قسم! تم کسی چیز کے بغیر ہی واپس جاؤ گے' یا پھر کوئی ایسی صورت ہو گی جو نہ تمہارے خلاف ہو گی اور نہ تمہارے حق میں ہو گی' اگر تم لوگ مجھے

تَكَلَّمْ بِمَا شِئْتَ، وَقُلْ مَا شِئْتَ فَنَحْنُ طَوْعُ يَدَيْكَ، وَلَنْ نَخْرُجَ مِنْ رَأْيِكَ. فَقَامَ عُتْبَةُ إِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ إِنَّهُ لَمْ يَزَلِ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ حَسَنًا، تَعْرِفُونَ ذَلِكَ لَنَا وَنَعْرِفُهُ لَكُمْ، وَتَعْرِفُونَ مَنْزِلَتَنَا مِنَ اللهِ فِي حُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ، إِذْ جَعَلَنَا وُلَاةَ أَمْرِهِ وَأَكْرَمَنَا بِهِ، وَلَسْنَا نُحِبُّ أَنْ يَصِلَ إِلَيْكُمْ عَلَى أَيْدِينَا، وَلَا عَلَى أَلْسِنَتِنَا أَمْرٌ نَنْدَمُ عَلَيْهِ، وَتَنْدَمُونَ حِينَ لَا تَنْفَعُ النَّدَامَةُ. قَدْ عَرَّضْتُمْ فِي هَذَا الرَّجُلِ وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ الَّذِي يَدْعُو إِلَيْهِ مُخَالِفٌ لِجَمِيعِ أَهْلِ الْمَوْسِمِ، إِذْ طَعَنَ فِي دِينِهِمْ وَعَابَ آلِهَتَهُمْ وَسَفَّهَ رَأْيَ آبَائِهِمْ، وَقَدْ عَرَضَ نَفْسَهُ عَلَى جَمِيعِ الْقَبَائِلِ، فَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ، وَبِاللهِ لَا آمَنُ أَنْ لَوْ صَاحَ صَائِحٌ فِي جَمِيعِ الْمَوْسِمِ فَأَخْبَرَهُ بِمَكَانِهِ وَمَكَانِكُمْ أَنْ يَمِيلُوا عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً، وَهَذَا أَمْرٌ لَيْسَ نَنْتَهِزُهُ وَنَحْنُ عَلَى وَفَازٍ تَحْتَ اللَّيْلِ، وَسَنَعْرِضُ عَلَيْكُمُ الرَّأْيَ الَّذِي رَأَيْنَاهُ وَاتَّفَقْنَا عَلَيْهِ، إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الرَّجُلِ، وَتَجْعَلُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَجَلًا، وَنُعْطِيكُمْ عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ عَلَيْنَا

اجازت دو تو میں اُن لوگوں کے ساتھ بات چیت کروں' میں اُن کے سامنے کوئی ایسی صورت رکھتا ہوں جس کے ذریعہ وہ تمہاری بات کو اچھے طریقہ سے قبول کریں۔ عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: سب لوگوں سے پہلے میں نے کہا: جی ہاں! اے ابوالولید! آپ جو مناسب سمجھیں بات کریں' جو چاہیں کہیں' ہم آپ کی فرمانبرداری کریں گے اور آپ کی رائے سے اختلاف نہیں کریں گے۔ پھر عتبہ اُٹھ کر اُن لوگوں کے پاس گیا اور بولا: اے اوس اور خزرج قبیلہ سے تعلق رکھنے والے افراد! ہمارے اور آپ کے درمیان ہمیشہ اچھی صورتِ حال رہی ہے' یہ بات آپ ہمارے حوالے سے جانتے ہیں اور ہم آپ کے حوالے سے جانتے ہیں' اس گھر کی حرمت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارا جو مقام ہے' آپ اُس سے واقف ہیں کیونکہ ہم یہاں کے معاملات کے نگران ہیں اور ہمیں اس حوالے سے عزت عطا کی گئی ہے' ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہماری طرف سے آپ کے پاس کوئی ایسی چیز جائے جو ہمارے ہاتھوں کے ذریعہ یا ہماری زبان کے ذریعہ ہو اور وہ کوئی ایسی چیز ہو جس پر ہمیں ندامت کا شکار ہونا پڑا' یا آپ کو ندامت کا شکار ہونا پڑے اور ایسی صورتِ حال ہو کہ اُس ندامت سے نجات نہ ہو سکتی ہو' آپ لوگوں نے ان صاحب کے حوالے سے پیشکش کی ہے' آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ یہ جس بات کی دعوت دے رہے ہیں وہ حج کے موقع پر اکٹھے ہونے والے تمام افراد کے عقیدہ کے برخلاف ہے' انہوں نے اُن سب لوگوں کے دین پر طعنہ زنی کی ہے' اُن کے معبودوں پر اعتراضات کیے ہیں اور اُن کے آباؤ اجداد کی رائے کو بیوقوفی قرار دیا ہے' انہوں نے تمام قبائل کے سامنے جا کر اپنی دعوت پیش کی لیکن اُن میں سے

وَعَلَى مَنْ بَعْدَنَا، لَا نُؤْذِيهِ وَلَا نَعْرِضُ لَهُ إِلَّا بِخَيْرٍ، وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى تَنْتَهِيَ مُدَّةُ الْأَجَلِ، وَالْأَجَلُ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْكُمْ وَيَكُونَ مَعَكُمْ مِنْ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ صَدَّقُوهُ لَمْ نَعْرِضْ لَهُ، وَلَا لِمَنْ تَبِعَهُ فِي هَذِهِ الْأَشْهُرِ، وَلَا نَعْرِضُ لِمَنْ سَارَ إِلَيْكُمْ، وَلَا لِمَنْ أَقَامَ مَعَهُ مِنْكُمْ، وَفِي ذَلِكَ يَقْضِي اللَّهُ فِي هَذِهِ الْأَشْهُرِ مَا أَحَبَّ إِلَيْهِ، فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، وَقَالُوا: قَدْ أَعْطَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَّا أَمْرًا لَا نُحِبُّ إِلَّا الْوَفَاءَ بِهِ، وَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْمَعُ مَقَالَتَكُمْ، وَالرَّأْيُ رَأْيُهُ، وَالْأَمْرُ أَمْرُهُ، لَيْسَ مَعَهُ لَنَا أَمْرٌ، فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةَ أَهْلِ يَثْرِبَ وَمَقَالَةَ قُرَيْشٍ ابْتَدَأَ خَطِيبًا، فَكَانَ أَوَّلُ مَا ابْتَدَأَ بِهِ فَاتِحَةَ سُورَةِ الْأَنْعَامِ حَتَّى قَرَأَ مِنْهَا عَشْرَ آيَاتٍ وَهِيَ فِي قُرَيْشٍ، وَقَدْ كَانَ بَدْءُ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ: إِنَّكُمْ تَكَلَّمْتُمْ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، فَأَصَبْتُمْ وَوُفِّقْتُمْ وَأَرْضَيْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَقَدْ تَكَلَّمَتْ قُرَيْشٌ وَسَأَلُوكُمْ مَا سَأَلُوكُمْ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ مَا الَّذِي تُرِيدُ قُرَيْشٌ فِيمَا

کسی نے بھی ان کی دعوت کو قبول نہیں کیا' اللہ کی قسم! میں اس اندیشہ سے محفوظ نہیں ہوں کہ اگر کوئی شخص حج کے دوران اکٹھے ہونے والے تمام افراد کے درمیان چیخے اور ان کے اور آپ لوگوں کے تعلق کے بارے میں بتائے تو وہ سب لوگ آپ پر یکبارگی حملہ کر دیں گے اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ اس کو ہم غنیمت نہیں سمجھیں گے جبکہ رات ہو چکی ہے اور ہم اُٹھنے کے لیے تیار ہیں' البتہ میں آپ کے سامنے ایک مشورہ رکھتا ہوں جو ہماری رائے ہے اور جس پر ہمارا اتفاق ہے' وہ یہ کہ اگر آپ چاہیں تو ہمارے اور ان صاحب کے درمیان معاملہ کو رہنے دیں اور ہمارے اور اپنے درمیان کوئی مدت مقرر کر لیں' ہم آپ کو اللہ کے نام کا عہد دیتے ہیں اور اُس کے نام کا عہد کرتے ہیں جو ہمارے حوالے سے بھی اور ہمارے پیچھے (غیر موجود) افراد کے حوالے سے بھی ہوگا کہ ہم ان صاحب کو کوئی اذیت نہیں پہنچائیں گے' ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے' ان کے ساتھیوں میں سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچائیں گے اُس وقت تک جب تک وہ طے شدہ مدت پوری نہیں ہوتی اور وہ مدت تین ماہ کی ہوگی' جو شخص آپ لوگوں کی طرف جانا چاہے گا اور آپ کے ساتھ رہنا چاہے گا جس کا تعلق ان کے اصحاب سے ہو جنہوں نے ان کی تصدیق کی ہے تو ہم اس کے درپے نہیں ہوں گے اور نہ ہی اُس شخص کے درپے ہوں گے جو ان مہینوں کے دوران ان کی پیروی کرتا ہے اور نہ ہی ہم اُس شخص کے درپے ہوں گے جو چل کر آپ کی طرف چلا جاتا ہے اور نہ ہی اُس شخص کے درپے ہوں گے کہ آپ میں سے جو شخص ان کے ساتھ یہاں ٹھہر جاتا ہے' تو اس حوالے سے انہی مہینوں کے دوران اللہ تعالیٰ اُس چیز کو ظاہر کر دے گا جو اُس کے نزدیک پسندیدہ ہوگی۔ اُن

تَكَلَّمَتْ بِهِ، وَفِيمَا سَأَلُوا، فَإِنْ تُرِدِ الْوَفَاءَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَاللَّهُ لَهُمْ بِالْخَيْرِ، يُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ، وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ، وَإِنْ أَرَادُوا غَيْرَ ذَلِكَ فَاللَّهُ لِقُرَيْشٍ بِالْمِرْصَادِ، وَلِرَسُولِهِ بِالنَّصْرِ وَالْكِفَايَةِ

لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور بولے: ہم نے اپنی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک ایسا معاملہ کیا ہے کہ ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ ہم اسے پورا کریں' یہ اللہ کے رسول تمہاری گفتگو سن رہے ہیں' آخری رائے ان کی ہوگی اور حکم ان کا ہوگا' ان کی موجودگی میں ہمیں کسی فیصلہ کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ یثرب کا کلام سنا اور قریش کی گفتگو بھی سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دینا شروع کیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ کے آغاز میں سورۂ انعام کی ابتدائی آیات تلاوت کیں یہاں تک کہ آپ نے اُن میں سے دس آیات کی تلاوت کی یہ آیات قریش کے بارے میں تھیں' اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اوس اور خزرج قبیلہ سے تعلق رکھنے والے وہ افراد جنہوں نے اسلام قبول کرلیا ہے! تم لوگوں نے جو کلام کیا وہ درست تھا' تمہیں توفیق دی گئ' تم نے اللہ اور اُس کے رسول کو راضی کر دیا' قریش نے بھی ایک کلام کیا اور اُنہوں نے تم سے ایک خواہش کا اظہار کیا' میں جس حوالے سے کلام کرتا ہوں اس کے بارے میں قریش کا ارادہ کیا ہے' یہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اُنہوں نے جو سوال کیا ہے (اُس کے بارے میں بھی اللہ بہتر جانتا ہے) اگر تم اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ اُن کیلئے زیادہ بہتر ہے وہ اُنہیں اُن کے اجر پورے عطا کرے گا اور اپنے فضل سے مزید بھی عطا کرے گا اور اگر اُن کا ارادہ اس کے برعکس ہو تو اللہ تعالیٰ قریش کی گھات میں ہے اور اپنے رسول کی مدد کرے گا اور اُس کیلئے کفایت کر جائے گا۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ

''اُن سے پہلے والے لوگوں نے بھی فریب سے کام لیا تو اللہ

بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ} [النحل: 26]

تعالیٰ نے اُن کی بنیادوں کو اکھاڑ دیا اور اُن کے اوپر سے چھت اُن پر آ گری' اللہ تعالیٰ اُن کے پاس وہاں سے عذاب لے کر آیا جہاں سے اُنہیں گمان بھی نہیں تھا''۔

اَعْطُوا الْقَوْمَ مَا سَاَلُوا، فَالَّذِي صَبَرَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ مِنْ اَذَاهُمْ فِي السِّنِينَ الْمَاضِيَةِ اَطْوَلُ مَنْ هٰذَا الْاَجَلِ الَّذِي سَاَلُوهُ، فَاَعْطُوهُمْ وَخُذُوا عَلَيْهِمُ الْعُهُودَ الَّتِي اَعْطَوْهَا مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَاِنَّ فِي ذٰلِكَ تَنْفِيسًا لَكُمْ وَلَهُمْ، وَمَعْذِرَةً مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِمْ، وَحُجَّةً لَهُ عَلَيْهِمْ، فَاَعْطَاهُمُ الْقَوْمُ مَا اَرَادُوا، وَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قُرَيْشٍ، فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَى الْمَدِينَةِ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ الْمَخْزُومِيُّ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَعَيَّاشُ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ، اَخُو اَبُو جَهْلٍ لِاُمِّهِ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَاَسْلَمَ فِي تِلْكَ الْاَشْهُرِ وَهَاجَرَ اَكْثَرُ مِنَ الْكَثِيرِ، وَوَاسَتْهُمُ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ فِي اَمْوَالِهِمْ وَدُورِهِمْ، فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ الْمُشْرِكُونَ كَبُرَ عَلَيْهِمْ، وَهَمُّوا بِالْغَدْرِ حَتَّى اَجْمَعُوا لِذٰلِكَ

یہ لوگ تم سے جو کہہ رہے ہیں وہ چیز انہیں دے دو! کیونکہ گزشتہ سالوں میں اللہ کے رسول نے ان کی اذیتوں پر جو صبر کیا ہے وہ اس مدت سے کہیں زیادہ طویل ہے جس کی انہوں نے درخواست کی ہے' تم یہ چیز انہیں دے دو اور اس حوالے سے ان سے عہد لے لو' یہ عہد اپنی طرف سے دیں گے' اس صورت میں یہ تمہارے لیے بھی اور اُن کیلئے بھی سہولت ہو گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کیلئے عذر ہو گا اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت ہو گی۔ تو وہ لوگ جو چاہتے تھے اُن لوگوں نے (یعنی اہلِ یثرب نے) اُنہیں وہ چیز دے دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ساتھ واپس تشریف لے آئے' مسلمانوں میں سے مدینہ منورہ کی طرف ابتداء میں ہجرت کرنے والے افراد میں حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما ہیں جو بنوعبدالدار میں سے تھے' اور عمار بن یاسر ہیں' عیاش بن ابوربیعہ ہیں جو ابوجہل کے ماں کی طرف سے شریک بھائی تھے' حضرت عثمان' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت عمر بن خطاب' حضرت عبداللہ بن عمر اور مہاجرین کی ایک جماعت رضی اللہ عنہم ہے۔ ان مہینوں کے دوران بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا اور بہت سے لوگوں نے ہجرت کی' اوس اور خزرج قبیلہ کے لوگوں نے اپنے اموال اور اپنے علاقوں کے حوالے سے ان کے ساتھ بھرپور بھائی چارگی کی' جب مشرکین کو یہ صورتِ حال نظر آئی تو اُنہیں یہ چیز بہت گراں گزری' اُنہوں نے عہد شکنی کا ارادہ کیا یہاں تک کہ وہ لوگ دارالندوہ

فِي دَارِ النَّدْوَةِ، فَأَجْمَعَ لِذَلِكَ الْمَكْرِ الَّذِي أَرَادُوهُ وُجُوهُهُمْ وَأَشْرَافُهُمْ وَأَتَاهُمْ إِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللهُ فِي صُورَةِ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ مِنْ كِنَانَةَ قُرَيْشٍ فِي زِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ عَلَيْهِ بُرْدٌ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، بَلَغَنِي مَا اجْتَمَعْتُمْ لَهُ فِي أَمْرِ هَذَا الرَّجُلِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَحْضُرَ ذَلِكَ، وَلَعَلَّهُ لَمْ يَعْدِمْكُمْ مِنِّي رَأْيٌ، فَتَكَلَّمَ عُتْبَةُ، فَقَالَ: أَرَى أَنْ تُخْرِجُوهُ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ فَتَكْفِيكُمُوهُ الْأَحْيَاءُ، فَإِنْ ظَفِرَ كَانَ ذَلِكَ لَكُمْ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ كَفَتْكُمُوهُ الْأَحْيَاءُ وَلَمْ يَبْدُو شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ، فَقَالَ النَّجْدِيُّ: مَا هَذَا بِرَأْيٍ، أَمَا سَمِعْتُمْ حَلَاوَةَ مَنْطِقِهِ، وَأَخْذَهُ بِالْقُلُوبِ، فَمَا آمَنُ لَوْ وَقَعَ فِي حَيٍّ مِنَ الْأَحْيَاءِ فَاسْتَقَادَ أَهْوَاءَهُمْ، أَنْ يَسِيرَ بِهِمْ إِلَيْكُمْ حَتَّى يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ،

میں اکٹھے ہوئے اور وہ تدبیر کرنے کا ارادہ کیا جو وہ رکھتے تھے وہاں اُن کے اکابرین اور معززین اکٹھے ہوئے ابلیس اُن کے پاس سراقہ بن جعشم مدلجی کی شکل میں آیا جس کا تعلق کنانہ قریش سے تھا' اُس کا ظاہری حلیہ نجد سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کا سا تھا' اُس نے جسم پر چادر لی ہوئی تھی' جب اُن لوگوں نے اُسے دیکھا تو دریافت کیا: تم کون ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: میں اہلِ نجد سے تعلق رکھنے والا ایک بوڑھا ہوں' مجھے اس بات کی اطلاع ملی ہے کہ تم ان صاحب کے معاملہ میں اکٹھے ہوئے ہو تو میں بھی یہاں موجود رہنا چاہ رہا تھا تا کہ تم میری رائے بھی حاصل کر سکو۔ عتبہ نے بات چیت کا آغاز کرتے ہوئے یہ کہا: میرا یہ خیال ہے کہ تم انہیں اپنے ہاں سے جانے دو! عربوں کے دیگر قبائل خود ہی ان پر قابو پالیں گے اور اگر یہ کامیاب ہو گئے تو یہ تمہاری کامیابی ہوگی اور اگر وہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کامیاب نہ ہوئے تو عربوں کے دیگر قبائل تمہاری جگہ ان سے نمٹ لیں گے اور ان کا معاملہ پھیل نہیں سکے گا۔ نجدی نے کہا: یہ کوئی اچھی رائے نہیں ہے' کیا تم نے اُن کی گفتگو کی حلاوت نہیں سنی ہے' وہ دلوں کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں' اس بات کا امکان موجود ہے کہ عربوں کے کسی قبیلہ میں اُن کی تعلیم نے گھر کر لیا تو وہ اُن لوگوں کو اپنا پیروکار بنالیں گے اور اُنہیں ساتھ لے کر تمہاری طرف آ جائیں گے اور تمہاری جماعت کو متفرق کر دیں گے (یعنی تمہاری حکومت ختم کر دیں گے)۔

قَالَ آخَرُ: أَرَى أَنْ يُوثَقَ، وَيُحْبَسَ حَتَّى يَجِيئَهُ أَجَلُهُ وَهُوَ فِي حَبْسِهِ، قَالَ النَّجْدِيُّ: لَيْسَ هَذَا بِرَأْيٍ، أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ

ایک اور شخص بولا: میرا یہ خیال ہے کہ انہیں باندھ کر قید کر دیا جائے اور اُس وقت تک یہ قید رہیں جب تک اُس قید کے دوران انہیں موت نہیں آ جاتی۔ نجدی نے کہا: یہ بھی کوئی رائے نہیں ہے' کیا

لَهُ حَامَةٌ وَأَهْلُ بَيْتٍ لَا يَرْضَوْنَ بِذَلِكَ، فَيَقَعُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ. فَيَكُونُ فِي ذَلِكَ تَوْهِينٌ لِأَمْرِكُمْ، وَتَفْرِيقٌ لِجَمَاعَتِكُمْ. قَالَ أَبُو جَهْلٍ: إِنِّي لَأَرَى رَأْيًا لَئِنْ أَخَذْتُهُ فَهُوَ الرَّأْيُ، قَالُوا: وَمَا هُوَ يَا أَبَا الْحَكَمِ؟ قَالَ: يُؤْخَذُ مِنْ هَذِهِ الْأَحْيَاءِ الْخَمْسَةِ أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ مِنْ كُلِّ حَيٍّ رَجُلٌ شَابٌّ، فَيُعْطَى كُلُّ رَجُلٍ سَيْفًا فَيَأْتُونَهُ فِي مَضْجَعِهِ الَّذِي يَبِيتُ فِيهِ، فَيَضْرِبُونَهُ ضَرْبَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَلَا يَقْدِرُ أَهْلُ بَيْتِهِ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوا هَؤُلَاءِ، فَيَتَفَرَّقُ دَمُهُ فِي الْقَبَائِلِ، وَيَكُونُ دِيَةً. فَقَالَ النَّجْدِيُّ: لِلَّهِ دَرُّهُ أَصَابَ الرَّأْيَ، ثُمَّ قَالَ النَّجْدِيُّ: وَهُوَ إِبْلِيسُ، لَعَنَهُ اللهُ:

الرَّأْيُ رَأْيَانِ، رَأْيٌ لَيْسَ يَعْرِفُهُ
هَادٍ وَرَأْيٌ كَصَدْرِ السَّيْفِ مَعْرُوفُ

يَكُونُ أَوَّلُهُ يَسْرِي لِآخِرِهِ
يَوْمًا، وَآخِرُهُ مَجْدٌ وَتَشْرِيفُ

فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخْبَرَهُ، فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نِصْفَ النَّهَارِ، فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ اُن کے حامی بھی موجود ہیں اور اُن کے خاندان کے افراد بھی موجود ہیں' وہ لوگ اس بات سے راضی نہیں ہوں گے پھر تم لوگوں کے درمیان لڑائی شروع ہو جائے گی اور تمہارا معاملہ کمزور ہو جائے گا اور تمہارا اتفاق انتشار کا شکار ہو جائے گا۔ ابوجہل نے کہا: میری یہ رائے ہے کہ اگر تم اسے اختیار کرلو تو یہی ٹھیک رہے گی۔ اُن لوگوں نے دریافت کیا: ابوالحکم! وہ کیا ہے؟ ابوجہل نے کہا: ان تمام قبائل میں سے پانچ افراد کو لیا جائے' قریش کی ہر شاخ میں سے ایک نوجوان ہو' اُن میں سے ہر ایک کو تلوار دی جائے' وہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) جہاں سوئے ہوئے ہوں وہ لوگ وہاں جائیں اور اُن پر یکبارگی حملہ کر دیں' اُن کے گھر میں موجود افراد ان سب (قاتل) لوگوں کو قتل بھی نہیں کر سکیں گے اور اُن کا خون مختلف قبائل کے ذمہ ہو جائے گا اور اس طرح دیت دینی پڑے گی۔ نجدی نے کہا: کیا کہنے! یہ صحیح رائے ہے۔ پھر نجدی نے کہا جو اصل میں ابلیس تھا' اللہ کی اُس پر لعنت ہو!

''رائے دو قسم کی ہوتی ہے' ایک وہ رائے جس کو ہدایت والا اچھا نہیں سمجھتا اور ایک وہ رائے جو تلوار کے سینے کی طرح جانی پہچانی ہوتی ہے۔

اس کا ابتدائی حصہ ایک دن اس کے آخر تک لے جاتا ہے اور آخری حصہ بزرگی اور شرف ہوتا ہے''۔

حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا' نصف النہار کے وقت نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے اور اُنہیں صورتِ حال کے بارے میں بتایا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

عَنْهُ فَأَصَابَهُمْ حِينَ خَرَجُوا مِنْ دَارِ النَّدْوَةِ فَمَاشَى إِبْلِيسَ لَعَنَهُ اللهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أَصْحَابِي فِي هَذَا الْوَادِي قَالَ: أَيُّ عَدُوَّ اللهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَظْهَرَ دِينَهُ وَخَذَلَكَ، فَخَفِيَ عَلَيْهِ، هَذَا آخِرُ الْحَدِيثِ

وہاں سے نکل کر اُن لوگوں کی طرف گئے' وہ اُن کے پاس اُس وقت پہنچے جب وہ لوگ دارالندوہ سے نکل رہے تھے' ابلیس بھی چل کر جانے لگا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کہاں جارہے ہو؟ اُس نے کہا: میرے ساتھی اس نشیبی حصہ میں موجود ہیں (اُن کے پاس جارہا ہوں)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے دشمن! ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے اپنے دین کو غالب کیا اور تمہیں رسوائی کا شکار کیا۔ تو وہ اُن کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ یہ حدیث کا آخری حصہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو۔

1203- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ هَاجَرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَعْرِفُ الطَّرِيقَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُهَا، قَالَ: فَيَمُرُّ بِالْقَوْمِ فَيَقُولُونَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هَذَا الْفَتَى أَمَامَكَ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: هَذَا يَهْدِينِي السَّبِيلَ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ نَزَلُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ راستہ کو جانتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا پتا نہیں تھا' ان کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا تو اُن لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوبکر! یہ صاحب جو تمہارے آگے بیٹھے ہوئے ہیں' یہ کون ہیں؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ راستہ کے بارے میں میری رہنمائی کرنے والے ہیں۔ جب یہ لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے اور انہوں نے پتھریلی زمین پر پڑاؤ کیا تو انہوں نے انصار کی طرف

1203- رواہ أحمد 122/3، والحاكم 12/3۔

بِالْحَرَّةِ، وَأَرْسَلَا إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوهُ، فَقَالُوا: قَوْمًا آمِنِينَ مُطَاعِينَ

قَالَ أَنَسٌ: فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا أَضْوَأَ وَلَا أَنْوَرَ وَلَا أَحْسَنَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا رَأَيْتُ يَوْمًا أَظْلَمَ وَلَا أَقْبَحَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیغام بھیجا' وہ ان کے پاس آئے اور اُنہوں نے کہا: ہم ایسے لوگ ہیں جو حفاظت کرنے والے ہیں اور فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے اُس دن سے زیادہ چمکدار' نورانی اور خوبصورت دن اور کوئی نہیں دیکھا جب نبی اکرم ﷺ (ہجرت کر کے) ہمارے ہاں تشریف لائے تھے اور میں نے اُس دن سے زیادہ تاریک اور بُرا دن اور کوئی نہیں دیکھا جس دن میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

باب: تمام صحابہ کرام کی فضیلت کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ فَضْلِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ، وَأَنَا أَذْكُرُ فَضْلَ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے مہاجرین اور انصار کی فضیلت کے بارے میں وہ روایات ذکر کی ہیں جو اس وقت میرے ذہن میں تھیں' اب میں تمام صحابہ کی فضیلت ذکر کروں گا جن کا تعلق مہاجرین اور انصار اور دیگر صحابہ کرام سے ہے' اللہ تعالیٰ ان (تمام) حضرات سے راضی ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول

1204- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، وَبَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ

"اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں پر نظر کی تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو تمام بندوں کے دلوں سے زیادہ بہتر پایا تو اُنہیں اپنی ذات کیلئے منتخب کیا اور اُنہیں اپنی رسالت کے ہمراہ مبعوث کیا' پھر اُس نے تمام بندوں کے دلوں پر نظر کی تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے بعد اُن کے اصحاب کے دلوں کو سب سے زیادہ بہتر پایا تو اُنہیں اپنے نبی کا وزیر بنایا جو اُس کے دین کے حوالے سے لڑائی کرتے تھے۔

1205- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اہلِ ایمان جس چیز کو اچھا سمجھیں؟

1206- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ،

"اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دل پر نظر کی تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو تمام بندوں کے دلوں سے زیادہ بہتر پایا تو اُنہیں اپنی ذات کیلئے منتخب کیا اور اُنہیں اپنی رسالت کے ہمراہ

1206- انظر: 1203

وَابْتَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ قُلُوبَ اَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ، فَمَا رَآهُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَآهُ الْمُؤْمِنُونَ سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّئٌ

مبعوث کیا' پھر اُس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے بعد تمام بندوں کے دلوں پر نظر کی تو اُن کے اصحاب کے دلوں کو تمام بندوں کے دلوں سے زیادہ بہتر پایا تو اُنہیں اُس نے نبی کا وزیر بنا دیا جو اُس کے دین کے حوالے سے لڑائی کرتے ہیں تو اہلِ ایمان جس چیز کو اچھا سمجھتے ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہوگی اور اہلِ ایمان جس چیز کو بُرا سمجھتے ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بُری ہوگی۔

کون سے لوگ زیادہ بہتر ہیں؟

1207- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: اَنَا وَمَنْ مَعِي، ثُمَّ الَّذِينَ عَلَى الْاَثَرِ، ثُمَّ الَّذِينَ عَلَى الْاَثَرِ ثُمَّ كَاَنَّهُ رَفَضَ مَنْ بَقِيَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سے لوگ زیادہ بہتر ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور میرے ساتھ والے اور پھر اُس کے بعد والے' پھر اُس کے بعد والے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بعد والوں کا انکار کیا۔

اُمت کا بہترین زمانہ کون سا ہے؟

1208- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1207- رواہ أحمد 297/2۔

1208- رواہ مسلم: 2534، وبنحوہ رواہ البخاری: 3650۔

الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

ثُمَّ اللهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا؟

"میری اُمت میں سب سے بہتر زمانہ وہ ہے جس میں میں مبعوث ہوا ہوں' پھر اُن کے بعد والوں کا زمانہ ہے"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے کا ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔

1209- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

وَاللهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا؟

"میری اُمت میں سب سے بہتر وہ زمانہ ہے جن لوگوں کے درمیان میں مبعوث کیا گیا' پھر اُن کے بعد والا زمانہ ہے"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے طبقہ کا ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔

1210- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شقیق بن سلمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سے لوگ زیادہ بہتر ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے زمانہ کے

1209- رواہ مسلم: 2534 وانظر السابق.

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

پھر اُن کے بعد والے پھر اُن کے بعد والے۔

1211- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم نے عبیدہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اُن کے بعد والوں کا ہے پھر اُن کے بعد والوں کا ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

1212- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں میں سب سے بہتر میرے زمانے کے (لوگ) ہیں' پھر اُن کے بعد والے ہیں' پھر اُن کے بعد والے ہیں''۔

صحابہ کرام کا انتخاب

1213- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1211- رواه البخاري: 6429؛ ومسلم: 2533.

1212- انظر السابق.

بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَ أَصْحَابِي عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ، إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَاخْتَارَ لِي مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً، أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ أَصْحَابِي، وَفِي أَصْحَابِي كُلِّهِمْ خَيْرٌ، وَاخْتَارَ أُمَّتِي عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ، وَاخْتَارَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَةَ قُرُونٍ بَعْدَ أَصْحَابِي، الْقَرْنُ الْأَوَّلُ وَالثَّانِي وَالثَّالِثُ تَتْرَى وَالرَّابِعُ فَذًّا

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کو تمام جہانوں میں سے منتخب کیا ہے البتہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا معاملہ مختلف ہے اور پھر میرے اصحاب میں سے اُس نے چار افراد منتخب کیے ہیں: ابوبکر، عمر، عثمان اور علی اور انہیں میرے اصحاب میں سب سے بہتر بنایا ہے، ویسے میرے تمام اصحاب میں بھلائی پائی جاتی ہے، اُس نے میری اُمت کو تمام اُمتوں میں سے منتخب کیا ہے اور میرے اصحاب کے بعد میری اُمت میں سے چار زمانوں کو منتخب قرار دیا ہے، پہلا زمانہ، دوسرا زمانہ، تیسرا زمانہ (یہ تینوں زمانے) پے در پے ہوں گے اور چوتھا زمانہ الگ ہوگا''۔

1214- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَ أُمَّتِي عَلَى

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو تمام اُمتوں پر منتخب کیا

جَمِيعِ الْأُمَمِ، وَاخْتَارَ مِنْ أُمَّتِي أَصْحَابِي عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ سِوَى النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَاخْتَارَ لِي مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ أَصْحَابِي، وَفِي أَصْحَابِي كُلِّهِمْ خَيْرٌ، وَاخْتَارَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَةَ قُرُونٍ بَعْدَ أَصْحَابِي، الْقَرْنُ الْأَوَّلُ وَالثَّانِي وَالثَّالِثُ تَتْرَى وَالْقَرْنُ الرَّابِعُ فَذًّا

ہے اور میری اُمت میں سے میرے اصحاب کو تمام جہانوں پر منتخب کیا ہے' البتہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا معاملہ مختلف ہے' اُس نے میرے اصحاب کو میرے لیے منتخب کیا: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی' اُس نے اُنہیں میرے اصحاب میں سے سب سے بہتر بنایا ہے ویسے میرے تمام اصحاب میں بھلائی پائی جاتی ہے' اُس نے میری اُمت میں سے میرے اصحاب کے بعد چار زمانوں کو منتخب قرار دیا ہے: پہلا زمانہ' دوسرا زمانہ' تیسرا زمانہ (یہ تینوں زمانے) یکے بعد دیگرے ہوں گے اور چوتھا زمانہ الگ ہوگا''۔

صحابہ کرام کی فضیلت

1215- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر کئی مرتبہ آسمان کی طرف اُٹھاتے رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ

''ستارے آسمان کے امین ہیں' جب ستارے رخصت ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ چیز آ جائے گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں اپنے اصحاب کا امین ہوں' جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ چیز آ جائے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے

1215- رواه مسلم: 2531، وأحمد 4/399.

اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ

اور میرے اصحاب میری اُمت کے امین ہیں؛ جب میرے اصحاب رخصت ہو جائیں گے تو میری اُمت پر وہ چیز آ جائے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے"۔

1216- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: صَلَّيْنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی؛ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

النُّجُومُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَاَصْحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ

"ستارے آسمان کے امین ہیں جب ستارے رخصت ہو جائیں گے تو اُس پر وہ چیز آ جائے گی جس کا اُس سے وعدہ کیا گیا ہے' میں اپنے اصحاب کا امین ہوں جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے اصحاب کے سامنے وہ چیز آئے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے' میرے اصحاب میری اُمت کے امین ہیں جب میرے اصحاب رخصت ہو جائیں گے تو میری اُمت پر وہ صورتِ حال آ جائے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے"۔

کھانے میں نمک کی مثال

1217- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

-1216 انظر السابق۔

-1217 رواه البزار: 2021، وأبو يعلى: 2762، وعرجه الألباني في الضعيفة: 1762۔

بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ مَثَلَ أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ

"میری اُمت میں میرے اصحاب کی مثال کھانے میں نمک کی مانند ہے کہ کھانا نمک کے بغیر ٹھیک نہیں ہوتا"۔

قَالَ الْحَسَنُ: فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ؟

حسن بصری بیان کرتے ہیں: ہمارا نمک تو رخصت ہو گیا تو اب ہم کیسے ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

1218- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام عبدالرزاق نے معمر کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مَثَلُ أَصْحَابِي فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ

"لوگوں کے درمیان میرے اصحاب کی مثال کھانے میں نمک کی مانند ہے"۔

قَالَ: يَقُولُ الْحَسَنُ: هَيْهَاتَ ذَهَبَ مِلْحُ الْقَوْمِ

راوی کہتے ہیں: حسن بصری نے فرمایا: افسوس ہے کہ لوگوں کا نمک رخصت ہو گیا۔

صحابہ کرام کی اہمیت

1219- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1218- انظر التخريج السابق.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْتَغَى الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِي، كَمَا تُبْتَغَى الضَّالَّةُ لَا تُوجَدُ

''قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک میرے اصحاب میں سے کسی فرد کو یوں تلاش نہیں کیا جائے گا جس طرح اُس گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے جو نہ مل رہی ہو''۔

صحابہ کرام کا وسیلہ

1220- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: اَنْبَاَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيَسْتَفْتِحُونَ بِهِ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَيَطْلُبُونَهُ فَلَا يَجِدُونَهُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ رَاَى اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَيَطْلُبُونَهُ فَلَا يَجِدُونَهُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ رَاَى اَحَدًا رَاَى اَحَدًا مِنْ

''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب کوئی لشکر (جنگ میں حصہ لینے کیلئے) نکلے گا تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ایک فرد ہے؟ تو جواب دیا جائے گا: جی ہاں! پھر وہ لوگ اُس کے وسیلہ سے فتح کے حصول کے طلبگار ہوں گے اور اُن لوگوں کو فتح نصیب ہو جائے گی' پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ایک لشکر نکلے گا اور دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ہے؟ لوگ اُسے تلاش کریں گے لیکن اُسے نہیں پائیں گے۔ تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کی زیارت کی ہو؟

1220- رواہ البخاری: 897، ومسلم: 2532۔

اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَلَا يَجِدُونَهُ. فَلَوْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِي مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ لَاَتَوْهُ

لوگ اُسے تلاش کریں گے' وہ انہیں نہیں ملے گا تو کہا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی ایسے (تابعی) شخص کی زیارت کی ہو جس نو کسی صحابی کی زیارت کی ہوئی ہو؟ میرے اصحاب سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص سمندر کے پار بھی ہو تو وہ لوگ اُس کے پاس بھی چلے جائیں گے''۔

صحابہ کرام کی خصوصیات

1221- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الْحَسَنِ فِي مَجْلِسٍ، فَذَكَرَ كَلَامًا، وَذَكَرَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اُولَئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ كَانُوا اَبَرَّ هَذِهِ الْاُمَّةِ قُلُوبًا، وَاَعْمَقَهَا عِلْمًا، وَاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا، قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ، وَاِقَامَةِ دِينِهِ، فَتَشَبَّهُوا بِاَخْلَاقِهِمْ وَطَرَائِقِهِمْ، فَاِنَّهُمْ كَانُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ عَلَى الْهَدْيِ الْمُسْتَقِيمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن ابوقیس نے عبدربہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہم حسن بصری کے پاس ایک محفل میں موجود تھے' اُنہوں نے ایک کلام کا ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ حضرات' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے جو اس اُمت میں دلی اعتبار سے سب سے زیادہ نیک تھے' علم کے اعتبار سے سب سے زیادہ گہرائی والے تھے' سب سے کم تکلف کرنے والے تھے' یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کیلئے منتخب کیا اور اپنے دین کو قائم کرنے کیلئے منتخب کیا' تو تم اُن کے اخلاق اور اُن کے طریقوں سے مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرو کیونکہ ربِ کعبہ کی قسم! وہ لوگ صحیح ہدایت پر گامزن تھے''۔

''خیر اُمت'' کون ہیں؟

1222- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:
{كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ}
[آل عمران: 110]
قَالَ: هُمُ الَّذِينَ هَاجَرُوا مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"تم لوگ سب سے زیادہ بہتر اُمت ہو جسے لوگوں کیلئے نکالا گیا ہے"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔

اللہ تعالیٰ کے محب اور محبوب کون ہیں؟

1223- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ بَحْرُ بْنُ مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ
{فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ} [المائدة: 54]
قَالَ: وَاللهِ مَا هِيَ لِأَهْلِ حَرُورَاءَ، وَلَكِنَّهَا لِأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَأَصْحَابِهِمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ابومودود بحر بن موسیٰ بیان کرتے ہیں:
میں نے حسن بصری کو سنا' اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"عنقریب اللہ تعالیٰ اُس قوم کو لے آئے گا کہ وہ اُن سے محبت رکھتا ہوگا اور وہ لوگ اُس سے محبت رکھتے ہوں گے"۔
حسن بصری نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ خارجیوں کے بارے میں نہیں ہے بلکہ یہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور اُن کے ساتھیوں کے بارے میں ہے۔

فضیل بن عیاض اور عبداللہ بن مبارک کا قول

1224- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُولُ: حُبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُخْرٌ أَدَّخِرُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عبدالصمد بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے فضیل بن عیاض کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت محمد ﷺ کے اصحاب سے محبت رکھنا ایک ذخیرہ ہے جسے میں سنبھال کر رکھوں گا' پھر اُنہوں نے کہا:

ثُمَّ قَالَ: رَحِمَ اللهُ مَنْ تَرَحَّمَ عَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا يَحْسُنُ هَذَا كُلُّهُ بِحُبِّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَسَمِعْتُ فُضَيْلًا يَقُولُ: قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ الصِّدْقُ وَحُبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْجُو أَنْ يَنْجُوَ وَيَسْلَمَ

اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے! جو حضرت محمد ﷺ کے اصحاب کیلئے دعائے رحمت کرتا ہے' وہ یہ سب اچھے کام حضرت محمد ﷺ کے اصحاب سے محبت رکھنے کی وجہ سے کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے فضیل بن عیاض کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: دو چیزیں ہیں جو کسی شخص میں موجود ہوں گی تو مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ نجات پالے گا اور سلامت رہے گا: سچائی اور حضرت محمد ﷺ کے اصحاب سے محبت رکھنا۔

چند صحابہ کرام کی انفرادی خصوصیات

1225- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ سَلْمٍ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ أَرْحَمَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِهَا أَبُو بَكْرٍ، وَأَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدِ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ وِعَاءٌ مِنَ الْعِلْمِ، وَسَلْمَانُ عِلْمٌ لَا

"اس اُمت کیلئے اس اُمت میں سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہے' اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں سب سے زیادہ طاقتور عمر ہے' علمِ وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے' عدالتی فیصلوں کا سب سے بڑا عالم علی بن ابوطالب ہے' حیاء کے اعتبار سے سب سے سچا عثمان بن عفان ہے' اس اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے' اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا حافظ اُبی بن کعب ہے اور ابوہریرہ علم کا برتن ہے' سلمان ایک ایسا علم ہے جس تک نہیں پہنچا جا سکتا' معاذ بن

1225- رواه ابن حبان 74/16، والحاكم 477/3، والترمذي: 3790، وابن ماجه: 154، وأحمد 281/3، وأبو يعلى 141/10۔

يُدْرِكُ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَعْلَمُ النَّاسِ بِحَلَالِ اللهِ وَحَرَامِهِ، وَمَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا أَقَلَّتِ الْبَطْحَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ

جبل اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی اور حرام کی ہوئی چیزوں کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے اور ابوذر سے زیادہ سچے کسی فرد پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ زمین نے اُس کا بوجھ اُٹھایا۔

انفرادی خصوصیات سے متعلق ایک اور روایت

1226- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي يَعْنِي: يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ أَبُو عَبْدِ اللهِ التَّمِيمِيُّ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: ابْنُ سَلْمٍ الطَّوِيلُ الْمَدَائِنِيُّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَرْحَمَ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَهَا أَبُو بَكْرٍ، وَأَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ، وَأَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَعْلَمُ النَّاسِ بِحَلَالِ اللهِ

''اس اُمت کیلئے اس اُمت میں سب سے زیادہ رحیم ابوبکر ہے' اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ طاقتور عمر ہے' حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے' عدالتی فیصلے کرنے کا سب سے بڑا ماہر علی ہے' اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا حافظ اُبی بن کعب ہے' علمِ وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے' اس اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے اور معاذ بن جبل اللہ تعالیٰ کی حلال قرار دی ہوئی اور حرام قرار دی ہوئی چیزوں کا سب سے زیادہ علم

1226- انظر السابق۔

وَحَرَامِهِ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ وِعَاءٌ مِنَ الْعِلْمِ، وَسَلْمَانُ عِلْمٌ لَا يُدْرَكُ وَذَكَرَ صِدْقَ أَبِي ذَرٍّ

رکھنے والا ہے' ابوہریرہ علم کا برتن ہے' سلمان ایک ایسا علم ہے جس تک پہنچا نہیں جا سکتا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے سچا ہونے کا بھی ذکر کیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِنْ غَيْرِ طَرِيقٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَغَيْرِهِمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ابن صاعد نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام کے حوالے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ

''میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں' تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے تو تم ہدایت پا لو گے''۔

قُلْتُ: فَلَوْ فَعَلَ إِنْسَانٌ فِعْلًا كَانَ لَهُ فِيهِ قُدْوَةٌ بِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ، وَمَنْ فَعَلَ فِعْلًا يُخَالِفُ فِيهِ الصَّحَابَةَ فَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْهُ، مَا أَسْوَأَ حَالَهُ

میں یہ کہتا ہوں: اگر کوئی شخص کوئی کام کرتا ہے اور اُس کام کے بارے میں اُس کے پیشوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ایک صاحب ہوتے ہیں تو وہ شخص سیدھے راستہ پر ہوگا' اور جو شخص کوئی ایسا کام کرتا ہے جس میں صحابہ کرام کا طرزِ عمل مختلف ہو تو ہم اس سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں' اُس شخص کا حال انتہائی بُرا ہے۔

صحابہ کرام' نجوم ہدایت ہیں

1227- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا أَصْحَابِي مِثْلُ النُّجُومِ، فَأَيُّهُمْ أَخَذْتُمْ بِقَوْلِهِ اهْتَدَيْتُمْ

''میرے اصحاب کی مثال ستاروں کی مانند ہے' تم ان میں سے جس کے بھی قول کو اختیار کرو گے تم ہدایت حاصل کر لو گے''۔

امام آجری کے اختتامی کلمات

قُلْتُ: فَمِنْ صِفَةِ مَنْ أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ خَيْرًا، وَسَلَّمَ لَهُ دِينَهُ، وَنَفَعَهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِالْعِلْمِ، الْمَحَبَّةُ لِجَمِيعِ الصَّحَابَةِ، وَلِأَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِأَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالِاقْتِدَاءُ بِهِمْ، وَلَا يَخْرُجُ بِفِعْلٍ وَلَا بِقَوْلٍ عَنْ مَذَاهِبِهِمْ، وَلَا يَرْغَبُ عَنْ طَرِيقَتِهِمْ، وَإِذَا اخْتَلَفُوا فِي بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَلَالٌ وَقَالَ الْآخَرُ: حَرَامٌ نَظَرَ: أَيُّ الْقَوْلَيْنِ أَشْبَهُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَأَلَ الْعُلَمَاءَ عَنْ ذَلِكَ إِذَا قَصُرَ عِلْمُهُ، فَأَخَذَ بِهِ وَلَمْ يَخْرُجْ عَنْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ، وَسَأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ السَّلَامَةَ، وَتَرَحَّمَ عَلَى الْجَمِيعِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِهِ أَسْتَعِينُ

میں یہ کہتا ہوں: جس شخص کا یہ عالم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا ہو اور اُس کیلئے اُس کے دین کو سلامت رکھا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اُسے علم کے ذریعہ نفع عطا کیا ہو (تو اُس کا عالم یہ ہونا چاہیے کہ) وہ تمام صحابہ کرام' تمام اہلِ بیت رسول سے' نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواجِ مطہرات سے محبت رکھے' اُن کی پیروی کرے اور فعل یا قول کے اعتبار سے اُن کے مسالک سے باہر نہ نکلے اور اُن کے طریقہ سے منہ نہ پھیرے' جب اُن حضرات کا کسی مسئلہ کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو بعض کا کہنا ہو کہ یہ حلال ہے' اور بعض حضرات کا یہ کہنا ہو کہ یہ حرام ہے' تو پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اُن دونوں اقوال میں سے' کون سا قول اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول کی سنت کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' اور اگر اُس شخص کا اپنا علم کم ہو تو اس بارے میں وہ علماء سے دریافت کرے اور اُن کے قول کو اختیار کر لے' البتہ اُن صحابہ کرام کے قول سے باہر نہ جائے اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگتا رہے اور تمام صحابہ کرام کیلئے رحمت کے کلمات کہے (یا دعائے رحمت کرتا رہے)۔

بَابُ ذِكْرِ الشَّهَادَةِ لِلْعَشَرَةِ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ عَقَلَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَانَهُ عَنْ مَذَاهِبِ الرَّافِضَةِ وَالنَّاصِبَةِ، أَنْ يَشْهَدَ لِمَنْ شَهِدَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ إِذْ كَانَ عَلَى حِرَاءَ فَتَزَلْزَلَ بِهِ الْجَبَلُ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَتَمَامُ سَائِرِ الْعَشَرَةِ فَقَالَ لَهُ: اسْكُنْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَكَذَا كَانُوا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ ضَمِنَ اللهُ لَهُمْ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ لَا يُخْزِيهِمْ، وَأَنَّهُ يُتِمُّ لَهُمْ نُورَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَغْفِرُ لَهُمْ، وَأَخْبَرَ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ، وَأَنَّهُ أَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا، فَرَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ، وَبِحُبِّ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِحُبِّ أَزْوَاجِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

باب: دس افراد کیلئے جنت کی گواہی کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر وہ مسلمان جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو اور اللہ تعالیٰ نے اُسے رافضیت اور ناصبیت کے مسالک سے بچایا ہو' اُس پر یہ لازم ہے کہ وہ اُن حضرات کیلئے جنت کی گواہی دے جن کیلئے نبی اکرم ﷺ نے جنت کی گواہی دی ہے' جب آپ ﷺ حراء پہاڑ پر موجود تھے اور وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا تو اُس وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم موجود تھے اور عشرۂ مبشرہ سے تعلق رکھنے والے دیگر تمام حضرات موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا تھا: تم ساکن رہو! تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے اور ان حضرات کا معاملہ اُسی طرح ہوا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا تھا' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور تمام صحابہ کرام سے بھی راضی ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس بات کے ضامن ہونے کو بیان کیا ہے کہ وہ اُنہیں رسوائی کا شکار نہیں کرے گا اور قیامت کے دن اُن کے نور کو مکمل کرے گا اور اُن کی مغفرت کر دے گا' اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ ان حضرات سے راضی ہوا ہے اور یہ حضرات اُس سے راضی ہیں اور اُس نے ان لوگوں کیلئے ایسی جنت تعمیر کی ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں' یہ لوگ اُس میں ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور ہمیں ان سے محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے اور نبی اکرم ﷺ کے اہلِ بیت کی محبت اور آپ کی ازواج کی محبت کے

ذریعہ نفع عطا کرے‘ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

عشرہ مبشرہ کے اسماء

1228- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَوْنٍ الْمَسْعُودِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اِبْرَاهِيمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَشَرِيكٌ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: اِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
زر بن حبیش بیان کرتے ہیں:
میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا‘ میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا:
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهُوَ عَلَى حِرَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

”دس لوگ جنت میں جائیں گے‘ اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے‘ حضرت ابوبکر تھے‘ حضرت عمر تھے‘ حضرت عثمان تھے‘ حضرت علی تھے‘ حضرت طلحہ تھے‘ حضرت زبیر تھے‘ حضرت سعد بن ابی وقاص تھے‘ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تھے‘ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تھے“۔

1229- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عبداللہ نامی راوی‘ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

1229- رواه أبو داؤد:4648، والترمذي:3758، وأحمد1/189، والحاكم:316، وخرجه الألباني في الصحيحة:419۔

يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى حِرَاءَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ حِرَاءَ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالَ: قُلْتُ: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا

میں نو افراد کے بارے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دے دوں تو میں سچ کہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: وہ افراد کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ حراء پہاڑ پر موجود تھے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حراء! تم اپنی جگہ پر رہو تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: دسواں فرد کون ہے؟ تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں۔

1230- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ عَلَى حِرَاءَ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ

نبی اکرم ﷺ حراء پہاڑ پر موجود تھے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عبدالرحمن بن عوف' حضرت زبیر بن عوام' حضرت طلحہ بن عبیداللہ' حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل

1230- رواه أحمد 59/1.

الْعَوَّامِ، وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُنْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ فَسَكَنَ الْجَبَلُ

رضی اللہ عنہم موجود تھے' وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حراء! تم ساکن رہو! تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ تو وہ پہاڑ پُرسکون ہو گیا۔

1231- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ النَّضْرِ الْخَزَّازِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءَ، فَتَزَلْزَلَ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَابْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

نبی اکرم ﷺ حراء پہاڑ پر موجود تھے' وہ حرکت کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ثابت رہو! تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ اُس وقت اُس پہاڑ پر نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت ابن عوف' حضرت سعد اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلِكُلِّ حَدِيثٍ مِنْ هَذِهِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ نَكْتَفِي مِنْهَا بِمَا ذَكَرْنَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) ان میں سے ہر ایک روایت کے کئی طرق ہیں' ہم ان میں سے اُن روایات پر اکتفاء کرتے ہیں جو ہم نے ذکر کر دی ہیں۔

1232- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ الْعَبْدِيِّ قَالَ: قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْكُوفَةَ فَدَخَلَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَهُوَ اَمِيرٌ، فَاَوْسَعَ لَهُ اِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنِّي سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْتَنِي قَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ: فَقَالَ: اَنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: اِنِّي لَسْتُ عَنْكَ اَسْاَلُ، قَدْ عَرَفْتُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ: فَاَنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَنْتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَعُمَرُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا سَمَّيْتَهُ قَالَ: اَنَا يَعْنِي: سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ

1233- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن حارث عبدی بیان کرتے ہیں:

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے' وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے جو وہاں کے گورنر تھے' تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلو میں اُن کیلئے جگہ زیادہ کی اور یہ بتایا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سنا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزارش کی: میری یہ خواہش ہے کہ کاش! میں نے کسی جنتی کو دیکھا ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جنتی ہوں! تو انہوں نے عرض کی: میں نے آپ سے آپ کے بارے میں نہیں دریافت کیا' یہ تو مجھے پتا ہے کہ آپ اہلِ جنت میں سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اہلِ جنت میں سے ہوں' تم اہلِ جنت میں سے ہو' عمر اہلِ جنت میں سے ہے' عثمان اہلِ جنت میں سے ہے' علی اہلِ جنت میں سے ہے' طلحہ اہلِ جنت میں سے ہے' زبیر اہلِ جنت میں سے ہے' سعد اہلِ جنت میں سے ہے' عبدالرحمٰن اہلِ جنت میں سے ہے۔ (پھر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا نام لے سکتا ہوں! حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اُس کا نام بیان کریں! تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں! (یعنی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بھی اہلِ جنت میں سے ہیں)۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن حارث عبدی بیان کرتے ہیں:

بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ الْعَبْدِيِّ قَالَ: قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ الْكُوفَةَ فَدَخَلَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الْفِرْيَابِيِّ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کوفہ آئے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے‘..... اُس کے بعد راوی نے فریابی کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

1234- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1235- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ح

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(یہ روایت آگے آ رہی ہے)

1236- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ

”ابوبکر جنت میں جائے گا‘ عمر جنت میں جائے گا‘ عثمان جنت میں جائے گا‘ علی جنت میں جائے گا‘ طلحہ جنت میں جائے گا‘

1234- رواه الترمذي: 3748، وأحمد 193/1، وخرجه الألباني في صحيح الترمذي: 2946۔

فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

عبدالرحمٰن جنت میں جائے گا' سعد جنت میں جائے گا' سعید بن زید جنت میں جائے گا اور ابوعبیدہ بن جراح جنت میں جائے گا''۔

بَابُ ذِكْرِ خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَنَفَعَنَا بِمَحَبَّتِهِمْ

باب: حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور ان کی محبت کے ذریعہ ہمیں نفع عطا کرے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ بَيَانُهَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَيَانٌ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَيَانٌ مِنْ قَوْلِ التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَلَا يَنْبَغِي لِمُسْلِمٍ عَقَلَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَشُكَّ فِي هَذَا،

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کا بیان' اللہ کی کتاب میں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے اقوال میں موجود ہے اور اُن کی احسان کے ہمراہ پیروی کرنے والے تابعین کے اقوال میں بھی موجود ہے۔ کسی مسلمان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو کہ وہ اس معاملہ میں شک کرے۔

فَأَمَّا دَلِيلُ الْقُرْآنِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ:

{وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ

جہاں تک قرآن کی دلیل کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ زمین میں اُنہیں نائب مقرر کیا ہے جس طرح اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو نائب بنایا تھا اور اُن کیلئے اُن کے دین کو مستحکم کر دے گا جس دین کے حوالے

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا} [النور: 55]

سے وہ اُن کیلئے راضی ہوا ہے اور اُن کے خوف کے بعد وہ اُنہیں امن نصیب کرے گا' وہ لوگ میری عبادت کرتے ہیں' وہ کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتے ہیں''۔

امام آجری کے تمہیدی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَقَدْ وَاللهِ أَنْجَزَ اللهُ الْكَرِيمُ لَهُمْ مَا وَعَدَهُمْ بِهِ، جَعَلَهُمُ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَكَّنَهُمْ فِي الْبِلَادِ، وَفَتَحُوا الْفُتُوحَ، وَغَنِمُوا الْأَمْوَالَ، وَسَبَوْا ذَرَارِيَّ الْكُفَّارِ، وَأَسْلَمَ فِي خِلَافَتِهِمْ خَلْقٌ كَثِيرٌ، وَقَاتَلُوا مَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ حَتَّى أَجْلَوْهُمْ، وَرَجَعَ بَعْضُهُمْ، كَذَلِكَ فَعَلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ سَيْفُهُ فِيهِمْ سَيْفَ حَقٍّ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، وَكَذَلِكَ الْخَلِيفَةُ الرَّابِعُ وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ سَيْفُهُ فِي الْخَوَارِجِ سَيْفَ حَقٍّ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، فَأَعَزَّ اللهُ الْكَرِيمُ دِينَهُ بِخِلَافَتِهِمْ، وَأَذَلُّوا الْأَعْدَاءَ، وَظَهَرَ أَمْرُ اللهِ، وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ، وَسَنُّوا لِلْمُسْلِمِينَ السُّنَنَ الشَّرِيفَةَ، وَكَانُوا بَرَكَةً عَلَى جَمِيعِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ ان کیلئے پورا کیا اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ بنایا' انہیں زمین میں حکومت عطا کی' انہیں فتوحات عطا کیں' انہیں مالِ غنیمت حاصل ہوا' انہوں نے کافروں کی اولاد کو قیدی بنایا' ان کے عہد خلافت میں بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا جو لوگ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے' ان حضرات نے اُن کے ساتھ جنگیں کیں جن میں سے بعض لوگ واپس اسلام کی طرف آ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا' اُن لوگوں کے درمیان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تلوار حق کی تلوار تھی جو قیامت کا دن قائم ہونے تک (حق شمار ہوتی) رہے گی۔ اسی طرح چوتھے خلیفہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں' خارجیوں کے بارے میں اُن کی تلوار حق کی تلوار تھی جو قیامت قائم ہونے تک (حق شمار ہوتی) رہے گی' تو اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کی خلافت کے ذریعہ اپنے دین کو غلبہ عطا کیا' اپنے دشمنوں کو ذلت سے دوچار کیا' اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو گیا خواہ مشرکین کو یہ بات اچھی نہ لگتی ہو۔ ان حضرات نے مسلمانوں کیلئے عمدہ طریقے ایجاد کیے اور یہ سب حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اُمت کیلئے جس کا تعلق اہلِ سنت والجماعت سے ہے' (یہ سب حضرات) اُن سب (اہل سنت) کیلئے برکت ہیں۔

وَاَمَّا مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّهُ رَوَى سَفِينَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً

ثُمَّ قَالَ: اَمْسَكَ اَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرُ عَشْرًا، وَعُثْمَانُ ثِنْتَا عَشْرَةَ، وَعَلِيٌّ سِتًّا، وَكَذَا وُلُّوهَا.

جہاں تک اُن احادیث کا تعلق ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے تو اُن میں سے ایک روایت وہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خلافت تیس سال تک رہے گی''۔

پھر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حکومت کے دو سال ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دس سال ہیں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہ سال ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چھ سال ہیں' یہ حضرات اتنے عرصہ کیلئے حکمران رہے۔

وَكَذَا رَوَى اَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبِيهًا بِهَذَا، وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

وَسَنَذْكُرُ السُّنَنَ وَالْآثَارَ فِي ذَلِكَ

اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند منقول ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حکمرانوں کا تعلق قریش سے ہوگا''۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کا مرکز خلفاء کی سنت اختیار کرنا لازم ہے' تم مضبوطی سے اُسے تھام کے رکھو''۔

اب ہم اس بارے میں سنن اور آثار ذکر کریں گے۔

خلافت تیس سال رہے گی

1237- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَمَّادُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1237- رواہ أحمد 22/5، وأبو داؤد: 4646، والترمذی: 2227، وخرجه الألبانی فی الصحیحة: 459.

بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً

ثُمَّ قَالَ: اَمْسِكْ، خِلَافَةُ اَبِي بَكْرٍ سَنَتَانِ، وَعُمَرَ عَشْرٌ، وَعُثْمَانَ ثِنْتَا عَشْرَةَ، وَعَلِيٍّ سِتٌّ

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: قُلْتُ لِحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ: سَفِينَةُ الْقَائِلُ: اَمْسِكْ قَالَ: نَعَمْ

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خلافت تیس سال رہے گی''۔

پھر اُنہوں نے (یعنی حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے' یا کسی اور راوی نے) یہ بات بیان کی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال رہی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دس سال رہی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ سال رہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چھ سال رہی۔

علی بن جعد بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ سے دریافت کیا: خلافت کی مدت بیان کرنے والے صاحب حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

1238- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا: اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَفِينَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْخِلَافَةُ فِي اُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً

فَحَسَبْنَا فَوَجَدْنَا اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جمہان بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری اُمت میں خلافت تیس سال رہے گی''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ہم نے حساب لگایا تو ہم نے یہ پایا کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم (کے مجموعی اُدوار تیس سال کے ہیں)۔

1238- انظر السابق۔

1239- وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً

قَالَ: فَعَدُّوا ذَلِكَ فَوَجَدُوهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلِحَدِيثِ سَفِينَةَ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خلافت میری اُمت میں تیس سال رہے گی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اسے شمار کیا تو اسے ایسا پایا۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے کئی طرق ہیں۔

1240- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: وَلَمْ نَكْتُبْهُ إِلَّا عَنْهُ، وَكَانَ أَبِي يَسْأَلُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: وَفَدْنَا مَعَ زِيَادٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ لِأَبِي: يَا أَبَا بَكْرَةَ حَدِّثْنَا بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر عبداللہ بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن حسن مقسمی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' امام ابوداؤد کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ روایت صرف ان صاحب کے حوالے سے نوٹ کی ہے' میرے والد نے ان کے بارے میں تحقیق کی تھی' وہ بیان کرتے ہیں: حجاج بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ زیاد کے ساتھ ایک وفد کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب اُن کے ہاں گئے تو اُنہوں نے میرے والد سے کہا: اے ابوبکرہ! آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی سنی ہو۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

1239- انظر: 1237.

1240- رواہ أحمد 5/44 وأبو داؤد: 3635.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا

"خلافت تیس سال رہے گی پھر بادشاہی ہوگی"۔

خلفاء راشدین کے بارے میں پیشگوئی

1241- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَيَكُونَنَّ مِنْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، لَا يَلْبَثُ بَعْدِي إِلَّا قَلِيلًا. وَصَاحِبُ رَحَا دَارَةِ الْعَرَبِ يَعِيشُ حَمِيدًا، وَيَمُوتُ شَهِيدًا فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ: وَأَنْتَ يَسْأَلُكَ النَّاسُ أَنْ تَخْلَعَ قَمِيصًا كَسَاكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَئِنْ خَلَعْتَهُ لَمْ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ

"عنقریب تمہارے درمیان بارہ خلفاء ہوں گے' ابوبکر صدیق میرے بعد تھوڑے عرصہ کیلئے خلیفہ رہے گا' پھر اُس کے بعد چکی والا شخص ہوگا جس کا ٹھکانہ عرب ہوگا وہ قابلِ تعریف زندگی بسر کرے گا اور شہید ہونے کے طور پر انتقال کرے گا۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر بن خطاب۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: لوگ تم سے یہ مطالبہ کریں گے کہ تم اُس قمیص کو اُتار دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پہنائی ہے' اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! اگر تم نے اُسے اُتار دیا تو تم اُس

1241- الحديث ضعفه الألباني في تخريج أحاديث السنة: 1152۔

فِي سَمِّ الْخِيَاطِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ: مَا لَنَا وَلِهَذَا، إِنَّمَا جَلَسْنَا لِتُذَكِّرَنَا قَالَ: فَقَالَ: أَمَا لَوْ تَرَكْتَنِي لَأَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ فِيهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا.

وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہیں ہوتا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا:) ہمارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ ہم تو اس لیے بیٹھے ہیں تاکہ آپ ہمیں وعظ و نصیحت کریں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم مجھے ایسے ہی رہنے دیتے تو میں تمہیں ایک ایک کر کے اُن تمام حضرات کے بارے میں بتاتا جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

1242- وَأَنْبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ شُفَيٍّ الْأَصْبَحِيِّ، فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شفی اصبحی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

يَكُونُ خَلْفِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً، أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْبَثُ خَلْفِي إِلَّا قَلِيلًا، وَصَاحِبُ رَحَا دَارِهِ الْعَرَبُ يَعِيشُ حَمِيدًا، وَيَمُوتُ شَهِيدًا قَالُوا: وَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنْ كَسَاكَ اللهُ قَمِيصًا، فَأَرَادَكَ

''میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے' ابوبکر میرے بعد تھوڑا عرصہ رہے گا' پھر چکی والا شخص ہوگا جس کا ٹھکانہ عرب ہوگا وہ قابلِ تعریف زندگی گزارے گا اور شہید ہونے کے طور پر انتقال کرے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر بن خطاب۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص

النَّاسُ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ خَلَعْتَهُ، لَا تُرَحْ رِيحَ الْجَنَّةِ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ

پہنائے گا اور لوگ اُسے اُتارنے کا ارادہ کریں گے تو تم اُسے نہ اُتارنا' اُسے ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم نے اُسے اُتارا تو تم اُس وقت تک جنت کی خوشبو نہ سونگھو گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل نہیں ہو جاتا''۔

دیگر حکمرانوں پر تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ وَلِيَ الْخِلَافَةَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ خَلْقٌ كَثِيرٌ فَمِنْهُمْ مَنْ عَدَلَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَصَّرَ فِيمَا يَجِبُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَأَسْرَفَ، وَقَدْ وَرَدَ الْجَمِيعُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ، وَقَدْ أَمَرَنَا نَحْنُ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لَهُمْ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَبِالصَّلَاةِ خَلْفَهُمْ، وَبِالْجِهَادِ مَعَهُمْ، وَبِالْحَجِّ مَعَهُمْ، مَعَ الْبَرِّ مِنْهُمْ وَالْفَاجِرِ، وَالْعَدْلِ مِنْهُمْ وَالْجَائِرِ، وَلَا نَخْرُجُ عَلَيْهِمْ، وَالصَّبْرِ حَتَّى يُفَرِّجَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے بعد بہت سے لوگ خلیفہ بنے' اُن میں سے کسی نے عدل سے کام لیا تو اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اور کسی نے اللہ تعالیٰ کے لازم کردہ احکام میں کوتاہی کی اور زیادتی کی تو یہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے' اُس نے ہمیں اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا ہے جبکہ کوئی معصیت کی بات نہ ہو اور اُن کے پیچھے نماز ادا کرنے کا اور اُن کے ساتھ جہاد کرنے کا اور اُن کے ساتھ حج کرنے کا اور اُن کے نیک اور گناہگار فرد کے ساتھ رہنے کا اور عادل اور ظالم کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے' ہم اُن کے خلاف خروج نہیں کریں گے اور صبر سے کام لیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کشادگی عطا کردے۔

قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ مَا تَقُولُ فِي أُمَرَائِنَا هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: مَا عَسَى أَنْ أَقُولَ فِيهِمْ، هُمْ لِحَجِّنَا، وَهُمْ لِغَزْوِنَا، وَهُمْ لِقَسْمِ فَيْئِنَا، وَهُمْ لِإِقَامَةِ حُدُودِنَا، وَاللهِ إِنَّ طَاعَتَهُمْ لَغَيْظٌ، وَإِنَّ

ایک شخص نے حسن بصری سے کہا: اے ابوسعید! ہمارے ان حکمرانوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حسن بصری نے کہا: میں ان کے بارے میں رائے بیان کر دیتا ہوں' یہ ہمارے حج کیلئے ہیں' ہمارے جنگ کرنے کیلئے ہیں' ہمارے درمیان مالِ غنیمت تقسیم کرنے کیلئے ہیں' ہمارے درمیان حدود قائم کرنے کیلئے ہیں' اللہ

فُرْقَتَهُمْ لَكُفْرٌ. وَمَا يُصْلِحُ اللهُ بِهِمْ اَكْثَرُ مِمَّا يُفْسِدُ

کی قسم! ان کی پیروی کرنا غیظ ہے اور ان سے علیحدگی کفر ہے' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ جو بہتریاں عطا کرتا ہے وہ اُس سے زیادہ ہیں اور جو ان سے خرابیاں سامنے آتی ہیں۔

وَقِيلَ لِلْحَسَنِ: يَا اَبَا سَعِيدٍ اِنَّ خَارِجِيًّا خَرَجَ بِالْحَرِيبَةِ. فَقَالَ: الْمِسْكِينُ رَاَى مُنْكَرًا فَاَنْكَرَهُ. فَوَقَعَ فِيمَا هُوَ اَنْكَرُ مِنْهُ

حسن بصری سے یہ کہا گیا: اے ابوسعید! حریبہ کے مقام پر ایک خارجی شخص نے بغاوت کی ہے' تو اُنہوں نے کہا: ایک مسکین شخص نے ایک منکر چیز دیکھی تو اُس کا انکار کیا اور ایک ایسی صورتِ حال کا شکار ہو گیا جو اُس سے زیادہ منکر ہے۔

بَابُ بَيَانِ خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ اَنَّهُ لَمْ يَخْتَلِفْ مَنْ شَمَلَهُ الْاِسْلَامُ وَاَذَاقَهُ اللهُ الْكَرِيمُ طَعْمَ الْاِيمَانِ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ خَلِيفَةٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اِلَّا اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. لَا يَجُوزُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَقُولَ غَيْرَ هٰذَا. وَذٰلِكَ لِدَلَائِلَ خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِهَا. وَخَصَّهُ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيَاتِهِ. وَاَمَرَ بِهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ جو شخص اسلام کا پیروکار ہو اور جسے اللہ تعالیٰ نے ایمان کا ذائقہ چکھایا ہو وہ اس بارے میں اختلاف نہیں کرے گا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلیفہ صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں' کسی مسلمان کیلئے اس کے علاوہ مؤقف اختیار کرنا جائز نہیں ہے اور یہ چیز دلائل کے ذریعہ ثابت ہے' اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت کے حوالے سے خصوصیت عطا کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خصوصیت عطا کی اور اپنی وفات کے بعد بھی اُن کے بارے میں حکم دیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خصوصیات

مِنْهَا: اَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ

ان باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ

الرِّجَالِ، وَأَوَّلُ مَنْ صَدَّقَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَحِبَهُ وَأَحْسَنَ الصُّحْبَةَ، وَأَنْفَقَ عَلَيْهِ مَالَهُ، وَصَاحَبَهُ فِي الْغَارِ، وَالْمُنَزَّلُ عَلَيْهِ السَّكِينَةُ، وَعَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهُ أَخْرَجَهُ مِنَ الْمُعَاتَبَةِ، وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

عنہ مردوں میں اسلام قبول کرنے والے پہلے فرد ہیں' یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی' آپ ﷺ کے ساتھ رہے اور اچھے طریقہ سے ساتھ رہے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر اپنا مال خرچ کیا' وہ غار میں آپ ﷺ کے ساتھی تھے' اُن پر سکینت نازل ہوئی' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں تمام مخلوق پر عتاب کیا صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نہیں کیا' اُنہیں اُس عتاب سے باہر نکال دیا۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ} [التوبة: 40] الْآيَةَ.

''اور اگر تم اس (رسول) کی مدد نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی اس وقت بھی مدد کی جب کفر کرنے والوں نے اُسے (مکہ سے) نکال دیا تھا' وہ دو میں ایک تھے جب وہ دونوں غار میں تھے''۔

وَالصَّابِرُ مَعَهُ بِمَكَّةَ فِي كُلِّ شِدَّةٍ، وَرَفِيقُهُ فِي الْهِجْرَةِ، وَمَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُمْكِنْهُ الْخُرُوجُ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَمَرَ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ، فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، وَلَا يَتَقَدَّمَ غَيْرُهُ، وَصَلَّى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ میں ہر شدت پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صبر کرتے رہے' وہ ہجرت میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھی تھے' جب نبی اکرم ﷺ اتنے شدید بیمار ہوئے کہ آپ نماز پڑھانے کیلئے تشریف نہیں لے جا سکتے تھے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کرنے کا حکم دیا' اُنہوں نے لوگوں کو نمازیں پڑھائیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کو آگے نہیں کیا' بلکہ خود نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی۔

وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَقَالَ لِبِلَالٍ: إِنْ أَبْطَأْتُ فَقَدِّمْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بنو عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے کیلئے تشریف لے کر گئے تھے' آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر میں آنے میں تاخیر کر دوں تو تم ابوبکر کو

بِالنَّاسِ

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ اَبُو بَكْرٍ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي بَكْرٍ وَهُمَا فِي الْغَارِ وَقَدْ عَلِمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اِنَّمَا حُزْنُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِشْفَاقُهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟

فَكُلُّ هَذِهِ الْخِصَالُ الشَّرِيفَةُ الْكَرِيمَةُ دَلَّتْ عَلَى اَنَّهُ الْخَلِيفَةُ بَعْدَهُ، لَا يَشُكُّ فِي هَذَا مُؤْمِنٌ

آگے کر دینا وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے گا۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے ساتھ اور مال کے اعتبار سے میرے ساتھ سب سے اچھا سلوک ابوبکر نے کیا ہے''۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا' جب یہ دونوں حضرات غار میں موجود تھے اور نبی اکرم ﷺ یہ بات جانتے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تمام تر پریشانی اور اندیشہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا تھا: اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا' اللہ تعالیٰ ہو۔

تو جن صاحب میں یہ تمام معزز خصوصیات پائی جاتی ہوں تو یہ خصوصیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد خلیفہ ہوگا' کوئی مؤمن اس بات کا انکار نہیں کر سکتا۔

بعد از وصال کے بارے میں تلقین

وَاَمَّا مَا كَانَ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَاِنَّهُ رَوَاهُ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْكَ تُعَرِّضُ بِالْمَوْتِ فَقَالَ لَهَا: اِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَاْتِي اَبَا بَكْرٍ

جہاں تک وفات کے بعد نبی اکرم ﷺ کے اُن کو نامزد کرنے کا تعلق ہے تو اس کی دلیل وہ روایت ہے جو جبیر بن مطعم نے نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے کسی معاملہ کے بارے میں آپ کے ساتھ بات چیت کی تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ دوبارہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو۔ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے (کہ جب میں دوبارہ آؤں) اور آپ کو نہ پاؤں۔ اُس کی مراد یہ تھی کہ اگر (اُس وقت) آپ ﷺ کا انتقال ہو چکا ہو تو کیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

ثُمَّ بَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ مَعْرِفَةً مِنْهُمْ بِحَقِّ أَبِي بَكْرٍ وَفَضْلِهِ، وَبَايَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَهُوَ أَوَّلُ مَنْ بَايَعَهُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

پھر مہاجرین اور انصار نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور اُن حضرات کو اس بات کی معرفت حاصل تھی کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حق ہے اور اُن کو یہ فضیلت حاصل ہے۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بھی اُن کی بیعت کی تھی اور بنو ہاشم میں سے اُن کی بیعت کرنے والے پہلے فرد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

وَرَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقْتَ مَا قُتِلَ: اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا؟ فَقَالَ: مَا أَسْتَخْلِفُ، وَلَكِنْ إِنْ يُرِدِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَيْرًا يَجْمَعْهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى خَيْرِهِمْ

امام شعبی نے شقیق بن سلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا (اور وہ زخمی ہو گئے) تو اُن سے کہا گیا کہ آپ کسی کو ہم پر اپنا نائب مقرر کر دیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی کو اپنا نائب مقرر نہیں کروں گا' اگر اللہ تعالیٰ اس اُمت کے بارے میں بھلائی کا ارادہ رکھے گا تو اُن لوگوں کو اُن میں سے سب سے بہتر شخص پر جمع کر دے گا جس طرح اُس نے اپنے نبی کے بعد اُن لوگوں کو اُن لوگوں میں سے سب سے بہتر شخص (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر جمع کر دیا تھا۔

وَرُوِيَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَامَ بَعْدَمَا بُويِعَ لَهُ وَبَايَعَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَأَصْحَابُهُ قَامَ ثَلَاثًا يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَقَلْتُكُمْ بِيعَتَكُمْ، هَلْ مِنْ كَارِهٍ؟ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَوَائِلِ النَّاسِ فَيَقُولُ: لَا وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ، قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

یہ روایت بھی منقول ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت ہو گئی تو وہ اس کے بعد کھڑے ہوئے' اُس وقت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی اُن کی بیعت کر چکے تھے اور اُن کے ساتھی بھی بیعت کر چکے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین مرتبہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے لوگو! کیا میں تمہاری بیعت کو واپس کر دوں' کیا کوئی شخص اس کو ناپسند کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگوں میں آگے بیٹھے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ؟ وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ، وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْكَوَّا، وَقَيْسُ بْنُ عُبَادٍ، وَقَدْ سَأَلَاهُ بَعْدَ رُجُوعِهِ مِنْ قِتَالِ الْجَمَلِ فَقَالَا: هَلْ مَعَكَ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنْ يَكُونَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَا وَاللهِ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَا تَرَكْتُ أَخَا تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ وَلَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِهِ، وَلَوْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا يَدِي هٰذِهِ، وَلٰكِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. نَبِيُّ رَحْمَةٍ لَمْ يَمُتْ فَجْأَةً، وَلَمْ يُقْتَلْ قَتْلًا. مَرِضَ لَيَالِيَ وَأَيَّامًا، وَأَيَّامًا وَلَيَالِيَ. يَأْتِيهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ. فَيَقُولُ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ وَهُوَ يَرَى مَكَانِي. فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرْنَا فِي أَمْرِنَا فَإِذَا الصَّلَاةُ عَضُدُ الْإِسْلَامِ وَقِوَامُ الدِّينِ. فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا، فَوَلَّيْنَا الْأَمْرَ أَبَا بَكْرٍ. فَأَقَامَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا. الْكَلِمَةُ جَامِعَةٌ. وَالْأَمْرُ وَاحِدٌ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنَّا اثْنَانِ. وَلَا

اور بولے: اللہ کی قسم! جی نہیں! ہم نہ تو آپ کو یہ واپس کرنے دیں گے اور نہ ہی آپ سے واپسی کا مطالبہ کریں گے اللہ کے رسول نے آپ کو مقدم قرار دیا تھا تو کون آپ کو پیچھے کرسکتا ہے؟ اُس کے بعد ایک طویل روایت ہے جس میں یہ بات مذکور ہے کہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں، ایک مرتبہ عبداللہ بن کوا اور قیس بن عباد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ اُس وقت کی بات ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگِ جمل کے بعد واپس آ رہے تھے اُن دونوں حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آپ کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی عہد تھا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسی عہد کے موجود ہونے کا تعلق ہے تو اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے اگر میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی عہد ہوتا تو تیم بن مرہ سے تعلق رکھنے والا فرد (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) یا خطاب کے صاحبزادے ان میں سے کسی کو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر نہ بیٹھنے دیتا اگرچہ ان کا مقابلہ کرنے والا میں اکیلا فرد ہوتا لیکن تمہارے نبی نبی رحمت تھے اُن کا انتقال اچانک نہیں ہوا تھا اور نہ ہی وہ شہید ہوئے تھے وہ کچھ عرصہ بیمار رہے تھے اس دوران ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کیلئے کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے مرتبہ و مقام کا پتا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور ہم نے اپنے معاملہ کا جائزہ لیا تو پتا چلا کہ نماز اسلام کا بنیادی رکن اور دین کی بنیاد ہے تو ہم اپنی

شَهِدَ اَحَدٌ مِنَّا عَلَى اَحَدٍ بِالشِّرْكِ، وَلَا يَقْطَعُ مِنْهُ الْبَرَاءَةَ. فَكُنْتُ وَاللهِ آخُذُ إِذَا أَعْطَانِي، وَأَغْزُو إِذَا أَغْزَانِي، وَأَضْرِبُ بِيَدِي هَذِهِ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ وَلَّاهَا عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

دنیا کیلئے اُس فرد کے حوالے سے راضی ہو گئے جس کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ ہمارے دین کیلئے راضی تھے' تو ہم نے حکومت کی ذمہ داری حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دے دی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان ایسے کلمہ کو ظاہر کیا جو جامع تھا اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو ایک ہی تھا' اس کے بارے میں ہم میں سے دو آدمیوں کی رائے بھی مختلف نہیں تھی اور نہ ہی ہم میں سے کوئی ایک کسی دوسرے کے بارے میں شرک کا گواہ تھا اور نہ ہی برأت اُن سے لاتعلق ہوئی تھی' اللہ کی قسم! جب اُنہوں (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے مجھے کوئی ادائیگی کی تو میں نے اُسے حاصل کیا' جب اُنہوں نے مجھے کسی جنگ میں جانے کیلئے کہا تو میں اُس جنگ میں گیا' میں نے اُن کی موجودگی میں لوگوں پر حدود جاری کیں' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: ثُمَّ ذَكَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ وَمِنْ شَرَفِهِ وَبَيْعَتِهِ لَهُ وَرِضَاهُ بِذَلِكَ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لَهُ، وَسَنَذْكُرُ مَا قَالَهُ فِي الْجَمِيعِ إِنْ شَاءَ اللهُ وَصَدَقَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' اُن کی فضیلت کا' اُن کے شرف کا' اُن کی بیعت کرنے اور اپنی رضامندی کا اور اُن کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کا ذکر کیا' اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو کچھ بھی بیان کیا تھا وہ ہم آگے چل کر بیان کریں گے' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بالکل سچ کہا تھا۔

وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ فَصَلَّى

حسن بصری سے یہ روایت منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مقدم کیا تھا تا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حالانکہ

بِالنَّاسِ، وَقَدْ رَأَى مَكَانِي، وَمَا كُنْتُ غَائِبًا وَلَا مَرِيضًا، وَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُقَدِّمَنِي لَقَدَّمَنِي فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مرتبہ و مقام سے واقف تھے اور میں وہاں غیر موجود نہیں تھا اور بیمار بھی نہیں تھا' اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے آگے کرنا چاہتے تو مجھے آگے کر دیتے' تو ہم اپنی دنیا کیلئے اُس فرد کے حوالے سے راضی ہوئے' جس فرد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کیلئے راضی تھے۔

عبدخیر کی روایت

وَرَوَى عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ يَقُولُ: قَبَضَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ: فَأَثْنَى عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَّتِهِ، ثُمَّ قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى خَيْرِ مَا قَبَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَحَدًا، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسُنَّتِهِمَا، ثُمَّ قُبِضَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَنَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، يَعْنِي سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَضْلِ، وَثَنَّى أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ

عبدخیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح جس عالم میں قبض کی' وہ اُن میں سب سے بہتر صورت تھی جو کسی بھی نبی کی روح کے قبض کے وقت ہوتی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اس کی تعریف کی اور پھر بیان کیا: اُس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ اور آپ کی سنت کے مطابق عمل کیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو وہ بہترین حالت میں ہوا' جس میں اللہ تعالیٰ نے کسی کی بھی روح کو قبض کرنا تھا' وہ اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد' اس اُمت میں سب سے بہتر فرد تھے' پھر اُس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اُنہوں نے اُن دونوں صاحبان کے طریقہ اور سنت کے مطابق عمل کیا اور اُن کا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ جو کسی کا بہترین حالت میں ہو سکتا ہے اور وہ اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر فرد تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے تشریف لے گئے' اُس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے' اُس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ گئے' یعنی فضیلت کے اعتبار سے نبی

بِالْفَضْلِ، وَثَلَّثَ عُمَرُ بِالْفَضْلِ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سبقت حاصل ہے' آپ کے بعد فضیلت کے اعتبار سے دوسرا مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد فضیلت کے اعتبار سے تیسرا مقام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هٰذَا كُلُّهُ مَعَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِي فَضْلِ اَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا. وَسَنَذْكُرُ فَضْلَهُمَا مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا يُقِرُّ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهِ اَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيُسْخِنُ بِهِ اَعْيُنَ الْمُنَافِقِينَ، وَيُذِلُّ نَفْسَ كُلِّ رَافِضِيٍّ وَنَاصِبِيٍّ قَدْ خَطَى بِهِمْ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَسَلَكَ بِهِمَا طُرُقَ الشَّيْطَانِ فَاسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمْ، فَهُمْ فِي غَيِّهِمْ يَتَرَدَّدُونَ، وَعَنْ طَرِيقِ الرَّشَادِ مُتَنَكِّبُونَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام روایات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کے بارے میں ہیں اور ہماری بیان کی ہوئی بات پر دلالت کرتی ہیں۔ اب ہم دونوں حضرات کی فضیلت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وہ اقوال ذکر کریں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی آنکھوں کو ٹھنڈک دے گا اور منافقین کی آنکھوں کو گرم کر دے گا اور وہ ہر رافضی اور ناصبی کے نفس کو ذلیل کر دے گا جو حق کے راستہ سے ہٹ گئے ہیں اور یہ دونوں شیطان کے راستہ پر چلتے ہیں' شیطان انہیں گھیرے میں لے چکا ہے اور یہ لوگ گمراہی میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور انہوں نے ہدایت کے راستہ سے منہ موڑ لیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاَخْبَارِ الَّتِي دَلَّتْ عَلَى مَا قُلْنَا

باب: اُن روایات کا تذکرہ جو ہماری بیان کی ہوئی بات پر دلالت کرتی ہیں

1243- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی چیز کے حوالے سے آپ کے ساتھ بات چیت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو یہ ہدایت کی کہ وہ دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ!

-1243 رواہ البخاری:3659، ومسلم:2386۔

قَالَ: اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْكَ؟ كَاَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ فَقَالَ: اِنْ لَمْ تَجِدِينِي اْئتِي اَبَا بَكْرٍ

اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں آپ کو (دوسری مرتبہ آنے پر) نہ پاؤں۔ اُس عورت کی مراد یہ تھی کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہو گیا (تو مجھے کیا کرنا ہوگا)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

حضرت ابوبکر کے پاس آنے کی ہدایت

1244- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ حَدَّثَهُ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ: اِنْ جِئْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ اَجِدْكَ؟ تُعَرِّضُ بِالْمَوْتِ فَقَالَ لَهَا: اِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي اَبَا بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں:

اُن کے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی معاملہ کے بارے میں بات چیت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے کوئی حکم دیا' اُس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں۔ اُس خاتون کی مراد موت تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

1245- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو تُمَيْلَةَ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن عمر ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے اللہ کے خلیفہ! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا خلیفہ نہیں

1244- انظر السابق۔

قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِاَبِي بَكْرٍ: يَا خَلِيفَةَ اللهِ
قَالَ: لَسْتُ بِخَلِيفَةِ اللهِ، وَلٰكِنِّي خَلِيفَةُ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوں بلکہ میں اللہ کے رسول کا خلیفہ ہوں۔

خلیفۂ رسول کا خطاب

1246- وَاَنْبَاَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قِيلَ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا خَلِيفَةَ اللهِ قَالَ: اَنَا خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا رَاضٍ بِذٰلِكَ يَعْنِي فَكَرِهَ اَنْ يُقَالَ: يَا خَلِيفَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن عمر نے ابن ابوملیکہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:-

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے اللہ کے خلیفہ! تو اُنہوں نے فرمایا: میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہوں اور میں اس بات پر راضی ہوں۔یعنی اُنہوں نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا کہ یہ کہا جائے: اے اللہ کے خلیفہ!

امام جعفر صادق کی نقل کردہ روایت

1247- وَاَنْبَاَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ الطَّيَّارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَلِيَنَا اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَخَيْرُ خَلِيفَةٍ اَرْحَمُهُ بِنَا وَاَحْنَاهُ عَلَيْنَا

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے نگران بنے اور وہ بہترین خلیفہ تھے' وہ ہم پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور ہم پر سب سے زیادہ مہربان تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

1248- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مَنْصُورٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ يَعْنِي: ابْنَ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَبِي جَنَابٍ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا قَالَ: مَا أَسْتَخْلِفُ، وَلَكِنْ إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَيْرًا يَجْمَعُهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِهِمْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ کسی کو ہم پر خلیفہ مقرر کردیں؟ اُنہوں نے فرمایا: میں کیوں خلیفہ مقرر کروں' اگر اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا تو اُن لوگوں کو اُن لوگوں کے سب سے بہتر فرد پر جمع کردے گا جس طرح اُن لوگوں کو اُن کے نبی کے بعد اُن لوگوں کے سب سے بہتر فرد پر جمع کردیا تھا۔

1249- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَاوِرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن سفیان بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے جنگِ جمل کے موقع پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الْإِمَارَةَ لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا عَهْدًا فَنَتَّبِعَ أَمْرَهُ، وَلَكِنَّا رَأَيْنَاهَا مِنْ تِلْقَاءِ أَنْفُسِنَا، اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ

اما بعد! جہاں تک حکومت کا معاملہ ہے تو اس بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ساتھ کوئی عہد نہیں لیا تھا کہ جس میں ہم آپ کے حکم کی پیروی کرتے' ہم نے اس کے بارے میں اپنی رائے پیش کی تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو وہ ٹھیک رہے اور اُنہوں نے درستگی کو اختیار کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو وہ بھی ٹھیک رہے اور اُنہوں نے درستگی کو اختیار کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تائید

1250- وَحَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ، قَالَ: قَامَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَمَا بُويِعَ لَهُ وَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَصْحَابُهُ قَامَ ثَلَاثًا يَقُولُ: اَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ اَقَلْتُكُمْ بِيعَتَكُمْ هَلْ مِنْ كَارِهٍ؟ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَوَائِلَ النَّاسِ يَقُولُ: لَا وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ، وَلَا نَسْتَقِيلُكَ قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو جحاف بیان کرتے ہیں:

بیعت ہو جانے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں نے بیعت کی تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! میں تمہاری بیعت تمہیں واپس کر دیتا ہوں' کیا کوئی شخص ایسا ہے جو ناپسند کرتا ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ جو لوگوں کے آگے بیٹھے ہوئے تھے' وہ کھڑے ہوئے اور بولے: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہم آپ کو بیعت واپس نہیں کرنے دیں گے' ورنہ ہی بیعت واپس کرنے کیلئے کہیں گے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مقدم قرار دیا تھا تو پھر کون آپ کو مؤخر کر سکتا ہے؟

1251- اَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اِدْرِيسَ تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْجَحَّافِ قَالَ: احْتَجَبَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّاسِ ثَلَاثًا يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ فَيَقُولُ: قَدْ اَقَلْتُكُمْ بَيْعَتِي فَبَايِعُوا مَنْ شِئْتُمْ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَقُولُ: لَا وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو جحاف بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین دن لوگوں کے سامنے نہیں آئے' وہ روزانہ لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھتے تھے اور فرماتے تھے: میں اپنی بیعت تمہیں واپس کر دیتا ہوں' تم لوگ جس کی چاہو بیعت کر لو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہم نہ تو آپ کو بیعت واپس کرنے دیں گے اور نہ ہی آپ سے بیعت واپس کرنے کا مطالبہ کریں گے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مقدم کیا تھا تو کون ہے جو آپ کو

وَلَا نَسْتَقِيلُكَ قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ

مؤخر کردے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خراجِ تحسین

1252- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ الْهِلَالِيِّ قَالَ: وَافَقْنَا مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ ذَاتَ يَوْمٍ طِيبَ نَفْسٍ وَمِزَاحًا فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا عَنْ أَصْحَابِكَ، قَالَ: كُلُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ أَصْحَابِكَ خَاصَّةً، قَالَ: مَا كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبٌ إِلَّا كَانَ لِي صَاحِبًا قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ سَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صِدِّيقًا عَلَى لِسَانِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَعَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَهُ لِدِينِنَا فَرَضِينَاهُ لِدُنْيَانَا...... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نزال بن سبرہ ہلالی بیان کرتے ہیں:

[illegible] مزاج بہت خوشگوار تھا' ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اپنے ساتھیوں کے بارے میں ہمیں بتائیے۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں اپنے خاص ساتھیوں کے بارے میں بتائیے۔ انہوں نے فرمایا: جو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھی ہے وہ میرا بھی ساتھی ہے۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائیے! تو انہوں نے فرمایا: وہ ایک ایسے شخص ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کی زبانی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی' ''صدیق'' رکھا ہے' وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ تھے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کیلئے اُن سے راضی ہوئے تو ہم اپنی دنیا کیلئے اُن سے راضی ہو گئے ..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

حقیقتِ حال کی وضاحت

1253- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَقَدْ رَأَى مَكَانِي، وَمَا كُنْتُ غَائِبًا وَلَا مَرِيضًا، وَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُقَدِّمَنِي لَقَدَّمَنِي، فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کیلئے آگے کیا تھا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری حیثیت کا پتا تھا' میں غیر موجود بھی نہیں تھا' بیمار بھی نہیں تھا' اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے آگے کرنا چاہتے تو مجھے آگے کر دیتے' اس لیے ہم اپنی دنیا کیلئے اُس شخص سے راضی ہوئے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کے حوالے سے راضی تھے۔

حضرت علی کے بارے میں تفصیلی روایت

1254- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْكَوَّا، وَقَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَمَا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ الْجَمَلِ فَقَالَا لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِكَ هَذَا الَّذِي سِرْتَ: رَأْيًا رَأَيْتَهُ حِينَ تَفَرَّقَتِ الْأُمَّةُ، وَاخْتَلَفَتِ الدَّعْوَةُ، إِنَّكَ أَحَقُّ النَّاسِ بِهَذَا الْأَمْرِ. فَإِنْ كَانَ رَأْيًا

حسن بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن کوا اور قیس بن عباد' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ جنگ جمل ختم ہونے کے بعد کی بات ہے' ان دونوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں اپنی اس روانگی کے بارے میں بتائیے کہ کیا یہ آپ کی ذاتی رائے ہے جو اُس وقت سامنے آئی جب اُمت میں اختلاف ہو گیا اور دعوت دینے والے مختلف ہو گئے' آپ اس معاملہ کے بارے میں سب سے زیادہ حق رکھتے ہیں' اگر یہ آپ کی ذاتی رائے ہے تو ہم آپ کی رائے کو قبول کرتے ہیں اور اگر اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے کوئی عہد لیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے آپ قابلِ اعتماد اور امین ہیں' جو بھی

رَأَيْتَهُ أَجْبْنَاكَ فِي رَأْيِكَ. وَإِنْ كَانَ عَهْدًا عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَنْتَ الْمَوْثُوقُ الْمَأْمُونُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا تُحَدِّثُ عَنْهُ. قَالَ: فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَانَ الْقَوْمُ إِذَا تَكَلَّمُوا تَشَهَّدُوا. قَالَ: فَقَالَ: أَمَّا أَنْ يَكُونَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللهِ. وَلَوْ كَانَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ أَخَا تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ. وَلَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِهِ. وَلَوْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا يَدِي هَذِهِ. وَلَكِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ رَحْمَةٍ. لَمْ يَمُتْ فَجَاءَةً. وَلَمْ يُقْتَلْ قَتْلًا. مَرِضَ لَيَالِيَ وَأَيَّامًا. وَأَيَّامًا وَلَيَالِيَ. فَيَأْتِيهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ. فَيَقُولُ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. وَهُوَ يَرَى مَكَانِي. فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. نَظَرْنَا فِي أَمْرِنَا. فَإِذَا الصَّلَاةُ عَضُدُ الْإِسْلَامِ وَقِوَامُ الدِّينِ فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لِدِينِنَا فَوَلَّيْنَا الْأَمْرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَأَقَامَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا. الْكَلِمَةُ جَامِعَةٌ.

آپ اُن کے حوالے سے بیان کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب وہ کوئی بات چیت کرتے تھے تو پہلے کلمۂ شہادت پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک میرے پاس نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کسی عہد کے ہونے کا تعلق ہے تو ایسا نہیں ہے' اللہ کی قسم! اگر میرے پاس نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کوئی عہد ہوتا تو میں تیم بن مرہ سے تعلق رکھنے والے فرد (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)' یا خطاب کے صاحبزادے (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو' نبی اکرم ﷺ کے منبر پر کبھی نہ رہنے دیتا' خواہ میرے پاس صرف میرے اپنے ہاتھ ہوتے' لیکن تمہارے نبی' نبی رحمت تھے' آپ کا انتقال اچانک نہیں ہوا تھا اور نہ آپ کو قتل کیا گیا' آپ کچھ عرصہ بیمار رہے تھے' اس دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ' آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو نماز کیلئے اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے' (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) نبی اکرم ﷺ میری حیثیت کو جانتے تھے' جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اور ہم نے اپنے معاملہ کا جائزہ لیا تو (یہ بات سامنے آئی کہ) نماز' اسلام کو مضبوط کرنے والی چیز اور دین کا ستون ہے تو ہم اپنی دنیا کیلئے اُس فرد کے حوالے سے راضی ہو گئے' نبی اکرم ﷺ جس سے ہمارے دین کے حوالے سے راضی تھے' تو ہم نے حکومت کا نگران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بنا دیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان جامع کلمہ کو برقرار رکھا' لوگوں کے درمیان اتفاق رہا' اس حوالے سے دو آدمیوں کی رائے بھی ایک دوسرے

وَالْأَمْرُ وَاحِدٌ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنَّا اثْنَانِ، وَلَا يَشْهَدُ أَحَدٌ مِنَّا عَلَى أَحَدٍ بِالشِّرْكِ، وَلَا نَقْطَعُ مِنْهُ الْبَرَاءَةَ. فَكُنْتُ وَاللهِ آخُذُ إِذَا أَعْطَانِي، وَأَغْزُو إِذَا أَغْزَانِي، وَأَضْرِبُ بِيَدِي هَذِهِ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَلَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ وَلَّاهَا عُمَرَ رَحِمَهُ اللهُ فَأَقَامَ عُمَرُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا. الْكَلِمَةُ جَامِعَةٌ وَالْأَمْرُ وَاحِدٌ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنَّا اثْنَانِ. وَلَا يَشْهَدُ أَحَدٌ مِنَّا عَلَى أَحَدٍ بِالشِّرْكِ. وَلَا نَقْطَعُ مِنْهُ الْبَرَاءَةَ. فَكُنْتُ وَاللهُ آخُذُ إِذَا أَعْطَانِي. وَأَغْزُو إِذَا أَغْزَانِي. وَأَضْرِبُ بِيَدِي هَذِهِ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا حَضَرَتْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْوَفَاةُ ظَنَّ أَنَّهُ إِنْ يَسْتَخْلِفْ خَلِيفَةً فَيَعْمَلُ ذَلِكَ الْخَلِيفَةُ بِخَطِيئَةٍ إِلَّا لَحِقَتْ عُمَرَ فِي قَبْرِهِ. فَأَخْرَجَ مِنْهَا وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ. وَجَعَلَهَا فِي سِتَّةِ رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ. فَقَالَ: هَلْ لَكُمْ أَنْ أَدَعَ نَصِيبِي مِنْهَا عَلَى أَنْ أَخْتَارَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَآخُذَ مِيثَاقَنَا عَلَى أَنْ نَسْمَعَ وَنُطِيعَ لِمَنْ وَلَّاهُ أَمْرَنَا. فَضَرَبَ بِيَدِهِ يَدَ عُثْمَانَ فَبَايَعَهُ فَنَظَرْتُ فِي أَمْرِي. فَإِذَا طَاعَتِي قَدْ سَبَقَتْ بَيْعَتِي. وَإِذَا الْمِيثَاقُ فِي

سے مختلف نہیں تھی' ہم میں سے کوئی ایک شخص کسی دوسرے کو مشرک قرار نہیں دیتا تھا' ہم نے اُن سے لاتعلقی اختیار نہیں کی' اللہ کی قسم! جب بھی اُنہوں نے مجھے کچھ دیا میں نے وہ وصول کیا' جب بھی اُنہوں نے مجھے کسی جنگ میں جانے کیلئے کہا' میں جنگ میں گیا' میں نے اُن کی موجودگی میں اپنے ہاتھوں کے ذریعہ لوگوں کو حدود کی سزا دی' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکومت کا نگران مقرر کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان جامع کلمہ کو قائم کیا' معاملہ ایک رہا' اس کے بارے میں دو آدمیوں کے درمیان اختلاف نہیں ہوا' ہم میں سے کوئی ایک کسی دوسرے کے بارے میں شرک کی گواہی نہیں دیتا تھا اور ہم نے اُن سے لاتعلقی اختیار نہیں کی' اللہ کی قسم! جب بھی اُنہوں نے مجھے کچھ دیا تو میں نے وہ حاصل کیا اور جب اُنہوں نے مجھے کسی جنگ میں بھیجا' میں اُس جنگ میں شریک ہوا' اُن کے سامنے میں نے لوگوں پر اپنے ان ہاتھوں کے ذریعہ حدود قائم کیں' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے یہ سوچا کہ اگر وہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیتے ہیں اور وہ خلیفہ کوئی کوتاہی کرے گا تو اس کا نتیجہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی قبر میں بھگتنا پڑے گا تو اُنہوں نے حکومت کے معاملہ سے اپنی اولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو باہر نکال دیا اور اس معاملہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے چھ افراد کے درمیان مقرر کیا جن میں سے ایک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے' اُنہوں نے کہا: کیا تم لوگ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ میں اس حکومت میں سے اپنا حصہ ترک کر دیتا ہوں اس شرط پر کہ میں اللہ کیلئے اور اُس کے رسول

عُنُقِي لِعُثْمَانَ فَاتَّبَعْتُ عُثْمَانَ رَحِمَهُ اللهُ لِطَاعَتِهِ حَتَّى أَدَّيْتُ لَهُ حَقَّهُ

کیلئے کسی چیز کو اختیار کروں گا اور پھر اُنہوں نے یہ پختہ عہد لیا کہ ہم اُس کی اطاعت وفرمانبرداری کریں گے جو حکومت کا نگران بنے گا' پھر اُنہوں نے اپنا ہاتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے دیا اور اُن کی بیعت کر لی' میں نے اپنے معاملہ کا جائزہ لیا تو میری اطاعت' میری بیعت میں تھی اور یہ عہد میری گردن پر تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیلئے تھا تو میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اُن کی پیروی کی اور اُن کے حق کو [illegible]۔

1255- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ التُّسْتَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَامَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ، أَيُّمَا رَجُلٍ نَدِمَ عَلَى بَيْعَتِي لَمَّا قَامَ عَلَى رِجْلَيْهِ قَالَ: فَأَكَبَّ النَّاسُ كَأَنَّمَا صُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ السُّخْنُ قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَمَعَهُ السَّيْفُ، فَدَنَا مِنْهُ حَتَّى وَضَعَ رِجْلًا عَلَى عَتَبَةِ الْمِنْبَرِ وَالْأُخْرَى عَلَى الْحَصْبَا فَقَالَ: وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے [illegible] کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں:

جب لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تو وہ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی نصیحت کرتا ہوں' جو شخص میری بیعت کے حوالے سے ندامت کا شکار ہے وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے اپنے سریوں جھکا لیے جس طرح اُن کے سروں پر گرم پانی ڈال دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اُن کے سامنے کھڑے ہوئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تلوار بھی تھی' وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قریب ہوئے یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنا ایک پاؤں منبر کی سیڑھی پر رکھا اور دوسرا زمین پر رکھا اور بولے: اللہ کی قسم! نہ تو ہم آپ کو یہ بیعت واپس کرنے دیں گے اور نہ ہی آپ سے اس کی واپسی کا مطالبہ کریں گے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مقدم کیا ہے تو کون آپ کو مؤخر کر سکتا ہے؟

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ

حضرت علی کا شیخین کو خراجِ تحسین

1256- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرْوَانَ الْفِلَسْطِينِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِنَفَرٍ مِنَ الشِّيعَةِ يَتَنَاوَلُونَ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَيَنْتَقِصُونَهُمَا، فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَرَرْتُ بِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِكَ يَذْكُرُونَ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ بِغَيْرِ الَّذِي هُمَا فِيهِ مِنَ الْأُمَّةِ أَهْلٌ، وَلَوْلَا أَنَّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّكَ تُضْمِرُ لَهُمَا مِثْلَ مَا أَعْلَنُوا مَا اجْتَرَءُوا عَلَى ذَلِكَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَعُوذُ بِاللهِ، أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أُضْمِرَ لَهُمَا إِلَّا الَّذِي أَتَمَنَّى عَلَيْهِ الْمُضِيَّ، لَعَنَ اللهُ مَنْ أَضْمَرَ لَهُمَا إِلَّا الْحَسَنَ الْجَمِيلَ، أَخَوَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَاحِبَاهُ وَوَزِيرَاهُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ قَامَ دَامِعَ الْعَيْنِ يَبْكِي قَابِضًا عَلَى يَدِي حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَعِدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں:

میرا گزر شیعہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس سے ہوا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر تنقید کر رہے تھے اور اُن کی تنقیص کر رہے تھے' میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میرا گزر آپ کے کچھ اصحاب کے پاس سے ہوا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر اس حوالے سے کر رہے تھے کہ جو کرنا مناسب نہیں تھا' اگر اُن لوگوں کا یہ گمان نہ ہوتا کہ وہ جس چیز کو اعلانیہ کر رہے ہیں' آپ اُن دونوں حضرات کے حوالے سے پوشیدہ طور پر وہی جذبات رکھتے ہیں تو اُن لوگوں کو ایسا کرنے کی جرأت نہیں ہونی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اُن دونوں حضرات کے حوالے سے کوئی چیز پوشیدہ رکھوں' صرف وہی چیز ہے جو میں نے آرزو کی تھی جو گزرے وقت کی بات ہے' اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے جو اُن دونوں کے حوالے سے کوئی چیز پوشیدہ رکھے' البتہ اچھی سوچ ہو سکتی ہے' یہ دونوں حضرات' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے' آپ کے ساتھی تھے' آپ کے وزیر تھے' ان دونوں حضرات پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور

الْمِنْبَرَ، وَجَلَسَ عَلَيْهِ مُتَمَكِّنًا قَابِضًا عَلَى لِحْيَتِهِ يَنْظُرُ فِيهَا، وَهِيَ بَيْضَاءُ، حَتَّى اجْتَمَعَ لَهُ النَّاسُ، ثُمَّ قَامَ فَتَشَهَّدَ بِخُطْبَةٍ مُوجَزَةٍ بَلِيغَةٍ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ سَيِّدَيْ قُرَيْشٍ وَأَبَوَيِ الْمُسْلِمِينَ بِمَا أَنَا عَنْهُ مُتَنَزِّهٌ، وَعَمَّا قَالُوا عَنْهُ بَرِيءٌ، وَعَلَى مَا قَالُوا مُعَاقِبٌ، أَمَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، لَا يُحِبُّهُمَا إِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَلَا يُبْغِضُهُمَا إِلَّا فَاجِرٌ رَدِيءٌ، صَحِبَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ يَأْمُرَانِ وَيَنْهَيَانِ وَيَقْضِيَانِ وَيُعَاقِبَانِ، فَمَا يُجَاوِزَانِ فِيمَا يَصْنَعَانِ رَأْيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرَى مِثْلَ رَأْيِهِمَا رَأْيًا، وَلَا يُحِبُّ كَحُبِّهِمَا أَحَدًا، مَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَنْهُمَا رَاضٍ، وَالْمُؤْمِنُونَ عَنْهُمَا رَاضُونَ، أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى صَلَاةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَصَلَّى بِهِمْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَبَضَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاخْتَارَ لَهُ مَا عِنْدَهُ، وَوَلَّاهُ

اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے' اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' وہ مسجد میں داخل ہوئے' وہ منبر پر چڑھے اور منبر پر جم کر بیٹھ گئے' اُنہوں نے اپنی داڑھی اپنی مٹھی میں پکڑی ہوئی تھی اور اُس کا جائزہ لے رہے تھے' اُس میں کچھ بال سفید تھے' اُنہوں نے مختصر اور بلیغ خطبے کے الفاظ مین تشہد کے کلمات پڑھے اور پھر بولے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے! کہ وہ قریش کے دو سرداروں اور مسلمانوں کے دو بڑوں کے حوالے سے ایسا تذکرہ کرتے ہیں جس سے میں لاتعلق ہوں اور ایسے لوگ جو کہتے ہیں میں اُس سے بری الذمہ ہوں اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اُس بات پر میں اُنہیں سزا دوں گا' اُس ذات کی قسم جس نے دانہ کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے' ان دونوں حضرات کے ساتھ کوئی پرہیزگار مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی گناہگار گندا شخص ہی ان سے بغض رکھے گا اور یہ دونوں سچائی اور وفا کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے' یہ دونوں حضرات حکم دیتے رہے' منع کرتے رہے' فیصلہ کرتے رہے' سزا دیتے رہے' انہوں نے جو کچھ بھی کیا اُس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تجاوز نہیں کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وہی رائے ہوتی تھی جو ان دونوں حضرات کی رائے ہوتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ان دونوں صاحبان سے محبت رکھتے تھے اُس طرح کسی اور سے محبت نہیں رکھتے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دنیا سے) رخصت ہوئے تو آپ ان دونوں حضرات سے راضی تھے اور اہلِ ایمان بھی ان دونوں حضرات سے راضی تھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اہلِ ایمان کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سات دن تک لوگوں کو نماز پڑھائی تھی' جب

الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ، وَفَوَّضُوا الزَّكَاةَ اِلَيْهِ لِاَنَّهُمَا مَقْرُونَتَانِ. ثُمَّ اَعْطَوْهُ الْبَيْعَةَ طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ. اَنَا اَوَّلُ مَنْ سَنَّ ذٰلِكَ لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. وَهُوَ لِذٰلِكَ كَارِهٌ يَوَدُّ اَحَدًا مِنَّا كَفَاهُ ذٰلِكَ. وَكَانَ وَاللّٰهِ خَيْرَ مَنْ بَقِيَ. وَاَرْاَفَهُ رَاْفَةً. وَاَحْسَنَهُ وَرَعًا. وَاَقْدَمَهُ سِنًّا وَاِسْلَامًا. شَبَّهَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيكَائِيلَ رَاْفَةً وَرَحْمَةً. وَبِاِبْرَاهِيمَ عَفْوًا وَوَقَارًا. فَسَارَ فِينَا سِيرَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَتّٰى مَضَى عَلَى اَجَلِهِ ذٰلِكَ. ثُمَّ وَلَّى الْاَمْرَ بَعْدَهُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاسْتَاْمَرَ الْمُسْلِمِينَ فِي هٰذَا فَمِنْهُمْ مَنْ رَضِيَ بِهِ. وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ. وَكُنْتُ فِيمَنْ رَضِيَ فَلَمْ يُفَارِقِ الدُّنْيَا حَتّٰى رَضِيَ بِهِ مَنْ كَانَ كَرِهَهُ. فَاَقَامَ الْاَمْرَ عَلَى مِنْهَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِهِ. يَتْبَعُ آثَارَهُمَا كَاتِّبَاعِ الْفَصِيلِ اَثَرَ اُمِّهِ. وَكَانَ وَاللّٰهِ رَفِيقًا رَحِيمًا بِالضُّعَفَاءِ. وَلِلْمُؤْمِنِينَ عَوْنًا. وَنَاصِرًا لِلْمَظْلُومِينَ عَلَى الظَّالِمِينَ. لَا تَاْخُذُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ. ثُمَّ ضَرَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَقِّ عَلَى لِسَانِهِ. وَجَعَلَ الصِّدْقَ مِنْ شَاْنِهِ حَتّٰى كُنَّا نَظُنُّ اَنَّ مَلَكًا يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ. فَاَعَزَّ اللّٰهُ بِاِسْلَامِهِ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دے دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اُس چیز کو اختیار کیا جو اُس کی بارگاہ میں ہے اور اہلِ ایمان نے اُنہیں حکومت کا منصب دے دیا اور زکوٰۃ کا معاملہ اُن کے سپرد کیا کیونکہ یہ دونوں حکم ملے ہوئے ہیں تو پھر لوگوں نے اپنی بیعت بھی اُنہیں دے دی' انہوں نے اپنی دلی خوشی کے ساتھ ایسا کیا' زبردستی ایسا نہیں کیا' بنو عبدالمطلب میں سے میں وہ پہلا فرد تھا جس نے ایسا کیا حالانکہ وہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) اس چیز کو ناپسند کرتے تھے' اُن کی یہ خواہش تھی کہ ہم میں سے کوئی اور یہ منصب سنبھال لے حالانکہ اللہ کی قسم! باقی رہ جانے والوں میں وہ سب سے بہتر تھے' سب سے زیادہ مہربان تھے' سب سے زیادہ پرہیزگار تھے' اپنی عمر اور اسلام کے حوالے سے سب سے مقدم تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں مہربانی اور رحمت کے حوالے سے حضرت میکائیل علیہ السلام اور معاف کرنے اور وقار کے اعتبار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کار کے مطابق ہمارے درمیان طریقہ کار اختیار کیا یہاں تک کہ جب اُن کا آخری وقت قریب آیا تو اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے خلیفہ بنے' اُنہوں نے اس بارے میں مسلمانوں کی مرضی معلوم کی تھی تو اُن میں سے کچھ لوگ اس بات پر راضی تھے اور کچھ اس کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن میں اُن لوگوں میں سے تھا جو اس بات سے راضی تھے (کہ اگلا خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہونا چاہیے) اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے تو جو شخص اُن کی حکومت کو ناپسند کرتا تھا وہ بھی اُن سے راضی تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور آپ کے ساتھی کے طریقہ کے

الْإِسْلَامَ. وَجَعَلَ هِجْرَتَهُ لِلدِّينِ قِوَامًا.
وَأَلْقَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي قُلُوبِ الْمُنَافِقِينَ
الرَّهْبَةَ. وَفِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ الْمَحَبَّةَ.
شَبَّهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَظًّا غَلِيظًا عَلَى
الْأَعْدَاءِ. وَبِنُوحٍ حَنِقًا مُغْتَاظًا عَلَى الْكُفَّارِ.
الضَّرَّاءُ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ آثَرُ عِنْدَهُ مِنَ
السَّرَّاءِ عَلَى مَعْصِيَةِ اللَّهِ. فَمَنْ لَكُمْ
بِمِثْلِهِمَا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا. وَرَزَقَنَا الْمُضِيَّ
عَلَى أَثَرِهِمَا وَالْحُبَّ لَهُمَا. فَمَنْ لَكُمْ بِمِثْلِهِمَا
فَإِنَّهُ لَا يُبْلَغُ مَبْلَغُهُمَا إِلَّا بِاتِّبَاعِ أَثَرِهِمَا.
وَالْحُبِّ لَهُمَا. فَمَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُمَا. وَمَنْ
لَمْ يُحِبَّهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي. وَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ.
وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ فِي أَمْرِهِمَا
لَعَاقَبْتُ عَلَى هَذَا أَشَدَّ الْعُقُوبَةِ. وَلَكِنَّهُ لَا
يَنْبَغِي أَنْ أُعَاقِبَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ. أَلَا فَمَنْ
أُتِيتُ بِهِ يَقُولُ هَذَا بَعْدَ الْيَوْمِ فَإِنَّ عَلَيْهِ
مَا عَلَى الْمُفْتَرِي. أَلَا وَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ
بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ. وَعُمَرُ. ثُمَّ اللَّهُ أَعْلَمُ
بِالْخَيْرِ أَيْنَ هُوَ. أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَيَغْفِرُ اللَّهُ
لِي وَلَكُمْ

مطابق حکومت کے نظام کو چلایا' وہ ان دونوں حضرات کی یوں پیروی
کرتے رہے جس طرح چھوٹا بچہ اپنی ماں کی پیروی کرتا ہے' اللہ کی
قسم! وہ مہربان تھے' کمزوروں پر رحم کرنے والے تھے' اہلِ ایمان
کے مددگار تھے' ظالموں کے خلاف مظلوموں کی مدد کرنے والے تھے'
اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ
نہیں کرتے تھے۔ پھر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو اُن کی زبان پر
جاری کر دیا تھا اور سچائی کو اُن کی شان بنا دیا تھا یہاں تک کہ ہم لوگ
یہ گمان کرتے تھے کہ فرشتہ اُن کی زبانی کلام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
اُن کے اسلام قبول کرنے کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا کیا' اُن کی
ہجرت کو دین کیلئے مضبوطی کا باعث بنایا' اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے
دلوں میں اُن کا خوف ڈال دیا تھا اور اہلِ ایمان کے دلوں میں اُن کی
محبت ڈال دی تھی' نبی اکرم ﷺ نے دشمنوں کے خلاف سختی اور
شدت کے حوالے سے اُنہیں حضرت جبریل علیہ السلام کے مشابہ
قرار دیا تھا اور کفار پر غیظ وغضب اور سختی کے اظہار کے حوالے سے
اُنہیں حضرت نوح علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی
اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہوئے' تنگی کا شکار ہونا اُن کے نزدیک
اللہ تعالیٰ کی معصیت کے حوالے سے خوشحالی کا شکار ہونے سے زیادہ
قابلِ ترجیح تھا' تو تم لوگوں میں سے کون ان دونوں حضرات کی مانند
ہے! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان دونوں پر نازل ہوں' اللہ تعالیٰ ان دونوں
کے نقشِ قدم کی پیروی ہمیں نصیب کرے اور ان دونوں کی محبت ہمیں
نصیب کرے' تم میں سے کون ان دونوں کی مانند ہو سکتا ہے! کیونکہ
ان کے طریقہ تک تبھی پہنچا جا سکتا ہے جب ان کے قدموں کے نشان
کی پیروی کی جائے اور ان سے محبت رکھی جائے' جو شخص مجھ سے

(یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) محبت رکھتا ہے اُسے ان دونوں حضرات سے محبت رکھنی چاہیے' جو شخص ان سے محبت نہیں رکھتا وہ گویا مجھ سے بھی بغض رکھتا ہے اور میں ایسے شخص سے لاتعلق ہوں' اگر ان دونوں حضرات کے معاملہ کے بارے میں' میں پہلے بیان کر چکا ہوتا تو میں ایسی صورت میں شدید ترین سزا دیتا' لیکن جس معاملہ کے بارے میں' میں نے پہلے آگاہ نہیں کیا' اُس کے بارے میں سزا دینا مناسب نہیں ہے' خبردار! آج کے دن کے بعد میرے پاس اگر کوئی ایسا شخص لایا گیا جو (ان حضرات کی شان میں گستاخی کرتا ہو) تو ایسے شخص کو جھوٹا الزام لگانے والے کی مانند سزا دی جائے گی' خبردار! اس اُمت میں اس اُمت کے نبی کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہیں' پھر اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون زیادہ بہتر ہے' میں نے یہ اپنی بات کہہ دی ہے' اللہ تعالیٰ میری اور تم لوگوں کی مغفرت کرے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَنَذْكُرُ فِي هَذَا الْبَابِ قِصَّةَ وَفَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَسُجِّيَ عَلَيْهِ ارْتَجَّتِ الْمَدِينَةُ بِالْبُكَاءِ كَيَوْمِ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَاكِيًا مُسْرِعًا مُسْتَرْجِعًا وَهُوَ يَقُولُ: الْيَوْمَ انْقَطَعَتْ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ أَبُو بَكْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُسَجًّى فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ أَبَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس باب میں ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا قصہ ذکر کریں گے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا اور اُنہیں (کفن میں) ڈھانپ دیا گیا تو مدینہ منورہ میں اُسی طرح شدید آہ و بکا گونجنے لگی' جس طرح اُس دن تھی جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے تیزی کے ساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے آئے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: آج نبوت کی خلافت ختم ہوگئی۔ وہ آ کر اُس دروازہ کے پاس ٹھہر گئے جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی میت موجود تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کپڑے کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ

بَكْرٍ كُنْتَ إِلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنِيسَهُ وَمُسْتَرَاحَهُ وَثِقَتَهُ وَمَوْضِعَ سِرِّهِ وَمُشَاوَرَتِهِ، وَكُنْتَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلَامًا، وَأَخْلَصَهُمْ إِيمَانًا، وَأَشَدَّهُمْ يَقِينًا، وَأَخْوَفَهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَأَعْظَمَهُمْ غَنَاءً فِي دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَحْوَطَهُمْ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَحْدَبَهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَأَيْمَنَهُمْ عَلَى أَصْحَابِهِ، وَأَحْسَنَهُمْ صُحْبَةً، وَأَكْثَرَهُمْ مَنَاقِبَ، وَأَفْضَلَهُمْ سَوَابِقَ، وَأَرْفَعَهُمْ دَرَجَةً، وَأَقْرَبَهُمْ وَسِيلَةً، وَأَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَسَمْتًا وَرَحْمَةً وَفَضْلًا، أَشْرَفَهُمْ مَنْزِلَةً، وَأَكْرَمَهُمْ عَلَيْهِ وَأَوْثَقَهُمْ عِنْدَهُ، فَجَزَاكَ اللهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَعَنْ رَسُولِهِ خَيْرًا، كُنْتَ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ، صَدَّقْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَذَّبَهُ النَّاسُ فَسَمَّاكَ اللهُ فِي تَنْزِيلِهِ صِدِّيقًا فَقَالَ فِي كِتَابِهِ:

پر رحم کرے! آپ نبی اکرم ﷺ کے پسندیدہ فرد' نبی اکرم ﷺ کے ساتھی' آپ ﷺ کی راحت کے حصول کا باعث' آپ ﷺ کے قابلِ اعتماد' آپ ﷺ کے رازدار اور مشاورت کرنے والے فرد تھے' آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا' ایمان کے اعتبار سے سب سے خالص تھے' یقین کے اعتبار سے سب سے مضبوط تھے' اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ خوب رکھنے والے تھے' اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں خوشحالی کے حوالے سے سب سے عظمت والے تھے' اُس کے رسول ﷺ کے حوالے سے سب سے زیادہ ساتھ دینے والے تھے' اسلام کے سب سے زیادہ خیرخواہ تھے' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب پر سب سے زیادہ اچھائی کرنے والے تھے' صحبت کے اعتبار سے اُن میں سب سے عمدہ تھے' سب سے زیادہ مناقب والے تھے' سبقت والے اُمور کے حوالے سے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے تھے' درجہ کے اعتبار سے سب سے بلند تھے' وسیلہ کے اعتبار سے سب سے قریبی تھے' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چال ڈھال' رحمت اور فضل کے حوالے سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے' سب سے زیادہ مقام اور سب سے زیادہ معزز تھے اور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ اعتماد تھے' اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو اسلام کی طرف سے اور اپنے رسول ﷺ کی طرف سے جزائے خیر عطا کرے! آپ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سماعت اور بصارت کی طرح تھے' آپ رضی اللہ عنہ نے اُس وقت نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی جب لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو جھٹلایا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کا نام صدیق رکھتے ہوئے' اُس نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا:

{وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ} [الزمر:33]

’’اور وہ شخص جو سچائی لے کر آیا اور جس نے اُس کی تصدیق کی‘‘۔

أَبُو بَكْرٍ وَآسَيْتَهُ حِينَ بَخِلُوا، وَاَقَمْتَ مَعَهُ عِنْدَ الْمَكَارِهِ حِينَ عَنْهُ قَعَدُوا، وَصَحِبْتَهُ فِي الشِّدَّةِ أَكْرَمَ الصُّحْبَةِ، وَصَاحَبْتَهُ فِي الْغَارِ، وَالْمُنَزَّلُ عَلَيْهِ السَّكِينَةُ، وَرَفِيقُهُ فِي الْهِجْرَةِ وَخَلَفْتَهُ فِي دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي أُمَّتِهِ أَحْسَنَ الْخِلَافَةِ حِينَ ارْتَدَّ النَّاسُ فَقُمْتَ بِالْأَمْرِ مَا لَمْ يَقُمْ بِهِ خَلِيفَةُ نَبِيٍّ، فَنَهَضْتَ حِينَ وَهَنَ أَصْحَابُهُ، وَبَرَزْتَ حِينَ اسْتَكَانُوا، وَقَوِيتَ حِينَ ضَعُفُوا، وَلَزِمْتَ مِنْهَاجَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُنْتَ خَلِيفَتَهُ حَقًّا، لَمْ تَنَازَعْ وَلَمْ تُضَدَعْ بِرَغْمِ الْمُنَافِقِينَ، وَكَبْتِ الْكَافِرِينَ، وَكُرْهِ الْحَاسِدِينَ، وَفِسْقِ الْفَاسِقِينَ وَغَيْظِ الْبَاغِينَ، وَقُمْتَ بِالْأَمْرِ حِينَ فَشَلُوا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ. ثُمَّ قَالَ: رَضِينَا عَنِ اللهِ قَضَاهُ، وَسَلَّمْنَا لَهُ أَمْرَهُ، وَاللهِ لَنْ يُصَابَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِكَ أَبَدًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَسَنَذْكُرُهُ بِطُولِهِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

اس سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' آپ رضی اللہ عنہ نے اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جب لوگوں نے بخل سے کام لیا' ناپسندیدہ صورتِ حال میں جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھ گئے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے رہے' شدت میں آپ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور اچھے طریقہ سے ساتھ رہے' غار میں آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی رہے' آپ رضی اللہ عنہ پر سکینت نازل ہوئی' ہجرت کے دوران آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیقِ سفر تھے' پھر اللہ کے دین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ فرائض عمدہ طریقہ سے سرانجام دیئے' جب لوگ مرتد ہو گئے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے معاملہ کو اس طرح سنبھالا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ سنبھال سکتا ہے' جب لوگ کمزور ہو رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے مضبوطی کا اظہار کیا' جب لوگ چھپ رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے' جب لوگ کمزور تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے قوت کا اظہار کیا' آپ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ کو لازم پکڑا اور آپ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خلیفہ بنے' آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی تنازع نہیں ہوا' آپ رضی اللہ عنہ سے کوئی اختلاف نہیں کیا گیا' اگرچہ منافقین کا کوئی بھی گمان ہو' کافروں کا جو بھی خیال ہو' حسد کرنے والوں کو جتنا بھی بُرا ہو اور فاسقوں میں جو بھی خرابی ہے اور باغیوں میں جتنا بھی غصہ ہو' جب

معاملات خراب ہو رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے معاملات کو سنبھالا۔ اُس کے بعد راوی نے آخر تک پوری روایت ذکر کی ہے' پھر اُنہوں نے یہ الفاظ کہے: ہم اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں اور اُس کا معاملہ اُس کے سپرد کرتے ہیں' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد مسلمانوں کو آپ رضی اللہ عنہ (کے انتقال جیسی) کسی مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' ہم اس روایت کو طویل مکمل روایت کے طور پر کسی اور مقام پر ذکر کریں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: مَنْ يَقُولُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، غَيْرَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ بَيْعَتِهِ لَهُ وَرِضَاهُ بِذٰلِكَ، وَمَعُونَتِهِ لَهُ وَذِكْرِ فَضْلِهِ فَقَدِ افْتَرَى عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَنَحَلَهُ اِلَى مَا قَدْ بَرَّاَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ مِنْ مَذَاهِبِ الرَّافِضَةِ الَّذِينَ قَدْ خَطِئَ بِهِمْ عَنْ سَبِيلِ الرَّشَادِ. فَاِنْ قَالَ: فَاِنَّهُ قَدْ رُوِيَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ لَمْ يُبَايِعْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اِلَّا بَعْدَ اَشْهُرٍ، ثُمَّ بَايَعَهُ قِيلَ لَهُ: اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَعْلَى قَدْرًا، وَاَصْوَبَ رَاْيًا مِمَّا تَنْحَلُهُ اِلَيْهِ الرَّافِضَةُ. وَذٰلِكَ اَنَّ الَّذِي يَنْحَلُ هٰذَا اِلَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے حوالے سے جو شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف اُس کے برعکس بات منسوب کرتا ہے جو ہم ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کی بیعت بھی کی تھی اور اُس بیعت سے راضی بھی تھے' اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ساتھ بھی دیا اور اُن کی فضیلت کا بھی ذکر کیا۔ (تو جو شخص اس کے برعکس بیان کرتا ہے) وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے اور اُن کی نسبت ایک ایسی چیز کی طرف کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں لاتعلق رکھا ہے یہ رافضیوں کا مسلک ہے جو ہدایت کے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں' اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ بات منقول ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایک مہینہ تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی اُس کے بعد اُن کی بیعت کی تھی' تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عقل نصیب ہوئی تھی اُس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس سے زیادہ بلند مرتبہ کے

أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَيْهِ فِيهِ أَشْيَاءُ لَوْ عَقَلَ مَا يَقُولُ كَانَ سُكُوتُهُ أَوْلَى بِهِ مِنَ الِاحْتِجَاجِ بِهِ. بَلْ مَا يُعْرَفُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. غَيْرَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ مِنَ الرِّضَا وَالتَّسْلِيمِ بِخِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَكَذَا أَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْخِلَافَةِ وَالْفَضْلِ

مالک ہیں اور زیادہ درست رائے رکھتے ہیں اُس چیز کے مقابلہ میں جو رائے رافضیوں نے اُن کی طرف منسوب کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا شخص امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف جو چیز منسوب کرتا ہے اس میں ایسے پہلو پائے جاتے ہیں کہ اگر اُسے اپنی کہی ہوئی بات کی سمجھ ہوتی تو اُس کیلئے اس سے استدلال کرنے کی بہ نسبت خاموش رہنا زیادہ مناسب ہوتا' بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے معروف بات اس کے برعکس ہے جس کا ہم ذکر بھی کر چکے ہیں کہ وہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے رضامندی اور اُسے تسلیم کرنا تھا' اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں خلافت اور فضیلت کے حوالے سے گواہی دی ہے۔ (جیسا کہ درجِ ذیل روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے)

حضرت جعفر طیار کے صاحبزادے کا بیان

1257- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وَلِيَنَا أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ فَخَيْرُ خَلِيفَةٍ أَرْحَمُهُ بِنَا وَأَحْنَاهُ عَلَيْنَا

''حضرت ابوبکر ہمارے حکمران بن گئے اور وہ بہترین خلیفہ تھے جو ہمارے لیے سب سے زیادہ رحم دل اور ہم پر سب سے زیادہ زیادہ مہربان تھے''۔

امام آجری کی اختتامی بحث

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً، وَقَى اللهُ شَرَّهَا قِيلَ لَهُ: إِنْ كُنْتَ مِمَّنْ يَعْقِلُ فَاعْلَمْ أَنَّ هَذَا مَدْحٌ لِبَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَلَيْسَ هُوَ ذَمًّا لَهَا يَا جَاهِلُ. فَإِنْ قَالَ: كَيْفَ؟ قِيلَ لَهُ: لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدُفِنَ اجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَمَضَى إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَمَعَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَخَشِيَ أَنْ يُحْدِثُوا شَيْئًا لَا يُسْتَدْرَكُ سَرِيعًا فَكَلَّمَهُمْ بِمَا يَحْسُنُ، وَيَجْمُلُ مِنَ الْكَلَامِ، وَوَعَظَهُمْ فَقَالَ مِنْهُمْ قَائِلٌ: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تو یہ کہا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوگئی تھی۔ تو اُس سے یہ کہا جائے گا: اگر تم ایسے فرد ہوتے جس میں کوئی عقل ہوتی تو تم یہ بات جان لیتے کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تعریف ہے' یہ اُس کی مذمت نہیں ہے' اے ناواقف شخص! اگر وہ کہے کہ وہ کیسے؟ تو اُس سے یہ کہا جائے گا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر دیا گیا تو انصار سقیفہ بنو ساعدہ میں اکٹھے ہوئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن حضرات کے پاس تشریف لے کر گئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے' اُنہیں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں وہ ایسی صورتِ حال پیدا نہ کر دیں جس کا جلد سدِ باب نہ ہو سکے تو اُنہوں نے ان حضرات کے ساتھ عمدہ کلام کیا' بہترین گفتگو کی' اُنہیں وعظ و نصیحت کی تو اُن میں سے کسی شخص نے یہ کہہ دیا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَلَوْ تَمَّ هَذَا لَكَانَ فِيهِ بَلَاءٌ عَظِيمٌ، وَاخْتَلَفَتِ الْكَلِمَةُ؛ لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَا خَلِيفَتَيْنِ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ، فَقَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِتَوْفِيقِ اللهِ الْكَرِيمِ لَهُ فَقَالَ: لَأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مُدَّ يَدَكَ أُبَايِعْكَ، فَمَدَّ يَدَهُ فَبَايَعَهُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر یہ بات مکمل ہوتی تو اس میں بہت بڑی آزمائش موجود ہوتی تھی' معاملہ میں اختلاف آ جانا تھا کیونکہ یہ بات درست نہیں ہے کہ ایک ہی وقت میں دو خلفاء ہوں تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے تحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: مجھے آگے کر کے میری گردن اُڑا دی جائے یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں ایسی قوم کا امیر بن جاؤں جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔ پھر اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے تا کہ

فَعَلِمَتِ الْأَنْصَارُ وَجَمِيعُ الْمُهَاجِرِينَ أَنَّ الْحَقَّ فِيمَا فَعَلَهُ عُمَرُ فَبَايَعَهُ الْجَمِيعُ طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ لَمْ يَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَبَايَعَهُ، وَجَاءَ الزُّبَيْرُ فَبَايَعَهُ، وَجَاءَ بَنُو هَاشِمٍ فَبَايَعُوهُ، فَقَوْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً يَعْنِي: افْتُلِتَتْ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِلشَّيْطَانِ فِيهَا نَصِيبٌ، لَمْ يُسْفَكْ فِيهَا دَمٌ، وَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَهَذَا مَدْحٌ لَهَا لَيْسَ بِذَمٍّ يَا مَنْ يَطْلُبُ الْفِتْنَةَ اعْقِلْ إِنْ كُنْتَ تَعْقِلُ

میں آپ کی بیعت کرلوں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی' تو انصار اور تمام مہاجرین کو اس بات کا علم حاصل ہو گیا کہ اس بارے میں حق وہی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے' تو ان سب حضرات نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اپنی رضامندی کے ساتھ' کسی زبردستی کے بغیر کی اور اس بارے میں اُن میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور اُنہوں نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اُنہوں نے بھی اُن کی بیعت کی' بنو ہاشم آئے اُنہوں نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک تھی' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس بات سے بچی ہوئی تھی کہ شیطان کا بھی اُس میں کوئی حصہ ہو کیونکہ اس بیعت کے حوالے سے کوئی خون نہیں بہایا گیا' اس بیعت کے بارے میں لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوا' تو یہ چیز اُن کی بیعت کی تعریف ہے اُس کی مذمت نہیں ہے' اے وہ شخص جو فتنہ کے طلبگار ہو! اگر تم عقل رکھتے ہو تو بات کو سمجھ جاؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال

1258- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ النَّسَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُشْرِفُ بْنُ سَعِيدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سقیفہ بنوساعدہ کے دن انصار نے اُس کلام کی طرف رجوع کیا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا' (اُنہوں نے یہ کہا

بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رُجُوعُ الْاَنْصَارِ يَوْمَ سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ بِكَلَامٍ قَالَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَاَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ اَنْ يَتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ؟ قَالُوا: كُلُّنَا لَا تَطِيبُ نَفْسُهُ نَحْنُ نَسْتَغْفِرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

تھا:) کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا تاکہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں! اُن لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم میں سے کون اس بات کا خواہش مند ہوگا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھ جائے! تو اُن لوگوں نے کہا: ہم میں سے کوئی بھی اس بات کا خواہش مند نہیں ہوگا اور ہم اس بات سے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اور اُس کا سچ ثابت ہونا

1259- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ الضَّرِيرُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ: اِئْتِنِي بِكَتِفٍ حَتَّى اَكْتُبَ لِاَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَا يُخْتَلَفُ عَلَيْهِ بَعْدِي قَالَتْ: فَلَمَّا قَامَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ اَنْ يُخْتَلَفَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تم میرے پاس (اونٹ کے) کندھے (کی ہڈی) لے کر آؤ' تاکہ میں ابوبکر کے بارے میں ایک ایسی تحریر لکھوا دوں کہ جس کی وجہ سے میرے بعد اُس کے حوالے سے کوئی اختلاف نہ ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اہلِ ایمان ابوبکر کے بارے میں اختلاف نہیں کریں گے۔

1259- رواه مسلم: 2387، وأحمد 106/6.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: كَانَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اخْتَلَفَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَلْ تَتَابَعَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَبَنُو هَاشِمٍ عَلَى بَيْعَتِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ كُلِّ رَافِضِيٍّ مَقْمُوعٍ ذَلِيلٍ. قَدْ بَرَّأَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ مَذْهَبِ السُّوءِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) پھر ویسا ہی ہوا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہوا' مہاجرین' انصار' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور بنو ہاشم نے یکے بعد دیگرے اُن کی بیعت کر لی اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' خواہ ہر رافضی کی ناک خاک آلود ہو! اُس کا قلع قمع ہو اور وہ ذلیل ہو' اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اس بُرے مسلک سے لاتعلق رکھا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خِلَافَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ

باب: امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کا تذکرہ
اللہ تعالیٰ اُن سے اور تمام صحابہ سے راضی ہو!

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَكَانَ أَحَقَّ النَّاسِ بِالْخِلَافَةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِمَا جَعَلَ اللهُ الْكَرِيمُ فِيهِ مِنَ الْأَحْوَالِ الشَّرِيفَةِ الْكَرِيمَةِ وَالدَّلِيلِ عَلَى ذَلِكَ أَنَّهُ لَمَّا عَلِمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَوْضِعَ عُمَرَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعَزَّ بِهِ الْإِسْلَامَ وَعَلِمَ مَوْضِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلِمَ قَدْرَ مَا خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ مِنَ الْفَضَائِلِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کے سب سے زیادہ حقدار حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں بہت سی معزز اور عمدہ خوبیاں اکٹھی کر دی تھیں' اس کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اسلام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مرتبہ و مقام کا اندازہ تھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا کیا اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مرتبہ کا بھی پتا تھا اور اُنہیں اس بات کا بھی علم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں خاص طور پر بہت سے فضائل عطا کیے ہیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے بارے میں اپنے پروردگار سے

فَنَاصَحَ اَبُو بَكْرٍ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاسْتَخْلَفَ عَلَيْهِمْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَعَلِمَ اَنَّ اللهَ مُسَائِلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَمَا اَلِيَ جُهْدًا فِي النَّصِيحَةِ لِلْمُسْلِمِينَ. وَلَقَدْ عَارَضَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ لَهُ: اُذَكِّرُكَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ فَاِنَّكَ قَدِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَى النَّاسِ رَجُلًا فَظًّا غَلِيظًا. وَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَائِلُكَ. فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَجْلِسُونِي. فَاَجْلَسُوهُ فَقَالَ: اَتُفَرِّقُونِي اِلَّا بِاللهِ؟ فَاِنِّي اَقُولُ لَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اِذَا لَقِيتُهُ: اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ اَهْلِكَ

خیرخواہی چاہی اور اُن لوگوں پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا' وہ یہ بات جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اُن سے اس بارے میں حساب لے گا تو اُنہوں نے مسلمانوں کی خیرخواہی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اس حوالے سے اعتراض کیا اور اُن سے یہ کہا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں اور آخرت کی یاد دلاتا ہوں' آپ لوگوں پر ایک ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کر رہے ہیں جو سخت مزاج ہیں' اللہ تعالیٰ آپ سے اس بارے میں حساب لے گا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ! لوگوں نے اُنہیں بٹھایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ کے حوالے سے ڈرا رہے ہو! میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب حاضر ہوؤں گا تو اُس کی بارگاہ میں عرض کروں گا: میں نے اُن لوگوں پر تیرے سب سے بہتر فرد کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

حضرت عمر کی چند خصوصیات کی طرف اشارہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَصَدَقَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَهُ كَذَلِكَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سچ کہا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے کیوں نہ ہوں! جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا''۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي: اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''میرے بعد اِن دو افراد کی پیروی کرنا! ابوبکر اور عمر''۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتی ہے۔

وَقَالَ اَيْضًا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اِنَّ عُمَرَ عَبْدٌ نَاصَحَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَنَصَحَهُ. وَزَوَّجَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ ابْنَتَهُ اُمَّ كُلْثُومٍ بِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَقُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهِيَ عِنْدَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حضرت عمر ایک ایسے بندے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ نے خیر خواہی حاصل کرنا چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں خیر خواہی عطا کی۔ اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم کی شادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تھی؛ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَنَّى اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَثَلَّثَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَعْنِي سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَضْلِ، وَثَنَّى اَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ بِالْفَضْلِ، وَثَلَّثَ عُمَرُ بَعْدَهُمَا بِالْفَضْلِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبقت لے گئے اور حضرت ابوبکر دوسرے درجہ پر آئے اور حضرت عمر تیسرے درجہ پر آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ فضیلت کے اعتبار سے سب سے آگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اُن کے بعد دوسرے درجہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ان دونوں حضرات کے بعد فضیلت کے اعتبار سے تیسرے مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللهُ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا كَانَ اِسْلَامُ عُمَرَ عِزًّا، وَكَانَتْ هِجْرَتُهُ نَصْرًا، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ رَحْمَةً، وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نُصَلِّيَ ظَاهِرِينَ حَتَّى اَسْلَمَ عُمَرُ، وَاِنِّي لَاَحْسَبُ اَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْ عُمَرَ رَحِمَهُ اللهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ فَاِذَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا: اب ہم میں سے نصف لوگ باقی رہ گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا غلبہ تھا' اُن کی ہجرت مدد تھی' اُن کی خلافت رحمت تھی' اللہ کی قسم! ہم لوگ اُس وقت تک کھلے عام نماز ادا نہیں کر سکتے تھے جس وقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کیا اور میں یہ گمان کرتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کے

ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ

درمیان ایک فرشتہ ہے جو انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے جب نیک لوگوں کا ذکر ہوگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر اُن میں پہلے ہوگا۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: اَنْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے یہ کہا: اب ہم میں سے نصف لوگ رہ گئے ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ لَقَدِ اسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَاءِ الْيَوْمَ بِاِسْلَامِ عُمَرَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آسمان والے آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر خوشیاں منا رہے ہیں۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ اِمَّا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَاِمَّا بِاَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:
''اے اللہ! ان دو افراد میں سے جو تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اُس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما' یا عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام''۔

فَسَبَقَتِ الدَّعْوَةُ فِي عُمَرَ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ يُحِبُّهُ

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ دعا قبول ہوگئی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کرتا تھا۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور اُس کے دل پر جاری کیا ہے''۔

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَاِنْ يَكُنْ فِي اُمَّتِي اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:
''پہلی اُمتوں میں محدث ہوتے تھے' اگر میری اُمت میں کوئی ایسا فرد ہوا' تو وہ عمر بن خطاب ہوگا''۔

وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جِبْرِيلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات

عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَقْرِئْ عُمَرَ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّ غَضَبَهُ عِزٌّ، وَرِضَاهُ عَدْلٌ

منقول ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہیں اور اُنہیں یہ بتادیں کہ اُن کا غصہ غلبہ ہے اور اُن کی رضامندی عدل ہے"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا يَكْثُرُ ذِكْرُهَا، وَسَنَذْكُرُهَا فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں اور بھی ایسے فضائل پائے جاتے ہیں جن کا ذکر زیادہ ہو جائے گا' ہم اُنہیں کسی اور مقام پر ذکر کریں گے۔

ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ خَطَبَ النَّاسَ بِالْكُوفَةِ فِي خِلَافَتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ لَمْ يُكْرِهْهُ أَحَدٌ عَلَى قَوْلِهِ، وَلَمْ تَأْخُذْهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ فَقَالَ:

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان بھی ہے' اُنہوں نے اپنے عہد خلافت میں کوفہ میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے' کوفہ کے منبر پر یہ بات بیان کی تھی' اُس وقت اُنہیں یہ کہنے پر کسی نے مجبور نہیں کرنا تھا لیکن اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کی اور یہ ارشاد فرمایا:

إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ

"بے شک اس اُمت میں اس کے نبی کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں"۔

وَرَوَى هَذَا عَنْهُ جَمِيعُ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، مِمَّنْ مِثْلُهُمْ يَصْدُقُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اُن تمام ساتھیوں نے نقل کی ہے کہ اُن جیسے افراد کی بات کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں تصدیق کی جائے گی۔

وَرَوَى عَنْهُ ابْنُهُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَبِهَذِهِ الْأَحْوَالِ الشَّرِيفَةِ وَغَيْرِهَا اسْتَخْلَفَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَرَضِيَ بِهِ جَمِيعُ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ، وَجَمِيعُ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' تو ان خصوصیات اور ان کے علاوہ دیگر خصوصیات کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو) اپنا جانشین مقرر کیا تھا' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو اور تمام صحابہ سے اور اُن کے بعد آنے والے تابعین سے اور قیامت قائم ہونے تک تمام اہلِ

ایمان سے راضی ہو تو اس حوالے سے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

1260- اَنْبَانَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، فِيمَا اَعْلَمُ قَالَ: كَتَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَصِيَّةَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَذِهِ اِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ: حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا اَنْ يُسَمِّيَ الرَّجُلَ اَخَذَتْ اَبَا بَكْرٍ غَشْيَةٌ قَالَ: وَفَرِقَ عُثْمَانُ اَنْ يَمُوتَ وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدًا، وَعَرَفَ اَنَّهُ لَا يَعْدُو عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ فِي الصَّحِيفَةِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ طَوَاهَا فَاَفَاقَ اَبُو بَكْرٍ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّهُ لَمْ يُسَمِّ اَحَدًا قَالَ: فَرَغْتُ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مَنْ سَمَّيْتَ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: رَحِمَكَ اللّٰهُ وَجَزَاكَ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ لَوْ تَوَلَّيْتَهَا لَرَاَيْتُكَ لَهَا اَهْلًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت تحریر کی تھی اور وہ وصیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد والے خلیفہ کے بارے میں تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پوری وصیت تحریر ہو گئی' صرف اگلے خلیفہ کا نام ذکر کرنا تھا' اسی دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر بیہوشی طاری ہو گئی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خلیفہ کا نام لیے بغیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہی ذکر کریں گے تو اُنہوں نے اُس صحیفہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام تحریر کر کے اُسے لپیٹ دیا' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو اُنہیں اس بات کا پتا تھا کہ ابھی تو اُنہوں نے کسی کا نام نہیں لیا' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے پورا لکھ لیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے کس کا نام لکھا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب کا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تمہیں جزائے خیر عطا کرے! اللہ کی قسم! اگر تم خلافت کے نگران بنتے تو تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم ہی اس کے اہل ہوتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نامزدگی

1261- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ دَخَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حِينَ اشْتَدَّ وَجَعُهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ: قَدِ اسْتَخْلَفَ عَلَى النَّاسِ رَجُلًا فَظًّا غَلِيظًا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَتُفَرِّقُونِي بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَإِنِّي أَقُولُ لِلَّهِ تَعَالَى: اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ أَهْلِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب اُن کی وہ بیماری شدید ہو چکی تھی جس بیماری کے دوران اُن کا انتقال ہوا۔ اُن صاحب نے عرض کی: آپ نے لوگوں پر ایک ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے جو سخت مزاج والے اور شدت والے فرد ہیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ کے نام پر ڈرانے کی کوشش کر رہے ہو! میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے تیرے بہترین بندہ کو اُن لوگوں پر خلیفہ مقرر کیا تھا۔

حضرت ابوبکر کی نامزد خلیفہ کو نصیحت

1262- أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي: ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْوَفَاةُ بَعَثَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِيَسْتَخْلِفَهُ، فَكَانَ مِمَّا قَالَ لَهُ: إِنِّي مُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ إِنْ حَفِظْتَهَا إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقًّا عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ لَا يَقْبَلُهُ فِي النَّهَارِ، وَحَقًّا فِي النَّهَارِ لَا يَقْبَلُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زبید یامی بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تاکہ اُنہیں اپنا خلیفہ مقرر کریں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو کچھ کہا تھا اُس میں یہ بات بھی تھی: میں تمہیں ایک وصیت کرنے لگا ہوں' تم نے اُسے یاد رکھنا ہے' وہ یہ کہ رات میں تم پر اللہ تعالیٰ کا ایک حق ہے اور اُس حق کو وہ دن میں قبول نہیں کرے گا اور ایک حق دن میں ہے اُس حق کو وہ رات میں قبول نہیں کرے گا' وہ

فِي اللَّيْلِ، وَإِنَّهُ لَا يَقْبَلُ نَافِلَةً حَتَّى تُؤَدَّى الْفَرِيضَةُ، وَإِنَّمَا ثَقُلَتْ مَوَازِينُ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمُ الْحَقَّ فِي الدُّنْيَا، وَثِقَلُهُ عَلَيْهِمْ وَحَقٌّ لِمِيزَانٍ لَا يُوضَعُ فِيهِ إِلَّا الْحَقُّ أَنْ يَكُونَ ثَقِيلًا، وَإِنَّمَا خَفَّتْ مَوَازِينُ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمُ الْبَاطِلَ، وَخِفَّتُهُ عَلَيْهِمْ وَحَقٌّ لِمِيزَانٍ لَا يُوضَعُ فِيهِ إِلَّا الْبَاطِلُ أَنْ يَكُونَ خَفِيفًا ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ وَصِيَّتِهِ: فَإِنْ حَفِظْتَ قَوْلِي هَذَا لَمْ يَكُنْ غَائِبٌ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ، وَلَابُدَّ لَكَ مِنْهُ، وَإِنْ ضَيَّعْتَ قَوْلِي لَمْ يَكُنْ غَائِبٌ أَبْغَضَ إِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ، وَلَابُدَّ لَكَ مِنْهُ وَلَنْ تُعْجِزَهُ

نوافل اُس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک تم فرض ادا نہیں کرو گے' قیامت کے دن جن جن بھی لوگوں کے میزان بھاری ہوں گے تو وہ اس وجہ سے بھاری ہوں گے کیونکہ اُنہوں نے دنیا میں حق کی پیروی کی ہوگی اور میزان اس بات کا حقدار ہے کہ اُس میں جب بھی حق کو رکھا جائے تو وہ بھاری ہو جائے اور قیامت کے دن جن لوگوں کے پلڑے ہلکے ہوں گے اُن کے پلڑے اس لیے ہلکے ہوں گے کیونکہ اُنہوں نے (دنیا میں) باطل کی پیروی کی ہوگی' تو میزان اس بات کا حقدار ہے کہ جب اُس میں باطل کو رکھا جائے تو اُس کا پلڑا ہلکا ہو۔ پھر اُنہوں نے اپنی وصیت کے آخر میں یہ بات ارشاد فرمائی: اگر تم نے میری اس بات کی حفاظت کی تو کوئی بھی غیر موجود چیز تمہارے نزدیک موت سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوگی اور ایسا کرنا تمہارے لیے ضروری ہے لیکن اگر تم نے میری اس بات کو ضائع کر دیا تو کوئی بھی غیر موجود چیز تمہارے نزدیک موت سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہوگی اور ایسا ہونا ضروری بھی ہے لیکن تم اُس سے بچ نہیں سکو گے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: لَقَدْ حَفِظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَصِيَّةَ اللهِ وَوَصِيَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَصِيَّةَ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللهِ فِي نَفْسِهِ وَفِي رَعِيَّتِهِ بِالْحَقِّ الَّذِي أُمِرَ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا زَاهِدًا فِيهَا وَرَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ، لَمْ تَأْخُذْهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ لَا يَشُكُّ فِي هَذَا مُؤْمِنٌ ذَاقَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُس وصیت کا بھی ہمیشہ خیال رکھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو کی تھی اور جو اللہ کے رسول ﷺ کے خلیفہ نے اُنہیں کی تھی جو اُن کی ذات کے بارے میں تھی اور اُن کی رعایا کے بارے میں تھی' اُس کا صحیح طور پر خیال رکھا جس کی اُنہیں ہدایت کی گئی تھی یہاں تک کہ جب وہ دنیا سے رخصت ہوئے تو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے اور آخرت کی طرف راغب ہونے والے تھے' اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی اُنہوں نے پرواہ نہیں کی' اس چیز کے بارے میں کوئی بھی ایسا مؤمن

شک کا شکار نہیں ہوگا جس نے ایمان کی حلاوت کا ذائقہ چکھا ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

1263- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا“۔

حق کا حضرت عمر کے دل اور زبان پر جاری ہونا

1264- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جُعِلَ الْحَقُّ عَلَى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”حق کو عمر کے دل اور اُس کی زبان پر رکھ دیا گیا ہے“۔

سکینت کا حضرت عمر کی زبانی کلام کرنا

1265- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1263 رواہ أحمد 154/4، والترمذی: 3687، والحاکم 85/3۔

-1264 خرجه الألبانی فی صحیح الجامع: 1736۔

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

''ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر گفتگو کرتی ہے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خراجِ تحسین

1266- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّالَحِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبِهِ فَقَالَ: مَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى بَيْنَكُمْ ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جن کی میت کو کپڑے میں ڈھانپ دیا گیا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کے بارے میں مجھے یہ بات پسند ہو کہ میں اُس جیسے فرد کے نامۂ اعمال کو ساتھ لے کر اللہ کی بارگاہ میں جاؤں جیسا کہ یہ صاحب ہیں جنہیں تمہارے درمیان کپڑے میں ڈھانپ دیا گیا ہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رَحِمَكَ اللهُ ابْنَ الْخَطَّابِ إِنْ كُنْتَ بِذَاتِ اللهِ لَعَلِيمًا، وَإِنْ كَانَ اللهُ فِي صَدْرِكَ لَعَظِيمًا، وَإِنْ كُنْتَ لَتَخْشَى اللهَ فِي النَّاسِ، وَلَا تَخْشَى النَّاسَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، كُنْتَ جَوَادًا بِالْحَقِّ، بَخِيلًا بِالْبَاطِلِ، خَمِيصًا مِنَ الدُّنْيَا، بَطِينًا مِنَ الْآخِرَةِ، لَمْ تَكُنْ

''اے خطاب کے صاحبزادے! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کا علم رکھنے والے تھے اور آپ کے سینے میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس تھا' آپ لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے' اللہ تعالیٰ کے بارے میں لوگوں سے نہیں ڈرتے تھے' حق کے بارے میں سخی تھے' باطل کے بارے میں بخیل تھے' دنیا کے حوالے سے بھوکے تھے اور آخرت کے حوالے سے سیر

عَيَّابًا، وَلَا مَدَّاحًا

تھے، آپ عیب جوئی نہیں کرتے تھے اور فضول تعریف نہیں کرتے تھے"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا خراج تحسین

1267- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِزًّا، وَكَانَتْ هِجْرَتُهُ نَصْرًا، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ رَحْمَةً، وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ ظَاهِرِينَ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، وَإِنِّي لَأَحْسَبُ أَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْ عُمَرَ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ، فَإِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلًّا بِعُمَرَ

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا غلبہ کا باعث تھا، اُن کی ہجرت مدد کا باعث تھی، اُن کی خلافت رحمت تھی، اللہ کی قسم! ہم کھلے عام نماز ادا کرنے کی اُس وقت تک استطاعت نہیں رکھ سکے تھے جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کر لیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو اُن کی سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے، جب نیک لوگوں کا ذکر ہوگا تو اُن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خصوصی طور پر ذکر ہوگا"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ الْفَضَائِلِ عِنْدَ اللهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ وَعِنْدَ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مَا سَنَذْكُرُهُ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور بھی بہت سے فضائل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک، تمام صحابہ کے نزدیک ہیں، جن کا ذکر ہم اُن کے مخصوص مقام پر کریں گے، اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ ذِكْرِ خِلَافَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَتَيَقَّنَ أَنَّهُ الْمَوْتُ كَانَ مِنْ حُسْنِ تَوْفِيقِ اللهِ الْكَرِيمِ لَهُ، وَنَصِيحَتِهِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي رَعِيَّتِهِ، وَحُسْنِ النَّظَرِ لَهُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا، أَنَّهُ جَعَلَ الْأَمْرَ بَعْدَهُ شُورَى بَيْنَ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَقَدْ شَهِدَ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، وَأَخْرَجَ وَلَدَهُ مِنَ الْخِلَافَةِ وَمِنَ الْمَشُورَةِ، وَقَالَ لَهُمْ: مَنِ اخْتَرْتُمْ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ خَلِيفَةً فَهُوَ خَلِيفَةٌ

وَهُمْ سِتَّةٌ عُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَجَزَاهُمْ عَنِ الْأُمَّةِ خَيْرًا، فَمَا قَصَّرُوا فِي الِاجْتِهَادِ، فَرَضِيَ الْقَوْمُ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَبَايَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَسَائِرُ الصَّحَابَةِ، لَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ وَاحِدٌ

باب: امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تذکرہ‘ اللہ تعالیٰ اُن سے اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے اور اُنہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب وہ مرنے والے ہیں تو اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بہترین توفیق کے تحت اور اپنی رعایا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی خیر خواہی کے حوالے سے اور اُن کے معاملہ میں اچھی طرح غور و فکر کرنے کے بعد اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کا معاملہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے باہمی مشورہ پر چھوڑ دیا جو ایسے افراد تھے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ ان حضرات سے راضی تھے‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان حضرات کے بارے میں جنت کی گواہی دی تھی‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو خلافت اور مشورے سے الگ کر دیا تھا‘ آپ رضی اللہ عنہ نے اُن حضرات سے فرمایا تھا: تم لوگ اپنے میں سے جس کے خلیفہ ہونے کو اختیار کرو گے وہ خلیفہ ہو گا۔

یہ چھ حضرات تھے: حضرت عثمان غنی‘ حضرت علی‘ حضرت طلحہ حضرت زبیر‘ حضرت سعد‘ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم‘ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اُمت کی طرف سے جزائے خیر عطا کرے‘ ان حضرات نے اپنی بھرپور کوشش میں کوئی کمی نہیں کی‘ آخرکار یہ حضرات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر راضی ہو گئے‘ تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور دیگر تمام صحابہ کرام نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ ان حضرات میں سے کسی نے بھی اس

مِنْهُمْ لِعِلْمِهِمْ بِفَضْلِهِ، وَقَدِيمِ إِسْلَامِهِ، وَمَحَبَّتِهِ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَبَذْلِهِ لِمَالِهِ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَلِفَضْلِ عِلْمِهِ وَلِعَظِيمِ قَدْرِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِكْرَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ، لَا يَشُكُّ فِي ذَلِكَ مُؤْمِنٌ عَاقِلٌ، وَإِنَّمَا يَشُكُّ فِي ذَلِكَ جَاهِلٌ شَقِيٌّ قَدْ خُطِيَ بِهِ عَنْ سَبِيلِ الرَّشَادِ، وَلَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ، وَحُرِمَ التَّوْفِيقَ

حوالے سے اختلاف نہیں کیا کیونکہ یہ حضرات اُن کی فضیلت سے واقف تھے' اُن کے اسلام میں قدیم ہونے سے' اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کیلئے اُن کی محبت سے واقف تھے' اُنہوں نے اپنا مال اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کیلئے خرچ کیا تھا اُس سے واقف تھے' اُن کے علم کے حوالے سے اُن کی فضیلت اور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اُن کی قدر و منزلت کی عظمت کے حوالے سے واقف تھے کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح اُن کی عزت افزائی کرتے تھے' اس بارے میں کسی بھی عقلمند مؤمن کو شک نہیں ہوسکتا' اس بارے میں کسی جاہل اور بدنصیب شخص کو ہی شک ہوگا جو ہدایت کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہوگا' شیطان جس کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہوگا اور جو توفیق سے محروم ہوگا۔

حضرت عثمان غنی کے بعض مناقب

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَاذْكُرْ مِنْ بَعْضِ مَنَاقِبِهِ، مَا إِذَا سَمِعَهَا مَنْ جَهِلَ فَضْلَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، رَجَعَ عَنْ مَذْهَبِهِ الْخَطَإِ إِلَى الصَّوَابِ،

قِيلَ لَهُ: أَوَّلُ مَنَاقِبِهِ تَصْدِيقُهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِسْلَامُهُ، وَتَزْوِيجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ ابْنَتَيْهِ، وَلَمْ يُزَوِّجْهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ، رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَ

اگر کوئی شخص یہ کہے: تم اُن کے کچھ مناقب ذکر کرو! تا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے ناواقف شخص جب اُن (مناقب) کو سنے تو اپنے غلط مسلک کو چھوڑ کر صحیح بات کی طرف آ جائے۔

تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اُن کے مناقب میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی اور اسلام قبول کیا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیوں کی شادی اُن کے ساتھ کی اور یہ شادی آپ ﷺ نے آسمان سے نازل ہونے والی وحی کے نتیجہ میں کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی کہ میں اپنی بیٹی

كَرِيمَتَيْ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: زَوَّجَهُ أَوَّلًا رُقَيَّةَ. فَلَمَّا مَاتَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا عُثْمَانُ، هَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ، وَعَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا.

کی شادی عثمان کے ساتھ کر دوں"۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے پہلے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کروائی تھی جب اُن کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عثمان! یہ جبریل مجھے یہ بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُم کلثوم کے ساتھ تمہاری شادی کر دی ہے جو رقیہ کے مہر کی مانند مہر کے عوض میں ہے اور اس شرط پر ہے کہ اس کے ساتھ بھی اُس کی مانند اچھا سلوک کرو گے۔

وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَبْرِ ابْنَتِهِ الثَّانِيَةِ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَلَا أَبُو أَيِّمٍ، أَلَا أَخُو أَيِّمٍ يُزَوِّجُهَا عُثْمَانَ، فَلَوْ كَانَ لِي عَشْرٌ لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ، وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی دوسری صاحبزادی (یعنی سیدہ اُم کلثوم) کی قبر پر کھڑے ہوئے تھے' یہ وہ دوسری صاحبزادی ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ بنی تھیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کسی بیوہ عورت کا باپ یا کسی بیوہ عورت کا بھائی ایسا نہیں ہے جو اُس عورت کی شادی عثمان کے ساتھ کر دے' اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے اُن کی شادی عثمان کے ساتھ کر دیتا اور میں نے اُس کے ساتھ شادی صرف آسمان کی وحی کے حکم کے تحت کی تھی۔

ذوالنورین ہونا' صرف حضرت عثمان کی خصوصیت

ثُمَّ اعْلَمُوا، رَحِمَكُمُ اللهُ، أَنَّهُ إِنَّمَا يُسَمَّى عُثْمَانُ ذَا النُّورَيْنِ، لِأَنَّهُ لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَ ابْنَتَيْ نَبِيٍّ فِي التَّزْوِيجِ وَاحِدَةً بَعْدَ الْأُخْرَى مِنْ لَدُنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، إِلَّا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلِذَلِكَ سُمِّيَ ذَا النُّورَيْنِ، فَهَذِهِ أَحَدُ مَنَاقِبِهِ

پھر آپ لوگ یہ بات بھی جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو "ذوالنورین" کا نام دیا گیا تھا کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد کسی بھی نبی کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے کسی شخص کے نکاح میں نہیں آئیں' یہ خصوصیت صرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی تھی اور اسی وجہ سے اُن کا نام "ذوالنورین" رکھا گیا تھا' تو یہ اُن کے مناقب میں سے ایک بات

الشَّرِيفَةِ.

تھی۔

غزوۂ تبوک میں سازوسامان فراہم کرنا

وَمِنْهَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَفِي كُمِّهِ أَلْفُ دِينَارٍ فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَلَّى قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانُ مَا فَعَلَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ أَبَدًا

اُن میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے پاس ایک ہزار دینار تھے جو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں ڈال دیئے اور پھر وہ واپس تشریف لے گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنا دستِ مبارک اپنی جھولی میں ڈالتے تھے اور اُن دیناروں کو اُلٹتے پلٹتے تھے اور یہ ارشاد فرما رہے تھے: ''آج کے بعد اگر عثمان اور کوئی کام نہ بھی کرے تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہے''۔

وَقَالَ قَتَادَةُ: إِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَهَّزَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ تِسْعَمِائَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا وَسَبْعِينَ فَرَسًا

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر نوسوتیس اونٹ اور ستر گھوڑے فراہم کیے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ: حَمَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى تِسْعِمِائَةٍ بَعِيرٍ وَأَرْبَعِينَ بَعِيرًا، ثُمَّ جَاءَ بِسِتِّينَ فَرَسًا فَأَتَمَّ بِهَا الْأَلْفَ

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نو سو چالیس اونٹ دیئے تھے اور ساٹھ گھوڑے دیئے تھے' یوں ایک ہزار کی تعداد مکمل ہوگئی۔

بئر رومہ خرید کر وقف کرنا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ، فَيَجْعَلُهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ، غَفَرَ اللهُ لَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''کون شخص بئر رومہ خرید کر اُسے مسلمانوں کے پانی حاصل کرنے کیلئے وقف کردے گا تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کی مغفرت کرے گا''۔

فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ثُمَّ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ

تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُسے خرید لیا تھا' اُنہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے پانی حاصل کرنے کیلئے وقف کر دو' اس کا اجر تمہیں ملے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہونا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق عثمان بن عفان ہے''۔

فرشتوں کا حیاء کرنا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَسْتَحْيِي مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک فرشتے عثمان بن عفان سے حیاء کرتے ہیں''۔

بے شمار لوگوں کی شفاعت کرنا

وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''قیامت کے دن عثمان بن عفان' ربیعہ اور مضر قبیلہ کے (افراد جتنی تعداد) کی شفاعت کرے گا''۔

شہادت کے بارے میں پیشگوئی

ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ بِفِتَنٍ كَائِنَةٍ تَكُونُ بَعْدَهُ، وَأَخْبَرَ أَنَّ عُثْمَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَرِيءٌ مِنْهَا وَأَخْبَرَ أَنَّهُ يُقْتَلُ مَظْلُومًا، وَأَمَرَهُ بِالصَّبْرِ، فَصَبَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حَتَّى قُتِلَ مَظْلُومًا

پھر یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن فتنوں کے بارے میں بھی خبر دی تھی جو آپ کے بعد رونما ہوں گے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی خبر دی تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُس سے لاتعلق ہوں گے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی بھی خبر دی تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مظلوم ہونے کے طور پر قتل کر دیا جائے گا' آپ نے اُنہیں صبر

کرنے کی ہدایت کی تھی' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صبر سے کام لیا یہاں تک کہ مظلوم ہونے کے طور پر قتل ہو گئے۔

وَقَدِ اجْتَهَدَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِمَهُمْ أَصْحَابِهِ فِي نُصْرَتِهِ، فَمَنَعَهُمْ وَقَالَ: أَنْتُمْ فِي حِلٍّ مِنْ بَيْعَتِي، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَالِمًا مَظْلُومًا

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینے کی' اُن کی مدد کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو منع کر دیا اور فرمایا: میں تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دوں گا' مجھے یہ توقع ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب حاضر ہوؤں گا تو سلامتی والا ہوں گا اور مظلوم ہوؤں گا۔

ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھنا

وَكَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهُ بِرَكْعَةٍ يَخْتِمُ فِيهَا الْقُرْآنَ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے اور بعض اوقات ایک ہی رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔

وَمَنَاقِبُهُ كَثِيرَةٌ شَرِيفَةٌ عِنْدَ مَنْ يَعْقِلُ مِمَّنْ نَفَعَهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِالْعِلْمِ، سَنَذْكُرُهَا إِنْ شَاءَ اللهُ فِي مَوْضِعِهَا

اُن کے مناقب بہت سے ہیں اور معزز ہیں' اُس شخص کے نزدیک' جس کو عقل حاصل ہو اور جسے اللہ تعالیٰ نے علم کے ذریعہ نفع عطا کیا ہو' ہم اُن کے مناقب کا تذکرہ اُن کے مخصوص مقام پر کریں گے۔

حضرت عثمان کی دو خصوصیات

1268- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَّا هَاتَانِ الْخَصْلَتَانِ كَفَتَاهُ: جَمْعُهُ الْمُصْحَفَ، وَبَذْلُهُ دَمَهُ دُونَ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں:

اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں صرف یہ دو خصوصیات ہوتیں تو یہ دونوں ہی اُن کیلئے کافی تھیں' ایک یہ کہ اُنہوں نے قرآن مجید کو مصحف کی شکل میں جمع کیا اور ایک یہ کہ اُنہوں نے مسلمانوں کا خون نہ بہایا اور اپنا خون بہنے دیا۔

وَرُوِیَ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ حُذَیْفَةُ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ سَارُوا اِلَیْهِ، وَاللهِ لَیَقْتُلُنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: فَاَیْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِی الْجَنَّةِ. قَالَ: قُلْتُ: فَاَیْنَ قَتَلَتُهُ؟ قَالَ: فِی النَّارِ وَاللهِ

جندب بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ لوگ ضرور اُنہیں شہید کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہاں ہوں گے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جنت میں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: تو جن لوگوں نے اُنہیں شہید کیا ہوگا وہ کہاں ہوں گے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! وہ جہنم میں ہوں گے۔

حضرت عثمان کے قاتلین کا انجام

1269- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ الْبَغَوِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ الْحِمَّانِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ لَهِیعَةَ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ اَبِی حَبِیبٍ قَالَ: بَلَغَنِی اَنَّ عَامَّةَ الرَّكْبِ، الَّذِی سَارُوا اِلَی عُثْمَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ جُنُّوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن ابوحبیب بیان کرتے ہیں:

مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ لوگ جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے کیلئے گئے تھے اُن میں سے زیادہ تر لوگ بعد میں جنون کا شکار ہو گئے تھے۔

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: وَكَانَ الْجُنُونُ لَهُمْ قَلِیلًا

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: جنون کی سزا اُن کیلئے کم ہے۔

صحابہ کا حضرت عثمان کی شہادت پر غم و غصہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلَقَدْ اَنْكَرَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ عُثْمَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اِنْكَارًا شَدِیدًا، وَبَكَوْا عَلَیْهِ، وَرَثَوْهُ. اَوَّلُهُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا شدت سے انکار کیا تھا' وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے انتقال پر روئے تھے' اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتقال پر مرثیے کہے تھے ان میں سب

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلْقَى عَنْ رَأْسِهِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ، وَنَادَى ثَلَاثًا: اللَّهُمَّ، إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ دَمِ ابْنِ عَفَّانَ، اللَّهُمَّ لَا أَرْضَى قَتْلَهُ، وَلَا آمُرُ بِهِ.

سے پہلے فرد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں' اُنہوں نے اپنے سر سے سیاہ عمامہ اُتار دیا تھا اور تین مرتبہ بلند آواز میں پکار کر کہا تھا: اے اللہ! میں ابن عفان کے خون سے تیرے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں' اے اللہ! میں اُن کے قتل سے راضی نہیں ہوں اور نہ ہی میں نے اُس کا حکم دیا۔

وَبَكَى عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ بُكَاءً شَدِيدًا، وَرَثَاهُ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، وَحُذَيْفَةُ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَهُمْ أَعْنِي الَّذِينَ سَارُوا إِلَيْهِ فَقَتَلُوهُ: لَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ.

اسی طرح حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بہت زیادہ روئے تھے' حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے اُن کا مرثیہ کہا تھا' حضرت عبداللہ بن سلام' حضرت حذیفہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم نے اس کا انکار کرتے ہوئے اُن لوگوں سے' جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کیلئے گئے تھے' اُن سے یہ کہا تھا: تم نے حضرت عثمان کے ساتھ جو کچھ کیا ہے' اگر اس وجہ سے اُحد پہاڑ ٹوٹ جاتا تو وہ اس کا حقدار تھا کہ ٹوٹ جاتا۔

وَحُمِلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ دَارِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيحًا.

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر سے زخمی حالت میں اُٹھا کر لایا گیا تھا۔

وَأَمَّا ذِكْرُنَا قِصَّةَ مَا جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْأَمْرَ إِلَى مَنْ ذَكَرْنَا مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ الْمَشْهُودِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، حَتَّى اخْتَارُوا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَلِيفَةً لِلْمُسْلِمِينَ

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم نے جو یہ بات ذکر کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاملہ اُن صحابہ کرام کے سپرد کر دیا تھا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے تو یہ وہ حضرات ہیں جن کے بارے میں جنت کی گواہی دی گئی ہے اور ان حضرات نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کیلئے خلیفہ کے طور پر منتخب کیا تھا۔

حضرت عثمان کی بیعت کا واقعہ

1270- فَحَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللَّهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْمَوْتُ أَمَرَ السِّتَّةَ النَّفَرَ بِالشُّورَى، وَكَانَ طَلْحَةُ غَائِبًا، وَأَمَرَ صُهَيْبًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثَلَاثًا حَتَّى يَسْتَقِيمَ أَمْرُهُمْ عَلَى رَجُلٍ، قَالَ عُمَرُ: إِنِ اسْتَقَامَ أَمْرُكُمْ قَبْلَ أَنْ يَقْدِمَ طَلْحَةُ فَأَمْضُوهُ عَلَى مَا اسْتَقَامَ أَمْرُكُمْ عَلَيْهِ، وَإِنْ قَدِمَ طَلْحَةُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَقِيمَ أَمْرُكُمْ فَأَدْنُوهُ مِنْكُمْ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا وَكَانُوا خَمْسَةً، فَإِذَا أَمْرُهُمْ لَا يَسْتَقِيمُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَحِمَهُ اللهُ: إِنَّكُمْ لَا تَسْتَقِيمُونَ عَلَى أَمْرٍ وَأَنْتُمْ خَمْسَةٌ... فَلْيُعَادِ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ، وَأَنَا عَدِيدُ الْغَائِبِ ، فَتَعَادَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ، فَوَلَّى الزُّبَيْرُ أَمْرَهُ عَلِيًّا، وَتَعَادَ عُثْمَانُ وَسَعْدٌ، فَوَلَّى سَعْدٌ أَمْرَهُ عُثْمَانَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِلزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ: وَلَّيْتُمَا أَمْرَكُمَا عَلِيًّا وَعُثْمَانَ، فَاعْتَزِلَا، وَخَلَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ، فَقَالَ عَبْدُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خیثمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے چھ افراد کی مجلس شوریٰ کا حکم دیا' اُس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہیں تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ تین دن تک لوگوں کو نماز پڑھاتے رہیں تاکہ اس دوران مجلس شوریٰ کے ارکان کسی ایک پر متفق ہو جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر طلحہ کے آنے سے پہلے آپ لوگ کسی ایک معاملہ پر متفق ہو گئے تو جس پر آپ کا اتفاق ہو گا' آپ اُس کو جاری کر دیں اور اگر آپ کے کسی معاملہ پر متفق ہونے سے پہلے طلحہ آ گئے تو اُنہیں بھی ساتھ شامل کر لیں کیونکہ وہ بھی مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک فرد ہیں۔ جب یہ حضرات اکٹھے ہوئے تو یہ پانچ افراد تھے اور ان کے درمیان ابھی کوئی چیز طے نہیں ہوئی تھی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ پانچ افراد ہیں' آپ کسی ایک چیز کو طے نہیں کر سکتے' اس لیے ہونا یہ چاہیے کہ آپ میں سے ایک شخص کسی ایک کے حق میں دستبردار ہو جائے' میں غیر موجود فرد (یعنی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ) کے حق میں دستبردار ہوتا ہوں' حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما میں سے حضرت زبیر نے اپنا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا اور حضرت عثمان اور حضرت سعد رضی اللہ عنہما میں سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا' تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ دونوں نے اپنا حق حضرت علی اور حضرت عثمان

الرَّحْمٰنِ لِعَلِيٍّ وَعُثْمَانَ: اَنْتُمَا بَنُو عَبْدِ مَنَافٍ، فَاخْتَارَا: اِمَّا اَنْ تَتَبَرَّءَا مِنَ الْاِمْرَةِ، فَاُوَلِّيكُمَا الْاَمْرَ، فَتَخْتَارَا لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا، وَاِمَّا اَنْ تُوَلِّيَانِي ذٰلِكَ وَاَبْرَاُ مِنَ الْاِمْرَةِ. فَوَلَّيَاهُ ذٰلِكَ، فَدَعَا رَبَّهُ سَاعَةً، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: اللّٰهُ عَلَيْكَ رَاعٍ اِنْ اَنَا بَايَعْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ فِي اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَتَتَّقِيَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ اَنَا لَمْ اُبَايِعْكَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ لِمَنْ بَايَعْتُ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَعَمْ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اللّٰهُ عَلَيْكَ رَاعٍ اِنْ اَنَا بَايَعْتُ غَيْرَكَ، لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ، قَالَ عُثْمَانُ: نَعَمْ، ثُمَّ صَفَّقَ عَلٰى يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ

کے نام کر دیا ہے' تو آپ دونوں الگ ہو جائیں۔ اب حضرت عبدالرحمٰن' حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم رہ گئے' حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ دونوں کا تعلق عبدمناف کی اولاد سے ہے' تو آپ دونوں کو اس بارے میں اختیار ہے کہ یا تو آپ میں سے کوئی ایک حکومت کے معاملہ سے لاتعلقی اختیار کر لے' میں آپ دونوں کے حق میں دستبردار ہو جاتا ہوں' آپ دونوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کیلئے کسی ایک فرد کا انتخاب کر لیں' یا پھر یہ ہے کہ آپ دونوں یہ حق مجھے دے دیں اور میں حکومت کے معاملہ سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہوں۔ تو ان دونوں حضرات نے یہ حق اُن کے سپرد کر دیا تو وہ ایک گھڑی تک اپنے پروردگار سے دعا کرتے رہے' اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: آپ کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اگر میں نے آپ کی بیعت کر لی تو آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے بارے میں انصاف سے کام لیں گے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں گے اور اگر میں نے آپ کی بیعت نہ کی تو آپ اُس شخص کی اطاعت و فرمانبرداری کریں گے جس کی میں بیعت کر لوں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! پھر اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: اللہ تعالیٰ آپ کا نگران ہو! اگر میں نے آپ کی بجائے دوسرے صاحب کی اطاعت کر لی تو آپ نے اطاعت و فرمانبرداری سے کام لینا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

1271- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدْ جَعَلْتُ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِي اِلَى هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ: عُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعْدٍ وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرِ، فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا مِنْهُمْ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معدان بن ابوطلحہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میرے بعد معاملہ ان چھ افراد کے سپرد ہوگا' جب نبی اکرم ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ ﷺ ان حضرات سے راضی تھے: عثمان' علی' عبدالرحمن' سعد' طلحہ اور زبیر' ان میں سے جو شخص خلیفہ منتخب ہوگا وہی خلیفہ شمار ہوگا۔

حضرت عثمان کے انتخاب پر ابن مسعود کا تبصرہ

1272- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ الْهِلَالِيِّ قَالَ: مَا خَطَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ خُطْبَةً اِلَّا شَهِدْتُهَا، فَشَهِدْتُهُ حِينَ نُعِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَذَكَرَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: اَمَّرْنَا خَيْرَ مَنْ بَقِيَ وَلَمْ نَأْلُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نزال بن سبرہ ہلالی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو بھی خطبہ دیا' میں اُس میں موجود رہا' جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع کے بارے میں اُنہوں نے خطبہ دیا تو میں اُس میں بھی موجود تھا' اُنہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی: اب ہمارا معاملہ اُس کے سپرد ہو گیا ہے جو باقی رہ جانے والوں میں سب سے بہتر ہیں اور ہم نے اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

1271- مسلم:567.

1273- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ: حِينَ اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ يَقُولُ: اَمَّرْنَا خَيْرَ مَنْ بَقِيَ وَلَمْ نَأْلُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ منتخب ہونے کے وقت یہ فرماتے ہوئے سنا: ہمارا معاملہ باقی رہ جانے والوں میں سے سب سے بہتر فرد کے پاس چلا گیا ہے اور ہم نے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

1274- اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَنَعَى اِلَيْنَا عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمْ اَرَ يَوْمًا اَكْثَرَ بَاكِيًا حَزِينًا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ اَنِّي اَعْلَمُ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُحِبُّ كَلْبًا لَاَحْبَبْتُهُ، وَاِنَّا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْمَعْنَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ، فَلَمْ نَأْلُوا عَنْ خَيْرِنَا وَاَفْضَلِنَا ذَا فَوْقٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابووائل بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اُنہوں نے ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر دی تو میں نے اُس دن سے زیادہ رونے والے اور اُس دن سے زیادہ غمگین افراد کبھی نہیں دیکھے' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر مجھے یہ بات پتا ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کتے سے محبت کرتے ہیں تو میں اُس کتے سے بھی محبت رکھوں گا' ہم حضرت محمد ﷺ کے اصحاب نے اتفاق کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے' تو ہم نے اپنے میں سے سب سے بہتر اور سب سے زیادہ فضیلت والے اور فوقیت والے فرد کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

بَابُ ذِكْرِ خِلَافَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْ ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبَةِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَحَدٌ أَحَقَّ بِالْخِلَافَةِ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِمَا أَكْرَمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنَ الْفَضَائِلِ الَّتِي خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِهَا، وَمَا شَرَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنَ السَّوَابِقِ الشَّرِيفَةِ، وَعَظِيمِ الْقَدْرِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَعِنْدَ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ.

باب: امیر المؤمنین حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کی پاکیزہ ذریت سے راضی ہو!

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ حقدار اور کوئی نہیں تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو مختلف قسم کے فضائل کے حوالے سے عزت عطا کی تھی جو بطورِ خاص اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیے تھے' اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے آپ کو شرف عطا کیا تھا جس میں کئی نمایاں پہلو ہیں' آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم' رسول کے صحابہ اور اہلِ ایمان کے نزدیک عظیم مرتبہ حاصل تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

قَدْ جُمِعَ لَهُ الشَّرَفُ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ، لَيْسَ مِنْ خَصْلَةٍ شَرِيفَةٍ إِلَّا وَقَدْ خَصَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا: ابْنُ عَمِّ الرَّسُولِ، وَأَخُو النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزَوْجُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَأَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَيْحَانَتَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ مُحِبًّا، وَفَارِسُ الْعَرَبِ وَمُفَرِّجُ

ہر اعتبار سے فضیلت آپ میں جمع ہو گئی تھی' ہر شرف والی فضیلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخصوص کیا تھا' آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی ہیں' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ہیں' حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گلشن کے پھول ہیں' اُن کے والد ہیں اور ایک ایسے فرد ہیں جن کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محبت رکھتے تھے' آپ رضی اللہ عنہ عربوں کے شاہسوار ہیں' پریشانی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے والے ہیں۔

الْكَرْبِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آیتِ مباہلہ کی نسبت سے فضیلت

وَأَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ بِالْمُبَاهَلَةِ لِأَهْلِ الْكِتَابِ لَمَّا دَعَوهُ إِلَى الْمُبَاهَلَةِ. فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ}

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اہلِ کتاب کے ساتھ مباہلہ کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں مباہلہ کی دعوت جن الفاظ میں دی اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''تم فرمادو! تم آگے آؤ تاکہ ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے آپ کو اور تم اپنے آپ کو بلائیں''۔

فَأَبْنَاؤُنَا وَأَبْنَاؤُكُمْ: فَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَنِسَاؤُنَا وَنِسَاؤُكُمْ: فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَأَنْفُسُنَا وَأَنْفُسُكُمْ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

تو یہاں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے) بیٹوں کی جگہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما تھے' خواتین کی جگہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی ہیں اور ہم اپنے آپ اور تم اپنے آپ کی جگہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے۔

غزوۂ خیبر کا واقعہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ ارشاد فرمایا تھا:

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ

''کل میں جھنڈا اُس شخص کو دوں گا' جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے محبت رکھتے ہیں''۔

ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَدَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ. وَذَلِكَ يَوْمَ خَيْبَرَ؛ فَفَتَحَ اللهُ الْكَرِيمُ عَلَى يَدَيْهِ.

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوا کر وہ جھنڈا اُن کے سپرد کیا تھا' یہ غزوۂ خیبر کے موقع کی بات ہے' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتح نصیب کی تھی۔

وَاَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مُحِبٌّ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهٗ مُحِبَّانِ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے فرد ہیں اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنے والے ہیں۔

چار افراد سے محبت کا حکم

وَرَوٰی بُرَیْدَةُ الْاَسْلَمِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَمَرَنِی رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ، وَاَخْبَرَنِی اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ اِنَّكَ یَا عَلِیُّ مِنْهُمْ. اِنَّكَ یَا عَلِیُّ مِنْهُمْ. اِنَّكَ یَا عَلِیُّ مِنْهُمْ ثَلَاثًا.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے پروردگار نے مجھے چار افراد سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور اُس نے مجھے یہ بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے' اے علی! تم اُن میں سے ایک ہو' اے علی! تم اُن میں سے ایک ہو' اے علی! تم اُن میں سے ایک ہو''۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان

وَسُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: مَا رَاَیْتُ رَجُلًا قَطُّ كَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَلَا امْرَاَةً اَحَبَّ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَاَتِهٖ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو اُن سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب ہو اور نہ ہی کوئی ایسی خاتون دیکھی ہے جو اُن کی اہلیہ (یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب ہو۔

امام جعفر صادق کی روایت

وَرُوِیَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ جِبْرِیلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَتٰی

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت جبریل

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ اَنْ تُحِبَّ عَلِيًّا وَتُحِبَّ مَنْ يُحِبُّ عَلِيًّا

علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: ”اے حضرت محمد! بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو یہ حکم دیتا ہے کہ آپ علی سے محبت رکھیں اور جو علی سے محبت رکھتا ہے اُس سے بھی محبت رکھیں“۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت

وَرَوَى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَيْرٍ جَبَلِيٍّ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ. اِئْتِنِي بِرَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ. فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ يَقْرَعُ الْبَابَ. فَقَالَ اَنَسٌ: اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْغُولٌ. ثُمَّ اَتَى الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ. فَقَالَ: يَا اَنَسُ، اَدْخِلْهُ. فَقَدْ عَنِيتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِلَيَّ! اَللّٰهُمَّ اِلَيَّ!

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پہاڑی پرندہ (بھنا ہوا) پیش کیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو لے آ' جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔ تو اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹا دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسری مرتبہ' پھر تیسری مرتبہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! اُسے اندر لے آؤ! کیونکہ میں نے اُسی کو مراد لیا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میری طرف! اے اللہ! میری طرف۔

حضرت علی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَذٰلِكَ لَمَّا خَلَّفَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى الْمَدِينَةِ. فَقَالَ قَوْمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ كَلَامًا لَمْ يُحْسِنْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا خَلَّفْتُكَ عَلَى اَهْلِي فَهَلَّا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) ارشاد فرمایا ہے: تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت ارشاد فرمائی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ مدینہ منورہ کا نگران مقرر کیا تھا تو منافقین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے ایسا کلام کیا تھا جو اچھا نہیں

مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اپنے اہلِ خانہ پر اپنا نائب مقرر کر کے جا رہا ہوں' کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی' البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: "من کنت مولاہ"

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"جس کا میں مولا ہوں' علی بھی اُس کا مولا ہے"۔

اہلِ ایمان کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

"تمہارے ساتھ صرف مؤمن ہی محبت رکھے گا اور تمہارے ساتھ صرف کوئی منافق ہی بغض رکھے گا"۔

حضرت علی کو ایذاء پہنچانے کی مذمت

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"جس نے علی کو اذیت پہنچائی اُس نے مجھے اذیت پہنچائی"۔

حضرت جابر کا بیان

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِينَا مَعْشَرُ الْأَنْصَارِ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ یعنی انصار سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے درمیان اُس شخص کو منافق سمجھتے تھے جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو ناپسند کرتا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے کی مذمت

وَرُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجُبُلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ لِي: أَيُسَبُّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟

ابوعبداللہ جبلی بیان کرتے ہیں: میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم لوگوں کے درمیان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہا جاتا ہے۔ میں نے کہا:

فَقُلْتُ: مُعَاذَ اللهِ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي

اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص علی کو بُرا کہتا ہے وہ مجھے بُرا کہتا ہے"۔

نبی اکرم ﷺ کا حضرت علی کو بھائی بنانا

وَلَمَّا آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَاضِرٌ لَمْ يُوَاخِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخَّرْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي، فَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں کسی کا بھائی قرار نہیں دیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں آپ ﷺ کی خدمت میں گزارش کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں نے تمہیں صرف اپنی ذات کیلئے مؤخر کیا تھا' تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے' تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو۔

حضرت علی دنیا و آخرت میں سردار ہیں

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَمَّا زَوَّجَهَا لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا وَسَيِّدًا فِي الْآخِرَةِ

نبی اکرم ﷺ نے جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی کی تھی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا:

"میں نے تمہاری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کی ہے جو دنیا میں بھی سردار ہے اور آخرت میں بھی سردار ہوگا"۔

حضرت ابوسعید خدری کی روایت

وَرَوَى أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ. فَخَرَجَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم کچھ مہاجرین اور انصار نبی اکرم ﷺ کے گھر میں موجود تھے' نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا: کیا

عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: خِيَارُكُمُ الْمُوفُونَ الْمُطَيِّبُونَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْخَفِيَّ التَّقِيَّ قَالَ وَمَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَقُّ مَعَ ذَا الْحَقُّ مَعَ ذَا

میں تم لوگوں کو تمہارے بہترین افراد کے بارے میں نہ بتاؤں! ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو عہد کو پورا کرتے ہیں اور پاکیزگی اختیار کرتے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ پوشیدہ رہنے والے پرہیزگار شخص کو پسند کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حق اس کے ساتھ ہے' حق اس کے ساتھ ہے۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَمَنَاقِبُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَفَضَائِلُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَى، وَلَقَدْ أَكْرَمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقِتَالِ الْخَوَارِجِ، وَجَعَلَ سَيْفَهُ فِيهِمْ، وَقِتَالَهُ لَهُمْ سَيْفَ حَقٍّ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل اور اُن کے مناقب شمار سے زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ شرف بھی عطا کیا کہ آپ نے خوارج کے ساتھ جنگ کی' آپ کی تلوار نے اُن کا قلع قمع کیا اور اُن کے ساتھ جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار' حق کی تلوار تھی جو قیامت قائم ہونے تک (حق کی تلوار) رہے گی۔

فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَبَرَّأَهُ اللهُ مِنْ قَتْلِهِ وَأَفْضَتِ الْخِلَافَةُ إِلَيْهِ كَمَا رَوَى سَفِينَةُ وَأَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کے قتل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لاتعلقی کا اظہار کیا اور پھر خلافت کا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا جیسا کہ حضرت سفینہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

الْخِلَافَةُ بَعْدِي ثَلَاثُونَ سَنَةً

''میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی''۔

فَلَمَّا مَضَى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْخَلِيفَةَ الرَّابِعَ. فَاجْتَمَعَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ

جب حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم رخصت ہو گئے تو اب حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ بنے' مدینہ منورہ میں سب لوگ اُن کے پاس اکٹھے ہوئے تو اُنہوں نے خلیفہ

اِلَيْهِ، فَاَبَى عَلَيْهِمْ، فَلَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَالَ: فَاِنَّ بَيْعَتِي لَا تَكُونُ سِرًّا، وَلٰكِنْ اَخْرُجُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يُبَايِعَنِي بَايَعَنِي، فَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ

بننے سے انکار کر دیا لیکن لوگ مسلسل اصرار کرتے رہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میری بیعت پوشیدہ طور پر نہیں ہوگی بلکہ میں نکل کر مسجد میں جاتا ہوں' جو شخص میری بیعت کرنا چاہے وہ وہاں آ کر میری بیعت کر لے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لے گئے اور وہاں لوگوں نے اُن کی بیعت کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا واقعہ

1275- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْاَثْرَمُ قَالَ: قَالَ لِي اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: اُكْتُبْ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَاِنَّهُ حَدِيثٌ حَسَنٌ فِي خِلَافَةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَحْصُورٌ قَالَ: فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولٌ السَّاعَةَ قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخَذْتُ بِوَسَطِهِ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ، فَقَالَ: خَلِّ، لَا اُمَّ لَكَ قَالَ: فَاَتَى عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الدَّارَ، وَقَدْ قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَى دَارَهُ فَدَخَلَهَا وَاَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اُس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کیا جا چکا تھا' ایک آدمی اُن کے پاس آیا اور بولا: امیر المؤمنین کو ابھی شہید کر دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اُسی وقت کھڑے ہوئے' میں نے اُنہیں پکڑ لیا کیونکہ مجھے اُن کے حوالے سے اندیشہ تھا (کہ باغی اُنہیں بھی نقصان نہ پہنچائیں)۔ تو اُنہوں نے فرمایا: چھوڑ دو! تمہاری ماں نہ رہے! راوی کہتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اُس گھر میں تشریف لائے جہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر چلے گئے' گھر کے اندر داخل ہوئے اور اُنہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ لوگ اُن کے گھر آئے اور اُن کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے۔ پھر وہ لوگ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے اور لوگوں کیلئے کسی خلیفہ کی موجودگی ضروری ہے اور ہمارے علم کے مطابق آپ سے زیادہ اس کا حقدار اور کوئی نہیں ہے۔ تو حضرت علی

فَأَتَاهُ النَّاسُ فَضَرَبُوا عَلَيْهِ الْبَابَ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالُوا: إِنَّ عُثْمَانَ قَدْ قُتِلَ، وَلَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ خَلِيفَةٍ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا تَزِيدُونَ، فَإِنِّي أَكُونُ لَكُمْ وَزِيرًا خَيْرٌ مِنْ أَمِيرٍ قَالُوا: لَا، وَاللهِ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، قَالَ: فَإِنْ أَبَيْتُمْ عَلَيَّ فَإِنَّ بَيْعَتِي لَا تَكُونُ سِرًّا، وَلَكِنْ أَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُبَايِعَنِي بَايَعَنِي. قَالَ: فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ زیادہ باتیں نہ کرو! میں تمہارے لیے وزیر بن کے رہوں' یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ میں امیر بن جاؤں۔ لوگوں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہمارے علم کے مطابق کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس بارے میں آپ سے زیادہ حق رکھتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اصرار کرتے ہو تو میری بیعت پوشیدہ طور پر نہیں ہوگی بلکہ میں نکل کر مسجد میں جاتا ہوں جو شخص میری بیعت کرنا چاہے وہ میری بیعت کر لے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ مسجد تشریف لے گئے اور لوگوں نے اُن کی بیعت کی۔

1276- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ ... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَهَذَا مَذْهَبُنَا فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ الْخَلِيفَةُ الرَّابِعُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہمارا یہ مسلک ہے کہ وہ چوتھے خلیفہ ہیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"خلافت تیس سال رہے گی"۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنْ وَلَّيْتُمُوهَا أَبَا بَكْرٍ فَزَاهِدٌ فِي

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر تم لوگ ابوبکر کو خلیفہ بنا دیتے ہو تو وہ دنیا سے بے رغبتی

الدُّنْیَا، رَاغِبٌ فِی الْآخِرَةِ، وَاِنْ وَلَّیْتُمُوهَا عُمَرَ فَقَوِیٌّ اَمِینٌ، لَا تَأْخُذُهُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَاِنْ وَلَّیْتُمُوهَا عَلِیًّا فَهَادٍ مَهْدِیٌّ، یُقِیمُكُمْ عَلٰی طَرِیقٍ مُسْتَقِیمٍ۔

کرنے والا اور آخرت کی طرف رغبت رکھنے والا ہوگا' اگر تم عمر کو اس کا نگران مقرر کرتے ہو تو وہ طاقتور اور امین ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرے گا' اور اگر تم علی کو اس کا نگران بنا دیتے ہو تو وہ ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز ہے' وہ تمہیں سیدھے راستہ پر برقرار رکھے گا''۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: کَمَا قَالَ حُذَیْفَةُ: لَمْ یَزَلْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مُنْذُ نَشَأَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الطَّرِیقِ الْمُسْتَقِیمِ، ثُمَّ بَایَعَ لِاَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ عَلَی الطَّرِیقِ الْمُسْتَقِیمِ، فَلَمَّا قُبِضَ اَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَایَعَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَكَانَ مَعَهُ عَلَی الطَّرِیقِ الْمُسْتَقِیمِ، فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَایَعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ مَعَهُ عَلَی الطَّرِیقِ الْمُسْتَقِیمِ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ظُلْمًا بَرَّاَهُ اللّٰهُ مِنْ قَتْلِهِ، وَكَانَ قَتْلُهُ عِنْدَهُ ظُلْمًا مُبِینًا، ثُمَّ وَلِیَ الْخِلَافَةَ بَعْدَهُمْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَی الطَّرِیقِ الْمُسْتَقِیمِ، مُتَّبِعًا لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُتَّبِعًا لِسُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اسی طرح ہوا جس طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنی نشوونما سے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال فرمانے تک حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلسل سیدھے راستہ پر گامزن رہے' پھر انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور سیدھے راستہ پر رہے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور اُن کے ساتھ بھی سیدھے راستہ پر رہے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور وہ اُن کے ساتھ بھی سیدھے راستہ پر رہے' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلم کے طور پر قتل کر دیا گیا تو اُنہوں نے اُن کے قتل سے لاتعلقی کا اظہار کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل ایک واضح ظلم تھا۔ ان حضرات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو الحمد للہ! وہ پھر سیدھے راستہ پر رہے' وہ اللہ کی کتاب کی پیروی کرتے رہے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں کی اتباع کرتے رہے' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اتباع کرتے رہے' اُنہوں نے ان حضرات کے طریقہ پر کوئی تبدیلی' کوئی تغیر نہیں کیا' وہ دنیا سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُتَّبِعًا لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ لَمْ يُغَيِّرْ مِنْ سُنَّتِهِمْ، وَلَمْ يُبَدِّلْ، زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ، مُتَوَاضِعًا فِي نَفْسِهِ، رَفِيعًا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا، لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهُ وَأَخْزَاهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

بے رغبت رہے اور آخرت کی طرف راغب رہے اپنی ذات کے بارے میں تواضع کا اظہار کرتے رہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور اہلِ ایمان کے نزدیک بلند مرتبہ رکھتے تھے یہاں تک کہ اُنہیں شہید کر دیا گیا' اللہ تعالیٰ اُن کے قاتل پر لعنت کرے اور اُسے دنیا اور آخرت میں رسوائی کا شکار کرے۔

1277- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَطَعَ قَمِيصًا سُنْبُلَانِيًّا، فَأُتِيَ بِهِ فَلَبِسَهُ، فَكَأَنَّهُ جَاوَزَ كُمَّاهُ أَصَابِعَهُ، فَقَطَعَ مَا جَاوَزَ الْأَصَابِعَ مِنَ الْكُمَّيْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہارون بن مسلم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے ایک قمیص بنوائی جو سنبلانی تھی' جب وہ اُن کے پاس آئی اور اُنہوں نے اُسے پہنا تو اُس کی آستینیں انگلیوں سے آگے جا رہی تھیں تو انگلیوں سے آگے کا آستین کا جو حصہ تھا وہ اُنہوں نے کٹوا دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے رغبتی

1278- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَعْطَى النَّاسَ فِي عَامٍ وَاحِدٍ ثَلَاثَ عَطِيَّاتٍ قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْهِ خَرَاجُ أَصْبَهَانَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اغْدُوا

ہارون بن مسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایک ہی سال میں تین مرتبہ لوگوں کو عطیات دیے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُن کے پاس اصبہان کا خراج آیا تو اُنہوں نے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے چوتھے عطیہ کو لینے کیلئے آ جاؤ اور اُسے حاصل کر لو اللہ کی قسم! میں تمہارے لیے خازن نہیں ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ سارا مال اُن کے درمیان تقسیم کیا پھر بیت المال کے

إِلَى الْعَطَاءِ الرَّابِعِ فَخُذُوهُ، فَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَنَا لَكُمْ بِخَازِنٍ. فَقَسَمَهُ فِيهِمْ. ثُمَّ أَمَرَ بَيْتَ الْمَالِ فَكُسِحَ وَنُضِحَ. فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ:

بارے میں حکم دیا تو وہاں جھاڑو دے کر پانی چھڑک دیا گیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس میں دو رکعت نماز ادا کی اور پھر ارشاد فرمایا:

يَا دُنْيَا، غُرِّي غَيْرِي

''اے دنیا! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ کا شکار کرنا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی احتیاط

1279- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ الْعَبْدُ الصَّالِحُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ. عَنْ عَبْدِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي يَوْمِ عِيدِ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا خَزِيرَةً. فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ قَرَّبْتَ إِلَيْنَا مِنْ هَذَا الْوَزِّ وَالْبَطِّ. فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَكْثَرَ الْخَيْرَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد بن زریر غافقی بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک دن حاضر ہوئے' وہ عیدالاضحیٰ یا شاید عیدالفطر کا دن تھا' اُنہوں نے ہمارے سامنے خزیرہ رکھا' میں نے کہا: اے امیرالمؤمنین! اگر آپ ہمارے سامنے خشک گوشت وغیرہ رکھتے تو زیادہ مناسب تھا کیونکہ اب تو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ بھلائی عطا کر دی ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا يَحِلُّ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا قَصْعَتَانِ: قَصْعَةٌ يَأْكُلُ هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ.

''خلیفہ کیلئے مسلمانوں کے مال میں سے صرف دو پیالے جائز ہیں' ایک پیالہ وہ جسے وہ اور اُس کے اہلِ خانہ کھائیں اور ایک پیالہ وہ

1279- رواہ أحمد 78/1، وخرجه الألباني في الصحيحة:362.

وَقَصْعَةٌ لِأَصْحَابِهِ

جسے اُس کے ساتھی (یعنی مہمان) کھائیں"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ خِلَافَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْخَلِيفَةِ الرَّابِعِ مَا فِيهِ الْكِفَايَةُ لِمَنْ عَقَلَ؛ لِيُزِيدَ الْمُؤْمِنِينَ مَحَبَّةً لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّذِي لَا يُحِبُّهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُ إِلَّا مُنَافِقٌ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں یہ چیز ذکر کر دی ہے کہ وہ چوتھے خلیفہ راشد ہیں اور اس بارے میں وہ کچھ ذکر کر دیا ہے جو اُس شخص کیلئے کفایت کرتا ہے جسے سمجھ بوجھ حاصل ہو، اس کا مقصد یہ ہے تا کہ اہلِ ایمان کے دلوں میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی محبت زیادہ ہو جائے' وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ جن کے ساتھ صرف کوئی مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی اُن سے بغض رکھے گا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد

1280- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَيَحْيَى بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

إِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا''۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ کی روایت

1281- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1280- رواہ مسلم: 78' والترمذی: 3736' والنسائی 115/8' وعزاہ الھیثمی فی المجمع 133/9 للطبرانی.

مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى جَنْبِهِ، إِذْ تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں موجود تھے' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ، وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ} [النمل: 62]

''کون ہے جو پریشان حال کی دعا کو قبول کرتا ہے' جب وہ اُس سے دعا کرتا ہے اور پریشانی کو ختم کر دیتا ہے' اُس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے''۔

قَالَ: فَارْتَعَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَمْسَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَرَأْتَ هَذِهِ الْآيَةَ. فَخَشِيتُ أَنْ أُبْتَلَى بِهَا، فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي. فَأَصَابَنِي مَا رَأَيْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَبْغَضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کپکپی طاری ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں پکڑا اور فرمایا: اے علی! تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابھی آپ نے یہ آیت تلاوت کی تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں اُس آزمائش کا شکار نہ ہو جاؤں تو میں اپنے آپ پر قابو نہ پاسکا اور میری وہ حالت ہوئی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن تک کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا''۔

وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ: جَاءَنِي جَعْفَرٌ الطَّيَالِسِيُّ فَسَأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ

ابن مخلد بیان کرتے ہیں: ابوبکر محمد بن خلف نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: جعفر طیالسی میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے مجھ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

محمد بن حنفیہ کا بیان

1282- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو، مَوْلَى بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

{سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا}

[مریم: 96]

قَالَ: لَا تَلْقَى مُؤْمِنًا اِلَّا وَفِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَهْلِ بَيْتِهِ

آخِرُ ذِكْرِ خِلَافَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَمَذْهَبُنَا اَنَّا نَقُولُ فِي الْخِلَافَةِ وَالتَّفْضِيلِ بِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ هٰذَا طَرِيقُ اَهْلِ الْعِلْمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب رحمٰن' اُن کیلئے محبت پیدا کر دے گا''۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم جس بھی مؤمن سے ملو گے اُس کے دل میں حضرت علی بن ابوطالب اور اُن کے اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی محبت موجود ہو گی۔

یہ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے حوالے سے آخری ذکر تھا۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہمارا مسلک یہ ہے کہ ہم خلافت اور فضیلت کے بارے میں یہ کہتے ہیں: یہ پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ہے' پھر حضرت عمر' پھر حضرت عثمان اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم کو حاصل ہے' اہلِ علم کا یہی طریقہ ہے۔

امام شافعی وامام احمد کا فتویٰ

1283- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ: فِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربیع بن سلیمان بیان کرتے ہیں:

الْخِلَافَةِ وَالتَّفْضِيلِ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

میں نے امام شافعی کو خلافت اور فضیلت کے حوالے سے یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم کو حاصل ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَهٰذَا قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) امام احمد بن حنبل کا بھی یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَقَدْ أَثْبَتُّ مِنْ بَيَانِ خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مَا إِذَا نَظَرَ فِيهَا الْمُؤْمِنُ سَرَّهُ، وَزَادَهُ مَحَبَّةً لِلْجَمِيعِ، وَإِذَا نَظَرَ فِيهَا رَافِضِيٌّ خَبِيثٌ أَوْ نَاصِبِيٌّ ذَلِيلٌ مُهِينٌ، أَسْخَنَ اللهُ الْكَرِيمُ بِذٰلِكَ أَعْيُنَهُمَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، لِأَنَّهُمَا خَالَفَا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ واتَّبَعَا غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کو بیان کرنے میں اُس چیز کو برقرار رکھا ہے کہ جب کوئی مؤمن اس کا جائزہ لے گا تو اُس کو خوشی ہوگی اور ان تمام حضرات کے ساتھ اُس کی محبت زیادہ ہوگی اور جب کوئی خبیث رافضی، یا ذلیل کمتر ناصبی اس کو دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دنیا اور آخرت میں اُس کی آنکھوں کو گرم کرے گا کیونکہ یہ دونوں قسم کے لوگ، کتاب وسنت کے برخلاف رائے رکھتے ہیں اور صحابہ کرام کے طریقہ سے برخلاف رائے رکھتے ہیں اور اہلِ ایمان کے طریقہ کے علاوہ کی پیروی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا} [النساء: 115].

''اور جو شخص ہدایت کے واضح ہوجانے کے بعد رسول کی مخالفت کرتا ہے اور اہلِ ایمان کے راستہ کے علاوہ (دوسرے راستہ) کی پیروی کرتا ہے تو ہم اُسے اُسی طرف پھیر دیں گے جس طرف اُس نے رُخ کیا ہے اور اُسے جہنم میں پہنچادیں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے''۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر میری سنت کی پیروی کرنا اور ہدایت دینے والے اور ہدایت کا مرکز خلفاء کے طریقہ کی پیروی کرنا لازم ہے، تم اسے مضبوطی سے تھام کے رکھنا''۔

فَهُمْ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَمَنِ اتَّبَعَهُمْ بِإِحْسَانٍ

(تو یہ خلفاءِ راشدین) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے احسان کے ہمراہ ان کی پیروی کی۔

بَابُ ذِكْرِ تَثْبِيتِ مَحَبَّةِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ

باب: اہلِ ایمان کے دلوں میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی محبت کا پختہ ہونا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مِنْ عَلَامَةِ مَنْ اَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ خَيْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَصِحَّةِ اِيمَانِهِمْ مَحَبَّتُهُمْ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اہلِ ایمان میں سے جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کرلیا ہو تو اُن کے ایمان کے صحیح ہونے کے ہمراہ ایک علامت یہ ہے کہ وہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتے ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

چار حضرات سے محبت

1284- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ زَنْجُوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ النُّعْمَانِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ اِلَّا فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ

''ان چار افراد کی محبت صرف کسی مؤمن کے دل میں اکٹھی ہو گی: ابوبکر، عمر، عثمان اور علی''۔

1284- رواه أبو نعيم في الحلية 5/203.

1285- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ النُّعْمَانِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ إِلَّا فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان چار افراد کی محبت کسی مؤمن کے دل میں ہی اکٹھی ہوگی: ابوبکر، عمر، عثمان اور علی''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان

1286- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالُوا: إِنَّ حُبَّ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ وَكَذَبُوا، قَدْ جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبَّهُمَا بِحَمْدِ اللهِ فِي قُلُوبِنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حمید طویل بیان کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی محبت کسی مؤمن کے دل میں اکٹھی نہیں ہوسکتی، یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے الحمد للہ! ان دونوں حضرات کی محبت ہمارے دلوں میں اکٹھی کی ہے۔

1287- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالُوا: إِنَّ حُبَّ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حمید بیان کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی محبت کسی مؤمن کے

يَجْتَمِعُ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ، وَكَذَبُوا، قَدِ اجْتَمَعَ حُبُّهُمَا بِحَمْدِ اللهِ فِي قُلُوبِنَا

دل میں اکٹھی نہیں ہو سکتی' یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں' الحمدللہ! ان دونوں حضرات کی محبت ہمارے دلوں میں اکٹھی ہوئی ہے۔

ابوشہاب کا قول

1288- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا شِهَابٍ، يَقُولُ: لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ إِلَّا فِي قُلُوبِ أَتْقِيَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوشہاب بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی محبت صرف اس اُمت کے پرہیز گار لوگوں کے دلوں میں اکٹھی ہو سکتی ہے۔

میمون بن مہران کا قول

1289- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ قَالَ: كَانَ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ يَقُولُ: إِنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ: لَا يَسَعُنَا أَنْ نَسْتَغْفِرَ لِعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَأَنَا أَقُولُ غَفَرَ اللهُ لِعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

میمون بن مہران فرماتے ہیں:

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ ہم حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کیلئے دعائے مغفرت کریں' جبکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کی مغفرت کرے۔

1290- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ الْعَبَّادَانِيُّ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن مقاتل عبادانی نے بعض اہلِ علم کے حوالے سے' حماد بن سلمہ کے حوالے سے' ایوب سختیانی سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ایوب سختیانی کا قول

1291- قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ، وَمَنْ أَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ أَوْضَحَ السَّبِيلَ، وَمَنْ أَحَبَّ عُثْمَانَ فَقَدِ اسْتَنَارَ بِنُورِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى، وَمَنْ أَحْسَنَ الْقَوْلَ فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ

وَقَالَ ابْنُ حَبِيبٍ: وَمَنْ قَالَ الْحُسْنَى فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن مقاتل بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد کو حماد بن سلمہ کے حوالے سے ایوب سختیانی کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا: جو شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ دین کو مضبوط کرتا ہے جو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ راستہ کو واضح کرتا ہے جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے روشنی حاصل کرتا ہے اور جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ مضبوط رسی کو تھام لیتا ہے جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں اچھی رائے رکھتا ہے وہ منافقت سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

ابن حبیب کہتے ہیں: جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں اچھے الفاظ استعمال کرتا ہے وہ منافقت سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید کی آیت کی تفسیر

1292- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ}

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوصالح نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم لوگ ایمان لے آؤ جس طرح لوگ ایمان لائے''۔

[البقرۃ: 13]

قَالَ: اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہاں لوگوں سے مراد حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

اَنْشَدَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي الطَّيِّبِ لِبَعْضِهِمْ:

ابوبکر بن ابوطیب نے ہمیں ان حضرات کے بارے میں یہ اشعار سنائے تھے:

اِنِّي رَضِيتُ عَلِيًّا قُدْوَةً عَلَمًا
كَمَا رَضِيتُ عَتِيقًا صَاحِبَ الْغَارِ
وَقَدْ رَضِيتُ اَبَا حَفْصٍ وَشِيعَتَهُ
وَمَا رَضِيتُ بِقَتْلِ الشَّيْخِ فِي الدَّارِ
كُلُّ الصَّحَابَةِ عِنْدِي قُدْوَةٌ عِلْمٍ
فَهَلْ عَلَيَّ بِهَذَا الْقَوْلِ مِنْ عَارِ
اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي لَا اُحِبُّهُمْ
اِلَّا لِوَجْهِكَ فَاَعْتِقْنِي مِنَ النَّارِ

”میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم میں پیشوا ہونے پر راضی ہوں (یعنی اُس پر یقین رکھتا ہوں) جس طرح میں حضرت عتیق رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں جو غار کے ساتھی ہیں اور میں حضرت ابوحفص (یعنی حضرت عمر) رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں سے بھی راضی ہوں اور میں ایک بزرگ کے گھر میں قتل (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت) سے راضی نہیں ہوں، تمام صحابہ میرے نزدیک علم کے پیشوا ہیں، تو کیا میرے نزدیک یہ عقیدہ رکھنے میں کوئی عار کی بات ہے، (اے اللہ!) اگر تُو یہ جانتا ہے کہ میں ان حضرات سے صرف تیری رضا کیلئے محبت رکھتا ہوں تو تُو مجھے آگ سے آزادی نصیب کر دے“۔

بَابُ ذِكْرِ اتِّبَاعِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ لِسُنَنِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. وَنَفَعَنَا بِحُبِّ الْجَمِيعِ

باب: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا اپنے عہد خلافت کے دوران حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے طریقوں کی پیروی کرنے کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور ہمیں ان سب کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے!

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا حضرت

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَهَلْ غَيَّرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي خِلَافَتِهِ شَيْئًا مِمَّا سَنَّهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ؟

علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے دوران کسی ایسی چیز کو تبدیل کیا تھا جسے حضرت ابوبکر یا حضرت عمر یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے مقرر کیا تھا؟

ایک سوال کا جواب

قِيلَ لَهُ: مَعَاذَ اللهِ. بَلْ كَانَ لَهُمْ مُتَّبِعًا. وَسَيُذْكَرُ مِنْ ذَلِكَ مَا لَا يَخْفَى ذِكْرُهُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ مِمَّنْ سَلَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مَذْهَبِ الرَّافِضَةِ وَالنَّاصِبَةِ. وَلَزِمَ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ. مِنْ ذَلِكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ لَمَّا وَلِيَ الْخِلَافَةَ أَجْرَى أَمْرَ فَدَكَ. وَقَبِلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ مَا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

تو اُس سے یہ کہا جائے گا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو ان حضرات کی پیروی کرنے والے فرد تھے۔ عنقریب اس حوالے سے یہ بات ذکر ہوگی جس کا ذکر علماء کے نزدیک مخفی نہیں ہے' وہ علماء جنہیں اللہ تعالیٰ نے رافضی اور ناصبی مسلک سے سلامتی عطا کی ہے اور جو سیدھے راستہ پر گامزن ہیں۔ اُن میں سے ایک بات یہ ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو اُنہوں نے باغ فدک کے معاملہ کو اُسی طرح برقرار رکھا جیسے وہ پہلے تھا اور اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو قبول کیا کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا:

لَا نُوَرَّثُ. مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ.

''ہم (یعنی انبیاء کرام) کسی کو وارث نہیں بناتے' ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے''۔

أَعْنِي أَبَا بَكْرٍ الْقَائِلَ. فَلَمَّا أَفْضَتِ الْخِلَافَةُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَجْرَاهُ عَلَى مَا أَجْرَاهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ عِنْدَهُ أَنَّ الْحَقَّ فِيمَا فَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَوْ كَانَ الْحَقُّ عِنْدَهُ فِي غَيْرِ مَا فَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ لَرَدَّهُ. وَلَمْ يَأْخُذْهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ. خِلَافُ مَا قَالَتْهُ الرَّافِضَةُ الْأَنْجَاسُ. وَهَذَا

میرا مطلب یہ ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو قبول کیا تھا۔ جب خلافت کا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا تو اُنہوں نے باغ فدک کو اُسی طرح برقرار رکھا جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے برقرار رکھا تھا تو گویا اُن کے نزدیک اُس باغ کے بارے میں حق طریقہ وہی تھا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا تھا' اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اختیار کیے ہوئے طریقہ کی بجائے حق اُن کے نزدیک کچھ اور ہوتا تو وہ اس

مَشْهُورٌ لَا يُمْكِنُ أَحَدٌ أَنْ يَقُولَ غَيْرَ هَذَا،

کو مسترد کر دیتے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے' اور یہ چیز اُس کے خلاف ہے جو رافضیوں نے بیان کی ہے۔ یہ بات مشہور ہے' کسی بھی شخص کیلئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اس کے برعکس رائے رکھے۔

فَأَمَّا مَا سَنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمْ يُغَيِّرْهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَاتَّبَعَهُ عَلَى ذَلِكَ

جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ جو طریقہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شروع کیا تھا' اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تبدیل نہیں کیا اور اُس کی پیروی کی (تو اُس کی دلیل درج ذیل روایات ہیں:)

اہلِ نجران کا واقعہ

1293/1294- فَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جِنَادٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَالِحٍ الْمُرَادِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَّى الْعَصْرَ فَصَفَّ لَهُ أَهْلُ نَجْرَانَ صَفَّيْنِ، فَلَمَّا صَلَّى أَوْمَأَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَأَخْرَجَ كِتَابًا فَنَاوَلَهُ إِيَّاهُ، فَلَمَّا قَرَأَهُ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ نَجْرَانَ، أَوْ يَا أَصْحَابِي، هَذَا وَاللهِ خَطِّي بِيَدِي وَإِمْلَاءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَعْطِنَا مَا فِيهِ، قَالَ: وَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: إِنْ كَانَ رَادًّا عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمًا مَا فَالْيَوْمَ يُرَدُّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: لَسْتُ بِرَادٍّ عَلَى عُمَرَ الْيَوْمَ شَيْئًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد خیر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے عصر کی نماز ادا کی تو اہلِ نجران نے اُن کے پیچھے دو صفیں بنالیں' جب اُنہوں نے نماز ادا کر لی تو اُن میں سے ایک شخص نے اشارہ کیا تو دوسرے شخص نے ایک تحریر نکال کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پکڑائی' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے پڑھا تو اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' پھر اُنہوں نے اپنا سر اُٹھا کر اُن لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے اہلِ نجران! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اے میرے ساتھیو! اللہ کی قسم! یہ میرے ہاتھ کی تحریر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی املاء کروائی ہوئی تحریر ہے۔ اُن لوگوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! پھر اس میں جو مذکور ہے آپ وہ ہمیں عطا کریں۔ راوی کہتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب ہو گیا' میں نے سوچا کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی

صَنَعَهُ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَجُلًا رَشِيدَ الْأَمْرِ، وَإِنَّ عُمَرَ أَخَذَ مِنْكُمْ خَيْرًا مِمَّا أَعْطَاكُمْ، وَلَمْ يُجِرِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا أَخَذَ مِنْكُمْ لِنَفْسِهِ، إِنَّمَا أَجْرَاهُ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ

چیز کو مسترد کرنا ہوا تو وہ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو مسترد کر دیں گے' لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسی کسی چیز کو کالعدم قرار نہیں دیتا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی ہو' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص تھے جو معاملہ کے بارے میں رہنمائی کے مالک تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تم سے جو حاصل کیا وہ اُس سے زیادہ بہتر ہے جو اُنہوں نے تمہیں عطا کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تم سے جو کچھ لیا تھا اُسے اپنی ذات کیلئے استعمال نہیں کیا اُنہوں نے اُسے مسلمانوں کی جماعت کیلئے استعمال کیا تھا۔

1295- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الشَّاهِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سالم بن ابوالجعد کے حوالے سے منقول ہے۔

1296- وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كِتَابُكَ بِيَدِكَ، وَشَفَاعَتُكَ بِلِسَانِكَ، أَخْرَجَنَا عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَارْدُدْنَا إِلَيْهَا، فَقَالَ: وَيْحَكُمْ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَجُلًا رَشِيدَ الْأَمْرِ، فَلَا أُغَيِّرُ شَيْئًا صَنَعَهُ عُمَرُ

قَالَ الْأَعْمَشُ: وَكَانُوا يَقُولُونَ: لَوْ كَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: اہلِ نجران' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے امیرالمؤمنین! آپ اپنے ہاتھ کے ذریعہ تحریر کر سکتے ہیں اور اپنی زبان کے ذریعہ سفارش کر سکتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ہمارے علاقوں سے نکال دیا تھا تو آپ ہمیں وہاں واپس بھجوا دیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص تھے جنہیں رہنمائی نصیب ہوئی تھی' میں ایسی کسی چیز کو تبدیل نہیں کروں گا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی ہو۔

اعمش بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر حضرت علی رضی

فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ عَلَيْهِ لَاغْتَنَمَ

اللہ عنہ کے دل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف کچھ جذبات ہوتے' تو وہ اس موقع کو غنیمت سمجھتے۔

1297- هَذِهِ وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں:

اہلِ نجران' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے..... اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے جو حسبِ سابق ہے۔

1298- وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْكُوفَةَ: مَا قَدِمْتُ لِأَحِلَّ عُقْدَةً عَقَدَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ جب کوفہ تشریف لائے تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: میں یہاں کسی ایسی گرہ کو کھولنے کیلئے نہیں آیا ہوں جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باندھا ہو۔

روافض کا ردّ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذَا رَدٌّ عَلَى الرَّافِضَةِ الَّذِينَ خُطِئَ بِهِمْ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَأَسْخَنَ اللَّهُ تَعَالَى أَعْيُنَهُمْ، وَنَسَبُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى مَا قَدْ بَرَّأَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا يَنْحِلُونَهُ إِلَيْهِ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَوْ عَلِمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ چیز رافضیوں کی تردید کرتی ہے جو حق کے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھوں کو گرم کر دیا ہے' اُنہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف ایسی چیزیں منسوب کی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں لاتعلق رکھا تھا' یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کچھ چیزیں منسوب کرتے

عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ الْحَقَّ فِي غَيْرِ مَا حَكَمَ بِهِ اَبُو بَكْرٍ لَرَدَّهُ، وَلَمْ يَأْخُذْهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَلٰكِنْ عَلِمَ اَنَّ الْحَقَّ هُوَ الَّذِي فَعَلَهُ اَبُو بَكْرٍ، فَاَجْرَاهُ عَلَى مَا فَعَلَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَكَذَا فَعَلَ عُمَرُ فِي اَهْلِ نَجْرَانَ، وَكَذَا لَمَّا سَنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَجَمَعَ النَّاسَ عَلَيْهِ، اَحْيَا بِذٰلِكَ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّاهَا الصَّحَابَةُ فِي جَمِيعِ الْبُلْدَانِ، وَصَلَّاهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمَّا اَفْضَتِ الْخِلَافَةُ اِلَيْهِ، صَلَّاهَا وَاَمَرَ بِالصَّلَاةِ، وَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: نَوَّرَ اللهُ قَبْرَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، كَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَنَا وَقَالَ: اَنَا اَشَرْتُ عَلَى عُمَرَ بِذٰلِكَ،

ہیں' اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ پتا ہوتا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو فیصلہ دیا ہے حق اُس کے خلاف ہے تو وہ اُس فیصلہ کو مسترد کر دیتے اور اس بارے میں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرتے' لیکن وہ یہ بات جانتے تھے کہ حق وہی ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے' تو اُنہوں نے اُسے اُسی طرح برقرار رکھا جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ نجران کے بارے میں جو کیا تھا اُس کا معاملہ بھی یوں ہے' اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رمضان کے مہینہ میں قیام (یعنی نمازِ تراویح) کے طریقہ کا آغاز کیا تھا اور لوگوں کو اس پر جمع کیا تھا' اس کے ذریعہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا احیاء کیا تھا تو تمام علاقوں میں صحابہ کرام یہ نماز ادا کرتے رہے اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی یہ نماز ادا کرتے رہے' جب وہ خلیفہ بنے تو اُنہوں نے یہ نماز ادا کی اور اس نماز کی ادائیگی کا حکم دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں رحمت کے کلمات کہے اور ارشاد فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن کرے جس طرح آپ نے ہماری مساجد کو روشن کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا تھا۔

وَهٰذَا رَدٌّ عَلَى الرَّافِضَةِ الَّذِينَ لَا يَرَوْنَ صَلَاتَهَا، خِلَافًا عَلَى عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَعَلَى جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ

تو یہ روایت بھی رافضیوں کی تردید کرتی ہے' جو اس نماز کو درست نہیں سمجھتے ہیں' وہ (یعنی روافض) اس بارے میں حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی رضی اللہ عنہم' بلکہ تمام مسلمانوں کے برخلاف مؤقف رکھتے ہیں۔

نمازِ تراویح کے بارے میں مشورہ

1299- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ، بِبَابِ الشَّامِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَأَنَا حَرَّضْتُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ. أَخْبَرْتُهُ أَنَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ حَظِيرَةً؛ يُقَالُ لَهَا: حَظِيرَةُ الْقُدُسِ، فِيهَا قَوْمٌ يُقَالُ لَهُمْ: الرُّوحُ، فَإِذَا جَاءَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اسْتَأْذَنُوا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي النُّزُولِ إِلَى الدُّنْيَا، فَلَا يَمُرُّونَ بِأَحَدٍ يُصَلِّي، أَوْ يَسْتَقْبِلُونَهُ فِي طَرِيقٍ إِلَّا أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ بَرَكَةٌ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِذَنْ، وَاللّٰهِ يَا أَبَا الْحَسَنِ، نُعَرِّضُ النَّاسَ لِلْبَرَكَةِ، فَأَمَرَهُمْ بِالْقِيَامِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اصبغ بن نباتہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی ترغیب دی تھی کہ رمضان کے مہینہ میں نوافل ادا کیے جائیں' میں نے اُنہیں بتایا کہ ساتویں آسمان کے اوپر ایک حظیرہ ہے جس کا نام حظیرۃ القدس ہے' اُس میں ایک قوم ہے جس کا نام الروح ہے' جب شبِ قدر آتی ہے تو وہ قوم اپنے پروردگار سے دنیا کی طرف نازل ہونے کی اجازت مانگتی ہے' وہ جس بھی شخص کے پاس سے گزرتے ہیں جو نماز ادا کر رہا ہو یا جس بھی شخص کو راستہ میں ملتے ہیں تو اُس شخص کو اُن سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: اے ابوالحسن! اللہ کی قسم! ایسی صورت میں تو ہم لوگوں کو ضرور برکت کیلئے پیش کریں گے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نوافل ادا کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

1300- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُونُسَ السَّرَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ہمیں رمضان میں نمازِ

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: أَمَّنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: وَمَرَّ بِبَعْضِ مَسَاجِدِ أَهْلِ الْكُوفَةِ، وَهُمْ يُصَلُّونَ الْقِيَامَ فَقَالَ:

تراویح پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُن کا گزر اہلِ کوفہ کی کسی مسجد کے پاس سے ہوا' وہ لوگ اُس وقت نمازِ تراویح ادا کر رہے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نَوَّرَ اللّٰهُ قَبْرَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ كَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَنَا

"اے خطاب کے صاحبزادے! اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن کرے جس طرح آپ نے ہماری مساجد کو روشن کیا ہے"۔

نمازِ تراویح کا حکم دینا

1301- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ الْعَتَكِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ يَعْنِي ابْنَ مَرْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ عِشْرِينَ رَكْعَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوالحسناء بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو پانچ ترویحوں میں بیس رکعت (نمازِ تراویح) پڑھائے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَهَكَذَا بَايَعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي جَمْعِهِ الْمُصْحَفَ، وَصَوَّبَ رَأْيَهُ فِي جَمْعِهِ، وَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ جَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنْكَرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی جو قرآنِ مجید کو جمع کرنے کے حوالے سے تھی' اُنہوں نے قرآن کو جمع کرنے کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے کو درست قرار دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: سب سے پہلے قرآن کو حضرت ابوبکر صدیق نے جمع کیا تھا۔ اسی طرح حضرت علی

اللهُ وَجْهَهُ عَلَى طَوَائِفَ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ مِمَّنْ عَابَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِجَمْعِهِ لِلْمُصْحَفِ. فَاَنْكَرَ عَلَيْهِمْ اِنْكَارًا شَدِيدًا خِلَافَ مَا قَالَتْهُ الرَّافِضَةُ

بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ ایسے لوگوں کا انکار کیا تھا جنہوں نے قرآنِ مجید جمع کرنے کے حوالے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تھی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کا شدت کے ساتھ انکار کیا تھا اور یہ چیز اُس چیز کے برخلاف ہے' جو رافضیوں نے بیان کی ہے۔

قرآن کو مصحف کی شکل میں جمع کرنا

1302- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد خیر بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ

''قرآنِ مجید کے بارے میں سب سے زیادہ اجر حضرت ابوبکر کو حاصل ہوگا کیونکہ وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے قرآنِ مجید کو مصحف کی شکل میں جمع کیا''۔

1303- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد خیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

رَحِمَ اللهُ اَبَا بَكْرٍ، هُوَ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ

''اللہ تعالیٰ' حضرت ابوبکر پر رحم کرے! وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے قرآن کو دو لوحوں کے درمیان میں (یعنی مصحف کی شکل میں) جمع کیا''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جمع قرآن

1304 - وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَخِي هَنَّادِ بْنِ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ الْاُسَيِّدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ جَرْوَلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ جعفی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اَيُّهَا النَّاسُ، اللّٰهَ اللّٰهَ، وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَوْلَكُمْ: خَرَّاقُ الْمَصَاحِفِ، فَوَاللّٰهِ مَا خَرَقَهَا اِلَّا عَنْ مَلَاٍ مِنَّا اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَنَا فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْقِرَاءَةِ الَّتِي قَدِ اخْتَلَفَ فِيهَا النَّاسُ، يَلْقَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَيَقُولُ: قِرَاءَتِي خَيْرٌ مِنْ قِرَاءَتِكَ، وَقِرَاءَتِي اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَتِكَ، وَهَذَا شَبِيهٌ بِالْكُفْرِ، فَقُلْنَا: مَا الرَّاْيُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: اَرَى اَنْ اَجْمَعَ النَّاسَ عَلَى مُصْحَفٍ وَاحِدٍ، فَاِنَّكُمْ اِنِ اخْتَلَفْتُمُ الْيَوْمَ كَانَ مَنْ بَعْدَكُمْ اَشَدَّ اخْتِلَافًا،

"اے لوگو! اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلو اختیار کرنے سے بچو اور یہ کہنے سے بچو کہ مصحف کو پھاڑ دیا جائے' اللہ کی قسم! اس کو ہمارے مقابلہ میں پھاڑا جائے گا' یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے مقابلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمع کیا اور انہوں نے کہا: اس قرأت کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے جس کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے؟ ایک شخص دوسرے سے ملتا ہے اور کہتا ہے: میری قرأت' تمہاری قرأت سے زیادہ بہتر ہے' یا میری قرأت' تمہاری قرأت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے' تو یہ چیز کفر کے مشابہ ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! پھر اس بارے میں رائے کیا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں لوگوں کو ایک مصحف پر اکٹھا

فَقُلْنَا: فَنِعْمَ مَا رَأَيْتَ. فَأَرْسَلَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ. فَقَالَ: يَكْتُبُ أَحَدُكُمَا وَيُمْلِ الْآخَرُ. فَإِذَا اخْتَلَفْتُمَا فِي شَيْءٍ فَارْفَعَاهُ إِلَيَّ. فَكَتَبَ أَحَدُهُمَا وَأَمْلَى الْآخَرُ. فَمَا اخْتَلَفَا فِي شَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا فِي حَرْفٍ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ. فَقَالَ أَحَدُهُمَا: التَّابُوتُ. وَقَالَ الْآخَرُ: التَّابُوهُ. فَرَفَعَاهُ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: التَّابُوتُ.

کر دوں کیونکہ اگر تم نے آج اس بارے میں اختلاف کیا تو تمہارے بعد یہ اختلاف اور زیادہ شدید ہو جائے گا۔ تو ہم نے کہا: ٹھیک ہے! جو آپ سمجھتے ہیں وہ درست ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت اور حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا اور فرمایا: تم دونوں میں سے ایک تحریر کرے گا اور دوسرا املاء کروائے گا' جب دونوں کے درمیان کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہو تو وہ مقدمہ میرے سامنے پیش کرنا۔ تو اُن دونوں میں سے ایک تحریر کرتا تھا اور دوسرا املاء کرواتا تھا' ان حضرات کے درمیان اللہ کی کتاب کے بارے میں کسی چیز میں اختلاف نہیں ہوا' صرف سورۃ البقرہ میں موجود ایک حرف کے بارے میں اختلاف ہوا' اُن میں سے ایک صاحب کا کہنا تھا کہ یہ لفظ تابوت ہے' جبکہ دوسرے کا کہنا ہے: یہ تابوہ ہے' ان دونوں حضرات نے اپنا مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ لفظ تابوت ہے۔

قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْ وُلِّيتُ مِثْلَ الَّذِي وَلِيَ لَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِي صَنَعَ

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے' اگر اُس وقت میں خلیفہ ہوتا تو میں بھی اُسی طرح کرتا جس طرح اُنہوں نے کیا تھا۔

قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ لِسُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ: اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. لَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؟ قَالَ: اللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. لَسَمِعْتُ هَذَا مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

راوی بیان کرتے ہیں: تو حاضرین نے سوید بن غفلہ سے دریافت کیا: اُس اللہ کی قسم ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! کیا آپ نے خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو سوید بن غفلہ نے جواب دیا: اُس اللہ کی قسم ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی خود یہ بات سنی ہے۔

1305- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بِنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قَادِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

لَوْ وُلِّيتُ لَفَعَلْتُ الَّذِي فَعَلَ عُثْمَانُ.

''اگر میں خلیفہ ہوتا تو میں بھی ویسا ہی کرتا جس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا تھا''۔

يَعْنِي فِي الْمَصَاحِفِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ قرآنِ مجید کے بارے میں ویسا ہی کرتا۔

امام آجری کا تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: وَمِنْ اَصَحِّ الدَّلَائِلِ وَاَوْضَحِ الْحُجَجِ عَلَى كُلِّ رَافِضِيٍّ مُخَالِفٍ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عَلِيًّا كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ لَمْ يَزَلْ يَقْرَاُ بِمَا فِي مُصْحَفِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَمْ يُغَيِّرْ مِنْهُ حَرْفًا وَاحِدًا، وَلَا قَدَّمَ حَرْفًا عَلَى حَرْفٍ وَلَا اٰخَرَ، وَلَا زَادَ فِيهِ وَلَا نَقَصَ، وَلَا قَالَ: اِنَّ عُثْمَانَ فَعَلَ فِي هٰذَا الْمُصْحَفِ شَيْئًا لِي اَنْ اَفْعَلَ غَيْرَهُ. مَا يُحْفَظُ عَنْهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهٰكَذَا وَلَدُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. لَمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو صحیح ترین دلائل اور واضح ترین حجتوں کے ذریعہ ہر رافضی کے خلاف یہ بات واضح ہو جاتی ہے جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مسلک کے برخلاف رائے رکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلسل اُس مصحف کی تلاوت کرتے رہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیار کروایا تھا' اُنہوں نے اُس میں سے ایک حرف کو بھی تبدیل نہیں کیا' ایک حرف کو بھی دوسرے سے پہلے نہیں کیا' دوسرے کے بعد نہیں کیا' اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا' کوئی کمی نہیں کی' یا اُنہوں نے یہ نہیں کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس مصحف میں ایک ایسا کام کیا ہے کہ اگر میرے پاس اختیار ہوتا تو میں اُس کے برخلاف کرتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس بارے میں کوئی بھی چیز مستند طور پر منقول نہیں

يَزَالُوا يَقْرَءُونَ بِمَا فِي مُصْحَفِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَتَّى فَارَقُوا الدُّنْيَا، وَهٰكَذَا أَصْحَابُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَزَالُوا يُقْرِئُونَ الْمُسْلِمِينَ بِمَا فِي مُصْحَفِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. لَا يَجُوزُ لِقَائِلٍ أَنْ يَقُولَ غَيْرَ هٰذَا. مَنْ قَالَ غَيْرَ هٰذَا فَقَدْ كَذَبَ، وَأَتَى بِخِلَافِ مَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْإِسْلَامِ.

ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولادِ امجاد بھی مسلسل اُسی قرآن کی تلاوت کرتے رہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تیار کیا ہوا مصحف تھا یہاں تک کہ یہ حضرات دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد بھی مسلمانوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تیار کردہ مصحف کے مطابق قرآن کی تعلیم دیتے رہے کسی بھی شخص کیلئے اس کے برخلاف رائے رکھنا درست نہیں ہے' جو شخص ایسا کہے گا وہ جھوٹ بولے گا اور اُس چیز کے برخلاف رائے رکھے گا جس پر اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مُرَادُنَا مِنْ هٰذَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَزَلْ مُتَّبِعًا لِمَا سَنَّهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، مُتَّبِعًا لَهُمْ، يَكْرَهُ مَا كَرِهُوا، وَيُحِبُّ مَا أَحَبُّوا، حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ شَهِيدًا، الَّذِي لَا يُحِبُّهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَلَا يُبْغِضُهُ إِلَّا مُنَافِقٌ شَقِيٌّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہاں ہماری مراد یہ تھی کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ مسلسل اُس چیز کی پیروی کرتے رہے جس طریقہ کا آغاز حضرت ابوبکر' یا حضرت عمر' یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے کیا تھا' یہ اُن حضرات کی پیروی کرتے رہے اور اُس چیز کو ناپسند کرتے رہے جسے اُن حضرات نے ناپسند کیا تھا اور اُس چیز کو پسند کرتے رہے جسے اُن حضرات نے پسند کیا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید ہونے کے طور پر وفات دے دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جن کے ساتھ کوئی پرہیزگار مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی بدنصیب منافق ہی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض رکھے گا۔

بَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: الْمَحْمُودُ اللهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَصَلَّى اللهُ عَلَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) لائقِ تعریف ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر درود وسلام نازل کرے جو نبی

مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّهُ قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِفَضَائِلِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَلِفَضَائِلِ الْعَشَرَةِ، أَوَّلُهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَضَائِلُ عَلَى الِانْفِرَادِ نَذْكُرُهَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى. وَلِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَضَائِلُ اجْتَمَعَا فِيهَا، نَذْكُرُ فَضْلَهُمَا جَمِيعًا. وَلِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَضَائِلُ خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِهَا، نَذْكُرُهَا إِنْ شَاءَ اللهُ عَلَى حَسَبِ مَا تَأَدَّى إِلَيْنَا وَاللهُ الْمُوَفِّقُ

ہیں اور اُن کی آل پر بھی نازل کرے! آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ ہم نے اس سے پہلے مہاجرین اور انصار اور عشرہ مبشرہ کے فضائل ذکر کیے ہیں جن میں سب سے پہلے فرد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کچھ انفرادی فضائل ہیں جن کو ہم ذکر کریں گے' اگر اللہ نے چاہا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے کچھ فضائل ایسے ہیں جو ان دونوں میں پائے جاتے ہیں' تو ہم ان دونوں حضرات کی فضیلت کا ذکر کریں گے' پھر ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اُن فضائل کا ذکر کریں گے جو خاص اللہ تعالیٰ نے اُنہیں عطا کیے تھے' اگر اللہ نے چاہا۔ یہ اُس کے مطابق ہو گا جو ہمیں سہولت میسر ہوگی' باقی اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرنے والا ہے۔

بَابُ تَصْدِيقِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ أَوَّلُ النَّاسِ إِسْلَامًا

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنا اور آپ رضی اللہ عنہ کا سب سے پہلے اسلام قبول کرنا

1306- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُغْرٍ الدَّوْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَنْ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے! کیا تم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر نہیں سنا ہے:

عَنْهُ:

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِي ثِقَةٍ
فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَاَفْضَلَهَا
اِلَّا النَّبِيَّ وَاَوْلَاهَا بِمَا حَمَلَا
وَالثَّانِيَ التَّالِيَ الْمَحْمُودَ شِيمَتُهُ
وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

''جب تم کسی قابلِ اعتماد بھائی کے حوالہ سے کسی غم کو یاد کرو تو اپنے بھائی ابوبکر کو اُن کے طرزِ عمل کے حوالہ سے یاد رکھنا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ باقی سب مخلوق میں سب سے بہتر' سب سے زیادہ پرہیزگار' سب سے زیادہ فضیلت والے اور اس حیثیت کے سب سے زیادہ لائق فرد ہیں' وہ دوسرے اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) پیچھے چلنے والے ہیں جن کا طور طریقہ قابلِ تعریف ہے اور لوگوں میں وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی''۔

سبقتِ اسلام

1307- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُغْرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ؟ قَالَ: اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِي ثِقَةٍ
فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَاَعْدَلَهَا
بَعْدَ النَّبِيِّ وَاَوْلَاهَا بِمَا حَمَلَا
الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهَدُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر نہیں سنا ہے:

''جب تم کسی قابلِ اعتماد بھائی کے حوالہ سے کسی غم کو یاد کرو تو اپنے بھائی ابوبکر کو اُن کے طرزِ عمل کے حوالہ سے یاد رکھنا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ باقی سب مخلوق میں سب سے بہتر' سب سے زیادہ پرہیزگار' سب سے زیادہ فضیلت والے اور اس حیثیت کے سب سے زیادہ لائق فرد ہیں' وہ دوسرے اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) پیچھے چلنے والے ہیں جن

وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

کا ساتھ (یا موجودگی) قابلِ تعریف ہے اور لوگوں میں وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تصدیق کی"۔

1308- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ اَمْلَاهُ عَلَيَّ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا؟ اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اس بارے میں سب سے زیادہ حق رکھنے والا نہیں ہوں' کیا میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا فرد نہیں ہوں! کیا میں فلاں خصوصیت کا مالک نہیں ہوں! کیا میں فلاں خصوصیت کا مالک نہیں ہوں۔

حضرت ابوبکر کا لوگوں سے سوال

1309- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا؟ اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اس بارے میں سب سے زیادہ حق رکھنے والا نہیں ہوں! کیا میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا نہیں ہوں! کیا میں فلاں خصوصیت کا مالک نہیں ہوں! کیا میں فلاں خصوصیت کا مالک نہیں ہوں۔

حضرت زید کا بیان اور ابراہیم نخعی کا تبصرہ

1310- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَبِنْدَارٌ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ، فَاَنْكَرَهُ وَقَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سب سے پہلے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم کے سامنے کیا تو اُنہوں نے اس کا انکار کیا اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے فرد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

1311- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ يَقُولُ: اَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ فَاَنْكَرَهُ، وَقَالَ: اَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوحمزہ انصاری بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے والے فرد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا ذکر ابراہیم سے کیا تو اُنہوں نے اس کا انکار کیا اور بولے: وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

1312- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي يَعْنِي أَحْمَدَ بْنَ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مغیرہ نے ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے:

سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے فرد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

1313- وَحَدَّثَنَا قَاسِمُ الْمُطَرِّزُ أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مغیرہ نے ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے فرد ہیں۔

اکابر اہلِ علم کا موقف

1314- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجِشُونَ قَالَ: أَدْرَكْتُ مَشْيَخَتَنَا وَمَنْ نَأْخُذُ عَنْهُ، مِنْهُمْ: رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيُّ يَقُولُونَ: أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ الرِّجَالِ إِسْلَامًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن یعقوب ماجشون بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے مشائخ اور جن حضرات سے ہم نے استفادہ کیا ہے اُن کو اس بات کا قائل پایا ہے اُن میں ربیعہ بن ابوعبدالرحمن محمد بن منکدر عثمان بن محمد اخنسی شامل ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے فرد ہیں۔

1315- وَحَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: سَمِعْتُ مَشْيَخَتَنَا أَهْلَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن یعقوب بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے اساتذہ کو جو علمِ فقہ کے ماہرین ہیں انہیں یہ

الْفِقْهِ مِنْهُمْ: سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَرَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ يَذْكُرُونَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ

بیان کرتے ہوئے سنا ہے' اُن حضرات میں سعد بن ابی ابراہیم' صالح بن کیسان' ربیعہ بن ابوعبدالرحمن' عثمان بن محمد اخنسی اور دیگر حضرات شامل ہیں' ان سب حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے پہلے فرد ہیں۔

ابتداء میں اسلام قبول کرنے والے افراد

1316- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ سَبْعَةٌ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعَمَّارٌ، وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ، وَصُهَيْبٌ، وَالْمِقْدَادُ، وَبِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

سب سے پہلے سات افراد نے اپنے اسلام کا اظہار کیا تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمار' اُن کی والدہ سیدہ سمیہ' حضرت صہیب' حضرت مقداد اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم۔

1317- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ أَوَّلُ مَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے سات افراد نے اسلام کا اظہار کیا تھا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمار' اُن کی والدہ سیدہ سمیہ'

1316- رواہ ابن ماجہ:150، والحاکم:284/3۔

1317- انظر السابق۔

أَظْهَرَ الْإِسْلَامَ سَبْعَةٌ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعَمَّارٌ، وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ، وَصُهَيْبٌ، وَبِلَالٌ، وَالْمِقْدَادُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

حضرت صہیب' حضرت بلال اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

حضرت ابوبکر کا حضرت علی وزبیر سے مکالمہ

1318- حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَدْ عَلِمْتَ أَنِّي كُنْتُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَبْلَكَ قَالَ: صَدَقْتَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَمَدَّ يَدَهُ فَبَايَعَهُ، فَلَمَّا جَاءَ الزُّبَيْرُ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي كُنْتُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَبْلَكَ؟ قَالَ: فَمَدَّ يَدَهُ فَبَايَعَهُ

ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ اس معاملہ میں' میں آپ سے پہلے ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ نے سچ کہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی' جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن سے یہ کہا کہ کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ میں اس معاملہ میں آپ سے پہلے ہوں (یعنی میں نے آپ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا)۔ راوی کہتے ہیں: تو اُنہوں نے بھی اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔

"صدیق" کے لقب کی وجہ تسمیہ

1319- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ عروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد جلدی سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بولے: یہ آپ کے آقا ہیں' اُن کا یہ کہنا ہے کہ اُنہیں گزشتہ رات بیت المقدس

حَدِيثِهِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سَعَى رِجَالٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا: هَذَا صَاحِبُكَ. يَزْعُمُ أَنَّهُ قَدْ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ لَيْلَتِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَوَ قَالَ ذَاكَ ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَنَا أَشْهَدُ إِنْ كَانَ قَالَ ذَاكَ لَقَدْ صَدَقَ قَالُوا: تُصَدِّقُهُ بِأَنَّهُ جَاءَ إِلَى الشَّامِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَرَجَعَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَعَمْ أُصَدِّقُهُ بِأَبْعَدَ مِنْ ذَلِكَ. أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً. فَلِذَلِكَ سُمِّيَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تک سیر کروائی گئی اور پھر اُسی رات میں یہ واپس بھی آ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر اُنہوں نے یہ بات کہی ہے تو اُنہوں نے سچ کہا ہوگا۔ اُن لوگوں نے کہا: کیا آپ اُن کی اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ وہ ایک ہی رات میں شام چلے بھی گئے اور صبح ہونے سے پہلے وہاں سے واپس بھی آ گئے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! میں تو اس سے بھی زیادہ بعید باتوں کے حوالے سے اُن کی تصدیق کرتا ہوں' میں تو صبح وشام آسمانوں سے آنے والی خبروں کے حوالے سے اُنہیں سچا قرار دیتا ہوں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) تو اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ''صدیق'' کا نام دیا گیا۔

نبی اکرم ﷺ کی ایک انصاری کو تنبیہ

1320- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْضُ الْمُعَاتَبَةِ. فَاعْتَذَرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے درمیان لڑائی ہو گئی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کے سامنے معذرت پیش کی تو اُس نے معذرت قبول کرنے سے انکار کر دیا' جب نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ کو بہت غصہ آیا' جب شام ہوئی تو وہ صاحب آئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے منہ موڑ لیا' وہ صاحب اُٹھے اور بائیں طرف آ کر بیٹھے تو نبی اکرم ﷺ نے پھر

-1320 رواه البخاري:4640 بنحوه.

اللهُ عَنْهُ إِلَيْهِ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ. قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجْدُهُ. فَلَمَّا رَاحَ أَقْبَلَ الرَّجُلُ فَجَلَسَ إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ. فَقَامَ فَجَلَسَ عَنْ شِمَالِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ قَامَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي قَدْ أَرَى أَنَّكَ تُعْرِضُ عَنِّي، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ لِشَيْءٍ بَلَغَكَ عَنِّي أَوْ لِسُخْطٍ فِي نَفْسِكَ عَلَيَّ. فَمَا خَيْرُ دُنْيَايَ وَأَنْتَ تُعْرِضُ عَنِّي، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَحْيَا فِي الدُّنْيَا سَاعَةً وَأَنْتَ سَاخِطٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ الَّذِي ابْتَدَاكَ أَبُو بَكْرٍ فَأَبَيْتَ أَنْ تَقْبَلَ مِنْهُ. إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ وَقَالَ صَاحِبِي: صَدَقْتَ ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْتُمْ تَارِكِيَّ وَصَاحِبِي؟ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكِيَّ وَصَاحِبِي؟ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكِيَّ وَصَاحِبِي؟

اُن سے منہ موڑ لیا' پھر وہ صاحب کھڑے ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے پھر اُن سے منہ موڑ لیا' اُن صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجھ سے منہ موڑ رہے ہیں اور مجھے اندازہ ہے کہ آپ ایسا کسی ایسی وجہ سے کر رہے ہوں گے جو آپ کو میرے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہو گی' یا آپ کو مجھ سے کسی بات پر ناراضگی ہو گی' تو میرے پاس دنیا میں کیا بھلائی باقی رہ جائے گی کہ اگر آپ مجھ سے منہ موڑ لیں' اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا کہ میں دنیا میں ایک گھڑی بھی زندہ نہ رہوں جبکہ آپ مجھ سے ناراض ہوں۔تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہی وہ شخص ہو کہ ابوبکر نے تمہارے سامنے معذرت کی تھی اور تم نے اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا' اللہ تعالیٰ نے مجھے تم سب لوگوں کی طرف مبعوث کیا تھا تو تم سب لوگوں نے پہلے یہ کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں اور میرے ساتھی (یعنی حضرت ابوبکر) نے یہ کہا کہ آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ مجھے اور میرے ساتھی کو چھوڑ نہیں سکتے! کیا تم مجھے اور میرے ساتھی کو چھوڑ نہیں سکتے! کیا تم مجھے اور میرے ساتھی کو چھوڑ نہیں سکتے۔

بَابُ ذِكْرِ مُوَاسَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَأَهْلِهِ

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اپنی جان' مال اور اہلِ خانہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دینا

1321- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1321- رواہ الحمیدی:250، وعزاہ الھیثمی فی المجمع 51/9.

مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مَا نَفَعَنَا مَالٌ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

''کسی بھی مال نے ہمیں اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے ہمیں نفع دیا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ کی تحسین

1322- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا نَفَعَنَا مَالٌ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

''کسی بھی مال نے ہمیں اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے ہمیں نفع دیا ہے''۔

1323- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

1322- انظر السابق.

1323- رواه أحمد 253/2 والنسائي: 8110 وابن ماجه: 94.

مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ

"کسی بھی مال نے مجھے اُتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے مجھے نفع دیا ہے"۔

قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اور میرا مال' آپ ہی کی ملکیت ہے۔

1324- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، وَالْمُخَرِّمِيُّ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ

"کسی بھی مال نے مجھے اُتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے مجھے نفع دیا ہے"۔

قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اور میرا مال' آپ ہی کیلئے ہیں۔

1325- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ النَّطَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ أَبُو حَاتِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

1324- انظر السابق۔

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا أَحَدٌ أَعْظَمُ عِنْدِي يَدًا مِنْ أَبِي بَكْرٍ، وَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَأَنْكَحَنِي ابْنَتَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اور کسی نے بھی ابوبکر سے زیادہ اچھا سلوک میرے ساتھ نہیں کیا' اُس نے اپنی جان اور مال کے حوالے سے میرا ساتھ دیا اور اپنی بیٹی کے ساتھ میرا نکاح کروایا"۔

حضرت ابوبکر کے مخصوص دروازے کو کھلا رکھنا

1326- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، أَنَّ أَبْوَابًا كَانَتْ مُفَتَّحَةً فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَسُدَّتْ غَيْرَ بَابِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبْوَابِنَا فَسُدَّتْ غَيْرَ بَابِ أَبِي بَكْرٍ خَلِيلِهِ، فَبَلَغَهُ فَقَامَ فِيهِمْ. فَقَالَ: أَتَقُولُونَ: سَدَّ أَبْوَابَنَا وَتَرَكَ بَابَ خَلِيلِهِ. فَلَوْ كَانَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ كَانَ هُوَ خَلِيلِي، وَلَكِنِّي خَلِيلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي؟ فَقَدْ وَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَقَالَ لِي: صَدَقَ وَقُلْتُمْ: كَذَبَ

جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے کئی دروازے کھلے ہوتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُنہیں بند کر دیا گیا صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آمد والا مخصوص دروازہ بند نہیں کیا گیا۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول نے ہمارے دروازوں کے بارے میں حکم دیا کہ اُنہیں بند کر دیا جائے اور حضرت ابوبکر کے دروازہ کے بارے میں یہ حکم نہیں دیا جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہیں۔ جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ کہتے ہو کہ ہمارے دروازے بند کر دیے گئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلیل کے دروازہ کو ترک کر دیا ہے' اگر تم میں سے کوئی شخص میرا خلیل ہوتا تو اُسی نے میرا خلیل ہونا تھا لیکن میں اللہ کا خلیل ہوں' کیا تم میری خاطر میرے ساتھی کو چھوڑ نہیں سکتے ہو' اُس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ میرا بھرپور ساتھ دیا' اُس نے اُس وقت مجھے یہ کہا کہ یہ سچ کہہ رہے ہیں جب تم نے یہ کہا تھا کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں۔

1327- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1327 رواہ البخاری:466، ومسلم:2382.

حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجَزَرِيُّ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِنَّ آمَنَ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ

''اپنے ساتھ اور مال کے اعتبار سے میرے ساتھ سب سے زیادہ اچھا سلوک ابوبکر نے کیا ہے' اگر میں نے لوگوں میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو خلیل بنالیتا' البتہ اسلام کی دوستی اور محبت کا حکم مختلف ہے' مسجد میں موجود ہر دروازہ کو بند کر دیا گیا صرف ابوبکر والے دروازے (کو بند نہ کیا جائے)''۔

1328- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَ رَبِّهِ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

''اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دنیا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کے درمیان اختیار دیا گیا تو اُس بندہ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو اختیار کرلیا''۔

فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَلِمَ أَنَّهُ يُرِيدُ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اُنہیں یہ پتا چل گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی ذات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سُدُّوا الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ. فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَفْضَلَ عِنْدِي يَدًا فِي الصُّحْبَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

''مسجد کے باہر کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کر دو صرف ابوبکر کا دروازہ بند نہ کرنا کیونکہ مجھے کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اپنے ساتھ کے حوالے سے میرے ساتھ ابوبکر سے زیادہ اچھا سلوک کیا ہو''۔

قرآن کی آیت کی وضاحت

1329- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{فَأَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]

''تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سکینت اُس پر نازل کی''۔

قَالَ: عَلَى أَبِي بَكْرٍ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَزَلِ السَّكِينَةُ مَعَهُ

سعید بن جبیر کہتے ہیں: یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نازل کی کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تو ہر وقت سکینت موجود ہوتی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: لَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ فِي الْغَارِ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَوَقَفُوا عَلَى الْغَارِ حَزَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جب نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غار میں تھے' اُس وقت مشرکین آئے تھے اور غار کے کنارے پر کھڑے ہو گئے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مشرکین کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں پریشان ہو گئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا تھا: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

{لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللهُ

''تم غمگین نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے' تو اللہ

سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ﴾ [التوبة: 40]
عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

تعالیٰ نے اپنی سکینت اُس پر نازل کی''۔
یہاں مراد یہی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سکینت نازل کی۔

بَابُ ذِكْرِ قَضَاءِ أَبِي بَكْرٍ دَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِدَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرض ادا کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعدے پورے کیے تھے

1330- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا، فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ قَدِمَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا قَالَ جَابِرٌ: فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا' اتنا دوں گا' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین مرتبہ تمہیں اتنا دوں گا لیکن بحرین سے مال آنے سے پہلے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا جب وہ مال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اُنہوں نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا تو اُس نے یہ اعلان کیا: جس شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض دینا ہو' یا جس کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو وہ میرے پاس آ جائے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے اُنہیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا دوں گا' یعنی تین مرتبہ دوں گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے وہ مانگا لیکن اُنہوں نے مجھے نہیں دیا' پھر میں اُن کے پاس آیا لیکن اُنہوں نے مجھے نہیں دیا' پھر میں اُن کے پاس آیا لیکن اُنہوں نے مجھے نہیں دیا۔ میں نے اُن سے کہا: میں آپ کے پاس آیا ہوں اور آپ نے مجھے

1330- رواه البخاري: 2598، ومسلم: 2314.

يُعْطِنِي، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ اَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَإِمَّا اَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ: اَقُلْتَ: تَبْخَلُ عَنِّي؟ وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ؟ قَالَهَا ثَلَاثًا. مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اُعْطِيَكَ

نہیں دیا' یا تو آپ مجھے ادائیگی کر دیں' یا پھر یہ ہے کہ آپ میرے حوالے سے بخل سے کام لے رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ آپ میرے حوالے سے بخل سے کام لے رہے ہیں! بخل سے زیادہ بُری بیماری اور کون سی ہو سکتی ہے۔ یہ بات اُنہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور پھر بولے: میں نے پہلی مرتبہ تمہیں نہیں دیا تھا لیکن میں یہ ارادہ رکھتا تھا کہ میں وہ تمہیں ضرور دوں گا۔

حضرت جابر کا واقعہ

1331- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: حَثَيْتُ حَثْيَةً، فَقَالَ لِي اَبُو بَكْرٍ: عِدَّهَا، فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ، فَقَالَ: خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ دونوں لپ بھر لیے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم انہیں شمار کرو! میں نے اُنہیں شمار کیا تو وہ پانچ سو (درہم یا دینار) تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کی مانند دو مرتبہ اور لے لو۔

1332- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا:

اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا۔ تو بحرین کا مال آنے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا' جب

1331- رواه البخاري: 4383 ومسلم: 2314.

1332- انظر السابق.

لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ. فَذَكَرَ مِثْلَهُ

بحرین کا مال آیا..... (اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق روایت ذکر کی ہے۔

1333- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: اَنْبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْطِيَنِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَبَسَطَ يَدَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ جَابِرٌ: فَعَدَّ فِي يَدَيَّ خَمْسَمِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوگیا تو علاء بن حضرمی کی طرف سے کچھ مال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض دینا ہو' یا جس کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے رسول نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اتنا اور اتنا اور اتنا دیں گے۔ اُنہوں نے اپنا ہاتھ تین مرتبہ پھیلا کر یہ بات بیان کی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو اُنہوں نے میرے دونوں ہاتھوں میں پانچ سو' پھر پانچ سو اور پھر پانچ سو (درہم یا دینار) شمار کر کے دیئے۔

1334- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1333- انظر:1331.

1334- انظر:1331.

يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ أَيْضًا يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَزَادَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا: مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنِي، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ؛ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثَى أَبُو بَكْرٍ مَرَّةً، فَقَالَ لِي: عِدَّهَا. فَعَدَدْتُهَا. فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا''۔

نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ پھیلا کر یہ بات ارشاد فرمائی تھی، لیکن بحرین کا مال آنے سے پہلے نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا' وہ مال نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اُنہوں نے منادی کو حکم دیا (کہ وہ یہ اعلان کرے:) جس شخص کے ساتھ نبی اکرم ﷺ نے کوئی وعدہ کیا تھا یا جس شخص کا کوئی قرض دینا تھا وہ میرے پاس آ جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اُٹھا اور میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کے ساتھ مال بھرا اور مجھ سے فرمایا: اسے شمار کرو! میں نے اُسے شمار کیا تو وہ پانچ سو درہم تھے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا دو گنا مزید لے لو۔

بَابُ ذِكْرِ قِصَّةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْغَارِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غار میں موجود ہونے کا واقعہ

1335- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1335- رواه أبو نعيم في الحلية 33/1.

زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْغَارِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي فَأَدْخُلُ قَبْلَكَ، فَإِنْ كَانَ شَيْءٌ كَانَ بِي، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَالْتَمَسَ الْغَارَ بِيَدِهِ وَشَقَّ ثَوْبَهُ، فَكُلَّمَا رَأَى جُحْرًا فِي الْغَارِ أَلْقَمَهُ ثَوْبَهُ، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَوْبِهِ أَجْمَعَ، وَبَقِيَ جُحْرٌ مِنْهَا، فَوَضَعَ عَقِبَهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْخُلِ الْغَارَ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَيْنَ ثَوْبُكَ؟، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَبَا بَكْرٍ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنِّي قَدِ اسْتَجَبْتُ لَكَ

قَالَ أَنَسٌ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ كَأَنَّهُ بَيْتُهُ، وَيَصْنَعُ بِمَالِ أَبِي بَكْرٍ كَمَا يَصْنَعُ بِمَالِهِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب غار کی رات آئی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے پہلے اندر داخل ہو جاؤں کیونکہ اگر کوئی نقصان پہنچا تو مجھے پہنچے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے' اُنہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ غار میں سوراخ تلاش کیے' اُنہوں نے اپنے کپڑے کو چیر دیا' جب بھی وہ کوئی بل غار میں دیکھتے تھے تو وہاں اپنا کپڑا ٹھونس دیتے تھے یہاں تک کہ اُنہوں نے پورا کپڑا اسی طرح استعمال کر لیا لیکن ایک بل پھر بھی باقی بچ گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑی اُس پر رکھ لی اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ غار کے اندر تشریف لے آئیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے آئے' اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوبکر! تمہارا کپڑا کہاں ہے؟ تو میں نے جو کیا تھا اُس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک بلند کیا اور دعا کی: اے اللہ! قیامت کے دن ابوبکر کو میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ بات وحی کی گئی کہ میں نے تمہاری اس دعا کو قبول کر لیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر یوں تشریف لے جاتے تھے جیسے وہ آپ کا اپنا گھر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال میں یوں تصرف کرتے تھے جیسے وہ آپ کا اپنا مال ہے۔

غارِ ثور کا واقعہ

1336- وَحَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ حَبِيبٍ، وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ؛ قَالَ لِصَاحِبِهِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَائِمٌ أَنْتَ؟ قَالَ: لَا، وَقَدْ رَأَيْتُ صُنْعَكَ وَتَقَلُّبَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا لَكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَالَ: جُحْرٌ رَأَيْتُهُ قَدِ انْهَارَ، فَخَشِيتُ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ هَامَّةٌ تُؤْذِيكَ أَوْ تُؤْذِينِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَيْنَ هُوَ؟ فَأَخْبَرَهُ، فَسَدَّ الْجُحْرَ، وَأَلْقَمَهُ عَقِبَهُ ثُمَّ قَالَ: نَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَكَ اللهُ مِنْ صِدِّيقٍ، صَدَّقْتَنِي حِينَ كَذَّبَنِي النَّاسُ، وَنَصَرْتَنِي حِينَ خَذَلَنِي النَّاسُ، وَآمَنْتَ بِي حِينَ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَآنَسْتَنِي فِي وَحْشَتِي، فَأَيُّ مِنَّةٍ لِأَحَدٍ عَلَيَّ كَمِنَّتِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب وہ رات آئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت کے سفر کے دوران) غار میں گزاری تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا تم سو گئے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کی حالت اور آپ کی پریشانی کو دیکھ رہا ہوں' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ بتائیے کہ کیا کام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک بل دیکھا ہے' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اُس میں سے کوئی تکلیف دہ چیز نکل کر تمہیں یا مجھے اذیت نہ پہنچا دے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کہاں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ بل بند کر دیا اور اپنی ایڑی وہاں رکھ دی' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ سو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! تم ایک ایسے صدیق ہو جس نے اُس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا' تم نے اُس وقت میری مدد کی جب لوگوں نے مجھے رسوائی کا شکار کرنا چاہا' تم اُس وقت مجھ پر ایمان لائے جب لوگوں نے میرا انکار کیا' میری وحشت میں تم نے میرا ساتھ دیا' تو کس کا عمدہ سلوک تمہارے سلوک کی طرح ہو سکتا ہے۔

غارِ ثور میں حضرت ابوبکر کی احتیاط

1337- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا ذَهَبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ، فَأَرَادَا أَنْ يَدْخُلَا الْغَارَ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: كَمَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَضَرَبَ بِرِجْلِهِ فَأَطَارَ الْيَمَامَ يَعْنِي الْحَمَامَ الطَّوَارِيَّ، وَطَافَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، وَطَافَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَقَالَ: ادْخُلْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَدَخَلَ فَإِذَا فِي الْغَارِ جُحْرٌ، فَأَلْقَمَهُ أَبُو بَكْرٍ عَقِبَهُ مَخَافَةَ أَنْ يَخْرُجَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ، وَغَزَلَتِ الْعَنْكَبُوتُ عَلَى الْغَارِ، وَذَهَبَ الطَّالِبُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، فَمَرُّوا عَلَى الْغَارِ، وَأَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا} [التوبة: 40] وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غار کی طرف گئے اور ان دونوں حضرات نے غار میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے اندر چلے گئے اور بولے: یارسول اللہ! آپ وہیں ٹھہریں۔ اُنہوں نے اپنا پاؤں مار کر وہاں سے جنگلی کبوتروں کو اُڑا دیا اور پورے غار کا چکر لگایا اُنہیں کوئی چیز نظر نہیں آئی' پھر چکر لگایا اُنہیں کوئی چیز نظر نہیں آئی' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اندر تشریف لے آئیں۔ نبی اکرم ﷺ اندر آ گئے' اُس وقت غار میں ایک بل موجود تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑی اُس بل کے منہ پر رکھ دی' اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اُس میں سے کوئی چیز نکل کر نبی اکرم ﷺ کو تکلیف نہ پہنچائے' اُس غار کے منہ پر مکڑی نے جالا بُن دیا' آپ کا پیچھا کرنے والے لوگ ہر جگہ پر گئے' وہ اُس غار کے پاس سے بھی گزرے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اُن لوگوں کے حوالے سے اندیشہ محسوس ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم غمگین نہ ہو! بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ (اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے)

سفر ہجرت سے متعلق تفصیلی روایت

1338/1339- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ

عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات

هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ لَأَمْرٌ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: الصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ قَالَتْ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي

بیان کی ہے: دوپہر کے وقت ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ اللہ کے رسول تشریف لا رہے ہیں آپ ﷺ نے سر ڈھانپا ہوا تھا اور وہ ایک ایسا وقت تھا جس میں عام طور پر آپ ﷺ تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! اگر آپ اس وقت تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی اہم معاملہ ہو گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اجازت پیش کی نبی اکرم ﷺ اندر آ گئے۔ جب نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے پاس موجود افراد کو باہر جانے کیلئے کہہ دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہاں صرف آپ کے اہلِ خانہ ہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے (مکہ سے) نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں! میں بھی آپ کا ساتھ دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ پر قربان ہوں! آپ ان دو اونٹنیوں میں سے ایک لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ قیمت کے عوض میں ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو ہم نے ان دونوں حضرات کیلئے بہترین ساز و سامان تیار کیا ہم نے ایک تھیلے میں ان دونوں کے کھانے کا سامان رکھا سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے اپنے کمربند کو کاٹ کر اُس تھیلے کا منہ باندھ دیا

بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ، فَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ، ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: ثَوْرٌ فَمَكَثَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ، لَقِنٌ، ثَقِفٌ، فَيَدْخُلُهُمْ مِنْ عِنْدِهِمُ السَّحَرَ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ، حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مَنِيحَةً مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا، حَتَّى يَنْعِقَ بِهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيْلِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا، وَالْخِرِّيتُ: الْمَاهِرُ فِي الْهِدَايَةِ، قَدْ غَمَسَ يَدَهُ فِي حِلْفِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَأَمِنَاهُ وَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ اللَّيَالِي

اسی لیے اُنہیں ذات النطاقین کہتے ہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک پہاڑ میں موجود غار تک پہنچ گئے' اُس پہاڑ کا نام ثور تھا' یہ دونوں حضرات تین راتوں تک اُس غار میں ٹھہرے رہے۔ عبداللہ بن ابوبکر ان دونوں حضرات کے ساتھ رات گزارتے تھے' وہ ایک نوجوان لڑکے تھے' سمجھدار فرد تھے' وہ سحری کے وقت اُن حضرات کے پاس سے نکلتے تھے اور صبح کے وقت مکہ میں قریش کے ساتھ ہوتے تھے یوں جیسے رات یہیں گزاری ہے' وہ جو بھی کچھ سنتے تھے اُسے یاد رکھتے تھے یہاں تک کہ جب رات کو تاریکی پھیل جاتی تھی تو ان دونوں حضرات کے پاس جا کر اُنہیں اس بارے میں بتا دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ ان دونوں حضرات کیلئے بکریاں چراتے تھے اور رات کو جب ایک گھڑی گزر جاتی تھی تو وہ ان دونوں کے پاس بکریاں لا کر انہیں دودھ پیش کرتے تھے۔ یہ دونوں حضرات وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ان راتوں میں سے ہر رات کے وقت اندھیرے میں عامر بن فہیرہ ان حضرات کے پاس آ جایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنودئل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو راستہ بتانے والے کے طور پر اپنے ساتھ لیا۔ (راوی کہتے ہیں:) لفظ خریت سے مراد راستہ بتانے کا ماہر شخص ہے۔ اُس شخص نے عاص بن وائل کے ساتھ حلف میں اپنا ہاتھ ڈبویا ہوا تھا اور وہ کفارِ قریش کے دین پر تھا' ان دونوں حضرات نے اُسے امین بنایا اور اپنی سواریاں اُس کے سپرد کر دیں اور اُس کے ساتھ یہ وعدہ لیا کہ تین راتیں گزرنے کے بعد وہ غارِ ثور آ جائے گا' تو تیسری رات کی صبح وہ اُن دونوں حضرات کی سواریاں لے کر اُن کے پاس آیا۔ یہ

الثَّلَاثِ، فَارْتَحَلَ، فَانْطَلَقَ مَعَهُمْ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَالدَّلِيلِ، وَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ إِذَاخِرَ وَهِيَ طَرِيقُ السَّاحِلِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ الْفِرْيَابِيُّ، مِنْ غَيْرِ طَرِيقٍ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرات روانہ ہوئے' عامر بن فہیرہ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور راستہ بتانے والے اُس شخص کے ہمراہ روانہ ہو گئے' ان حضرات نے آگے بڑھ کر دوسرا راستہ اختیار کیا جو ساحل کا راستہ تھا۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) فریابی نے یہ روایت زہری کے علاوہ ایک اور حوالے سے عروہ سے نقل کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُمَا فِي الْغَارِ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا

باب: جب یہ دونوں حضرات غار میں تھے اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا: اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا' اللہ تعالیٰ ہو

1340- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ؛ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' ہم اُس وقت غار میں موجود تھے' کہ اُن (یعنی مشرکین) میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ اپنے قدموں سے نیچے ہمیں دیکھ لے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اُن دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا' اللہ تعالیٰ ہو۔

دو افراد کے ساتھ' تیسرا اللہ تعالیٰ ہے

1341- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1340, 1341- رواہ البخاری: 3656، ومسلم: 2381۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ نَظَرَ الْقَوْمُ إِلَيْنَا؛ لَأَبْصَرُونَا تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' اُس وقت ہم غار میں موجود تھے' کہ یارسول اللہ! اگر ان لوگوں نے ہماری طرف نظر کی تو یہ اپنے قدموں کے نیچے ہمیں دیکھ لیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔

1342- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ؛ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ، لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ. فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' ہم اُس وقت غار میں موجود تھے' کہ اگر اُن میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی طرف دیکھ لیا تو وہ اپنے قدموں کے نیچے ہمیں دیکھ لے گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اُن دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔

1342- انظر: 1340.

بَابٌ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَأَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان "تو اللہ تعالیٰ نے اُس پر اپنی سکینت نازل کی"

1343- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَأَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جعفر بن ابومغیرہ نے سعید بن جبیر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

"تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سکینت اُس پر نازل کی"۔

قَالَ: عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَزَلِ السَّكِينَةُ مَعَهُ

سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سکینت نازل کی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہر وقت سکینت موجود ہوتی تھی۔

قرآن کی آیت کی وضاحت

1344- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَأَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حبیب بن ابوثابت نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کیا ہے:

"تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سکینت اُس پر نازل کی"۔

قَالَ: عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَمَّا

حبیب بن ابوثابت کہتے ہیں: یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَتِ السَّكِينَةُ عَلَيْهِ

پر سکینت نازل کی کیونکہ نبی اکرم ﷺ پر تو ہر وقت سکینت موجود ہوتی تھی۔

بَابُ مَا ذُكِرَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَاتَبَ جَمِيعَ النَّاسِ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَإِنَّهُ أَخْرَجَهُ مِنَ الْمُعَاتَبَةِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں تمام لوگوں پر عتاب کیا تھا صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نہیں کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُس عتاب سے نکال دیا تھا

1345- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربیع بن صبیح، حسن بصری کے حوالے سے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ} [التوبة: 40]

''اگر تم اُس کی مدد نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی مدد کی، جب کفر کرنے والوں نے اُسے نکال دیا، دو افراد میں سے ایک، جب وہ دونوں غار میں تھے''۔

وَاللهِ لَقَدْ عَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَهْلَ الْأَرْضِ جَمِيعًا إِلَّا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حسن بصری فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام اہلِ زمین پر عتاب کیا تھا۔

حضرت ابوبکر پر عتاب نہ ہونا

1346- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام اہلِ

الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَقَدْ عَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ جَمِيعًا إِلَّا عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ؛ قَالَ:

زمین پر عتاب کیا تھا' جب اُس نے یہ بات ارشاد فرمائی:

{إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ} [التوبة: 40]

''اگر تم اُس کی مدد نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی مدد کی' جب کفر کرنے والوں نے اُسے نکال دیا' دو افراد میں سے ایک' جب وہ دونوں غار میں تھے''۔

1347- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقَاضِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى التَّوَّزِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ: عَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُسْلِمِينَ جَمِيعًا فِي نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ وَحْدَهُ، فَإِنَّهُ أُخْرِجَ مِنَ الْمُعَاتَبَةِ وَتَلَا قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ {إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ} [التوبة: 40]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمام مسلمانوں پر عتاب کیا' صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نہیں کیا کیونکہ اُس نے اُنہیں اُس عتاب سے نکال دیا۔

پھر سفیان نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم اُس کی مدد نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی مدد کی' جب کفر کرنے والوں نے اُسے نکال دیا' دو افراد میں سے ایک' جب وہ دونوں غار میں تھے''۔

بَابُ ذِكْرِ صَبْرِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحَبَّةً لِلّٰهِ تَعَالَى وَلِرَسُولِهِ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبر سے رہنا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی وجہ سے تھا اور وہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے تھے

1348- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

عروہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَأْتِ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا طَرَفَيِ النَّهَارِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ، خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ، وَأَعْبُدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ مِثْلُكَ، أَنْتَ تُكْسِبُ الْمُعْدِمَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَأَنَا لَكَ جَارٌ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَتَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ؟ فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ،

جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے' اپنے والدین کو اسلام پر کاربند دیکھا ہے' روزانہ صبح و شام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے' جب مسلمانوں کو آزمائش کا شکار کیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کرنے کے ارادہ سے (مکہ مکرمہ سے) نکلے' جب وہ برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو اُن کی ملاقات ابن دغنہ سے ہوئی جو قارہ قبیلہ کا سردار تھا' اُس نے پوچھا: اے ابوبکر! آپ کہاں جارہے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میری قوم نے مجھے نکلنے پر مجبور کر دیا ہے' اب میں یہ چاہتا ہوں کہ زمین میں گھوم پھر کر اپنے پروردگار کی عبادت کروں۔ تو ابن دغنہ نے کہا: آپ نہیں جاسکتے! اور آپ جیسے شخص کو باہر نہیں نکالا جاسکتا کیونکہ آپ ضرورت مند کو کما کر دیتے ہیں' صلہ رحمی کرتے ہیں' بوجھ اُٹھاتے ہیں' مہمان نوازی کرتے ہیں' حق کے کاموں میں مدد کرتے ہیں' آپ واپس تشریف لے چلیں اور اپنے شہر میں اپنے پروردگار کی عبادت کریں' میں آپ کو پناہ دیتا ہوں۔ ابن دغنہ وہاں سے روانہ ہو کر کفارِ قریش کے پاس آیا' اُس کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ ابن دغنہ نے کہا: ابوبکر جیسے لوگ (اپنا شہر چھوڑ کر) باہر نہیں جاسکتے اور نہ ہی انہیں باہر نکلنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے' کیا تم لوگ ایک ایسے شخص کو باہر نکالنا چاہتے ہو جو ضرورت مند کو کما کر دیتا ہے' صلہ رحمی کرتا ہے' بوجھ برداشت کرتا ہے' مہمان نوازی کرتا ہے' حق کے کاموں میں مدد کرتا ہے۔ تو قریش نے ابن دغنہ کی پناہ کو برقرار رکھا' اُنہوں نے کہا: تم ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرے' وہ اپنے گھر میں جو چاہے کرے' اپنے گھر میں جو چاہے تلاوت کرے لیکن وہ اعلانیہ طور پر تلاوت نہیں کرے گا اور نماز

فَقَالُوا: مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَيَفْعَلْ فِيهَا مَا يَشَاءُ، وَلْيَقْرَأْ فِيهَا مَا شَاءَ، وَلَا يُعْلِنِ الْقِرَاءَةَ وَلَا الصَّلَاةَ، فَإِنَّا نَخْشَى اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ، فَلَبِثَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى ذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ بَدَا لَهُ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، فَتَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَاَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ اِلَيْهِ، وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَكَّاءً، لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ، فَاَفْزَعَ ذَلِكَ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَاَرْسَلُوا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ عَلَى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَاِنَّهُ قَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ، وَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَاَعْلَنَ الْقِرَاءَةَ، وَاِنَّا قَدْ خَشِينَا اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَاِنْ اَبِي فَاَسْاَلْهُ اَنْ يَرُدَّ عَلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَاِنَّا كَرِهْنَا اَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا نُقِرُّ لِاَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ، فَاَتَاهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلَيْهِ، وَاِمَّا اَنْ تُرْجِعَ اِلَيَّ

نہیں پڑھے گا کیونکہ ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ ایسی صورت میں وہ ہماری خواتین اور بچوں کو آزمائش کا شکار کر دے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابن دغنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُنہیں یہ بات بتائی' جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اُس وقت تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات پر کاربند رہے' پھر اُنہیں مناسب لگا تو اُنہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی' وہ اُس میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ مشرکین کی عورتیں اور اُن کے بچے اُنہیں آکر دیکھا کرتے تھے اور حیران ہوتے تھے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ رویا کرتے تھے' جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے تو اُن کے آنسو نہیں رُکتے تھے۔ کفارِ قریش اس حوالے سے پریشان ہو گئے' اُنہوں نے ابن دغنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا' جب وہ اُن کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا: ہم نے ابوبکر کو پناہ اس شرط پر دی تھی کہ وہ اپنے گھر کے اندر اپنے پروردگار کی عبادت کرے گا لیکن اُس نے اس سے تجاوز کیا ہے اور اُس نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور اعلانیہ طور پر قرأت کرتا ہے' ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ وہ ہماری خواتین کو آزمائش کا شکار کر دے گا' اگر وہ یہ بات پسند کریں کہ وہ اُس شرط پر اکتفاء کریں تو ٹھیک ہے اور اگر وہ نہیں مانتے تو پھر تم اُن سے کہو کہ وہ تمہاری پناہ تمہیں واپس کر دیں کیونکہ ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ ہم تمہاری پناہ کی خلاف ورزی کریں اور ہم ابوبکر کو اعلانیہ طور پر ایسا کرنے بھی نہیں دے سکتے۔ ابن دغنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے ابوبکر! تم یہ بات جانتے ہو کہ میں نے تمہارے ساتھ کیا بات طے کی تھی' یا تو تم اُسی پر اکتفاء کرو ورنہ تم مجھے میری پناہ واپس دے دو کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ عرب یہ بات سنیں کہ میں نے کسی

ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي عَقْدِ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ

شخص کے ساتھ کوئی چیز طے کی تھی اور پھر اُس کی خلاف ورزی کی۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں اور اللہ اور اُس کے رسول کی پناہ پر راضی ہوتا ہوں۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مکہ میں موجود تھے۔

1349- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں:

جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میرے والدین دینِ اسلام پر گامزن تھے..... اُس کے بعد راوی نے آخر تک حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت ابوبکر کے بارے میں قرآن کی آیت

1350- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ {وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى} [الليل: 20]

قَالَ: نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اُس پر کسی نے کوئی احسان نہیں کیا تھا کہ جس کا بدلہ دیا گیا ہو اُس نے صرف اپنے بلند و برتر پروردگار کی رضا کے حصول کیلئے ایسا کیا ہے اور وہ پروردگار عنقریب راضی ہو جائے گا''۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھیں۔

❖❖❖❖❖